

فہرست بابیات دستور نامہ فارسی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۸	اسما و اعداد مرکبہ غیر امتزاجیہ	۲۹	اسم حمد کی تعریف اور اسکے اقسام		مقدمہ معنی خافون و مناسبت مابین
۴۰	نکتہ کے جملہ ادا لے پر دو شبہ	۳۰	نکرہ کی تعریف اور اسکے اقسام	۱۲	معنی لغوی و اصطلاحی آن
۳۹	مضمون سابق اس طرز پر ادا ہو تو شبہ	۳۱	اسما و اعداد امر و نظر تحقیق	۱۳	گنایا اعداد کے متعدی و لازم مفرد و
	خالی ہو یعنی توجہ جملہ اولیٰ نکتہ کی اپنی	۳۲	ابدر زبانی و مکانی	۱۴	افعال کے استعمال کا بیان
	جانب سے	۳۳	اسما کے کنایات	۱۵	آر و میں بعض افعال کا لازم و
	حقیقت عقود	۳۴	بابہان و پھران و ہاستار کا بیان	۱۶	متعدی مضمون میں اشتراک
	اسما و اعداد کو تیس علیہ حروف	۳۵	بیان لفظ چند	۱۷	قاعدہ استعمال افعال متعدیہ کا ایک
	قرار دینے میں مشبہ توحی	۳۶	بیان چندین و چندان	۱۸	و شک انوکھے طرز پر
۴۰	اسما و اعداد و ذوات حروف پر	۳۷	نخستین و نخستین کا بیان	۱۹	اہل لسان کی زبان پر غیر وان کا
	اس مشبہ توحی کا نہ چلنا	۳۸	چند و چندین و چندان استخباری	۲۰	اغراض بیجا ہے
	اسما و اعداد میں حروف اول کے	۳۹	و استفہامی	۲۱	علم ادب کی تعریف
	عین سمیہ ہونے میں نکتہ	۴۰	تیز و سست گنایہ کی معرفت نکرہ مفرد	۲۲	وجہ تسمیہ کتاب دستور نامہ فارسی
	وجہ تیس حروف پر اقسام اسما و اعداد	۴۱	جمع معتمد و مؤخر	۲۳	زبان لینی سخن کی ضرورت کا بیان
	نکتہ عبد الواسع کا دوسرا جملہ	۴۲	تیز کا حذف	۲۴	معنی دلالت
۴۱	نکتہ کے جملہ ثانیہ کی تہنید پر شبہ	۴۳	تیز کا لفظ از کے ساتھ آنا	۲۵	دوال اربع کا بیان
	جملہ شبہ اس طور پر ادا کیا جائے	۴۴	چندین پر بے زائدہ کا لانا	۲۶	خطوط کا بیان
	خالی از شبہ ہو	۴۵	بیان چنان و چنین	۲۷	عقود کا بیان
۴۲	تیز اعداد کا بیان	۴۶	چنان و چنین یعنی جیسے ویسے	۲۸	فردوسی کے مشہور شعر کھٹ شاہ
	تیز اعداد میں مجموعیت و خصوصیت	۴۷	چنان اور چنین پر سے کافیہ	۲۹	محمود الخ کا بیان
	با اعتبار ابواب میں چنان چاہیے	۴۸	کا حذف	۳۰	بیان فرق عقدہ اشارہ
۴۳	تیز اعداد کے افزا و جمع کا بیان	۴۹	ان کنایات پر توام سے مجموعیت	۳۱	حروف تہجی کے بعضی ہونیکا بیان
	تیز کا اپنے اسما و اعداد سے مقدم ہونا	۵۰	کے لئے استعمال	۳۲	حرکات اور سکون اور تشدید کی حقیقت
	معنوی شریف کے مشہور الحاقیہ شعر	۵۱	ان کنایات توام پر نہ کا لانا تاویل	۳۳	بیان حقیقت تشدید
	بموجبہ بار بار ویدہ ام الخ میں تاویل	۵۲	و تحقیر کے معنی پیدا کرتا ہے	۳۴	فارسی زبان میں حروف تیس ہیں
۴۴	اسما و اعداد کے اقسام	۵۳	چنان چون یعنی چنانکہ	۳۵	تہزہ کا بیان
	مرکب غیر امتزاجی کا بیان	۵۴	بیان اسما سے اعداد	۳۶	تفسیر حروف بحیثیت اسم و مسما
۴۵	ترکیب تعدادی و ضربی کا بیان اور	۵۵	تخریف العدوی علی را می المحققین	۳۷	لفظ مطلق کی تقسیم
	ان میں باہمی نسبت	۵۶	بیان ہول اعداد	۳۸	لفظ موضوع کی تقسیم
	ترکیب امتزاجی اسما و اعداد	۵۷	فرد و چون کے ہول اعداد کے ہر دو	۳۹	لفظ مفرد کی تعریف
۴۶	اس اسم کے حذف کا بیان	۵۸	نکرہ کو کہ ہول اعداد فارسی سے ہونا	۴۰	مرکب کی تعریف
	ہول اور دو دو کے اظہار و اخفا کا بیان	۵۹	اسما سے اعداد مفردہ	۴۱	نکرہ کی تعریف اور اسکے اقسام
	معرفی تعریف اور اسکے تمام علم کا بیان	۶۰	اسما و اعداد مرکبہ امتزاجیہ	۴۲	بحث اسم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۶۰	تست اور تش توالت اور تواش کا مخفف ہے۔	۶۰	ضمیر کی تیسری وجہ تسمیہ اور قتل ماضی کے معنیہ و غائب کی تسمیہ تکرار کا سارنہما تیرہ قدم	۶۱	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۱	سٹین ضمیری کو زائد بھی لائے ہیں ضمائر جمع متصلہ کبھی اپنے اتصال پر رہتی ہیں تو لفظ علامت اضافت متصل ہوتی ہیں۔	۶۱	جو آتش ہے کہ ضمائر متصلہ لویہ شاہد ہوتا ہے اسما کی تسمیہ تکرار اور اولیت کے مستحق ہیں ضمیر اپنے جمع پر مقدم ہو جاتی ہے۔	۶۲	مخصوصیت کی تحقیق اور ان کے اقسام محسوس بالذات بلا واسطہ محسوس بالذات بالواسطہ محسوس بالعرض۔
۶۲	کبھی علامت اضافت منفصلات کی طرح لفظ اضافت پر داخل ہو جاتی ہے۔	۶۲	ضمیر موصوف کو اپنی صفت کے تمام افراد و جمع میں مطابقت شرط نہیں۔	۶۳	انوار و ضوا کی محسوسیت بالذات پر کلام نہیں وغیرہ کا دل میں زرد اور قریب میں سفید نظر آتا ہے جو خصوصیت و مجاز ہے۔
۶۳	ضمیر جمع غائب کی تحقیق لفظی اور لفظی کی تسمیہ سمجھنی چاہیے۔	۶۳	ضمیر متصل کی تعریف۔	۶۴	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۴	ضمیر جمع غائب ایشان کا بیان اشتراک السنہ اور ای اور ہوا۔	۶۴	ضمیر منفصل کی تعریف۔	۶۵	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۵	ای اور وہ اور یہ۔	۶۵	ضمیر واحد غائب مرفوع متصل کا استعارہ و بروز۔	۶۶	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۶	من را کی سند۔	۶۶	ضمیر مرفوع متصل کا بقرینہ مقام مقدم ہونا۔	۶۷	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۷	ضمائر متصلہ غائبہ کا فیوضی العقول کے لیے استعارہ کر لینا۔	۶۷	بیان التفات۔	۶۸	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۸	ضمائر متصلہ یا منفصلہ کا اسی جگہ استعمال جہاں اردو میں لفظ اپنا بولا جاتا ہے۔	۶۸	ضمیر و مرجع میں کبھی مطابقت کی کا لحاظ نہیں ہوتا۔	۶۹	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۶۹	ضمائر متصلہ پر متصلہ کا لانا بالماضی جائز ہے۔	۶۹	ضمائر متصلہ کے حرف ماقبل پر حرکت فتح اولے ہے۔	۷۰	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۰	لفظ خود پر ضمائر متصلہ کا الحاق بنظر نا کسیدی۔	۷۰	چشم اکروش اور کت اور کم کا بیان۔	۷۱	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۱	مطلقاً ضمائر الف زائد کا الحاق علی الخصوص ضمیر شکم مع الغیر کا زائد ہونا بیان اسما کے موصولہ۔	۷۱	مرعاطفہ و نافیہ کا مابہ الامتیاز۔	۷۲	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۲	حروف وصل باعاطفہ یعنی داؤ اور نا تختی کا نا بھی فرق انبیازی۔	۷۲	سٹین ضمیری و مصدری کا مابہ الامتیاز۔	۷۳	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۳	ترکیب شعر بطریق دیگر۔	۷۳	بعض وقت ہمزہ ماقبل ضمیر متصل گرایا نہیں جاتا یا ہمزہ تختانی سے بلا جاتا ہے۔	۷۴	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۴	ترکیب شعرا یک اور ڈھنگ پر شرح اشارہ سکندر نامہ جو جہان پادشاہی تراست کی حجت ہے۔	۷۴	کبھی اس ہمزہ مبدلہ کو ساکن کر دیتے ہیں کبھی اسکی حرکت بحال رکھتے ہیں۔	۷۵	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۵	موصول پر لفظ ہوتے ہوئے علامت اضافت کا ماضی و مجزوع لانا جائز ہے۔	۷۵	ضمائر متصلہ منصوبہ کی مثالیں۔	۷۶	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۶		۷۶	ترکیب نجومی شعر مشہور بوستان در رخ آمد زان ہمہ بوستان آذر۔	۷۷	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۷		۷۷	مجزوع ضمیر و ن کی مثالیں۔	۷۸	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۸		۷۸	ضمائر جمع متصلہ کا بجا منفصلہ استعمال۔	۷۹	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ
۷۹		۷۹	ضمائر مرفوعہ متصلہ بجا ہے منفصلہ کیونکہ نہیں متصل ہوتے ہیں۔	۸۰	اسما کی تسمیہ علم جنس بین یا نئم جنس اعلام کی تسمیہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۲	مثال دینے کی ایسی مثال کے ساتھ	۱۱۰	وجہ اول غیوبت منادا	۱۱۲	ختم خد اور پیر کا اس قاعدے سے
۱۱۳	لفظ اولہ الفتح زائے مجہد کی تحقیق	۱۱۱	وجہ خامس غیوبت منادا	۱۱۳	مستثنیٰ ہونا
۱۱۴	لفظ اولہ کی تحقیق جو صمد معروف ہے	۱۱۲	وجہ ثانی خطاب منادا	۱۱۴	تیسرے درجہ جو حالت و فاعل میں ماضی کی
۱۱۵	ہمز و فنی کے لیے فارسی زبان میں	۱۱۳	سنا دیا پر کلمات نذرانیہ کا مکرر لانا	۱۱۵	ہے بحساب جمل کے اسکے عمل کی
۱۱۶	بھی آتا ہے	۱۱۴	تجربہ حسرت آرزو ستائش کے لیے	۱۱۶	خدا کی یاد دہانی کی غیر کی حد کیا
۱۱۷	ختم خد اور پیر کا اس قاعدے سے	۱۱۵	مصدر کے تین درجے	۱۱۷	یعنی چاہیے
۱۱۸	مستثنیٰ ہونا	۱۱۶	فعل ماند نے عمل مصدر کے لیے	۱۱۸	حرف حرکت کیلئے علامت بن سکتا ہے
۱۱۹	تیسرے درجہ جو حالت و فاعل میں ماضی کی	۱۱۷	اصل ہے اور مصدر آرزو سے مشتق	۱۱۹	الف عبرت کی مجموعی حالت کا ہمزہ میں
۱۲۰	ہے بحساب جمل کے اسکے عمل کی	۱۱۸	فعل کے لیے اصل	۱۲۰	موجود ہونے کا ثبوت
۱۲۱	خدا کی یاد دہانی کی غیر کی حد کیا	۱۱۹	مصدر ناقص التصریف	۱۲۱	خاتمہ تعیین نذرانہ منادا کو معروفہ
۱۲۲	یعنی چاہیے	۱۲۰	مصدر ورمہ دم اشتقاق	۱۲۲	نہیں بنانا
۱۲۳	حرف حرکت کیلئے علامت بن سکتا ہے	۱۲۱	فارسی میں علامت مصدر	۱۲۳	کلمات نذرانیہ کی تعریف
۱۲۴	الف عبرت کی مجموعی حالت کا ہمزہ میں	۱۲۲	مصدر کے تین حال لازم متعدی	۱۲۴	غائب حقیقی
۱۲۵	موجود ہونے کا ثبوت	۱۲۳	مشترب	۱۲۵	غائب مجازی
۱۲۶	خاتمہ تعیین نذرانہ منادا کو معروفہ	۱۲۴	مصدر معروف	۱۲۶	نہا حقیقی
۱۲۷	نہیں بنانا	۱۲۵	مصدر مجهول	۱۲۷	نہا مجازی
۱۲۸	کلمات نذرانیہ کی تعریف	۱۲۶	فارسی میں عربی کی طرح معروف	۱۲۸	نذرانہ حقیقی و تقدیری کا بیان
۱۲۹	غائب حقیقی	۱۲۷	مجهول کے لیے ایک ہی صورت	۱۲۹	منادا کے ذکر میں نکتہ
۱۳۰	غائب مجازی	۱۲۸	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو	۱۳۰	اللہ نذرانہ کے مقدم کرنے میں نکتہ
۱۳۱	نہا حقیقی	۱۲۹	خدا و خد خواہم از خدا	۱۳۱	کسی نکتہ کی غرض سے منادا کا ذکر
۱۳۲	نہا مجازی	۱۳۰	تعریف فعلی و وضعی	۱۳۲	عین حالت نذرانہ وہ اسم جس کو نذرانہ
۱۳۳	نذرانہ حقیقی و تقدیری کا بیان	۱۳۱	تعریف مصدر جعلی	۱۳۳	میں باعتبار حقیقت حضور و غیبت
۱۳۴	منادا کے ذکر میں نکتہ	۱۳۲	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب	۱۳۴	کے میں میں رہتا ہے اور باعتبار تہا
۱۳۵	اللہ نذرانہ کے مقدم کرنے میں نکتہ	۱۳۳	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی	۱۳۵	عرب کے اکثر صیغہ غائب ہے اور
۱۳۶	کسی نکتہ کی غرض سے منادا کا ذکر	۱۳۴	ترکیب	۱۳۶	فارسی میں صیغہ حاضر اکثر ہے
۱۳۷	عین حالت نذرانہ وہ اسم جس کو نذرانہ	۱۳۵	مصدر فارسی سے مصدر جعلی	۱۳۷	وجہ اول غیوبت منادا
۱۳۸	میں باعتبار حقیقت حضور و غیبت	۱۳۶	کی ترکیب	۱۳۸	وجہ ثانی غیوبت منادا
۱۳۹	کے میں میں رہتا ہے اور باعتبار تہا	۱۳۷	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب	۱۳۹	وجہ ثالث غیوبت منادا
۱۴۰	عرب کے اکثر صیغہ غائب ہے اور	۱۳۸	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور	۱۴۰	وجہ استعمال حاضر منادا
۱۴۱	فارسی میں صیغہ حاضر اکثر ہے	۱۳۹	فارسی میں مشترک ہیں		
۱۴۲	وجہ اول غیوبت منادا	۱۴۰	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
۱۴۳	وجہ ثانی غیوبت منادا	۱۴۱	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
۱۴۴	وجہ ثالث غیوبت منادا	۱۴۲	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
۱۴۵	وجہ استعمال حاضر منادا	۱۴۳	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۱۴۴	مصدر ناقص التصریف		
		۱۴۵	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۱۴۶	فارسی میں علامت مصدر		
		۱۴۷	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۱۴۸	مشترب		
		۱۴۹	مصدر معروف		
		۱۵۰	مصدر مجهول		
		۱۵۱	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۱۵۲	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۱۵۳	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۱۵۴	خدا و خد خواہم از خدا		
		۱۵۵	تعریف فعلی و وضعی		
		۱۵۶	تعریف مصدر جعلی		
		۱۵۷	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۱۵۸	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۱۵۹	ترکیب		
		۱۶۰	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۱۶۱	کی ترکیب		
		۱۶۲	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۱۶۳	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۱۶۴	فارسی میں مشترک ہیں		
		۱۶۵	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۱۶۶	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۱۶۷	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۱۶۸	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۱۶۹	مصدر ناقص التصریف		
		۱۷۰	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۱۷۱	فارسی میں علامت مصدر		
		۱۷۲	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۱۷۳	مشترب		
		۱۷۴	مصدر معروف		
		۱۷۵	مصدر مجهول		
		۱۷۶	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۱۷۷	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۱۷۸	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۱۷۹	خدا و خد خواہم از خدا		
		۱۸۰	تعریف فعلی و وضعی		
		۱۸۱	تعریف مصدر جعلی		
		۱۸۲	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۱۸۳	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۱۸۴	ترکیب		
		۱۸۵	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۱۸۶	کی ترکیب		
		۱۸۷	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۱۸۸	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۱۸۹	فارسی میں مشترک ہیں		
		۱۹۰	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۱۹۱	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۱۹۲	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۱۹۳	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۱۹۴	مصدر ناقص التصریف		
		۱۹۵	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۱۹۶	فارسی میں علامت مصدر		
		۱۹۷	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۱۹۸	مشترب		
		۱۹۹	مصدر معروف		
		۲۰۰	مصدر مجهول		
		۲۰۱	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۲۰۲	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۲۰۳	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۲۰۴	خدا و خد خواہم از خدا		
		۲۰۵	تعریف فعلی و وضعی		
		۲۰۶	تعریف مصدر جعلی		
		۲۰۷	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۲۰۸	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۲۰۹	ترکیب		
		۲۱۰	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۲۱۱	کی ترکیب		
		۲۱۲	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۱۳	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۲۱۴	فارسی میں مشترک ہیں		
		۲۱۵	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۱۶	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۲۱۷	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۲۱۸	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۲۱۹	مصدر ناقص التصریف		
		۲۲۰	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۲۲۱	فارسی میں علامت مصدر		
		۲۲۲	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۲۲۳	مشترب		
		۲۲۴	مصدر معروف		
		۲۲۵	مصدر مجهول		
		۲۲۶	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۲۲۷	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۲۲۸	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۲۲۹	خدا و خد خواہم از خدا		
		۲۳۰	تعریف فعلی و وضعی		
		۲۳۱	تعریف مصدر جعلی		
		۲۳۲	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۲۳۳	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۲۳۴	ترکیب		
		۲۳۵	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۲۳۶	کی ترکیب		
		۲۳۷	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۳۸	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۲۳۹	فارسی میں مشترک ہیں		
		۲۴۰	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۴۱	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۲۴۲	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۲۴۳	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۲۴۴	مصدر ناقص التصریف		
		۲۴۵	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۲۴۶	فارسی میں علامت مصدر		
		۲۴۷	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۲۴۸	مشترب		
		۲۴۹	مصدر معروف		
		۲۵۰	مصدر مجهول		
		۲۵۱	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۲۵۲	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۲۵۳	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۲۵۴	خدا و خد خواہم از خدا		
		۲۵۵	تعریف فعلی و وضعی		
		۲۵۶	تعریف مصدر جعلی		
		۲۵۷	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۲۵۸	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۲۵۹	ترکیب		
		۲۶۰	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۲۶۱	کی ترکیب		
		۲۶۲	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۶۳	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۲۶۴	فارسی میں مشترک ہیں		
		۲۶۵	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۶۶	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۲۶۷	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۲۶۸	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۲۶۹	مصدر ناقص التصریف		
		۲۷۰	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۲۷۱	فارسی میں علامت مصدر		
		۲۷۲	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۲۷۳	مشترب		
		۲۷۴	مصدر معروف		
		۲۷۵	مصدر مجهول		
		۲۷۶	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۲۷۷	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۲۷۸	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۲۷۹	خدا و خد خواہم از خدا		
		۲۸۰	تعریف فعلی و وضعی		
		۲۸۱	تعریف مصدر جعلی		
		۲۸۲	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۲۸۳	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۲۸۴	ترکیب		
		۲۸۵	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۲۸۶	کی ترکیب		
		۲۸۷	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۸۸	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۲۸۹	فارسی میں مشترک ہیں		
		۲۹۰	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۲۹۱	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۲۹۲	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۲۹۳	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۲۹۴	مصدر ناقص التصریف		
		۲۹۵	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۲۹۶	فارسی میں علامت مصدر		
		۲۹۷	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۲۹۸	مشترب		
		۲۹۹	مصدر معروف		
		۳۰۰	مصدر مجهول		
		۳۰۱	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۳۰۲	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۳۰۳	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۳۰۴	خدا و خد خواہم از خدا		
		۳۰۵	تعریف فعلی و وضعی		
		۳۰۶	تعریف مصدر جعلی		
		۳۰۷	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۳۰۸	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۳۰۹	ترکیب		
		۳۱۰	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۳۱۱	کی ترکیب		
		۳۱۲	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۳۱۳	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۳۱۴	فارسی میں مشترک ہیں		
		۳۱۵	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۳۱۶	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۳۱۷	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۳۱۸	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۳۱۹	مصدر ناقص التصریف		
		۳۲۰	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۳۲۱	فارسی میں علامت مصدر		
		۳۲۲	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۳۲۳	مشترب		
		۳۲۴	مصدر معروف		
		۳۲۵	مصدر مجهول		
		۳۲۶	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۳۲۷	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		
		۳۲۸	معنی شعر مشہور سے خواہم آرزو		
		۳۲۹	خدا و خد خواہم از خدا		
		۳۳۰	تعریف فعلی و وضعی		
		۳۳۱	تعریف مصدر جعلی		
		۳۳۲	مصدر جعلی کے اعلام سے ترکیب		
		۳۳۳	مصدر عربیہ سے مصدر جعلی کی		
		۳۳۴	ترکیب		
		۳۳۵	مصدر فارسی سے مصدر جعلی		
		۳۳۶	کی ترکیب		
		۳۳۷	مصدر ورمہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۳۳۸	بیان ان مصادر کا جو ہندی اور		
		۳۳۹	فارسی میں مشترک ہیں		
		۳۴۰	صیغہ حالیہ سے مصدر جعلی کی ترکیب		
		۳۴۱	تجدید شدن و کشتہ شدن مصدر جعلی		
		۳۴۲	نہیں ہیں مگر صاحب قوانین بنیادی		
		۳۴۳	اور صاحب ہفت قلام نے ان کو		
		۳۴۴	مصدر ناقص التصریف		
		۳۴۵	مصدر ورمہ دم اشتقاق		
		۳۴۶	فارسی میں علامت مصدر		
		۳۴۷	مصدر کے تین حال لازم متعدی		
		۳۴۸	مشترب		
		۳۴۹	مصدر معروف		
		۳۵۰	مصدر مجهول		
		۳۵۱	فارسی میں عربی کی طرح معروف		
		۳۵۲	مجهول کے لیے ایک ہی صورت		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۳	اسم پر پائے تھائی زیادہ کر نیسے	۱۲۹	بعض اساتذہ تحقیق نہ دسوزگی	۱۲۳	حاصل بالمصدر اور حاضر اور ماضی مطلق
"	اسم فاعل جیسے نسبت	"	وخر دگی و فرزندگان و قمر یگان	"	کی صورت میں
"	نسبت جیسے فاعل	"	کے گان کو بغیر انقلاب از باران	"	حاصل بالمصدر صورت ماضی کے اخیر
۱۳۵	حکامہ اور ناک کے استعمال میں فرق	"	محض مانا ہے	"	میں الف و را کے الحاق سے
"	پروردگار بمعنی مطلق مرئی	"	ریک و کوک میں کان تصغیر	"	یہ الف و را والا حاصل بالمصدر ماضی
"	موجب تحقیق القوانین کے مصداق	"	کا نہیں	"	للفاعل و لمفعول ہر دو مانا ہے
"	فارسی پر پائے فاعلی کے ماننے پر	۱۳۱	فارسی میں بغیر زادہ تسمیہ و ثبات	۱۲۴	حاصل بالمصدر صیغہ ماضی مطلق کے
۱۳۶	مفعول مطلق اپنے فعل کی کیفیت و	"	لئے تحقیقی زائد بھی آتا ہے	"	اخیر میں یاے موعود کے الحاق سے
"	کیفیت کے اظہار کا فرد وار ہوتا ہے	۱۳۲	بین مشتق	"	حاصل بالمصدر حاضر کے اخیر میں
"	مفعول مطلق بغیر نقطہ	"	بیان اسم فاعل	"	الف کے الحاق سے
"	مفعول مطلق پر پائے زائد مچھول	"	بیان اسم فاعل ترکیبی	"	اور حاضر کے اخیر میں شین ماقبل
"	ہے نہ معروف	"	اول اسم اور امر واحد حاضر کی	"	مکسور کا الحاق
"	بخشودن و خشیدن ہر دو معنی بخم	"	ترکیب سے	"	پیشین قبل مکسور والا حاصل مصدر
"	و اعطایں مشعل ہوتے ہیں	"	اسی اسم اور امر کے درمیان	"	اسم مفعول کے معنوں میں بھی آتا ہے
"	رستہ بینی یا حلیاقت ہونہ فاعلی	"	کے فاصلہ کا بیان	۱۲۵	تحقیق ضمیری کا شین مصدر سی کے
۱۳۷	یاے لیاقت میں لفظ لیاقت کا	"	اسم فاعل ترکیبی کے جز و اول	"	ساتھ قافیہ واقع ہونا
"	بمعنی امکان ہے اور اس امکان	"	یعنی اسم پر پائے مچھول اور خروثانی	"	استادان سخن و مترک کو ساکن اور
"	اعم العوام مراد ہے	"	یعنی امر پر لفظ می کی نہیادتی	"	ساکن کو متحرک کرنے کے بجائے
"	اعم العوام واجب و منہج و مکمل ظہر	۱۳۳	اسم امر نہی کی ترکیب سے بھی	۱۲۶	تغیر حرکت و تبدیل لوجہ بھی تفرس
"	و غیر سب کو شامل ہے	"	معنی فاعلیت پیدا ہوتے ہیں	"	کے لیے کفایت کرتا ہے
"	اسم مفعول کا بیان	"	ان ترکیبی اسم فاعل کے جزو	"	حضرت صہبائی رح نے بعض موقع میں
"	اسم مفعول اسم و امر کی ترکیب سے	"	اول کی تحقیق	"	شین مصدر سی مکسور الماقبل
"	بمثابہ	"	دوسرا اسم اور ماضی مطلق	"	کو زائد بھی مانا ہے
"	صرفہ صیغہ امر واحد حاضر معنی	"	کی ترکیب سے	۱۲۷	حاصل بالمصدر اسم اور ماضی مطلق
"	اسم مفعول نہیں ہوتا	"	تیسرا امر واحد حاضر کے اخیر میں	"	کی شکل میں
۱۳۸	اسم اور نہی کی ترکیب سے معنی	"	الف زیادہ کرنے سے	"	حاصل بالمصدر اسم جامد متضمن
"	اسم مفعول پیدا ہوتے ہیں	"	چوتھا ماضی مطلق کے اخیر میں	"	معنی صغی پر الف کا الحاق
"	اسم اور ماضی مطلق کی ترکیب سے	"	لف و را زیادہ کرنے سے	"	حاصل بالمصدر اسم جامد و غیر جامد
"	معنی اسم مفعول حاصل کرتے ہیں	۱۳۴	اس الف و را میں نسبت کا	"	پر پائے موعود کے الحاق سے
"	امر واحد حاضر کے اخیر میں الف کے	"	احتمال بھی ہے	"	اہل علم مصدر عربی کو صفت کے
"	زیادہ کرنے سے معنی اسم مفعول	"	اسامی غیر مشتق کا معنی فاعلیت	"	معنوں میں لیتے ہیں
"	حاصل ہو جاتے ہیں	"	میں استعمال	۱۲۹	اعلام و غیر اعلام سے جب معنی
"	صیغہ ماضی مطلق پر الف و را کے الحاق	"	ایک تو صرف اسم جامد ہو	"	وصفی مراد لیے جاتے ہیں انکی
"	سے معنی اسم مفعول حاصل ہوتے ہیں	"	یا مصدر عربی	"	دکالت عام ہو جاتی ہے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۳۸	ہندی الاصل نہیں۔	۱۳۸	ہندی الاصل نہیں۔	۱۳۸	صرف مصدر عربی بغیر ترکیب مفید
۱۳۹	نشان ظرف زمان کیلئے بھی آتا ہے	۱۳۹	نشان ظرف زمان کیلئے بھی آتا ہے	۱۳۹	معنی اسم مفعول ہوتا ہے
۱۴۰	الفاظ مذکورہ بلا ارادہ کثرت بھی آتے ہیں۔	۱۴۰	الفاظ مذکورہ بلا ارادہ کثرت بھی آتے ہیں۔	۱۴۰	یائے تختانی کے الحاق سے معنی
۱۴۱	بیان اسم آہ۔	۱۴۱	بیان اسم آہ۔	۱۴۱	اسم مفعول حاصل کرنا۔
۱۴۲	اسم آہ اور امر کی ترکیب	۱۴۲	اسم آہ اور امر کی ترکیب	۱۴۲	آپے تحقیق سے نسبت مفعولی
۱۴۳	حاصل ہوتا ہے۔	۱۴۳	حاصل ہوتا ہے۔	۱۴۳	حاصل کرنا۔
۱۴۴	اسم آہ ضیغہ امر پر پائے نسبت کے	۱۴۴	اسم آہ ضیغہ امر پر پائے نسبت کے	۱۴۴	لفظ کا نسبت مفعول کے لئے
۱۴۵	الحاق سے۔	۱۴۵	الحاق سے۔	۱۴۵	بیان اسم ظرف ترکیبی۔
۱۴۶	بیان اسم حالیہ۔	۱۴۶	بیان اسم حالیہ۔	۱۴۶	اسم اور امر کی ترکیب بننے
۱۴۷	امر حاضر پرفل و نون زیادہ کر کے	۱۴۷	امر حاضر پرفل و نون زیادہ کر کے	۱۴۷	دو اسموں کی ترکیب سے
۱۴۸	سے حالیہ بنتا ہے۔	۱۴۸	سے حالیہ بنتا ہے۔	۱۴۸	سستان کا بیان
۱۴۹	حالیہ کے ایراد مشکل کو کیا منظور	۱۴۹	حالیہ کے ایراد مشکل کو کیا منظور	۱۴۹	چند حرف کی ترکیب سے معنی
۱۵۰	حالیہ اسم فاعل اور اسم مفعول کی	۱۵۰	حالیہ اسم فاعل اور اسم مفعول کی	۱۵۰	ظرفی متضمن معنی مبالغہ
۱۵۱	زری میں بھی آتا ہے۔	۱۵۱	زری میں بھی آتا ہے۔	۱۵۱	و کثرت ہوتے ہیں۔
۱۵۲	حالیہ اسم فاعل ترکیبی اور اسم مفعول	۱۵۲	حالیہ اسم فاعل ترکیبی اور اسم مفعول	۱۵۲	سستان کی سین کو حرکت
۱۵۳	ترکیبی کی زری میں۔	۱۵۳	ترکیبی کی زری میں۔	۱۵۳	نشان کا مخفف سان بھی متصل ہو
۱۵۴	رومی برخاک عجز می نام۔ میں عدم	۱۵۴	رومی برخاک عجز می نام۔ میں عدم	۱۵۴	شارسان کی تحقیق
۱۵۵	رابطہ کا الزام بجا نہیں	۱۵۵	رابطہ کا الزام بجا نہیں	۱۵۵	زار کا بیان
۱۵۶	جامد غیر مشتق کا حال واقع ہونا	۱۵۶	جامد غیر مشتق کا حال واقع ہونا	۱۵۶	لفظ بانار کی تحقیق
۱۵۷	جل حالیہ میں رابطہ عائد کی ضرورت	۱۵۷	جل حالیہ میں رابطہ عائد کی ضرورت	۱۵۷	لفظ ساز کا بیان
۱۵۸	حال متداخلہ۔	۱۵۸	حال متداخلہ۔	۱۵۸	ساران و سارہ مزید علیہ سار بھی
۱۵۹	امشبان۔	۱۵۹	امشبان۔	۱۵۹	آتا ہے۔
۱۶۰	حال مترادفہ۔	۱۶۰	حال مترادفہ۔	۱۶۰	سار کا مخفف سر بھی آتا ہے
۱۶۱	بنظر ناکیہ صیغہ حالیہ کا تکرار	۱۶۱	بنظر ناکیہ صیغہ حالیہ کا تکرار	۱۶۱	لفظ بار کا بیان
۱۶۲	اور اس میں تخفیف۔	۱۶۲	اور اس میں تخفیف۔	۱۶۲	جو تبار کو تخفیف یا جو بار بھی
۱۶۳	اسم اور امر کی ترکیب قدر اور انداز	۱۶۳	اسم اور امر کی ترکیب قدر اور انداز	۱۶۳	کہتے ہیں۔
۱۶۴	تقریب بعفت مشبہ۔	۱۶۴	تقریب بعفت مشبہ۔	۱۶۴	بیان لائح کا۔
۱۶۵	صیغہ صفت مشبہ کا بوزن	۱۶۵	صیغہ صفت مشبہ کا بوزن	۱۶۵	بیان لان کا۔
۱۶۶	اسم مفعول۔	۱۶۶	اسم مفعول۔	۱۶۶	بیان کند کا۔
۱۶۷	صیغہ صفت مشبہ کا اسم حالیہ	۱۶۷	صیغہ صفت مشبہ کا اسم حالیہ	۱۶۷	بیان دان کا۔
۱۶۸	کے وزن پر۔	۱۶۸	کے وزن پر۔	۱۶۸	لفظ کل اپنے مطروف پوتا ہے
۱۶۹	لفظ جہان کی تحقیق۔	۱۶۹	لفظ جہان کی تحقیق۔	۱۶۹	لفظ دان بھی اپنے مادہ پر
۱۷۰	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں	۱۷۰	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں	۱۷۰	لایا جاتا ہے۔
۱۷۱	اسم مفعول سے اگر لحاظ و حدت اٹھا	۱۷۱	اسم مفعول سے اگر لحاظ و حدت اٹھا	۱۷۱	سستان اور کندہ حقیقت
۱۷۲	لیا جائے تو صلا حیت ترکیب	۱۷۲	لیا جائے تو صلا حیت ترکیب	۱۷۲	
۱۷۳	اضافی کی تشبیہی ہو یا تحقیقی دونوں	۱۷۳	اضافی کی تشبیہی ہو یا تحقیقی دونوں	۱۷۳	
۱۷۴	اسم مفعول سے تحقیق ہوگی۔	۱۷۴	اسم مفعول سے تحقیق ہوگی۔	۱۷۴	
۱۷۵	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں	۱۷۵	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں	۱۷۵	
۱۷۶	اسم مفعول ترکیب تصانی کی صلا	۱۷۶	اسم مفعول ترکیب تصانی کی صلا	۱۷۶	
۱۷۷	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں اسموں	۱۷۷	صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں اسموں	۱۷۷	
۱۷۸	میں ظرف و مطروف کا علاقہ	۱۷۸	میں ظرف و مطروف کا علاقہ	۱۷۸	
۱۷۹	بیان صفت مشبہ ترکیبی کا ایک	۱۷۹	بیان صفت مشبہ ترکیبی کا ایک	۱۷۹	
۱۸۰	بلا در ظرف پر۔	۱۸۰	بلا در ظرف پر۔	۱۸۰	
۱۸۱	بحث فعل۔	۱۸۱	بحث فعل۔	۱۸۱	
۱۸۲	تقریب فعل۔	۱۸۲	تقریب فعل۔	۱۸۲	
۱۸۳	درحقیقت زمانے دو ہیں۔	۱۸۳	درحقیقت زمانے دو ہیں۔	۱۸۳	
۱۸۴	تحقیق حال۔	۱۸۴	تحقیق حال۔	۱۸۴	
۱۸۵	حال کو زمانہ کی قسم ٹھہرانا	۱۸۵	حال کو زمانہ کی قسم ٹھہرانا	۱۸۵	
۱۸۶	اطلاق مجاہدی ہے۔	۱۸۶	اطلاق مجاہدی ہے۔	۱۸۶	
۱۸۷	فعل کا حد ث نسبت و اقتران	۱۸۷	فعل کا حد ث نسبت و اقتران	۱۸۷	
۱۸۸	زمان پر استعمال۔	۱۸۸	زمان پر استعمال۔	۱۸۸	
۱۸۹	مادہ حدث پر ہیئت اقتران پر	۱۸۹	مادہ حدث پر ہیئت اقتران پر	۱۸۹	
۱۹۰	دلالت کرنے فعل مرکب نہیں بجاتا۔	۱۹۰	دلالت کرنے فعل مرکب نہیں بجاتا۔	۱۹۰	
۱۹۱	مجموعہ معانی فعل میں نسبت متعلق	۱۹۱	مجموعہ معانی فعل میں نسبت متعلق	۱۹۱	
۱۹۲	کے دخل رہنے سے فعل کے متعلق	۱۹۲	کے دخل رہنے سے فعل کے متعلق	۱۹۲	
۱۹۳	میں فرق آجاتا ہے۔	۱۹۳	میں فرق آجاتا ہے۔	۱۹۳	
۱۹۴	شائع مولانا جامی پر کا معنی دلالت	۱۹۴	شائع مولانا جامی پر کا معنی دلالت	۱۹۴	
۱۹۵	کو دلیل حصرتین اعم رکھنے کی وجہ۔	۱۹۵	کو دلیل حصرتین اعم رکھنے کی وجہ۔	۱۹۵	
۱۹۶	اس عمومیت پر مشبہ اس واسطے کہ	۱۹۶	اس عمومیت پر مشبہ اس واسطے کہ	۱۹۶	
۱۹۷	تضمنی بلا مطابقی نہیں پائی جاتی۔	۱۹۷	تضمنی بلا مطابقی نہیں پائی جاتی۔	۱۹۷	
۱۹۸	معنی فعل کو بجا اور تفصیل کے	۱۹۸	معنی فعل کو بجا اور تفصیل کے	۱۹۸	
۱۹۹	لحاظ سے متعلق و غیر متعلق بنانا۔	۱۹۹	لحاظ سے متعلق و غیر متعلق بنانا۔	۱۹۹	
۲۰۰	تقسیم فعل بسوے لازم و متعدی	۲۰۰	تقسیم فعل بسوے لازم و متعدی	۲۰۰	
۲۰۱	تقریب فعل لازم۔	۲۰۱	تقریب فعل لازم۔	۲۰۱	
۲۰۲	تقریب فعل لازم میں اعتبار عدم ضرورت کا	۲۰۲	تقریب فعل لازم میں اعتبار عدم ضرورت کا	۲۰۲	
۲۰۳	فعل لازم کا بلا توسط حرف	۲۰۳	فعل لازم کا بلا توسط حرف	۲۰۳	
۲۰۴	چار مفعول پر زبان عربی میں۔	۲۰۴	چار مفعول پر زبان عربی میں۔	۲۰۴	

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۶	زبان فارسی میں -	۱۵۶	زبان اردو میں -	۱۵۶	تقریب فعل متعدی -
۱۵۶	بیان فعل ماضی و طریقہ اشتقاق وغیرہ	۱۵۶	ماضی ناقص اگر اداۃ تناسخ و شرط سے	۱۵۶	غالی ہو دوام و استمرار کے معنی دیتا
۱۵۶	یہ علامات بلا قصد و متنا و استمرار	۱۵۶	محسن کلام کے لیے بھی لائے	۱۵۶	چلتے ہیں -
۱۵۶	یہ نچھول والی ماضی ناقص کے	۱۵۶	تین صیغے واحد و جمع حاضر اور متکلم	۱۵۶	قلیل الاستعمال ہیں متروک الاستعمال
۱۵۶	نہیں -	۱۵۶	صیغہ ماضی کو بجائے مضارع لائے	۱۵۶	میں نکلتے -
۱۵۶	است و تود و بآید و تشار و توان	۱۵۶	توان کی ترکیب سے وہ مرکب کلام	۱۵۶	بجائے کلمہ نہیں رہتا -
۱۵۶	توان و توان کا ماہر الامتياز	۱۵۶	لفظ توان کی تحقیق -	۱۵۶	صیغہ جمع غائب کا بجائے
۱۵۶	مجهول استعمال -	۱۵۶	زبان اردو میں بھی صیغہ جمع سچا	۱۵۶	مجهول مستعمل ہے -
۱۵۶	صیغہ جمع غائب کے مخدوف الف	۱۵۶	ہونے کی دوسری تاویل -	۱۵۶	صیغہ معلوم مفرد کا مخدوف الف
۱۵۶	مستعمل ہونا بھی سہل و متداول ہے	۱۵۶	صاحب غرض سخن حضرت صہبائی	۱۵۶	نے توان کو بجائے توان استعمال کرنا
۱۵۶	جائز فرمایا ہے غلطی کاتب کی وجہ	۱۵۶	سے دھوکہ کھایا ہے -	۱۵۶	مضارع کا بیان -
۱۵۶	حال اور استقبال کے معنوں کو	۱۵۶	حال اور استقبال کے معنوں کو	۱۵۶	حال اور استقبال کے معنوں کو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	و حاضر و شکم کے موضع میں برابر متعل ہوتا ہے۔		تاویل میں مصدر کے ہو کر اس کا مفعول یہ ہو جاتا ہے کوئی اسکو مستقل فعل یعنی نوع کلمہ ہے نہیں سمجھتا۔	۱۵۹	ان علامات اور فعل میں فصل جائز ہے۔
	تو ان کو صیغہ جمع غائب، تو انہ سے کیوں بنایا۔		اسمت و کوو و باشد کی ترکیب بھی جمل فعلیہ بنتے ہیں۔		برطمانت قاعدہ اکثر یہ علامت کو چھوڑ کر عین فعل پر بھی حرف نفی
۱۶۶	تو ان کو مطلق رکھ کر اس سے غیبت و حضور و حکم کسوچ سے لیا جاتا ہے۔	۱۶۱	محی اور بھی علامت کہنے بن سکتے ہیں خواہ وہ والی ترکیب میں فصل بھی واقع ہوتا ہے۔		کبھی نیوی یا بھی ماضی کی طرح مضارع میں و عام اور استمرار کو مفید ہوتے ہیں لفظ خواہد کو علامت استقبال کہنے میں مجھے سخت تاہل ہے۔
	تو ان کا مفعول کبھی محذوف ہو سکتا، تو ان کے مفعول کہنے کو یوں چند جمل پیش آتے ہیں۔	۱۶۲	اور یہ ترکیب سکون بھی ہو جاتی ہے خواست کی ترکیب بھی افادہ معنی استقبالیات کا ہوتا ہے۔		لفظ خواہد علامت مستقبل نہیں لہذا اس کا مفعول استقبال نہیں تو اور کیا ہے۔
	تو ان کا مفعول کبھی مفرد ہوتا ہے کبھی جملہ مصدر بکاف ہوتا ہو۔		کسی لکنہ کی غرض سے ہوتا ہے۔	۱۶۳	یہی حال تو ان اور قراندگی ترکیب کا جو تو اندر خواہد کا اور ان کے بعد جو مصدر صورت ماضی میں منکور ہوتا ہے فاعل علی اسیل التنازع ایک سو اسی وجہ سے چونکہ حقوق مختارہ فروع متبصلہ خاصہ فعل ہے اسی تو اندر خواہد پہ ہوتا ہے ان کے مدخل مصدر ماضی صورت پر نہیں ہوتا۔
	حذف کیا جاتا ہے۔		مضارع میں ایسے مجہول زائد اور ہتمار اور تینا اور غلط کیلئے لائی جاتی ہیں ماضی کی طرح مضارع میں بھی		اسی طرح بود و است و باید و شاید وغیرہ کو سمجھنا چاہیے کہ مفرد فعل یعنی وہ نوع کلمے نہیں۔
۱۶۷	باب الالف		الف زائد لایا جاتا ہے۔		اس مرکب بلفظ خواہد کے مستقبل کے نام سے مشہور ہونے کی وجہ۔
	قاعدہ اثبات الف بعد حذف علامت مصدر۔	۱۶۳	صیغہ امر حاضر و ماضی و مستقبل و جہاب مرزا غالب نے مضارع کو اصل امر وغیرہ کے اشتقاق کے لئے قرار دیتے ہیں۔		بہان شبہ یہ کہ خواہد خود مضارع مبہم الاستقبال تو دوسرے میں تعین استقبالیات نہیں کر سکتا۔
	جس امر کا انحراف ہوا اسکے بعد یاے زائد بھی لانا جائز ہے۔	۱۶۴	امر و مضارع کے لئے اصل کو سی جیرو و وال ساکن قبل مفتوح علامت مضارع مطلقہ نہیں سکتی۔		اسکا جواب۔
	قاعدہ تبدیل۔		صیغہ امر حاضر مشغلہ اور مطلق مضارع کا بابہ الامتیاز۔	۱۶۱	دوسرا شبہ یہ کہ استقبال زمانی کی ایک قسم ہے تقدم کے لئے ضرور نہیں زمانی ہو ذاتی ہو سکتا ہے۔
۱۶۸	واون کے امر و میں کسور کی وجہ وہ کو بجائے یا کے ساتھ دیا بھی کہتے ہیں۔		باعتبار اس تحقیق کے تو ان کو مطلق مضارع کہتے ہیں۔		اسکا جواب۔
	قاعدہ اسقاط الف۔	۱۶۵	تو ان کو تو انہ سے تخریج کرتے ہیں اسکی اطلاقی حیثیت میں نقصان نہیں واقع ہوتا۔		است و کوو و باشد و شاید و باید و تو اندر و خواہد کو ان کے مدخل سے کیا تعلق ہے۔
	استادن کا امر استای بھی آیا ہے۔		چونکہ تو ان مطلق ہے کل افراد عامہ		یہی خواہد مضارع پر آتا ہے اور مضارع
	استادن ادا استادن پرست۔				
	الف حذف کیا جاتا ہے۔				
	ستادن بمعنی قیام اور بمعنی گرفتن میں نابہ الامتیاز۔				
۱۶۹	ستادن بالضم کا مخفف ستدن اور اسکا مفید علیہ شانہ کا بیان۔				
	ستادن بمعنی گرفتن پر مرزا غالب کا اعتراض کیسا ہے۔				
	استادن کا مصدر عری استادن آتا ہے۔				

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۹	مفضل کی اضافت مفضل علیہ کی طرف شرط بشرط ہے۔	۱۸۹	کبھی باو دون حلق پاک و صاف کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔	۱۸۹	چشمین کبھی واو حذف ہو کر شین اور کبھی یا حذف ہو کر مشغودن اور کبھی واو اور یا و دون حذف ہو کر شین رہ جاتا ہے۔
۱۸۸	استعمال تفصیل بطریق اضافت و بطریق تحلیل میں نسبت عموم کی مستحق ہوگی۔	۱۸۸	باب الواو میں قاعدہ زیادت بھی ہے چونکہ وہ مصادر و شاذہ استعمال میں لایا جاتا ہے بیان نہیں کیا۔	۱۸۸	شینین پر الف زیادہ کر کے شین بھی کہتے ہیں۔
۱۸۸	مفضل اگر معنی وضعی کو متضمن ہو علم کو کوئی اور اسم ہو تو متاؤل ہوگا اور ابرا نے استعانت۔	۱۸۸	مصدر ہینودن کی تحقیق۔	۱۸۸	شبہ بین و دون ہین مصدر ہینے اور ہینو ہینے کے دونوں معنی ہیں مستعمل ہیں۔
۱۸۸	از اجلیہ یعنی برائے۔	۱۸۸	باب النباء	۱۸۸	چوتھا تبدیلی مع الزیادۃ۔
۱۸۸	ہز سببیہ۔	۱۸۸	قاعدہ حذف	۱۸۸	پانچواں قاعدہ حذف حرف کا چھٹا حذف مع الزیادۃ۔
۱۸۸	فرق در میان اجلیہ اور منبئیہ کیا ہو	۱۸۸	قاعدہ زیادت	۱۸۸	گرفتن کے رے کی حرکت کا بیان رفتن بالفتح کا خفتن بالضم کیسے ہم قافیہ ہو جانا۔
۱۸۸	از محملہ اضافت۔	۱۸۸	مصدر دیدن کی تحقیق۔	۱۸۸	گرفتن یعنی لازم کی سند۔
۱۸۹	اس تحلیل سے شکم کو کونسا فائدہ مطلوب ہے۔	۱۸۸	چیدن تحقیق یا چدن بھی آیا ہے۔	۱۸۸	باب المیم
۱۸۹	صحیح اضافت کے لیے کوئی مثال بھی کفایت کرتی ہے تو از مادی کو محملہ میں کیوں صریح نہ کر دیا۔	۱۸۸	حکث الحرف	۱۸۸	آمدن کے امر حاضر کے اور آستن و پیر استن کے امر حاضر آراے و پیراے میں یاے تھانی کو رسم دین کا بدل کہنا عدم اعتناء اور خلاف تحقیق ہے۔
۱۸۹	از ماویٰ	۱۸۸	حروف جر کا بیان اور اسکی وجہ تسمیہ	۱۸۸	آمدن کا ایک الف بحکم ضرورت حذف بھی ہو جاتا ہے۔
۱۸۹	محرور از مادہ حقیقی بھی ہوتا ہو	۱۸۸	از ابتدائیہ کی علامت	۱۸۸	باب اثنون
۱۸۹	اور ادعائی بھی۔	۱۸۸	از ابتدائیہ بقرینہ مقام حذف بھی کیا جاتا ہے۔	۱۸۸	باب الواو
۱۸۹	از براے قسمت	۱۸۸	از بیانیہ علامت لفظی۔	۱۸۸	قاعدہ اثبات۔
۱۸۹	از بجنے در۔	۱۸۸	از بیانیہ بقرینہ مقام حذف کیا جاتا ہے۔	۱۸۸	قیاس چاہتا ہے کہ باو دون کا ام ہو
۱۸۹	از بجنے بالے مرکبہ التصالیہ۔	۱۸۸	از تسمیہ۔	۱۸۸	بوتجنی آرزو و اشتیاق بویہ کا مخفف ہون سے مشتق نہیں۔
۱۸۹	جزو صفت۔	۱۸۸	از انتزاعیہ۔	۱۸۸	باو دون بخرف واو بدن بھی مستعمل ہو۔
۱۸۹	حروف روابط مطلقا جزو صفت واقع ہو سکتے ہیں خصوصیت از کی اس باب میں کچھ نہیں۔	۱۸۸	از انتزاعیہ بقرینہ مقام حذف کیا جاتا ہے۔	۱۸۸	قاعدہ تبدیل۔
۱۸۹	از جزو صفت کا حذف۔	۱۸۸	از اعراضیہ۔	۱۸۸	باو دون مائیات کے یہاں کیلئے موضوع سے خواہی لفظ مائی ہو خواہی بالقوہ۔
۱۸۹	از ضلہ۔	۱۸۸	از تفضیلیہ۔	۱۸۸	
۱۸۹	از جملہ پر سپید وغیرہ کا ہے فاعل اور مفعول اول اور ثانی پر لا یا گیا ہے۔	۱۸۸	مفضل یا مفضل علیہ کے حذف میں کوئی نکتہ مقصود ہوتا ہے۔		
۱۸۹	از رائدہ۔	۱۸۸	مفضل علیہ کی مفضل پر تقدیم بعض اہم معنی تفضیل میں بغیر حروف تفضیل مفضل نجاتے ہیں۔		
۱۸۹	کلام میں حروف زائدہ فائدہ بخشی سے اتالی نہیں رہتے۔	۱۸۸	کبھی ان سے معنی تفضیلی کی تجرید کر جاتی ہے تو حروف تفضیل معنی لفظ تریا ترین ان پر دخل کیے جا کر بعد حذف حرف جر صیغہ تفضیل کو مفضل علیہ کی جانب اضافت کر سکتے ہیں۔		

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۲	ازیر اور زیر کی تحقیق -	۱۹۸	حذف در -	۱۹۸	کاف علیہ -
۱۹۲	از اور را اور برے یا بر وغیرہ	۱۹۸	لفظ بر کا بیان -	۱۹۸	کاف غائیہ -
۱۹۲	ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں -	۱۹۸	بر جملہ استعلا ہے حقیقی -	۱۹۸	حذف کاف علیہ -
۱۹۲	از اول اور از پیش وغیرہ میں	۱۹۸	بر اسمی یعنی اسپر یا رشمہ لگا کر	۲۰۴	کاف تثنیہ -
۱۹۲	از کیسا ہے -	۱۹۸	برہ کہتے ہیں -	۱۹۸	کاف تفریب -
۱۹۳	از برے اور از اول کے دونوں	۱۹۸	بر اسمی یعنی نزویک -	۱۹۸	کاف شرطیہ -
۱۹۳	زائدہ از میں فرق -	۱۹۸	بر اسمی و حرفی میں مابہ الامتیاز	۱۹۸	کاف جزائیہ -
۱۹۳	ناگاہ اچانک کے معنی کیوں دیتا ہے	۱۹۸	بر لزومیہ -	۱۹۸	صاحبہ جو انہر الخروف اس کا
۱۹۳	از اگر اپنے ماقبل کلمہ کے ساتھ ملے	۱۹۸	بر تثنیہ -	۱۹۸	کوزنہا بریکہتے ہیں اور چند شرط
۱۹۳	سے الف کی حرکت ماقبل کو دے کر	۱۹۸	بر اجلیہ -	۱۹۹	کے ساتھ مشروط کو دے دیتے ہیں
۱۹۳	الف کو گرا دیتے ہیں -	۱۹۸	بر اتصالیہ -	۲۰۵	کاف لزومیہ -
۱۹۳	تا انتہائیہ سادہ -	۱۹۸	بر بمعنی مقابل و پیش و نزو -	۲۰۵	کاف فحائیہ الفاتیہ -
۱۹۳	علامت تا انتہائیہ کی	۱۹۳	بر بمعنی الی -	۲۰۵	کاف عاطفیہ اضربہ -
۱۹۳	حذف تا انتہائیہ -	۱۹۳	بر بمعنی در -	۲۰۵	کاف اضربہ جبین ترقی
۱۹۳	تا ابتدائیہ تضمنیہ -	۱۹۳	بر تفعولی -	۲۰۵	مسطوف بقصود نہیں
۱۹۳	تا انتہائیہ تضمنیہ -	۱۹۳	بر بمعنی با وجود -	۲۰۵	کاف اضربہ جبین ترقی
۱۹۳	تا بمعنی حے -	۱۹۳	بر زائدہ تاکیدیہ -	۲۰۵	مسطوف مقصود ہے -
۱۹۳	تا علیہ وسببیہ -	۱۹۳	بر زائدہ تزیینیہ -	۲۰۵	کاف عاطفیہ سادہ بمعنی واو -
۱۹۳	تا لزومیہ -	۱۹۳	بیان را -	۲۰۴	وقت قیام قرینہ حذف کاف خزانہ
۱۹۳	تا بیانیہ -	۱۹۳	را بمعنی برائے تخصیصیہ -	۲۰۴	کاف تفضیلیہ -
۱۹۳	زائد نہاریہ تاکیدیہ -	۱۹۳	مرضاتے را میں مرزائد نہیں	۲۰۴	کاف مقولہ کی تحقیق -
۱۹۳	تا اسمی بمعنی جہ و ظرف	۱۹۳	تاکید اختصاص کرتا ہے -	۲۰۴	اس کا مقولہ کا مصدر یہ تھا
۱۹۳	بیان لفظ در -	۱۹۳	را توسلیہ -	۲۰۴	رکھنا انسب ہے -
۱۹۳	ظرف زمان و مکان میں در کا استعمال	۱۹۳	را علیہ -	۲۰۴	اس کاف کو در صورت خصوصیت
۱۹۳	حقیقی ہے اور غیر ہا میں مجاز -	۱۹۳	را سببیہ -	۲۰۴	معنی تول کاف تفسیر کہنا چاہیے
۱۹۳	در بمعنی بر -	۱۹۳	راے علیہ کا حذف -	۲۰۴	کاف دعائیہ -
۱۹۳	در بمعنی قرب -	۱۹۳	راء استعلا -	۲۰۴	حذف کاف دعائیہ -
۱۹۳	در بمعنی پیش -	۱۹۳	راء انظر فیہ -	۲۰۴	کاف قسم -
۱۹۳	در بجائے را و تفعول -	۱۹۳	را بمعنی از -	۲۰۴	حذف کاف قسم -
۱۹۳	در تثنیہ زیدیہ -	۱۹۳	را بمعنی باء -	۲۰۴	کاف تشبیہ -
۱۹۳	در اتصالیہ -	۱۹۳	را محللہ اضافت -	۲۰۴	کاف بیانیہ -
۱۹۳	در ضربیہ -	۱۹۳	را زائدہ محض -	۲۰۴	کاف ترویجیہ -
۱۹۳	در زائدہ تاکیدیہ -	۱۹۳	حذف راے علامت مفعول	۲۰۳	کاف زائدہ -
۱۹۳	در زائدہ تزیینیہ	۱۹۸	بیان کاف -	۲۰۳	کہ اسمی موصول -

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۳	مشبہ اداءہ وجہ مشبہ یہ تینوں محذوف صرف مشبہ مذکور۔	۲۲۳	تالہ کو مشکین سپر اور شد بدیرتے تشبیہ دینا بھی اسی قبیل سے ہے	۲۲۳	مشبہ اداءہ وجہ مشبہ یہ تینوں محذوف صرف مشبہ مذکور۔
۲۲۴	اسی قسم کا تشبیہ بلیغ نام ہے۔	۲۲۴	طریقین سے کسی کا وصف مذکور ہو۔	۲۲۴	اسی قسم کا تشبیہ بلیغ نام ہے۔
۲۲۵	تشبیہ بلیغ اور استعارہ کا ماہر الہی	۲۲۵	صرف مشبہ کا وصف مذکور ہو	۲۲۵	تشبیہ بلیغ اور استعارہ کا ماہر الہی
۲۲۶	مشبہ اور مشبہ بذکور باقی محذوف۔	۲۲۶	صرف مشبہ بہ کا وصف مذکور ہو	۲۲۶	مشبہ اور مشبہ بذکور باقی محذوف۔
۲۲۷	مشبہ مع اداءہ مذکور باقی محذوف۔	۲۲۷	طریقین کا وصف مذکور ہو	۲۲۷	مشبہ مع اداءہ مذکور باقی محذوف۔
۲۲۸	ارکان ثلاثہ کی افراد ترکیب واحد کے اعتبار سے تشبیہ کی تقسیم۔	۲۲۸	بیان وصف سے کوئی وصف	۲۲۸	ارکان ثلاثہ کی افراد ترکیب واحد کے اعتبار سے تشبیہ کی تقسیم۔
۲۲۹	جميع ارکان ثلاثہ مرکب۔	۲۲۹	مراوہ ہے۔	۲۲۹	جميع ارکان ثلاثہ مرکب۔
۲۳۰	بعض مرکب اور بعض مفرد۔	۲۳۰	تشبیہ مفصل۔	۲۳۰	بعض مرکب اور بعض مفرد۔
۲۳۱	متعدد مرکب میں کیا فرق ہے۔	۲۳۱	تقسیم نوع ثالثہ تشبیہ باعتبار وجہ۔	۲۳۱	متعدد مرکب میں کیا فرق ہے۔
۲۳۲	تعدد در طریق۔	۲۳۲	تشبیہ قریب مبتدل۔	۲۳۲	تعدد در طریق۔
۲۳۳	تعدد در وجہ۔	۲۳۳	تشبیہ بعید غریب۔	۲۳۳	تعدد در وجہ۔
۲۳۴	تقسیم تشبیہ باعتبار طریق۔	۲۳۴	وجہ تشبیہ کی مناسبت میں جب کمال بعد ہوتا ہے جب بھی پایہ بلاغت سے گر جاتی ہے۔	۲۳۴	تقسیم تشبیہ باعتبار طریق۔
۲۳۵	ملفوظ مرتب۔	۲۳۵	باعتبار حذف و ذکر ارکان ثلاثہ تشبیہ قوی ضعیف ہو جاتی ہے	۲۳۵	ملفوظ مرتب۔
۲۳۶	ملفوظ غیر مرتب۔	۲۳۶	صرف مشبہ بذکور باقی ارکان محذوف۔	۲۳۶	ملفوظ غیر مرتب۔
۲۳۷	تشبیہ مفروق۔	۲۳۷	مشبہ و مشبہ بہ مذکور باقی محذوف۔	۲۳۷	تشبیہ مفروق۔
۲۳۸	وجہ متعدد جس کے کل اجزائی ہیں۔	۲۳۸	یہ دونوں قسمیں اقویٰ ہیں۔	۲۳۸	وجہ متعدد جس کے کل اجزائی ہیں۔
۲۳۹	وجہ متعدد مجموع اجزاء عقلی۔	۲۳۹	چاروں رکن کا ذکر کرنا تشبیہ کو اضعف کر دیتا ہے۔	۲۳۹	وجہ متعدد مجموع اجزاء عقلی۔
۲۴۰	وجہ مشبہ مختلف بعض حسی اور بعض عقلی۔	۲۴۰	باقی بین میں ہیں در بیان ضعف و قوت۔	۲۴۰	وجہ مشبہ مختلف بعض حسی اور بعض عقلی۔
۲۴۱	تقسیم ارکان باعتبار حسی و عقلی۔	۲۴۱	مشبہ بہ کے استہر اور خص اور کل اوصاف وجہ مشبہ بنائی جاتی ہے	۲۴۱	تقسیم ارکان باعتبار حسی و عقلی۔
۲۴۲	حسی سے ہماری بیان کیا مراد ہے۔	۲۴۲	نه مطلق اوصاف۔	۲۴۲	حسی سے ہماری بیان کیا مراد ہے۔
۲۴۳	تشبیہ وہمی۔	۲۴۳	تقسیم باعتبار تقید و عدم تقید ارکان طریقین اور وجہ مطلق یعنی غیر مقید۔	۲۴۳	تشبیہ وہمی۔
۲۴۴	تفرقہ وہمی و خیالی۔	۲۴۴	مشبہ مشبہ بہ ہر مقید۔	۲۴۴	تفرقہ وہمی و خیالی۔
۲۴۵	تشبیہ خیالی وہمی کا ماہر الہیاز۔	۲۴۵	صرف مشبہ مقید۔	۲۴۵	تشبیہ خیالی وہمی کا ماہر الہیاز۔
۲۴۶	خیالات کی طرح و ہیات حسی ہیں محسوس کو محقول کے ساتھ تشبیہ نہ دینے کی وجہ۔	۲۴۶	صرف مشبہ بہ مقید۔	۲۴۶	خیالات کی طرح و ہیات حسی ہیں محسوس کو محقول کے ساتھ تشبیہ نہ دینے کی وجہ۔
۲۴۷	تشبیہ مجموع اجزاء حسی۔	۲۴۷	وجہ مشبہ مطلق۔	۲۴۷	تشبیہ مجموع اجزاء حسی۔
۲۴۸	تشبیہ مجموع اجزاء عقلی۔	۲۴۸	وجہ مشبہ مقید۔	۲۴۸	تشبیہ مجموع اجزاء عقلی۔
۲۴۹	بعض اجزاء حسی بعض عقلی۔	۲۴۹	غرض رابع سے مشبہ کی ہر قسم کے مشبہ ہر غریب متعلق ہو جاتا ہے۔	۲۴۹	بعض اجزاء حسی بعض عقلی۔
۲۵۰	تثقیل اور ضرب الٹل کو کہتے ہیں تقسیم باعتبار وجہ۔	۲۵۰	تشبیہ مطلق۔	۲۵۰	تثقیل اور ضرب الٹل کو کہتے ہیں تقسیم باعتبار وجہ۔
۲۵۱	تشبیہ مجمل۔	۲۵۱	وجہ مشبہ مقید۔	۲۵۱	تشبیہ مجمل۔
۲۵۲	وجہ مشبہ کمالی ظاہر۔	۲۵۲	غرض رابع سے مشبہ کی ہر قسم کے مشبہ ہر غریب متعلق ہو جاتا ہے۔	۲۵۲	وجہ مشبہ کمالی ظاہر۔
۲۵۳	وجہ مشبہ نہایت پوشیدہ ہو۔	۲۵۳	تشبیہ مرکب تشبیہ دوم۔	۲۵۳	وجہ مشبہ نہایت پوشیدہ ہو۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳۷	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو اسم ہیں۔	۲۳۷	ان چاروں حال میں استعمال ہے۔	۲۳۷	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو اسم ہیں۔
۲۳۸	مثال عینہ جو اداۃ تشبیہ میں اسم ہے۔	۲۳۸	حرف تشبہ پر حرف هذا لینی کی غرض۔	۲۳۸	مثال عینہ جو اداۃ تشبیہ میں اسم ہے۔
۲۳۹	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو فعل ہیں۔	۲۳۹	آیا وایا۔	۲۳۹	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو فعل ہیں۔
۲۴۰	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو حرف ہیں۔	۲۴۰	آیا کے لیے صد جملوں میں واقع ہونا ضروری ہے۔	۲۴۰	بیان آن اداۃ تشبیہ کا جو حرف ہیں۔
۲۴۱	مثال اسباب القصر۔	۲۴۱	آیا استعجاب و استفہام کیلئے۔	۲۴۱	مثال اسباب القصر۔
۲۴۲	مثال اسباب المد و سار و سان۔	۲۴۲	بیان بنو نے مشبہ پر نیست۔	۲۴۲	مثال اسباب المد و سار و سان۔
۲۴۳	مثال ویش۔	۲۴۳	کبھی یہ کلمات نفی عند الف لام بھی کیے جاتے۔	۲۴۳	مثال ویش۔
۲۴۴	مثال ویش۔	۲۴۴	بیان نہ نفی جنس۔	۲۴۴	مثال ویش۔
۲۴۵	مثال ویش۔	۲۴۵	اسم نہ نفی جنس کا جب علم ہوتا ہے۔	۲۴۵	مثال ویش۔
۲۴۶	مثال ویش۔	۲۴۶	تو متا دل ہوتا ہے۔	۲۴۶	مثال ویش۔
۲۴۷	مثال ویش۔	۲۴۷	فرق نفی جنس و مشبہ بہ نسبت کا۔	۲۴۷	مثال ویش۔
۲۴۸	مثال ویش۔	۲۴۸	نہ کی اہل باختلاف ہے کبھی ہاے۔	۲۴۸	مثال ویش۔
۲۴۹	مثال ویش۔	۲۴۹	ظاہر کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔	۲۴۹	مثال ویش۔
۲۵۰	مثال ویش۔	۲۵۰	بیان نا و بے نا فیہ کا۔	۲۵۰	مثال ویش۔
۲۵۱	مثال ویش۔	۲۵۱	صیغہ کما صفت مشتق پر نا کا داخل ہونا۔	۲۵۱	مثال ویش۔
۲۵۲	مثال ویش۔	۲۵۲	اسما غیر مشتق پر کسی اور ترکیب سے۔	۲۵۲	مثال ویش۔
۲۵۳	مثال ویش۔	۲۵۳	معنی صغی حاصل کر کے نا داخل کرنا۔	۲۵۳	مثال ویش۔
۲۵۴	مثال ویش۔	۲۵۴	اسم غیر مشتق متضمن معنی صفت پر نا کا داخل ہونا۔	۲۵۴	مثال ویش۔
۲۵۵	مثال ویش۔	۲۵۵	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۵۵	مثال ویش۔
۲۵۶	مثال ویش۔	۲۵۶	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۵۶	مثال ویش۔
۲۵۷	مثال ویش۔	۲۵۷	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۵۷	مثال ویش۔
۲۵۸	مثال ویش۔	۲۵۸	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۵۸	مثال ویش۔
۲۵۹	مثال ویش۔	۲۵۹	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۵۹	مثال ویش۔
۲۶۰	مثال ویش۔	۲۶۰	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۰	مثال ویش۔
۲۶۱	مثال ویش۔	۲۶۱	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۱	مثال ویش۔
۲۶۲	مثال ویش۔	۲۶۲	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۲	مثال ویش۔
۲۶۳	مثال ویش۔	۲۶۳	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۳	مثال ویش۔
۲۶۴	مثال ویش۔	۲۶۴	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۴	مثال ویش۔
۲۶۵	مثال ویش۔	۲۶۵	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۵	مثال ویش۔
۲۶۶	مثال ویش۔	۲۶۶	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۶	مثال ویش۔
۲۶۷	مثال ویش۔	۲۶۷	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۷	مثال ویش۔
۲۶۸	مثال ویش۔	۲۶۸	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۸	مثال ویش۔
۲۶۹	مثال ویش۔	۲۶۹	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۶۹	مثال ویش۔
۲۷۰	مثال ویش۔	۲۷۰	بعض اسماء غیر صفت و غیر متضمن معنی صفت کو۔	۲۷۰	مثال ویش۔

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۲	حروف نواصب ام بن سوکلمات مذا بھی ہیں	۲۵۲	جس شے کی آواز کی حکایت کیجئے	۲۵۲	حروف عاطفہ کا بیان :-
۲۵۳	بیان حروف شرط :-	۲۵۳	اس کے محلی عند اور حکایت میں	۲۵۳	آٹھ حروف مطلق جمع کے لئے :-
۲۵۴	حروف شرط میں سے اگر اور اسکی	۲۵۴	مطابقت شرط ہے یہاں یہ امر	۲۵۴	جمع کے لئے :-
۲۵۵	تحقیق :-	۲۵۵	متحذر ہے :-	۲۵۵	بیان واو عاطفہ جو مطلق جمع کیلئے
۲۵۶	اگر وصلیہ جیسے عربی میں ان وصلیہ	۲۵۶	ایک ہی شے کی آواز کو بعض قوم	۲۵۶	موضوع سے بلا لحاظ ترتیب :-
۲۵۷	ہوتا ہے :-	۲۵۷	ایک طور سے اور بعض قوم ایک طر	۲۵۷	واو ایسے موضع میں بھی مستعمل ہوتا
۲۵۸	وصلیہ بنانے کے لئے لفظ اگر پرچہ چنید	۲۵۸	سے کس وجہ سے ادا کرتے ہیں :-	۲۵۸	جہاں ترتیب بحال نہ ہو :-
۲۵۹	یا واو بھی لاحق کرتے ہیں :-	۲۵۹	کلمات تنبیہ بھی اسوات زجرہ ہیں :-	۲۵۹	واو ایسے موضع میں بھی مستعمل ہوتا
۲۶۰	حروف شرط صیغہ مضارع کے ساتھ	۲۶۰	کلمات تعجب کلمات مدح و ذم کے ساتھ	۲۶۰	جہاں ترتیب و کرمی کا عکس و عکس
۲۶۱	کس وقت استعمال کیے جاتے ہیں :-	۲۶۱	لفظ واو معنی مناسبت تادمہ رکھتے ہیں	۲۶۱	ہلال اور بدر اور کسوف اور خسوف
۲۶۲	حرف شرط صیغہ ماضی کے ساتھ	۲۶۲	کلمات مدح و ذم :-	۲۶۲	کی حقیقت :-
۲۶۳	کب مستعمل ہوتا ہے :-	۲۶۳	مخصوص بال مدح و مذمہ بھی ہوتا ہے	۲۶۳	کسوف و خسوف کی حقیقت تھی
۲۶۴	چون شرط طیبہ :-	۲۶۴	فارسی میں کلمات مدح و ذم کو	۲۶۴	جو بیان ہوئی پھر اردو سے کے
۲۶۵	نا شرط طیبہ :-	۲۶۵	اسماے افعال کہنا مناسب ہو :-	۲۶۵	نگل جانے کے ساتھ کیوں تکرار کرتے
۲۶۶	حروف شرط بھی حذف بھی کیے جاتے ہیں	۲۶۶	حذف :-	۲۶۶	کسوف و خسوف ایک ضروری اجتماع
۲۶۷	کبھی جزا بھی حذف کیجاتی ہے :-	۲۶۷	کلمات التنبیہ :-	۲۶۷	و قبال شمس و قمر سے ہوتا ہے پھر
۲۶۸	بعض موصولات بھی تضمن معنی شرط	۲۶۸	کلمات تعجب و مدح و ذم و تنبیہ	۲۶۸	شائع علیہ السلام والصلوہ اس سے
۲۶۹	ہوا کرتے ہیں :-	۲۶۹	باوجودیکہ اسمائے افعال ہیں پھر بھی	۲۶۹	کیون خوف دلاتے ہیں ان اوقات
۲۷۰	حروف تعجب کا بیان :-	۲۷۰	بحث اسم میں مرج مکر نیکا عذر :-	۲۷۰	میں کار خیر و عبادات کی کس لئے
۲۷۱	شعر مشہور فلک گفت حسن ملک گفت	۲۷۱	حروف الایجاب :-	۲۷۱	ہدایت فرماتے ہیں :-
۲۷۲	زہ میں حسن اور زہ کی تحقیق :-	۲۷۲	جلی بھی نعم کی طرح عربی الاصل ہے :-	۲۷۲	کبھی واو سے چند اسم ایک فعل میں
۲۷۳	تعجب منہ کا حذف :-	۲۷۳	تعریف حروف الایجاب :-	۲۷۳	کبھی حذف ہوتے ہیں :-
۲۷۴	مثال زہ ہے و سخم :-	۲۷۴	حروف الایجاب بلا تصرف تصدیق	۲۷۴	کبھی حذف ہوتے ہیں :-
۲۷۵	مثال اینت و انت :-	۲۷۵	قول ماسبق کرتے ہیں :-	۲۷۵	کبھی مضمون چند جملوں کا :-
۲۷۶	کلمات تعجب اسمائے افعال ہیں	۲۷۶	قول ماسبق جسکی یہ حروف تصدیق	۲۷۶	کبھی واو عاطفہ زائدہ :-
۲۷۷	کلمات تعجب کے لئے :-	۲۷۷	و تقریر کرتے ہیں مثبت بھی ہوتا ہے	۲۷۷	واو عاطفہ حذف بھی کیا جاتا ہے
۲۷۸	ترکیب نحوئی اشعار مثالیہ کی	۲۷۸	جملہ ماسبق مصدقہ بحروف الایجاب	۲۷۸	یہاں مذمہ صرف لفظ حذف مراد ہے
۲۷۹	واہ واہ واہ یہ یہ یلی اسکا	۲۷۹	منفی بھی ہوتا ہے :-	۲۷۹	واو عاطفہ کہان مقدر مانا جاتا ہے
۲۸۰	اصوات ہیں :-	۲۸۰	اثبات ماسبق بازائہ نفی :-	۲۸۰	اور کس جگہ نہیں مانا جاتا :-
۲۸۱	واہ واہ کی مثال :-	۲۸۱	یہ کا استعمال تصدیق الایجاب میں شاذ	۲۸۱	فصل وصل اصطلاح علم معانی میں
۲۸۲	یہ یہ کی مثالی :-	۲۸۲	فارسی میں نعم اور بلے کے اندر کوئی	۲۸۲	کس کو کہتے ہیں :-
۲۸۳	یلی کی مثال :-	۲۸۳	ماہ الامتیا ز نہیں ایک دوسرے کی جگہ	۲۸۳	واو عاطفہ مشیخ کا بیان :-
۲۸۴	اسماے اصوات میں غیر فوسی روح	۲۸۴	برابر استعمل ہوا کرتے ہیں :-	۲۸۴	واو عاطفہ غیر مشیخ کا بیان :-
۲۸۵	کی آواز میں :-	۲۸۵	حروف الایجاب وسط کلام میں داخل	۲۸۵	واو عاطفہ متحرک بحر کثرت فتح بھی
۲۸۶	جانوروں اور غیر قادر علی الکلام	۲۸۶	ہوتے ہیں :-	۲۸۶	ہوتا ہے :-
۲۸۷	بچوں کی آوازیں :-	۲۸۷	بقصد تاکید حروف الایجاب کی تکرار	۲۸۷	بعد واو کے اگر کوئی کلمہ مصدر یا الف
				۲۸۷	ہو اسکی حرکت نقل کر کے واو کو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
-	میں جائز ہے۔	-	صرف انگاہ معنی بھاران ہے۔	-	دیتے ہیں اور اس الف کو کتابہ کہتی
-	یا کا استعمال اختلاف کیفیت میں	-	پس میں تفسیر بلا مہلت مقصود ہوتی	-	باقی رکھتے ہیں کبھی گرا دیتے ہیں۔
-	کبھی تو مد لفظ حذف کر دیتے ہیں۔	-	ہے اگرچہ اکیال اور معتب تراخی	-	ہاؤ عاطفہ اور معطوف کے درمیان
۲۷۹	یا تردید صرف معطوف علیہ پر	-	کے ساتھ ہو۔۔۔	-	فصل بھی واقع ہونا ہے۔
-	لانا جائز ہے۔	۲۷۷	پس تفریعہ۔	-	بیان با عاطفہ۔
-	بیان اگر تردید اور اسکا اہل خس	-	تفریع اور تفسیر میں فرق۔	۲۷۵	بیان تا عاطفہ۔
-	کے ساتھ اختصاص۔	-	بیان باز عاطفہ۔	-	ہم عاطفہ کا بیان۔
-	اگر کا یا سے تردید کی طرح معطوف	-	باز میں ترتیب مہلت اور تراخی کے	-	ہم عاطفہ معطوف و معطوف علیہ
-	و معطوف علیہ ہر دو پر لایا جانا	-	ساتھ مقصود ہوا کرتی ہے۔	-	دونوں پر داخل ہوتا ہے۔
-	اور اتفاق و اختلاف کیفیت میں	-	باز عاطفہ کا معطوف کے اول و آخر	-	ہم عاطفہ کے ساتھ بنظر تاکید واؤ
-	اسکا استعمال۔	-	دونوں جگہ لانا جائز ہے۔	-	عاطفہ بھی لایا جاتا ہے۔
-	یا تردید اور اگر تردید میں فرق	-	باز عاطفہ کے ساتھ بنظر تاکید واؤ عاطفہ	-	ہم عاطفہ مفرد اور جملہ دونوں پر داخل
۲۸۰	لفظ اگر کی حقیقت۔	-	کا لانا بھی جائز ہے۔	-	ہوتا ہے خصوصیت جملہ کی کچھ نہیں۔
-	خواہ تردید کا بیان۔	-	کاف عاطفہ کا بیان۔	-	ہم عاطفہ معطوف کے اول و آخر ہر دو
۲۸۱	خواہی سے خواہ بنانے میں	-	یا متصلہ مخفی عاطفہ کا بیان۔	-	لانا جائز ہے۔
-	نکتہ کیا ہے۔	-	نہ عاطفہ کا بیان۔	۲۷۶	ہم عاطفہ کا نیز عاطفہ کیسا مترجم ہوا
-	خواہ اتفاق و اختلاف کیفیت	۲۷۸	بیان کلمات عاطفہ تردید	-	ہم عاطفہ کا نیز علیہ بیان بھی مستعمل ہے۔
-	اور انشا و خبر میں یا کی طرح	-	یا اور اگر اور خواہ ان تینوں کلموں	-	ہم عاطفہ کے ساتھ نیز عاطفہ بنظر
-	برابر مستعمل ہے۔	-	کو معطوف و معطوف علیہ دونوں	-	تاکید لے آتے ہیں۔
۲۸۱	کاف تردید۔	-	پر لانا جائز ہے۔	-	نیز عاطفہ کا بیان۔
-	واؤ تردید کا بیان۔	-	یا اور خواہ کے استعمال میں	-	نیز عاطفہ بھی مکرر اور مقدم اور مؤخر
۲۸۲	تقاریط و توارخ۔	-	فرق ہے یا نہیں۔	-	ہم عاطفہ کی طرح مستعمل ہے۔
-	فقط	-	یا کا استعمال متفق الکلیفیت میں	-	بیان پس عاطفہ۔
-		-	یا کا استعمال خبر اور انشا دونوں	-	پس انگاہ میں پس معنی بعد نہیں ہو

صحت نامہ اغلاط دستور نامہ فارسی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۷	جو	چو	۵۲	۱۱	تعداد	تعداد میں	۱۱۷	۱۷	خواہید	خواہید
۶	۱۳	جو	چو	۵۵	۵	اسمانی	اسمانی	۱۱۹	۱۲	گویندی	گویندی
۷	۱۲	گوئی	گوئی	۵۳	۵	نمی آید	یعنی ہم	۱۲۰	۴۳	میں سے	میں سے
۱۰	۵	خارہ	خارہ	۵۴	۱	اختصار	اختصار کے	۱۲۱	۱۲	اور سب	اور سب
۱۳	۲	میران	میران	۱۲۳	۱۲۳	پسند	پسند خاطر	۱۲۲	۱۲	مرانیت	مرانیت
۱۵	۱۰	ہنسی	ہنسی	۵۶	۱۹۰	خود پرست	خود پرست	۱۲۳	۲۲	بہ	بہ
۲۰	۲۲	غزا	غزا	۵۷	۲۱	اسکے	اسکواضی میں	۱۲۴	۴۳	اور	اور
۲۳	۲۱	صور و روف	صور و روف	۶۱	۱۱	پیا	پیا	۱۲۴	۹	جنگ	جنگ
۲۴	۶	وجوہیت	وجوہ	۶۳	۹	مساعی	مساعی	۱۲۵	۱۲	آباد	آباد
۲۵	۱	ہدایت	ہدایت	۶۴	۱۱	ور	ور	۱۲۶	۷	سرسین قافلہ	سرسین قافلہ
۲۷	۲۲	وہ	وہ	۱۲	۱۲	اوت	اوت	۱۲۹	۲۲	یابی صدی	یابی صدی
۲۶	۱۹	لھا	لھا	۳۳	۳۳	نہ خبر	نہ خبر	۱۳۰	۱۵	آپ	آپ
۲۷	۲۳	لسا	لسا	۶۶	۱۳۳	مرگیا	مرگیا	۱۳۳	۱۲	زود خیر	زود خیر
۲۷	۱	لسا	لسا	۲۳	۲۳	کا	کا	۱۳۴	۱۵	بہ ہری	بہ ہری
۲۸	۱۲	ہے	ہے	۶۹	۱۲	بخشش	بخشش	۱۳۵	۲۳	تشانہ	تشانہ
۲۸	۱۵	درنہ اہل عرب	اسوائے اہل عرب	۷۲	۱۲	شپر	شپر	۱۳۱	۱۰	گنج خانہ	گنج خانہ
		بغیر ہمزہ اخیر	حروف کو ہمزہ متعلق	۷۳	۱۸	اسم	کسی	۱۳۱	۲	بوران دید	بوران دید
		استعمال نہیں کرتے	بغیر ہمزہ اخیر استعمال کرتے ہیں اور عرب	۷۵	۲۴	جلس	مجلس	۱۳۲	۱۳	انصاف	انصاف
			بصرف یعنی وقت	۸۰	۵	کہ گو	گو	۱۳۲	۱۵	باپیل	باپیل
			عرب ہمزہ اخیر کو	۸۶	۹	رکھتا ہو	رکھتا ہو	۱۳۶	۷	پارسا	پارسا
			لازم اور ضروری	۸۶	۲۱	خلافت	خلافت	۱۳۶	۸	انگار	انگار
			تجہ بین	۹۰	۱	ہو	ہو	۱۳۷	۲۰	خرفش	خرفش
۲۹	۹	قسم	قسم	۹۰	۱	ہو	ہو	۱۳۷	۲۰	خرفش	خرفش
۳۱	۲۱	بضغ	بضغ	۹۳	۲۳	جزو ہر	جزو ہر	۱۳۷	۳	سر پاناز	سر پاناز
۳۶	۱۰	ساز	ساز	۹۸	۶	کمان	کمان	۱۳۷	۲۱	کھٹون ٹٹون	کھٹون ٹٹون
۳۸	۱۲	منطقہ البروج	منطقہ البروج	۱۳	۱۳	بہ	بہ	۱۳۷	۲۱	دغیرہ بین وہ	دغیرہ بین وہ
		کے بین	منطقہ البروج	۹۹	۱۶	گیسٹے	گیسٹے	۱۳۷	۲۱	آن ہوگی	آن ہوگی
			قر کے بین	۱۰۰	۱۶	فرنگناہی	فرنگناہی	۱۳۷	۲۱	کھٹون ٹٹون	کھٹون ٹٹون
۳۹	۹	حرف	حرف	۱۰۴	۳	کے لئے	کے لئے	۱۳۸	۴	فاسح نہیں	فاسح نہیں
۴۰	۳	شبیہ	شبیہ	۱۰۹	۱۳	لایا	لایا	۱۳۹	۳	مصرعہ اول	مصرعہ اول
۴۱	۵	لی	لی	۱۱۷	۱۲	خواہد	خواہد	۱۴۰	۳	چو	چو
								۱۴۱	۱۳	آغاز	آغاز
								۱۴۲	۴	آباد	آباد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۳	۲۰	پچون	پچون	۱۸۲	۱۸۲	پچون	پچون	۱۸۲	۱۸۲	پچون	پچون
۱۵۴	۴	جیبے ب	جیبے ب	۲۰	۲۰	جیبے ب	جیبے ب	۲۰	۲۰	جیبے ب	جیبے ب
۱۵۵	۶	مشت	مشت	۱۸۵	۱۸۵	مشت	مشت	۱۸۵	۱۸۵	مشت	مشت
۱۵۶	۷	دیتے من	دیتے من	۱۸۶	۱۸۶	دیتے من	دیتے من	۱۸۶	۱۸۶	دیتے من	دیتے من
۱۵۷	۱۵	میں	میں	۱۸۷	۱۸۷	میں	میں	۱۸۷	۱۸۷	میں	میں
۱۵۸	۲۰	اور فروت	اور فروت	۱۸۸	۱۸۸	اور فروت	اور فروت	۱۸۸	۱۸۸	اور فروت	اور فروت
۱۵۹	۲۰	و یا نہ ہا	و یا نہ ہا	۱۸۹	۱۸۹	و یا نہ ہا	و یا نہ ہا	۱۸۹	۱۸۹	و یا نہ ہا	و یا نہ ہا
۱۶۰	۵	قصور	قصور	۱۹۰	۱۹۰	قصور	قصور	۱۹۰	۱۹۰	قصور	قصور
۱۶۱	۲۶۲	۲۶۲	۲۶۲	۱۹۱	۱۹۱	۲۶۲	۲۶۲	۱۹۱	۱۹۱	۲۶۲	۲۶۲
۱۶۲	۲۶۳	۲۶۳	۲۶۳	۱۹۲	۱۹۲	۲۶۳	۲۶۳	۱۹۲	۱۹۲	۲۶۳	۲۶۳
۱۶۳	۱۵	بود کہ	بود کہ	۱۹۳	۱۹۳	بود کہ	بود کہ	۱۹۳	۱۹۳	بود کہ	بود کہ
۱۶۴	۶	پنا	پنا	۱۹۴	۱۹۴	پنا	پنا	۱۹۴	۱۹۴	پنا	پنا
۱۶۵	۸	استدن	استدن	۱۹۵	۱۹۵	استدن	استدن	۱۹۵	۱۹۵	استدن	استدن
۱۶۶	۵	گم	گم	۱۹۶	۱۹۶	گم	گم	۱۹۶	۱۹۶	گم	گم
۱۶۷	۲۰	شانہ	شانہ	۱۹۷	۱۹۷	شانہ	شانہ	۱۹۷	۱۹۷	شانہ	شانہ
۱۶۸	۱۳	ز آتش	ز آتش	۱۹۸	۱۹۸	ز آتش	ز آتش	۱۹۸	۱۹۸	ز آتش	ز آتش
۱۶۹	۳	نیارید	نیارید	۱۹۹	۱۹۹	نیارید	نیارید	۱۹۹	۱۹۹	نیارید	نیارید
۱۷۰	۶	یافتی	یافتی	۲۰۰	۲۰۰	یافتی	یافتی	۲۰۰	۲۰۰	یافتی	یافتی
۱۷۱	۱۲	آہختن	آہختن	۲۰۱	۲۰۱	آہختن	آہختن	۲۰۱	۲۰۱	آہختن	آہختن
۱۷۲	۱۲	زیر	زیر	۲۰۲	۲۰۲	زیر	زیر	۲۰۲	۲۰۲	زیر	زیر
۱۷۳	۱۹	ولہ	ولہ	۲۰۳	۲۰۳	ولہ	ولہ	۲۰۳	۲۰۳	ولہ	ولہ
۱۷۴	۱۵	آؤ	آؤ	۲۰۴	۲۰۴	آؤ	آؤ	۲۰۴	۲۰۴	آؤ	آؤ
۱۷۵	۲۰	دشت وشت	دشت وشت	۲۰۵	۲۰۵	دشت وشت	دشت وشت	۲۰۵	۲۰۵	دشت وشت	دشت وشت
۱۷۶	۱۲	سد	سد	۲۰۶	۲۰۶	سد	سد	۲۰۶	۲۰۶	سد	سد
۱۷۷	۶	بضمہاے	بضمہاے	۲۰۷	۲۰۷	بضمہاے	بضمہاے	۲۰۷	۲۰۷	بضمہاے	بضمہاے
۱۷۸	۱۲	نشتن	نشتن	۲۰۸	۲۰۸	نشتن	نشتن	۲۰۸	۲۰۸	نشتن	نشتن
۱۷۹	۱۲	قائدہ	قائدہ	۲۰۹	۲۰۹	قائدہ	قائدہ	۲۰۹	۲۰۹	قائدہ	قائدہ
۱۸۰	۶	یزم	یزم	۲۱۰	۲۱۰	یزم	یزم	۲۱۰	۲۱۰	یزم	یزم
۱۸۱	۱۱	شگفت	شگفت	۲۱۱	۲۱۱	شگفت	شگفت	۲۱۱	۲۱۱	شگفت	شگفت
۱۸۲	۱۲	مادش	مادش	۲۱۲	۲۱۲	مادش	مادش	۲۱۲	۲۱۲	مادش	مادش
۱۸۳	۱۲	شنیدن	شنیدن	۲۱۳	۲۱۳	شنیدن	شنیدن	۲۱۳	۲۱۳	شنیدن	شنیدن
۱۸۴	۶	صبا	صبا	۲۱۴	۲۱۴	صبا	صبا	۲۱۴	۲۱۴	صبا	صبا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳۴	۱۳	کمال استفادہ	کمال استفادہ	۲۳۸	۵	بھی	بے	۲۶۸	۲	غلط	صحیح
۲۳۵	۸	مذاب	مذاب	۲۴۰	۸	بہیادگر	بہیادگر	۲۶۹	۲	غلط	صحیح
۲۳۶	۱۱	مشہدی	مشہدی	۲۵۰	۹	خریدن	خریدن	۲۷۰	۹	شاندہ	مشاہدہ
۲۳۷	۲۱	غرض	غرض	۲۵۱	۱۲	متعدد	ذی تعدد	۲۷۱	۲۱	لہر	امر
۲۳۸	۱۶	ولیں	ولیں	۲۵۲	۱۵	دو خورشید	دو خورشید	۲۷۲	۲۱	مناظرہ	مناظر
۲۳۹	۲	بتلاوے	بتلاوے	۲۵۳	۳	الہی کے	الہی کے	۲۷۳	۹	رنگ	رنگ بین
۲۴۰	۲۳	اور	اور	۲۵۴	۵	گر	اگر	۲۷۴	۸	گزیر	گزیر
۲۴۱	۲۳	اور	اور	۲۵۵	۲۵	حرف	حرف	۲۷۵	۱۳	ہیضہ	ہیضہ
۲۴۲	۱۴	ناتوان	ناتوان	۲۵۶	۱۱	ذہ	ذہ	۲۷۶	۱	زمان	زمان
۲۴۳	۲۰	نسب وار	نسب وار	۲۵۷	۱	واہ و واہ و واہ	واہ و واہ و واہ	۲۷۷	۵	فا	فا
۲۴۴	۲۳	نابسان	نابسان	۲۵۸	۱۵	از	از	۲۷۸	۵	بھی	بھی
۲۴۵	۶	بے نور وغیرہ	بے نور وغیرہ	۲۵۹	۳	شاد	شاد	۲۷۹	۹	وہی نکتہ	وہی نکتہ
۲۴۶	۱۱	از	از	۲۶۰	۱۲	حروف	حروف	۲۸۰	۱۹	بہشتارہ	بہشتارہ
۲۴۷	۱۱	وہان	وہان	۲۶۱	۵	زمان میں اور	زمان میں اور	۲۸۱	۱۹	بہشتارہ	بہشتارہ
۲۴۸	۱۱	وہان	وہان	۲۶۲	۴	بالکلیہ	بالکلیہ	۲۸۲	۱۹	بہشتارہ	بہشتارہ

ضمیمہ بقیہ حاشیہ دستور نامہ فارسی بقیہ صفحہ و سطر

صفحہ	سطر	عبارت
۱۰	۱۶	(توان) نظامی ہم بحر ۵ نہ در طبع نیر و نہ در تن توان ۵ خمیدہ شد از باد سر و جوان ۵
۲۸	۳	(واقع ہو جایا کرتا ہے) مگر عربی میں سوائے ضرورت شعری کے دوسری جگہ مستعمل نہیں جیسے مبتدی نے اش
۲۸	۱۵	شعر میں بکاء بالمد کو بکا بالقصر یا نہا ہو ۵ وماذا بمصر من المضحکات ۵ ولکنہ ضحاک کا لہکا ۵
۲۸	۱۵	(ورثہ اہل عرب الخ) اور کلام مجید و فرقان حمید کے اوائل سور میں حروف مقطعات جو پلا مد پڑھتے جاتے ہیں جیسے طہ
۲۸	۱۵	اور ہا دیا کھلے عص اور حاتم عشق اور مرا الرا میں امر توقیفی ہے قیاس وقاعدہ کو اس میں دخل جیسے
۲۸	۱۵	ذکر یاء بالمد کو ذکر یا قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں باقی کے وقت قصر کرنا بوجہ کثرت استعمال ہے علامہ زنجبیری نے
۲۸	۱۵	ہیں والسبب فی ان قصہ متعجبات و مدت حیث مسما الاعراب ان حال التبعی خلیقہ بالاختلاف
۲۸	۱۵	الا وجز واستعمالہا فیہ اکثر والہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۱۱
۵۱	۱۹	(حافظ شراب لعل کش الخ) ولہ گزر نچ پشید آید و گراخت آپے حکیم ۵ نسبت کن بغیر کہ اینہا خراگند ۵
۵۴	۲	(نظامی) ولہ زچگان و گواند آمد نخست ۵ کہ تو طفل بازی بدین کن درست ۵
۵۹	۱	(اسی طرح اور جابن) منزوی معنی ہم شعری آن دے آور کہ تطب عالم ست ۵ جان جان جان جان آہم ست ۵
۵۵	۲۲	(رگ کوہ) منزوی معنی ہم شعری رفت ذوالقرنین سے کوہ قاف ۵ دید کہ راکر زمر و بود صاف ۵ گرد عالم طکر کوہ اومحیط ۵
۵۵	۲۲	مائدہ حیران اندر ان خلق بسیط ۵ گفت تو کوہ ہے دگر یا چستند ۵ کہ بہ پیش عظم تو باز ایستند ۵ گفت رگہاے مند آن کو جہا ۵
۵۵	۲۲	مثل من نموند در فرو بہا ۵ من بہر شہر ہے گی دارم نہاں ۵ بر عروقم بیتہ اطراف جہان ۵ حق جو خوابد ز لہ شہر سرا ۵

صفحہ	سطر	عبارت
۹۳	۲۳	امر فرماید کہ جنیان عرق را پس بجینا تم من آن رگ را بقهر کہ بدان رگ متصل بود دست شهر
۹۴	۳	فردوسی در شعر کس از نامداران پیشین زمان نہ کردند آہنگ زنی آسمان
۹۸	۶	(تو ہمہ ما) نظامی در شعر پیش چنین کس ہمگی پیش کش نہ ورنہ قلم پر ہمہ خویش کش
۱۲۲	۱۰	سعدی در ہنر برون ہنرمند اوصاف شد از حساب نہ گنج دین تگ میدان کتاب
۱۳۸	۲۳	(آخرین شین مجہ) نظامی در ہنر سز جہد چونکہ نخواہ شکست
		دین جہش امروزہ دین خاک ہست
		(منشاندت روزگار) ولید گویم اگر نہ بود آموزگار نہ حق یہ کہ بیان بھی لفظ کار نسبت فاعلی کے لئے ہے۔ چونکہ
		آموزش سیکھنے اور سکھانے کے دونوں معنوں میں مستعمل ہے یہاں بھجاط معنی اولی نسبت فاعلی ملحق کی گئی ہے یعنی
		سیکھنے والا۔ جہاں جہنی استاد آتا ہے وہ بھجاط معنی ثانی ہے یعنی سیکھا نیوالا۔
۱۳۹	۱۷	(اصل اسکی اپنا زار ہے) یعنی ابایر لفظ زار جو مفید معنی کثرت ہے لایا گیا ہے۔ مولوی معنوی کا شعر ہے
		علم دگیت و آتش از بنود ترا از شر ہر نے دیگ ماندن آبا
۱۴۰	۱۷	(اور لای) نظامی در شعر در رفت این بادیہ دیولان
		در خازن دل تنگ و غم دل فراخ
۱۴۵	۱۳	(دوسرا اسم حالیہ) مولوی معنوی در ہنر در درون شیران پیدان لاغر ان
		در نہ گاوان را بنود می خوران
۱۵۴	۹	(اسی ہینوہم حکم کا) حافظ در شعر من گویم کہ چکن باکہ نشین و چہ نبوش
		کہ تو خود دانی اگر زیرک و قاتل باشی
۱۵۷	۲۳	(لفظ بابو) حافظ فرماید تابا و ذرا سی باد یارت
		بجز عیش مباد و بیج کارت
		ولہ کارت ہر حفظ ملک دین با
		تا بلو ہمیشہ این چنین باد
		اسے تابا شد الخ منہ ۱۲
۱۶۰	۱۷	(معنی استقبال کو) مولوی معنوی کہ چہ خواہم خورد مستقبل عجب
		لوت فدا از کجا سازم طلب
۱۷۳	۱	(مضموم الماقبل) حافظ در شعر چنان زندگانی کن اندر جہان
		کہ چون مردہ باشی گویند مرد
		شود مست و صحت ز جام است
		ہر آنکو جو حافظ صاف خود
۱۷۶	۲۲	(بستن بند الخ) یہ مصدر لازم بھی مستعمل ہوا ہے جیسے صائب شعر زانم کہ لعل او بشکر خندہ باز شد
		در شکر ز خندہ غیرت شکر بست
		ولہ شود زرق ہما اگر استخوان من زینابی
		عجب دایم دگر در استخوان مغر ہما بندہ
۱۸۶	۱۲	(با بخوان از اعراضیہ) نظامی در شعر بے طمع از ہمہ سازندہ
		جز تو نداریم نوازندہ
۲۵۲	۱۲	(اسی طرح لفظ گشت) لفظ بیرون بھی کلمات استہناس سے ہے مگر اسکے مدخل یعنی مستثنیہ پر اس کے صلہ میں
		کلمہ از ضرور ہوتا ہے۔ حافظ و محسن خود فرماید من از تو بجز وفا بنجوم
		بیرون ز گد دفا بنویم
۲۵۳	۱۶	(حرف شرط میں سے ایک اگر ہے) یہ حرف بمعنی کاش تنہا بھی آیا ہے۔ حزین فرماتے ہیں شعر گران جان تر
		ز شبنم نیست جسم ناتوان من
		اگر می بود با من روے گرمی آفتابش لای لے کاش می بود جیسے کلام عرب میں
		کلمہ لیں جو مراد اگر ہے بمعنی لیت مستعمل ہے چنانچہ تفسیر یہ کریمہ یو د احدہم کو یعمہم الف سنۃ میں قاضی
		بیضادی فرماتے ہیں و کو بمعنی لیت۔ اور علامہ زنجشیری اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں حکایۃ کو د ا د تھم
		ولو فی معنی تمسک دکان القیاس لواء عہد
		واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب منہ ۱۷
۲۶۳	۵	(بلی کا انا کہ معلوم ہوتا ہے) بلی کے الف کو اے مفتی سے بدل کر بلہ کہنا لوطیوں اور مقاموں کی اصطلاح ہے
		میر نجات صاحب گل کشتی کا شعر ہے
		گنہ از بندہ و خشیدن عصیان از بست
		بہ ستار کہ ستاری
		رندان از بست
		بہ اے اے اسی ستار پر وہ پوشی ماگنہ گاران از تو آید
		۱۲ مسعر (فقط)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَرَمُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَرَمُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَرَمُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَرَمُهُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدانا لهذا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا
رَحْمَةُ اللَّهِ وَكَرَمُهُ

هنگامه رانی از تنگ نگار جادوی جامه خامه در لوا سنج کتاب افادت نصایق دستور نامه

چو شد پروا خست این گنج حکمت	هزار و پنجاه صد و ده بد ز بخت
مستم در صنعت ابحه گهر سفت	بر موز نفیسه تار تیغ در گفست
در گرسب زو بمجسم سال و سه را	ز چشم حاسدان محفوظ یادا
در تار تیغ گفست بسکه مرغوب	باز یبابا تحفه بسا خوب
مستم آن اصل دانش ماسن فضل	در بره گفست سالتش گلشن فضل
در گهرین کوسر انصاف و دقت	سنتش گنجینه فضل و هنر گفست
در باره سر و شتم گفست در حال	مضیابین و تسیق علییه ساک
در از صنعت تفسیر یق دانی	بدادش حق فروغ جاودانی

قطعه در تاج

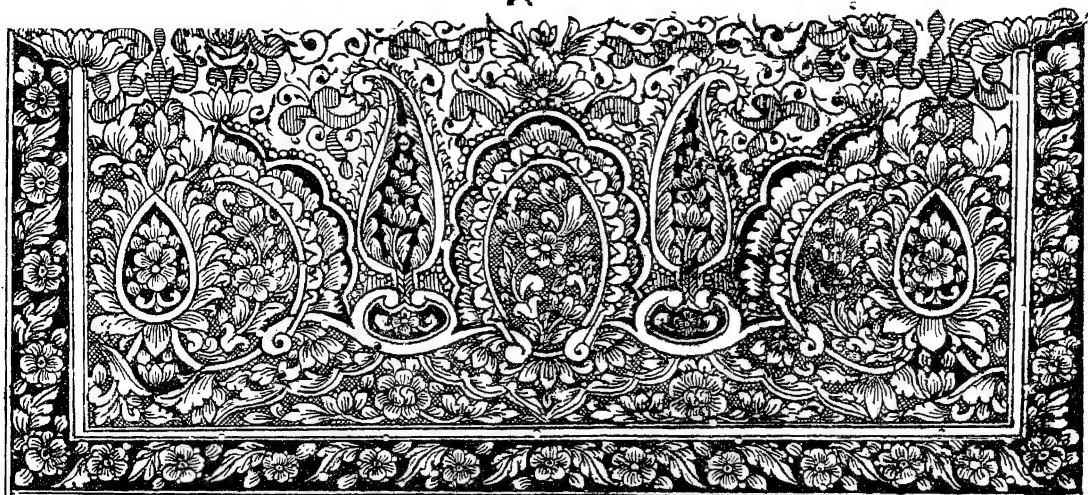
دوش دیدم بفلک تیر فلک	کرد حل مسئله غلم بطن
گفتش گوئی سن نامه من	گفت گنجینه اسرار سخن

قطعه دیگر در تاج

چو تمام گشت رساله ام پے سال جست و نام نشان	فلکم چو دید بفرکش بدلم بر بخت همان زمان
بزر نگار و به بینات و جبر زجه مہلہ	کہ زبہ خزینہ اہل تحقیق ست سال تمام

<p>عنه صنعت تفریق یعنی بعد از تفریق</p> <p>اعداد حروف مہلہ غیر منقطہ از اعداد حروف منقطہ ہر چہ ماند مہمان تاریخ سال این تصنیف خواہد بود بدین تفصیل</p> <p>مادہ تاریخ بدین حق فروغ جاودانی</p>																																																							
<table border="1"> <tr> <th>حروف منقطہ</th> <th>اعداد</th> <th>حروف غیر منقطہ</th> <th>اعداد</th> </tr> <tr> <td>ب</td> <td>۲</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۳۰۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱۰۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ن</td> <td>۸۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱۰۰۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ج</td> <td>۳</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ن</td> <td>۵۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>ی</td> <td>۱۰۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td>مجموعہ اعداد منقطہ</td> <td>۱۵۳۵</td> <td>مجموعہ اعداد مہلہ</td> <td>۲۳۵</td> </tr> <tr> <td></td> <td>۱۵۳۵</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td></td> <td>۲۳۰</td> <td></td> <td></td> </tr> <tr> <td></td> <td>۳۱۰</td> <td></td> <td></td> </tr> </table>				حروف منقطہ	اعداد	حروف غیر منقطہ	اعداد	ب	۲			ش	۳۰۰			ق	۱۰۰			ن	۸۰			غ	۱۰۰۰			ج	۳			ن	۵۰			ی	۱۰۰			مجموعہ اعداد منقطہ	۱۵۳۵	مجموعہ اعداد مہلہ	۲۳۵		۱۵۳۵				۲۳۰				۳۱۰		
حروف منقطہ	اعداد	حروف غیر منقطہ	اعداد																																																				
ب	۲																																																						
ش	۳۰۰																																																						
ق	۱۰۰																																																						
ن	۸۰																																																						
غ	۱۰۰۰																																																						
ج	۳																																																						
ن	۵۰																																																						
ی	۱۰۰																																																						
مجموعہ اعداد منقطہ	۱۵۳۵	مجموعہ اعداد مہلہ	۲۳۵																																																				
	۱۵۳۵																																																						
	۲۳۰																																																						
	۳۱۰																																																						

<p>اشارہ بران وارد سال تصنیف رسالہ برآید بدین تفصیل</p>																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																									
<table border="1"> <tr> <th>حروف منجمہ</th> <th>حروف مہملہ</th> </tr> <tr> <td>زیر</td> <td>بینات</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ی</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ی</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ن</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ت</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ث</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ج</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ح</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ط</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ظ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ع</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>غ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ف</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ق</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ک</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>گ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>خ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>د</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ذ</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ر</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ز</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>س</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ش</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ص</td> <td>۱</td> </tr> <tr> <td>ض</td> <td>۱</td> </</tr></table>				حروف منجمہ	حروف مہملہ	زیر	بینات	ز	۱	ی	۱	ز	۱	ی	۱	ن	۱	ت	۱	ق	۱	ث	۱	ج	۱	ح	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱	ط	۱	ظ	۱	ع	۱	غ	۱	ف	۱	ق	۱	ک	۱	گ	۱	خ	۱	د	۱	ذ	۱	ر	۱	ز	۱	س	۱	ش	۱	ص	۱	ض	۱
حروف منجمہ	حروف مہملہ																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
زیر	بینات																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ی	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ی	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ن	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ت	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ث	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ج	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ح	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ط	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ظ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ع	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
غ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ف	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ق	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ک	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
گ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
خ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
د	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ذ	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ر	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ز	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
س	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ش	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ص	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								
ض	۱																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																								



أَحْمَدُ لِلَّهِ إِنَّمَا أَنَا الْحَقُّ حَقًّا وَرَزَقْنَاكَ تَبَاعَهُ، وَإِنَّا الْبَاطِلُ بِالْجَلِّ وَرَزَقْنَاكَ
اجْتِنَابَهُ، جَلَّ جَلَالُهُ وَعَمَّ نَوَالُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الرُّسُلِ، وَخَاتَمِ
الْأَنْبِيَاءِ، وَعَلَى آلِهِ سُرْعَ السَّبِيلِ، وَأَعْلَامِ الْهُدَى؛

بعد مکتبی آئیمه سیر پرزده لاسه بیهوده گوئے یا فم سیراے در گرامی خدمت والا برادر ازمن برمن
مهربان تر دوست و فایسته آشتنا پرور راستی اندیشه داد گستره سخن سنج دانش گراے فرو سیده
فرنج صائب راے لطفش سیراب کن کوثر آبروے سلبیل لفظش فصاحت را مادی بلاغت را
وکیل غشی محمد عبده الله الحسین انجیل سلمه الله الجلیل صدر مدرس مدرسه اسلامیة بجزیرہ تسلیم خم
کردن آدابے نداند و غیر از دوست بسته از هیبت نفس گسته خموش بمعرض ضراحت ایستادن بر زبان
القابے نراند نظم

[illegible]

سرموئے زان بگزری زحمت است
که صد تاجان سپرد و اندر کنار
بسوی خلیل آن بدل مهربان
برائے و بفرہنگ از دقّری
چو اختر نجمه به بخت از چمن
بعنّ و مہر یادگار مہبان
الاحسب او کوہ یک پڑکاہ

سلائے کہ سرتا سرش رحمت است
سلائے کہ شیرین تر از لعل یار
ز چکمی آنجیمه دل خسته جان
ز هر داد و دانش و راز آگاهی
نزاوشن بلند و بهت بلند
برای آفتاب و بعزم آسمان
نکورای و دل شوزه نیک خوا

سرکش از تواضع برانداخته
خمش و هشیوار و پالوده بخر
به هر علم و دانش و رادستگاه
بخشایش یکسر فروزان گهر
من اے دوست از بهرت ویر یاز
نوشتم کی نامہ چون رونے آب
بر زنگنه و بہو ہچھور و نہ نگار
نگہ بردہ پا سخت و خستم
نیا وردہ یادم از ویر یاز
نخسبید مہرت از من سوز شتم
ورنج است بر من ترا یک نظر
و اعنم بضبط غمت سوخت
و خانے از ان آتش این مہر پر سر
باہ فلک دور آفتادگان
بکو تاہ دستی طول اٹل
بلب بستگان شکایت فروش
کہ بگزشت آن بود نہیہا کہ بود
پس اکنون مرا آمدست این نیاز
شب ہجر را روز آرم شباب

ز نر می بهر سختی ساخت
 بهر باب دارد و صد نکته نظر
 سخن را بگیتی بود او پناه
 سپا کزگی در زبان پاک تر
 بروی و درم باغبان دراز
 هم از آب شوی و هم از بیج و تاب
 چمنان چون بود تاز و خرم پیر
 بندیش پاسخ دلم سوختم
 بدارم ز تو شکوای دراز
 نیای بخون گرمی پوزشتم
 حذر کن نباشی تو بیدار
 شرم جای مغز آتش اندوت
 سرشک جگر گوئی من شرم
 بشور بر سوائی آماوگان
 بدایغی که صد دوزخش در غل
 بگوشت نشینان خانه بدوش
 نه زان کاستم مهر و نه کین فزود
 که گوئی کنم رنجهای دراز
 بنیدار روی تو چون آفتاب

داعلم بر خستگیا سے روزگار کہ بد بھر ہوا دہرا بخیدگان و بنوائب زمان رنجیدگان را و مقابل چندین
نے التفاتیہا داشت در پس کہ زمانہ غیبت عالم خوف و ہیبت سے اپنے تغافل بر سر خیال گزاشت
نے نے اگر پائے گزاشتی پائے اورا با سرمانبستے مے بود کہ با ن نسبت اثر اعلیٰ مے نمود آفرخ بر گران
خود کہ با این گرمی سرد مہر یہا ہے یاران میریم۔ در یخ بر خفت روی خولش کہ بدین بدست غلط انداز یہا

[illegible]

مغوی تدقیقات نخوتی ہوس لودو

[illegible]

صد شکر که نوک خامه من گشت ز صور حنائی من خواص من تسلیم ز فوہن دریا کلاک من نکتہ دان تر دوست مہر شمع کہ از قلم بریزد بہر نقطہ کہ از قلم چکبزد	ہر بست طراز نامہ من چشمہ معنی ہنایہ من آوردہ بدست دیکشا از نگولہ بمعنی نویستی بست خندانہ ہزار جوش می زد استارہ بنزیر آوردیدہ
---	---

تعملاً اور متعدی و لازم مفرد مرکب افعال کے استعمال کا بیان

۱۔ پکارنا یعنی
۲۔ فغان کرنا لازم
۳۔ جیساکہ روزا اور ہنسنا
۴۔ تکیا نہ کرنا یعنی
۵۔ صورت متعدی واقع
۶۔ چپس چپٹ نہ ہونی
۷۔ سے خارج ہے
۸۔ چند ماضی معلوم
۹۔ پس ماضی مستانی
۱۰۔ توانائی و غیرہ پر نہ لگانا
۱۱۔ نہیں لایا جائیگا

بوسیلا اس قانون کے اپنے مضمون کو اس زبان میں درستی سے لیا کر سکتا ہے مثلاً اہل دکن تخت آرو و ہر لیتے
ہیں لیکن علامت فاعل کے استعمال اور فعل کے تابع کرنے میں حیران رہ جاتے ہیں کہیں فاعل لازم پر علامت
فاعلی نے کو دہرتے ہیں کہیں فعل لازم کو مفعول کے تابع کرتے ہیں وہ اگر اس قاعدہ کو جان لیں کہ فعل
متعدی صیغہ ماضی معلوم کے فاعل پر علامت فاعل یعنی نے کو لایا کرتے ہیں اور یہ لفظ نے فاعل اور فعل کے
درمیان کا ٹکڑہ یعنی فاعل کو عمل سے روکنے والا ہوتا ہے ایسا وسطے اس فعل کو تانیث و تذکیر میں تابع مفعول کے
کر دیتے ہیں جیسی زید نے کتاب لکھی ہندہ نے خط لکھا۔ اگر مفعول پر بھی علامت مفعول یعنی لفظ کو داخل ہوگا
اسکو بھی عمل سے روکے گا سو اسطے کہ یہ بھی حروف کا ٹکڑہ ہے پس اس وقت فعل کسی کے تابع نہ ہوگا یعنی وہ
فعل نہ مذکر نہ بیگا نہ سونت بلکہ اپنی حیثیت اطلاق پر رہا دیگا جیسے زید نے کتاب کو لکھا ہندہ نے کتاب کو
لکھا زید نے خط کو لکھا ہندہ نے خط کو لکھا لیکن اس فعل کا مذکر کا جیسے ہاں اور اصل مطلق کا اپنے فرو کا مل کی
زشتی میں آنا ہے یعنی جس علاقہ کی وجہ سے مطلق کہہ کر فرو کا مل مراد لیتے ہیں اسی علاقہ کو ملحوظ نظر رکھ کر ذکر فاعل
سے مطلق مراد لیا گیا اور یہ قاعدہ ہی وقت تک کہ اس فعل کا دوسرا مفعول نہ ہو ورنہ وہ فعل اس دور کے مفعول
کے تابع ہو جاتا ہے جیسے زید نے عمر کو کتاب دی ہندہ نے خولہ کو خط لکھا۔ لیکن چند متعدی فعل اس سے
مستثنیٰ ہیں جیسے بولنا پکارنا بمعنی فغان کرنا لانا دھلانا لگنا چٹنا ملنا بھولنا جھٹلنا جیتنا مارنا سوچنا
وغیرہ یعنی میں نے لایا اس نے چٹا نہیں کہتے اور سوائے مطلق ماضی کے حال اور استقبال کے
فاعل و غیر فاعل نہیں لاتے اولاً میں بھی چند ماضی معلوم جو مطلق قریب بعید شکی کی قیود سے پایجو لائن ہیں
مختص ہیں جیسے زید نے لکھا یا لکھا ہے یا لکھا تھا یا لکھا ہوگا نسیم لکھنوی کا شعر ہے شہر بولاشکا
اک سپاہی جاتی ہے ارم کو فوج شاہی ولہ بولی وہ حسین کہ میں پر ہی ہوں اس دیو کے بس
میں آگئی ہوں میر حسن دہلوی شعر پکارا وہ جس تہ کو فریاد کر نہ پہونچا کوئی کاروان بھی ادھر نسیم
لکھنوی شعر آیا کوئی لے کے نسخہ نور لایا کوئی جا کے جسر طور ولہ خورشید سا آفتاب لائے
منہ ہاتھ ہر ایک کے دھلائے بعضوں کے نزدیک لانا مرکب فرجی لے آئیگا ہے نسیم لکھنوی شعر
دو ساز طرب ملے خوش آہنگ دور از ادب کھلے بصد ننگ میر شعر دادنی عشق ہے یہ عرصہ
شترنج نہیں لفتہ جان مار گیا چال جو انسان بھولا نسیم شعر اک بلی جو جھپٹی جو ہے کو جانپ چیلے
نے بھگا دیا دکھا سانپ ولہ بولی ہزار عجز و زاری تم جیتے بیان میں تے ہری ولہ وان جا کے

وہ سوچی اسکو بے لاگ ہونے چلیے تو راجہ لائبے گا رگ پہ غرض یہ تمام حال افعال مفردہ کا تھا۔
 اور فعل مرکب میں خواہی ترکیب اسکی ثنائی ہو یا ثلاثی اتیر فعل کا اعتبار کیا جاتا ہے یعنی وہ فعل اخیر اگر
 اس قسم کے افعال متعدیہ سے ہے کہ جنگی ماضی پر علامت فاعل نے لایا کہ تہم ہین تو ان مرکبات کی، ماضیوں
 چربھی علامت فاعل لائی جائیگی ورنہ نہیں اور قبل کے افعال کا کچھ اعتبار نہیں کیا جائیگا خواہ متعدی ہو
 خواہ لازم مثلاً ترکیب ثنائی میں جسکے دونوں فعل لازم ہوں جیسے زید آچکا کو اڑ گیا عمرو رو بیٹھا۔ یا دونوں
 متعدی جیسے زید نے تھارا کہنا مان لیا نمون خان کا شعر ہے شہر چین نے مضرب کیا جھکو تیرے
 نلنے نے کھو دیا جھکو یا اول لازم دوسرا متعدی جیسے ملی نے کھو تر آد بایا یا زید نے رو دنیا مومن بات
 کہنے میں زود یا میں نے ہو جواب آیا سو فیہ میں نے یا انکا عکس جیسے زید نے اڑا اور حکم را موم بعض
 مقننین لانا بھی اسکی اصل میں درج ہے اور یہی حکم ترکیب ثلاثی کا ہے جیسے زید اٹھا لیکیا عمرو لیجا
 چکا لیکن بعض مرکبات اس حکم سے مستثنیٰ ہیں کسوا سٹے کہ انکی ترکیب سے یا تو جزو اول کے معنی لزوم
 میں فرق نہیں آتا جیسے ہنس دیا اور رویا میں یا انکی باہمی ترکیب سے معنی لازمی از سر نو پیدا ہوا وین
 جیسے دکھائی دیا اور کہنے پایا یا انکی ترکیب مفید معنی استمرار ہو جیسے رویا کیا میں میر حسن دہلوی کا شعر ہے
 شعر بجاتی رہی میں وہ صبح تک یہ رویا کیا سامنے بید طرک و لہ لہل کھول کر دونوں آپس میں مل
 وہ رویا کیے دیر تک متصل نیم شعر کیا کہتی وہ دم بخود سنا کی سوچی سمجھی رضا خدا کی اگر افعال
 لازمہ و متعدیہ خواہی انپر علامت فاعل آسکتی ہو یا نہ آسکتی ہو متعدی کر لے جائیں کا فاعل علی کا الحاق
 انپر واجب ہوگا جیسے زید نے رو لایا ہنسایا عمرو نے اٹھایا بیٹھایا۔ زید نے بلایا چٹایا عمرو نے بلوایا
 لگایا لگوایا وغیرہ مگر سوچنا جو تعدیہ سوچنے کا ہے شاذ ہے نیم کا شعر ہے شعر اک دن ہجر اڑا کے لائی
 حسن آرا کو وہ کل بچھائی اس کے مقابلہ میں بعض افعال لازمہ پر کا فاعل علی لایا جاتا ہے جیسے موتنا او
 کو سنا۔ جان صاحب کا شعر ہے شعر دو گانہ جانکے بچے نے موتا محمد نمازی پر یہ میانی تر ہوئی ساری پڑا
 آدھا بدن و صولہ بعض افعال لازم و متعدی دونوں طرح متعل ہیں پس کا فاعل علی بحسب موقع لایا جاتا ہے
 جیسے سمجھنا۔ پلٹنا۔ بدلنا۔ پکڑنا وغیرہ۔ نیم شعر ہر دو چوٹ پہ تھی یہ سیل سمجھی بازی چوس کی کھیل سمجھی
 آتش شعر بسکہ تھی اس سے عیان سیئہ عارف کی صفا چہرہ یار کو میں نے دل روشن سمجھا ظفر علیہ الرحمۃ
 شعر خط میں جب اپنے تحریر سر اسر پٹی میں نے جانا مرئی تقدیر سر اسر پٹی اسید طرح میرا دل بدلا

آر دو میں شعر افعال لازم و متعدی متعین ہیں الشکر

فروع کا بدون متفرعات کے صورت پذیر ہو نہیں سکتا کس واسطے کہ یہاں ہنسنے اور دینے رونے اور لینے رونے اور کرنے میں تعدد مقصود ہی نہیں اور ترکیب بغیر تحقق تعدد متصور نہیں پس ان مواد خاص میں تعقیب کا کیا ذکر کس واسطے کہ محض ہنسنے اور رونے میں جو مفاد جزئیں اولین افعال مرکبہ مثالیہ لفظ دیا ہنس دیا میں اور لیا دولا میں وغیرہ یعنی کیا رو یا کیب میں بڑا کر معانی بہر ہر فعل مرکب کے باعتبار اس کے مجرد اور مزید ہونے کے مختلفہ حاصل کیے ہیں جیسے عربی کے علم ہن میں مبین ہو گیا ہے کہ ایک ہی مادہ مثلاً کرم کو مختلف ابواب افعال تفعیل و تفعّل وغیرہ میں لیجا کر مختلف معانی جنکو خواص ابواب بھی نام دیتے ہیں مثلاً لزوم و تعبیرہ و تکلف وغیرہ حاصل کرتے ہیں ان ترکیب قسم ثانی کا بھی درباب تغیر لفظ و معنی وہی حال ہو جس طرح مواد عربیہ میں تغیرات خواص ابواب سے ہوتا ہے پس ناظرین باتمکین کی خدمت میں عرض خواہ ہوں کہ میں نے کلام میں فصیحائے اردو کے بڑا انحصار کیا اور نہایت ہی فکر و قیاس کو کام میں لایا اس عرق ریزی میں محض خیر خواہی و اگا ہی اہل وطن پیش نہاد خاطر رہی علی الخصوص باعث قومی اس امر کا اپنے عربی کلام پرادر معظم مغفور کی فرمان واجب الاداعان کا امتثال ہے۔

روئے نیست
منتهی مجال
و طاعت منتهی
ضارب زین
شعر از کزبت
نزد آمداید
که من دوست
نبی رسد
مہتاب با صبر
ماز چاہے
بنی داد سخن
چنگر گشت

زگر دیتی رحیم پاک کرد
 زہر آرزو ساختم بے نیاز
 چنان کہ کسے درجہاں کس ندید
 دل چاکم از رشتہ مہر وخت
 روانم زہر درد و غم کرو پاک
 سرے پرزدانش دے پرزدین
 سپاس فراوان زبانم کمینت
 ورا زہر دہان ضد بان آورم
 بند انم حد شک او پہچان
 کہ یابد بہشت برین باز جائے
 کہ باشد خاک در تب و تاب حشر

گرا می برادر که آن را در مژ
راند او مرا از غسان دراز
ز بے چارگیها مراد اخذ
بچید اشک از چشم من دل بسوخت
برافشانند گرد و زرخ کند خاک
بدادش خدای جهان آفرین
بشکرش زبان مرا روئے نیست
به هر سوے گرد صد بان آورم
گرا زهر زبان آورم صد بیان
همان به که خواهم بصدق از خدا
دعا و آبرویش خداوند نشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 بھائی بابا داد
 جہانگیر شاہ

چونکہ یہ میری زبان نہیں اور نیز اپنی ناستعدی کی وجہ سے خطائے قیاسی و غلطی استقرار کا قوی احتمال ہے میری خطائیں دامن عفو میں چھپائیں **نظم**

چون مہنم اندر قلب کان خویش	معترف عجز بنقصان خویش
ہست اسیرم کہ سخن پروران	چون نگہ انداز رہ بینش فرمان
عیب یکے نیست کہ جویند باز	چون ہمہ عیب ست چہ گویند باز
خند و نگیں ز بند پرورگی کنند	دنبہ چہ ان نیست کہ گرگی کنند

عرض کیا کہ قوانین کے جاننے سے اُن کے کلام میں غلطی بہت کم واقع ہوگی اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آگئی ہوگی کہ جب کوئی نئے وساطت منظر کشیدہ کاغذ کے سیدھی سفر لکھ سکتا ہو اسکو مسطر کی کچھ ضرورت نہیں پڑتی بلکہ وہ یہ بھی نہیں جانتا کہ مسطر سے کس قدر بلندی اور کس قدر پستی سے کون کون حروف لکھے جائیں اسطرح اہل زبان کو ان قوانین سے کوئی ضرورت متعلق نہیں بلکہ وہ ان باتوں کو جانتے بھی نہیں ان جب وہ بولتے ہیں اپنی زبان کو غیر ان قانون پر تو لے ہیں بلکہ ہمارے قوانین کے شواہد انہیں کے کلام میں یعنی قبل از انضباط قوانین اہل زبان کا وجود چاہیے تا اس سے قوانین کا استنباط درست ہو پس ہر کوئی اس بات کو سمجھ لے گا کہ بعض مہندیوں نے گو علوم عربیہ اور جمیع علوم و فنون کے عالم دماہر ہی کیوں نہوں اہل فارس جیسے شیوائے طوس فردوسی اور افسح الفصحی سعدی علیہ الرحمۃ اور سند اللتاخرین علی حزمین کے کلام پر جو اعتراض کئے ہیں اور انہیں اصلاح بھی دی ہے بڑی واسیات ہے ان مضامین اور مطالب پر اعتراض اور اصلاح کی گنجائش ہو تاہم یسوں ہے چوٹا منہ بڑی بات ہے مضمون آفرینی کسی کے گھر کی ملک نہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم اختصار کلام یہ ہے کہ جب کسی زبان کے سیکھنے کی آسانی اُس کے قواعد اور قوانین کی نگہداشت پر موقوف ہوئی اور اوستی لفتحتین لغت میں نگاہداشت ہر چیز کو کہتے ہیں تو اسی مناسبت سے خاص کسی زبان کے قواعد اور قوانین کی مراعات کے جاننے کا (جسکی وجہ سے اپنے کلام کی نگاہداشت لینے اپنے کلام کو خلل اور خلاف محاورت سے بچایا جاتا ہے) علم ادب نام سے پس چاہیے کہ پہلے اسکو بڑی تحقیق اور صحت کے ساتھ حفظ کر لیا جائے تاکہ کلام کے صواب و خطا پر کبھی پائے پھر اپنی مطلب ادائی میں بہت کم خطا کھائے تو بنام خدا چند فارسی قواعد اردو عبارت میں بحسب فرمان

اہل اسان کی زبان غیر ان کا اعتراض بچا ہے

علم ادب کی تعریف

واجب الاذعان معرض عرضی میں لاتا ہوں گو یہ میری زبان نہیں اگر کوئی بات خلاف محاورہ اُردو رقم پا
معدوم ہوں ان طریق اواسے اصل مطلب میں ٹھوکرین کھانا البتہ قابل عذر نہیں پھر کیا کیجئے اس ناستی
اور جہالت کا جبر ہو نہیں معلوم کہاں کہاں ٹھوکرین کھلائیگی اور کس کس جگہ دھوکے دلائیگی اللہم استرنا
بِسْتَرَاتِ الْجَمِیلِ خدا کرے یہ میری سعی مشکور ہو حصول عدلت قبول امن کے ہمراہ ضرور ہو۔ چونکہ اس خط
میں زبان فارسی کا قانون مذکور ہوگا دستور نامہ فارسی اسکا نام رکھنا البتہ ارتجال سے دور ہوگا
اور سخن شگرت اسکا سالی ہے۔ رب حلیں سے التجاب بے خیر آں ہے۔ و بس نظم

و ترجمہ کتاب دستور نامہ فارسی

بار حیدر ایا من خالص براز	ابن ورق سادہ کہ بہتم طراز
گر حیفہ کہ امروز خیال من ست	عاقبتہ الامرو بال من ست
چون ز پوشد این ہمہ ناچیز چیز	ہم تو کنی در دل خلق عزیز
عیب شناسان بکین من اند	بے ہنران جملہ بکین من اند
تو بکرم عیب من عیب کو ش	در نظر عیب شناسان پوش
سرمہ انصاف بہ ہر چشم سادے	بکر من آن نگاہ برایشان نامے
داغ قبولی بکش اندر سرش	تا نکند باد خزان ابترش

تہیہ

یہ بات ظاہر ہے کہ اسد جل جلالہ و عم نوالہ نے آدمی کی شرافت کا زینہ تمامی مخلوقات کے درجہ سے
اوپر اٹھایا ہے باوجود اسکے اسکو مدنی الطبع بنایا ہے۔ بہ نسبت اور جانداروں کے اس میں تکلفات
بھی زیادہ آگے مثلاً خورش و پوشش میں دیکھیے کس بلا کے تکلفات نکلتے جاتے ہیں کسی کیسی ناوہ چیزیں
اختراع پاتی ہیں جان بچانے کے لیے کسی ایک خاص غلہ کا اسی طرح پھانک لینا یا ابال کر کھالینا کافی
نتیجہ جو اسطر حکے پلاؤستین قورے کی ضرورت پڑی اور پوشش ستر اور دفع حر و برد کے لیے کسی ایک خاص
کپڑا اور کھال لینا اور باندھ لینا بس نتیجہ جو اسطر حکے مطرزلبوسات کی حاجت ہوئی غرض انسان کو بسبب ان
تکلفات کے چند و چند طاعتیں پڑ گئیں بہ نسبت اور جانداروں کے غرضیں بڑھ گئیں تو باقتضائے تمدن اپنے
نوع کے ساتھ بغیر ملے جلے جینا وبال ٹھہرا اور اپنے جی کی آرزو اور دل کے مقصد کو بدون بتلانے ایک دوسرے
کے تعیش محال ٹھہرا تو زیادہ احتیاج سمجھنے سمجھانے کی پڑی یعنی ایک کو اظہار مافی الضمیر کی دوسرے کو اس کے

زبان میں سخن کی ضرورت کا بیان

دولالت کا بیان

افذ کی ضرورت نہر پر اکٹری ہوئی ناچار کوئی ایسی چیز نہ ہونہی چاہیے کہ جسکے وسیلہ سے ایک کے جی کی بات دوسرے کے جی پر کھل جائے پس اصطلاح میں کسی کے اسطرچر ہونے کو کہ جسکے جانتے سے ایک نامعلوم شے کا علم ہو جاوے ولالت کہتے ہیں اور اُس شے کو جس سے علم ہوا ہے وال اور جس کا علم ہوا ہے اسکو مدلول کہتے ہیں اور اس رہنمائی کا وسیلہ یا تو لفظ ہونگے یا سوائے لفظ کے کوئی اور شے ہر ایک میں جن سے کئی طرح سے ایک تو یہ کہ وال اور مدلول میں کوئی ایک علاقہ ذاتیہ ہوگا جسکی وجہ سے وال مدلول تک رہنمائی کوئے مثال اول کی جیسے کوئی شخص بہاری آنکھوں سے غائب ہو کہ کچھ بول رہا ہو مجھ کو استماع ہماری عقل اس بات پر رہنما بن جائیگی کہ یہاں وجود کسی ہونے والے کا ضرور ہے ثانی یعنی غیر لفظی جیسے دھوئین اور آگ کے دیکھنے سے آگ اور حرارت کی طرف رہنما نہ بننا عقل سے دور ہے اس طرح کی دلالت کا عقلمیہ نام ہے۔

خطوط کا بیان

دوسرے یہ کہ وضع کی جانب سے وال اور مدلول میں کوئی علاقہ وضع کا رکھ دیا جائے اول یعنی لفظیہ مثلاً وضع نے زندہ گویا کو مقابل میں مردہ کے اور لفظ زید کا مقابلہ ایک شخص خاص کے وضع کر دیا ہے اور ثانی یعنی غیر لفظیہ جیسے وال لمب کی دلالت اپنے موضوعات پر مثلاً خطوط و عقود و نصب و اشارات اور خطوط جیسے یہ پڑھنی ہوئی لکیر نے نفی پر دلالت کرتی ہے اسی طرح دو لکیروں کا موازی ہونا = مساوات پر اگر ایسا ہو بلکہ دونوں کے سرے کسی ایک جانب مل پڑیں < > کمی اور زیادتی پر اور ایک کا دوسری سے تقاطع کرنا اگر سیدھے پڑے ہوئے خط کا سیدھے کھڑے ہوئے خط سے ہے کہ جس سے چار قائمے پیدا ہو جائیں جیسی یہ شکل + جمع پر اگر اس طرح کا تقاطع ہو تو قائمے پیدا کریں جیسے یہ X ضرب پر اور ایک پڑے ہوئے خط کے نیچے اوپر ایک ایک نقطہ کا لگا دینا جیسے یہ ۱۰ تقسیم پر اور ان دونوں نقطوں میں سے خط کو اٹھا دینا جیسے یہ : نسبت پر دلالت کرتا ہے اسی طرح نقوش اعداد مثلاً یہ نقش ۴ چار پر اور یہ ۵ پانچ پر دلالت کرتا ہے اسی طرح نقوش حروف کے جو ایک صوت مخفی خاص پر دلالت کرتے ہیں۔ اور عقود مثلاً سبازہ کے سر کو ابھام کی جڑ میں پہونچا دین تو یہ عقد نو پر دلالت کرتا ہے اور سر خضر کو ہتیلی کے سر پر رکھنا ایک کے بلے اور اُس کے ساتھ بنصر بھی رکھ لیجاوے دو کے لیے اور وسطی بھی اُنکے ساتھ دبا لیجاوے تین کے لیے موضوع ہے اب اگر اُس عقد نو کو تین واسے عقود کے ساتھ جمع کریں بالکل بندھی ہوئی مٹھی نظر آئیگی اسی سبب سے اس سے بخل اور بے فیضی کی جانب

خطوط کا بیان

کنا یہ کرتے ہیں جیسے اسکے مقابل میں کشادہ دست کو فیض و سخا سے چنانچہ فردوسی علیہ الرحمہ نے سلطان محمود غازی کی ہجو میں کہا ہے شہر کب شاہ محمود عالی تنبار نہ اندر نہ آید سیہ اندر چہار نہ اور نصب جیسے دو مناروں کا عمارت پر یمننا و یسار اکثر کر دینا مسجد کو اور پتھروں یا پٹیلوں کا ڈھیر لگاتے چلے جانا رگزر کو تبار رہا ہے پر رسم زمانہ قدیم کی تھی اور راہوں میں میلون کا گھاڑ دینا ایک خاص مسافت مکانی کو تبار رہا ہے اس طرح گھٹریوں میں سوئی ایک خاص مسافت زمانیکو بتلاتی ہے اور اشارات جیسے کسی کو بلانے کے لئے پھیلے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی جانب موڑین انکار کے لئے دائیں بائیں ہلا دین اور ایک کئے لئے ایک انگلی دو کئے لئے دو انگلیاں چار کئے لئے انگوٹھے کو دنیا کو چاروں انگلیاں کھڑا کر دین یہ سب اشارات ہیں لیکن عقد اور اشارہ میں ابتنا فرق ہے کہ اشارات میں اشار الیہ کے ہیأت کو کچھ دخل ہوتا ہے اور عقد میں اس طرح نہیں ہوتا۔ اسی قبیل سے جو ملک کے دخول و خروج پر توپوں کا چلنا تقارون کی چوٹ سے پہر کا ڈھلانا ان تمام کا دلالت وضعیہ نام ہے۔

تیسری وہ دلالت ہے کہ جب ملول عارض ہوتا ہے تو خواہ مخواہ طبیعت سے اسکے دال کا احوال ہوتا ہے اول یعنی لفظیہ جیسے احاح کرنا سینہ کے درد اور کھانسی پر دلالت کرتا ہے اور کسی کا اونہ اونہ کرنا جسکو کولنا کہتے ہیں اسکے درد جسم پر دلالت کرتا ہے۔ ثانی یعنی غیر لفظیہ جیسے سرخ ہو جانا چہرہ اور دیدن کا غضب چہرہ اور آنکھوں کا نیچا کر لینا شرم و حیا پر دلالت کرتا ہے اس قسم کی دلالت کا طبعیہ نام ہے۔ جب تین دلائل کا حال جان لیا اور آدمی کی کثرت احتیاج کو مان لیا تو ضرور عقلیہ اور طبعیہ کا رآمد نہونا معلوم کر لیا ہوگا کس واسطے کہ اخذ ما فی الضمیر و فہم مطلوب کے لئے انضباط ضرور ہے اور یہاں عقول اور طبائع کے اختلاف کی جہت سے انضباط کو سون دور ہے تو ضرور وضعی اس میں بھی لفظی کو اختیار کرنا مختار ہوگا اس واسطے کہ غیر لفظیہ مثل دوال راجع میں ہزاروں تکلفات کا سامنا ہوگا بعض وقت کوئی بات بن نہ آئیگی جیسی صاف ظاہر ہے یہاں تک کہ اشارات ہی کیوں نہ ہوں کم از کم ان میں اتنی ضرورت تو ہوگی کہ جسکو اشارہ کر رہے ہیں وہ اس اشارہ کے سامنے ہو بھڑکت بھڑکت بنائی کے ساتھ روشنی بھی ہونا اسکو دیکھے قطع نظر اسکے خداوند تعالیٰ شانہ کا آدمی کو ناز و دنیا میں نقد عمر اسکے گہرہ وجود میں باندہ کر بھجنا اپنی رضا کی خریداری کے لئے ہے یہ امر عقائد حقہ کے استحکام اور شریعت غرا کے احکام کی تسلیم پر منحصر ہے تو ان میں ایسی ایسی باتوں کے سمجھنے سمجھانے کی ضرورت پڑیگی کہ وہ معقولات صرفہ ہوگی تو ان میں غیر لفظیہ دلائل کا استعمال

فردوسی کے شہر کب شاہ محمود عالی تنبار نہ اندر نہ آید سیہ اندر چہار نہ اور نصب جیسے دو مناروں کا عمارت پر یمننا و یسار اکثر کر دینا مسجد کو اور پتھروں یا پٹیلوں کا ڈھیر لگاتے چلے جانا رگزر کو تبار رہا ہے پر رسم زمانہ قدیم کی تھی اور راہوں میں میلون کا گھاڑ دینا ایک خاص مسافت مکانی کو تبار رہا ہے اس طرح گھٹریوں میں سوئی ایک خاص مسافت زمانیکو بتلاتی ہے اور اشارات جیسے کسی کو بلانے کے لئے پھیلے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنی جانب موڑین انکار کے لئے دائیں بائیں ہلا دین اور ایک کئے لئے ایک انگلی دو کئے لئے دو انگلیاں چار کئے لئے انگوٹھے کو دنیا کو چاروں انگلیاں کھڑا کر دین یہ سب اشارات ہیں لیکن عقد اور اشارہ میں ابتنا فرق ہے کہ اشارات میں اشار الیہ کے ہیأت کو کچھ دخل ہوتا ہے اور عقد میں اس طرح نہیں ہوتا۔ اسی قبیل سے جو ملک کے دخول و خروج پر توپوں کا چلنا تقارون کی چوٹ سے پہر کا ڈھلانا ان تمام کا دلالت وضعیہ نام ہے۔

کام چلتا نظر نہیں آتا غرض لفظی وضعی سے ایسا مطلب بخوبی ہو سکتا ہے اور وہ میں ایسا ہوں نہیں
 سکتا اور خلاق عالم نے جیسا اس انسان کو طرح طرح کی حاجتوں میں پابند کر رکھا ہے بغیر دوسرے
 کو مطلع کر نیکی حاجتوں کا پورا ہونا معلوم مثلاً ہمارے پاس روپیہ رکھا ہوا ہے اور کھانا کی سخت
 ضرورت ہے تو روپیہ کو کھاپی نہیں سکتے غلہ کی جستجو ہوگی اسی طرح اور کسی کے پاس غلہ اسکی حاجت سے
 افزون ہے لیکن اسکو پڑشاگ کی ضرورت ہے تو اسکو کپڑوں کی تلاش ہوگی اسی طرح اور کسی کے پاس کپڑا
 اسکی حاجت سے سوا ہے لیکن اسکو کسی اور شے کی ضرورت ہے تو ہم اس غلہ لانے سے یا وہ غلہ والا
 ہم سے اپنے مافیہ الضمیر کو ظاہر کرے گا آپس میں روپیہ اور جس کی عبادت ہو جاوے گی اور وہ پھر کپڑے دے دے
 سے پاک پڑے والا اس سے اپنی اپنی حاجتیں ظاہر کر کے کام پورا کر لین گے شعہ

زانکہ جملہ کسب ناہی از یکے	ہم درو گیم سقا ہم ظا یکے
چون با نباری ست عالم برقرار	ہر کے کبانے گزیند ز اقتدار

الحاصل جیسا یہ انسان اپنی حاجتوں کی کڑی زنجیر میں پابجولان ہے حکیم علی الاطلاق کی قدرت کاملہ سے
 اسکے اظہار کی راہ ویسے ہی آسان ہے یعنی حکیم سخن بر زبان آفرین جلّت حکمتہ نے اپنی حکمت کاملہ
 سے اس ہو کو جو وسیلہ باذن شش کے دار السلطنت قلب کی گرمی نکال لاتی تھی ضائع جانے ندیا۔ اس
 اونے اسی چیز سے بہت بڑا کام لیا اس طور پر کہ جب مقابلہ میں ہر ایک معنی اور مقصد کے لفظ وضع کر دے
 گئے اگر کوئی پرتو اعلم خداوندی سے نفس ناطقہ پر پڑے گا یا مردی دل اسکا قدم جانب برزخستان
 خیال جو بین بن مجرد اور مادی کے ہے بڑے گیگاتا اپنے مجرد کے پاؤں میں تفسید کی خفاں ڈالے
 اور پھر بوسیلہ رکابہاے لب و زبان ادہم صدام ہو ا پر سوار ہو کر منکلم سے جس جس منزل پر
 مقام کرتا زبان تک پہنچا تھا دروازہ گوش سے گزرتا سامع کے انہیں منازل میں اترا تا طوق
 تعلق و زنجیر تفسید سے پاکشا ہو کر پھر شہستان دل میں جاگزم ہو جاتا ہے مصرعہ سخن کنول آید
 بود و پیر بر و ادب نہیں ہونٹو نکا آپس میں اور زبان کا کسی موضع خاص کے ساتھ جنکا خارج نام ہے
 ٹکڑ کھانا جسکو قریع کہتے ہیں یا انکا اکھڑنا جسکو قطع کہتے ہیں ہوا میں موج پیدا کرتا ہے جس سے اس
 میں ایک کیفیت خاص آجاتی ہے جسکو عرف میں آواز کہتے ہیں زیری بقی بیچاک غنگی اسی آواز
 مطلق کے عوارض سے ہیں اور اسی موج ہوا کی خارج پر ٹکڑ کھانے سے اجڑائی ہوئی کی قطعیت ہوئی

اور جب انہیں اجزائے ہوائی پر پہچانک ٹھٹھکی زیر سی تہجی عارض ہوئی تو اس عارض مع معروض کا حرف نام ہوا۔ یہاں یہ بات بھی قابل یاد رکھنے کے ہے کہ انہیں حروف کو بعض علماء تو مہمل یعنی موضوعہ فقط غرض ترکیب کلمات کے لیے بتلاتے ہیں اور بعض دوزانہ شیون کے نزدیک باسنی کہلاتے ہیں۔ یہی رائے مختار اہل تحقیق ہے خصوصاً یہ بات زبان عربی میں بخوبی تحقیق ہے کہ واسطے کہ جبہ الفاظ غویہ چند حروف میں باہم اشتراک رکھتے ہیں اور کسی حرف میں اختلاف تو ان کے معانی میں بھی اشتراک اور اختلاف ہوتا ہے مثلاً قضم و قسم و قشتم و قضم و قلم ملاحظہ فرمائیے تو ان سب میں شکستگی و بریدگی کا مضمون وارد و سائر ہے اور پھر باہم ان کے معانی میں اختلاف بھی موجود ہے یعنی ہر ایک اپنے جہے مخصوصہ معنوں پر دلالت کرتا ہے قضم بالفتح والثاء المثناة ثل سے ایک حصہ الگ کر کے دینا اور قسم بالسين المہملہ کسی چیز کے حصے اور ٹکڑے کرنا اور قشتم بالشین المعجمہ کھانا اور کھجور کے پتوں کو درازی میں بچاؤنا اور قلم باللام ناخن تراشنا غرض ان الفاظ میں جیسا اشتراک قاف اور میم میں تھا ویسا ہی اشتراک ان کے مضمون خاص میں ہے اور جیسا اختلاف ان کے عین کلمہ میں ہے ویسا ہی اختلاف ان کے معانی جزئیہ میں ہے بلکہ ہم صاف دیکھتے ہیں کہ حروف کی سختی و نرمی سے کلمہ کے معنوں میں سختی و نرمی آجاتی ہے مثلاً قضم مہملہ بعین و قضم معجمہ بعین جیسے نرمی صاد مہملہ میں اور سختی ضاد معجمہ میں ہے ویسی ہی نرمی اور سختی ان کے معانی میں ہے یعنی قسم اس طرح کے ٹوڑنے کو کہتے ہیں کہ ایک متصل واحد منفصل ہو جائے اور قضم بعض دانتوں سے اس طرح کے چبانے کو کہتے ہیں کہ جس سے ریزہ ریزہ بن جائے اگر اس سے بھی زیادہ سختی معنوں میں پیدا کرنی منظور ہوتی ہے تو قاف کو خاء معجمہ سے بدلہ دینے ہیں جیسے قضم یہ کل دانتوں سے چبانا ہوتا ہے القضم الکل یجمع الفہم والقضم دون ذلك کما فی الصراح۔ اب معلوم ہو گیا کہ حروف کو بھی الفاظ کے معانی میں دخل ہے بلکہ حرکات و سکنات کو بھی جیسے حیوان کی تواریح حرکات بلکہ ترتیب حروف کو جیسے لفظ بلع میں ترتیب خراج حروف کو ترتیب معانی کے ساتھ کس بلا کی مناسبت ہے ملاحظہ فرمائیے اول تو با حروف سختی پھر لام وسطی پھر عین علقی اور ٹھٹھکی بھی اسی ترتیب و تدریج سے ہوتا ہے اسی طرح ہیئت ترکیبی کو بھی لفظ کے معنی میں بڑا دخل ہے چنانچہ اسی بنا پر نبی راعنا کے قول پر آئی کیا معنی کہ راعنا صینہ باب متاعلہ کا ہے جسکی ہیئت خاص مساوات بین الناطبین کو چاہتی ہے تو گو یایون کہا کہ تو رعایت ہماری کی

ہم تیری رعایت کرینگے اور ایسی گفتگو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنی بہ دلیل (لَا يَجْعَلُ دُعَاءُ الرَّسُولِ لِيُنْكَرَ كَدُّ عَمَلِهِ بَعْضُكُمْ بَعْضًا سِجَا تَصْهَرِي) اسی واسطے اُنْظُرْنَا جو بالمدادہ شفقت کا کلمہ ہے تعلیم ہوا اور اس بات پر بھی غور کرنی چاہیے کہ جب حروف کی مناسبات طبعی کو جو کہ ایک امر معنوی تھا ملحوظ رکھا جائے تو ان مناسبات صوری کو جو انہی شکل کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں کیونکر لحاظ نہ کریں بوجہ اسی شرافت کے اس زبان نے کلام خداوندی سے عزا سمہ تشریف قبولیت حاصل کی چنانچہ آغاز کلام مجید **الذالک الکتاب الاحرب فیہ** کو دیکھیے خصوصاً ان حروف مقطعات کو بغور ملاحظہ کیجئے اگرچہ مفسرین رحمہم اللہ تعالیٰ نے انکے کئی معنی بیان کیے ہیں لیکن ان حروف کی شکل اور صورت کو نظر کرنے سے میری فہم ناقص میں یہ معنی آئے ہیں کہ الف سے ذات بحت جل علی شانہ اور لام سے لکمی صفات اور میم سے ذات معجز آیات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہے اور وجہ مناسبت ان معنی کی مجملہ بیان کچھ عرض کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں اگر پسند خاطر شریف ہو رہے نصیب ورنہ جہل و نادانی تو اپنی کل کائنات ہے تعجب کی کیا بات ہے۔

اوپر نے فکر سے یہ بات کھلجاتی ہے کہ ہر حرف کے فی حد ذاتہا خواص الگ ہیں مثلاً الف بطرح یہ منادہ سا کھڑا ہوا ہے ویسے ہی وہ دوز برون کی قوت میں سمجھا گیا ہے اسی وجہ سے فتح کو اخت الف کہتے ہیں اور اخت ایک حصہ میراث سے پاتی ہے اور اخ دوحے تو زبر کا نصف الف اور الف کا دوز برون کی قوت میں ہونا اچھی طرح واضح ہے پس معلوم ہوا کہ اس حرف کو اپنی شکل کی طرح اونچائی میں سوائے اسکے اور بہت سے خواص میں دخل ہے مثلاً وہ اول الاول حرف ہے اُس سے کوئی اول نہیں اپنے قدم ذاتی کے ساتھ وہ صد نشین اولیت ہے اب عند الت ترکیب اس حرف کا اپنے ماقبل سے امتزاجی ترکیب پانے اور اپنے مابعد سے نپانے کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ کسی سے تعلق خطی اور امتزاج نہیں رکھتا دوسرا یہ حرف نقطہ کے داغ سے منفرد ہے تیسرا یہ کہ یہ حرف ہمیشہ ساکن مانا جاتا ہے اور حالت سکون اُسی حالت مطلقہ کی صورت ہے جس کو ہم باین عبارت ادا کر سکتے ہیں کہ یہ حرف حدوث تبادل و تداول حرکات سے منفرد ہے اسی طرح ہر حرف میں خواص الگ الگ موجود ہیں لیکن انہیں ہمارے واقفیت کوئی ضروری نہیں اور واضح صورت و حروف حکیم مطلق حل و علا شانہ ہے تو انکی خاصیتوں کو جاننے کو جتنے کیونکر اہمال مناسب کرتا تو ضرور واضع جلت حکمتہ نے مع رعایت خواص مناسب مناسب ہر ایک کی صورت وضع کر دی پس ہمارا مدعا البتہ بین الثبوت ہو گا کہ الف کی اولیت اور علو اور بے شکلی اور عدم عروض حرکات مع ہذا اسکی یہ -۱-

صفا اور ناعلاقہ وار شکل جس میں خم و پہنچ کا نام نہیں اس سے ذات بحت خداوند پاک مراد ہونے میں کھلی کھلی
 مناسبت رکھتی ہے کس واسطے کہ درجہ ذات میں وہ دراء الوراہ صفا و در صفا مقام ہے کوئی مقرب وہاں نہیں
 پہنچتا کسی مستفیض کا دست تعلق اس پر نہیں ٹھہرتا شہر شہزادے جلالت نیافت بہ بصرت ہاے
 جلال نیافت بہ جب اشرف المخلوقات بشر اسکی تجلیات سے پرے جو درجہ ذات کا ہے پہنچنے
 نہ پایا اور اسرع و انفذ الاسفیا بصیر کو اسکی سرحد جالب پر پہنچنا میسر نہ آیا اور ون کی کیا ہستی بس اب
 استفاضہ اس وجود باوجود سے بوجہ اس غنی مطلق کی وجوہیت ذاتی اور اعلیٰ ہمتی محتاجی ارکان کے
 محال تھا اسبواسطے صفات جو ذات سے درجہ تنزل کا رکھتے ہیں بوجہ اپنی قدامت و ارکان دونوں
 جانب کی رعایت سے واسطۃ فیض بہترین اور ہر طرح کا تعلق اور انجھاؤ عالم کا ان صفات کے ساتھ
 ہے جس سے رب رائق خالق غفور کریم وغیرہ اسکو کہتے ہیں تو دیکھیے کس خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ
 شکل لام۔ ل۔ صفتیات صفتیہ کو کھلی کھلی بتلا رہی ہے کس واسطے کہ لام الف کے تنزل سے
 حاصل ہوتا ہے اور متناہی تنزل ایک علاقہ اور انکڑے کی شکل پر ہوتا ہے اس سے یہ بات بھی
 ظاہر ہو گئی کہ لام نہ تو بالکل عین الف ہے نہ تو بالکل غیر الف اور پھر ان کے اسموں کی محبت قلبی
 جو لام میں الف اور الف میں لام پڑا ہوا ہے سوان دونوں باتوں سے وہ مسئلہ مسلمہ اہل سنت
 کہ صفات نہ عین ہیں نہ غیر کیسا منصہ کمال پر جلوہ پار ہے اور جیسے اس ذات پاک جل شانہ سے
 بغیر واسطہ صفات کے کیا فیضیاب ہونا ممکن تھا اس طرح بغیر وسیلہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
 صفات سے تعلق پیکر اپنے آپ مستفیض ہو جانا ناقض ہے لولاک ملائکت الافلاک محال تھا
 خصوصاً اس فیض سرمدی تک جو تنزل قرآن مجید سے منظور تھا بغیر ذات بابرکات آپ کے کون
 پہنچتا کس واسطے کہ آپ کی ذات صفات خداوندی کے ساتھ تعلق اتم رکھتی ہے اسبواسطے آپ کے
 اخلاق کو قرآن فرمایا گیا اور آپ کی ذات مجمع البرکات چشمہ فیوض ہے تو دیکھیے شکل میم۔ ہر۔
 میں ان امور کا لحاظ اور مناسبت کس درجہ ملحوظ ہے اور یہ بات بھی ہے کہ ہیم متناہی لام جو
 اور یہ شیر اس امر کا ہے کہ بعد ذات جل علا شانہ کے درجہ صفات کا ہے بعد صفات کے بجز
 ذات منبع الکائنات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا مقام نہیں سب اس سے نیچے ہیں یہ معنی
 خاتیت کے ہیں بعد از خدا بزرگ تو فی قصہ مختصر اور اسکے سیمی یعنی ہر کا شکل دارہ

ہونا جسکی نہایت عین ہدایت ہے اور اسکے اسم یعنی مہم کے اول ہوا آخر مہم ہوئے میں یہ نکتہ ہے کہ جب سے آپ کے چشمہ فیض سے عالم پر دہانہ فیضان کا اول سے پتا ہے آخر تک پہنچا ہی ایماے عدم نسخ شریعت عزا ہے محمدی ہے صلے اللہ علیہ وسلم یہ تینوں حرف جیسے نے نقطہ ہیں نے نکتہ ہیں اور پھر لام کے ساتھ علاقہ پانے کے لئے یہ حلقہ ہر کیسا کچھ مناسب ہے اور اس چشمہ سے جو بوسیلہ لام الف کے فیض سے پڑے اپنے تحت یعنی جانب عالم میزاب کی طرح کیسا دہانہ فیضان کا روان ہے غرض یہ ارشاد ہے کہ وہ فیض ذات غزا سبہ ذل شانہ جو بمیانگی صفات تقدس آیات بان پاک محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے جاری کیا گیا ہے وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں مسلمات سے ہے کہ یہ کتاب مجید و فرقان حمید رب سے بڑا فیض ہے اب اختیار اشارہ بعید ذلک کی مناسبت بھی خوب سمجھ میں آتی ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاَشْيَاءِ ۔

اور یہاں یہ بات بھی قابل معلوم کرنے کے ہے کہ زمانہ قدیم میں ان حرکات کی کوئی صورت عین نہ تھی چونکہ نفس کو ادبے سخن میں حرکات متنوعہ پیش آتے ہیں کبھی جانب بالا کبھی جانب زیر کبھی آگے کی جانب کو میلان ہوتا ہے اسی مناسبت سے ادبے حرکات ثلثہ کے لئے حروف کے اوپر نیچے آگے نقطے و ہر دینے زیر زیر پیش نام کر دیئے لیکن نقطہ اصلی سے التباس کو دفع کرنے کے لئے رنگ اس نقطہ محرکہ کا رنگ مکتوب سے مغائر ہوا کرتا تھا پھر بعد ایک زمانہ دراز کے خلیل بن احمد عروضی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ اہتمام رنگ مغائر مکتوب ایک عبث وقت مہل کلفت ہے معہذا جیسی یہ حرکات میلان نفس بہات ثلثہ کے مشعر ہیں اپنے مابعد سے توسل بھی پیدا کرتے ہیں تو اس مناسبت سے اسی نقطہ کو جانب متوسلہ حرکت خطی ویدی اور چونکہ پیش میں التباس حرکت مابعد سے ہوتا تھا بلحاظ ہیأت مخارج جو اسکے ادا کے وقت لب آگے کی جانب سمٹتے ہیں جس وجہ سے ضمہ نام ہے اس خط نقطہ زاد کے سرے کو آگے کی جانب سمیٹ کر بالائی حرف رکھ دیا اور سکون کے لئے چونکہ یہاں نہ مابعد سے توسل ہے نہ نفس کو حرکت تو فقط نقطہ پر کفایت کیا لیکن پھر بوجہ اسی التباس نقطہ اصلی و وقت اہتمام رنگ صورت صفر ویدی کس واسطے کہ یہ امتداد خطی کا طرف اول ہے اور وہ امتداد سلسلہ اعداد کا طرف اول یعنی نقطہ و صفر یہ دونوں طرف کم مطلق کے ہیں لیکن روای کتاب میں نصف صفر پر کفایت کر جاتے ہیں چنانچہ اس طرح سے آج کل مروج ہے غرض اس سے معلوم

ہو گیا کہ یہ محل حرکات و سکونات قسم اعراض سے ہیں جن کا وجود مستقل بنفسہ بغیر کسی حرف پر قائم ہونے کے امکان نہیں رکھتا یعنی ہم کسی حرکت و سکون میں سے بغیر مذکور کسی حرف معروض کے ادا نہیں کر سکتے اسلئے یہ فہر بھی منکشف ہو گیا ہو گا کہ یہ حرکات باہم علاقہ تضابیت رکھتے ہیں جن کا اجتماع ایک حرف پر ایک حیثیت سے متمنع ہے رہے حرکات مع سکون یہ بھی بوجہ تقابل عدمی ایک حرف پر ایک حیثیت سے جمع نہیں ہو سکتے اور تشدید ایک ہیئت مرکبہ از حرکات و سکون کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ جب دو شے وحدت صوری و ترکیب معنوی پاؤں ضرب و اُن میں شدت و ثقل حاصل ہو گا اس سوجہ سے معروض التشدید کا مشدد نام ہے الحاصل چونکہ مشدد و اصل ایک نوع کے بد حرفوں کے ادغام و ادخال ضروری کا نام ہے دونوں حرفوں کا ایک نوع ہونا وقت ادغام شرط ہے خواہی قبل ادغام یک نوع نہوں جیسے دَرَوَ بَرَوَ شَعَر بَدَرَوَ یقین پر دمانے خیال نہ ماند سرا پر دہ الاجالہ خواہی قبل ادغام یک نوع نہوں جیسے بَرَوَ اور چونکہ ادخال اکثر ایک شے داخل فیہ ساکن میں شو داخل کو حرکت دینے سے حاصل ہوتا ہے حرف مدغم فیہ کو ساکن اور مدغم کو متحرک رکھتے ہیں اس سے معلوم ہو گیا کہ تشدید میں اجتماع حرکت و سکون حرف واحد پر نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ ماقبل مدغم ساکن کے حرف متحرک کا ہونا واجب ہے ورنہ بعض مواضع میں ابتدا بساکن لازم آئیگا جس کا استحالة علم ضیغہ میں ثابت ہے اسی واسطے اسکو شکل سکون مابین حرکتین کی دی گئی۔ یعنی صفر بین الخطین اور صفر کا خطوط محرکہ سے باہم پیوند برائے اشعار وحدت ادغام ہے چونکہ یہ دونوں طرفی حرکتین حیثیت اطلاق میں یقین کیا معنی کہ اُن حرکتوں کی نہ یقین فتحی ہو سکتی ہے نہ کسری نہ ضمی کو واسطے کہ بیان مطلق تشدید ہے قطع نظر اسکے کہ طرفوں میں فلان حرکت ہو اور نیز اس مطلق کا بغیر ضمن فرد من الافراد متحقق ہونا ممکن نہ تھا بخوف ترجیح بلا مرجع اسکو فرد کامل اسے فتح کے نیز یہ میں جلوہ ظہور دیا اور کمال جفیش فتحی خود اسکے عنوان عالی سے مترشح ہے لہذا لیکن روانی تحریر میں حلقہ صفر کے دونوں کنارہ میں دیسا کو ملا دیتے ہیں اور حرکت ثانیہ کو برقیال حروف ایک دامنہ پوختہ کرتے ہیں جیسے لہ مثلا لام اس ل صورت کا نام تھا لیکن روانی تحریر میں ل دامنہ اور علاقہ دار صورت کردی اور ممکن ہے کہ حقیقت صورت تشدید کی ایک خط اور نصف زیرین صفر کی ترکیب ہے جو شعر حرکت حرف اول و سکون ثانی ہے جیسے ل یا اسکا عکس یعنی

ایک نصف زیرین صفر جزی اور ایک خط حرکتی سے مرکب ہو جیسے یہ لیکن اتصال خط حرکتی و سکون کا دونوں صورتوں میں برائے اشتہار ادغام معروض و وحدت ترکیبی عارض ہے خاص صورت ثانیہ میں واسنہ بوجہ روانی قلم و اختتام نقش ہے۔

خیر حروف موضوع ہوں یا مہمل زبان فارسی میں تیئیس ہیں اور ذال معجمہ کو حروف فارسیہ میں شمار کرنا خلاف تحقیق ہے چنانچہ محقق فرزانہ اسد اللہ خان غالب نے اپنے استاد ہر فرد سے درفش کاویانی میں نقل کیا ہے کہ اہل فارس کی طبیعت نازک اور انکا فراج غایت درجہ کا نزاکت پہنچتا تو اپنے پرانی دشواری کو کہ دو حرف متحد المخرج زبان سے نکالیں گوارا نہیں فرماتے بلکہ فریب المخرج کو بھی زبان پر نہیں لاتے اسی واسطے سین سبب کو جب لینا ہے ثانیہ مثلاً و صاد مہملہ کو چھوڑ دیا نئے قرشت کو لیا طاس مہملہ کو چھوڑ دیا الف کو لیا تو عین کو چھوڑ دیا غین معجمہ کو لیا تو قاف کو چھوڑ دیا بلکہ حجازیہ کو لیا تو قاف کو چھوڑ دیا مے ہوز کو لیا تو حاء حلی کو چھوڑ دیا اسی طرح جب زائے معجمہ کو لینے کی وجہ سے ضاد و طاس معجمتین کو چھوڑ دیا پھر اس ذال معجمہ کو باوجود زائے ہوز کس طرح لیتے اداسے فراج کی وقت پسندیان اہل عرب ہی کا حق ہے۔ رہا ہمزہ یہ سوائے الف کے اور کوئی شے نہیں اور یہ بھی واضح رہے کہ خداوند کریم کے نام سے بنجوائے غلامہ اذہ الاسماء کلہا ہر ایک شے موجود کے لئے ایک ایک اسم غایت ہوا ہے تو ان حروف کے لئے بھی ایک ایک نام اس قسم کا موضوع ہے کہ خواہی حروف ملفوظ ہوں یا منقوشہ انکا سرنام عین مسمی ہوگا یعنی اگر حرف ملفوظی ہے اسکے اسم ملفوظی کا سر حرف عین مسمی ملفوظی ہوگا۔ اگر حرف منقوشی یعنی مکتوبی ہے اسکے اسم منقوشی کا سر حرف عین مسمی منقوشی ہوگا۔ اور یہ بھی خیال رکھیں کہ سروری ملفوظی مطلوبی انہیں اسماء حروف کی توزیع ہے نہ حروف من حیث ہی کی اور کتب قواعد میں جو حروف کو خود مقسم بتایا ہے تسامح ہے ومان بھی خبیث اسمی ملحوظ ہے یعنی حروف من حیث الہسم۔ اور وجہ تسمیہ ملفوظ و مقلوب کی ظاہر ہے لیکن ان دو حرفی بار اسموں کو سروری کہنے کے تین وجوہ سمجھ میں آتے ہیں کیا معنی کہ یا تو وہ منسوب ہے بجانب سرور بمعنی ناف بریدہ جو ناخوف سے ستر الفتح سے بمعنی ناف بریدن لے و ستر الصبی ناف بریدہ کو رکرا کما فی المنتہی الارب چونکہ ناف بحسب ولادت جزو اخیر مولود بھی ہے چنانچہ اسکا تعلق جسم ولد کے ساتھ مشعر ہے اور ایک شے زائد بھی چنانچہ جسم ولد سے قطع کیا جاتا

فارسی زبان میں
حروف تیس ہیں

چند بیان

فہم لادن نیست
اسم نہ نیست

دو حرف
سروری و بریدہ

پس حروف مسروری کا اخیر ہمزہ باعتبار اصل وضع اُن کا جزو اخیر بھی ہے اور اہل فارس ایک شے زائد کی طرح گرا بھی دیتے ہیں انکے نزدیک یہ امر عجیب انہیں اسمائے حروف کی خصوصیات میں سے نہیں ہے بلکہ انکے مانے بہر الف ممدودہ الف مقصورہ کا قافیہ واقع ہو جایا کرتا ہے۔ جافظ فرماتے ہیں شعر بلال زمان سلطان کہ رساند این دعا را کہ بشکر بادشاہی ز نظر مران گذاراہ عربی کہتے ہیں شعر اسے برزودہ دامن بلاراہ سر در پے خویش داد ماراہ شعر اول میں دعا اور شعر ثانی میں بلا جکی اصل دعا و بلاہ الف ممدودہ کے ساتھ ہے حرف اخیر ہمزہ کو حذف کرنے کے گدا اور ماکا قافیہ کر دئے گئے۔ یا وہ ماخوذ ہے سکر اء بالسخ والتشديد والمد سے جو کھو کرتی شے کو عموماً کہتے ہیں اور کھو کرے بس کو خصوصاً گمانی المنتہی الارب۔ پس اس تقدیر پر الف وسط کلمہ سے مخدوف اور ہمزہ اخیر بحال سمجھا جائیگا لیکن فارسی میں چونکہ اس قسم کے ہمزہ اور الف کے لکھنے اور پڑھنے میں کچھ فرق نہیں کرتے دونوں تقدیر پر یہ اسمای حروف ایک ہی طرح لکھے پڑھے جائینگے۔ یا وہ منسوب ہی جانب مسرور جو مفعول مبشر کیسٹر مسروراً کا ہے کیا معنی کہ ان اسموں کو جیسے الف کے ساتھ باتا ناٹا حاکہتے ہیں اسی طرح امالہ کے ساتھ بنتے ٹٹے کہنا بھی جائز ہے چونکہ دونوں طرح کی اجازت سے ایک نوع کی تنگی نکلگئی طبیعت کو حصول وسعت سے سرور ہوا مسروری نام رکھنا۔ ارتجال سے دور ہوا لیکن بہر تقدیر نام ان اسمای حروف کا مسروری رکھنا اگرچہ بحسب لغت عرب ہے مگر توجیہ و علت تسمیہ باعتبار استعمال عجم ہے ورنہ اہل عرب بغیر ہمزہ اخیر استعمال نہیں کرتے واللہ تعالیٰ شانہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ حاصل کلام یہ ہے کہ انہیں چند حروف کی باہمی ترکیب سے لفظ اصطلاحی بنتا ہے جسکے بیان کے ہم در پے ہیں ورنہ از روے لغت مند کی پھونک کو بھی لفظ کہہ سکتے ہیں۔ پس اب جاننا چاہیے کہ جو لفظ زبان سے آدمی کی نکلے اگر معنی رکھتا ہو موضوع ہے ورنہ بھل۔ موضوع کی دو قسم ہیں مفرد اور مرکب۔

لفظ مطلق کی تفسیر
لفظ وضع کی تفسیر

لفظ مفرد کی تفسیر

مفرد وہ لفظ ہے کہ دلالت جزو لفظ کی اسکے جزو معنی پر باعتبار وضع اصلی کے نہو جیسے زید عمر و بکر پس وضع اصلی کے اعتبار سے ناظم شران شیواے طوس اور ایسی ہی القابی اور علمی ترکیبیں نکل گئیں اس واسطے کہ انکی اصلی وضع ناظم اور شران شیوا اور طوس کی اپنے جدے جدے معنوں پر دال ہے مان یہ وضع القابی ثانوی وضع ہے رہا منطقیوں کا ایسی ترکیبوں کو مفرد کی

قسم میں درج کرنا محض رعایت معنوی ہے کیونکہ انکی غرض اصلی معنوں کے ساتھ متعلق ہے۔ اور
نحویوں کا انہیں القاب مرکبہ کو مرکبات میں داخل کرنا فقط لفظی رعایت ہے کس واسطے کہ غرض اصلی نحویوں
کی لفظ کے ساتھ متعلق ہے۔ اور مرکب وہ ہے جو اس طرح نہو جیسے ناظم شروان وغیرہ۔ اور اس لفظ
بمفرد یا معنی کو کلمہ کہتے ہیں اسکی تین قسم ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔

بحث الاسم

جو کلمہ کہ اپنے معنی بتلانے میں مستقل ہو نہ کسی زمانہ کی قید سے یا بگل تو شرف استقلال کی جہت سے
اعلیٰ مقام پایا سمو المکانی ہے اسم نام پایا اولایہ جامد۔ مصدر مشتق پر منقسم ہے۔
جامد ایک جامہ کلمہ ہے نہ وہ کسی سے مشتق ہے نہ اس سے کوئی اور وہ نکرہ اور معرفہ پر منقسم ہے۔
نکرہ ایک غیر معین شے کا نام ہے جیسے کاغذ قلم دوات اسکی کئی قسم ہیں ایک تو اسمائے اصوات جن سے
جانوروں کو بلاوین مانکین اٹھاوین بٹھاوین۔ اگر غور کیجئے تو یہ بمنزلہ اسمائے افعال کے معلوم
ہوتے ہیں انکو نکرہ اور معرفہ کیا کیئے گا یا جن سے جانوروں کی آوازوں کی حکایت کرین یہ البتہ نکرہ
ہیں جیسے کوئے کی آواز کو قاق کے ساتھ۔ مولانا جامی قدس سرہ العزیز کے معما سے نقل کیا جاتا ہے
شعر یک بانگ کلاغ و نیم کبچہ نام بت من دران بگنجد اور قمری کی آواز کی نقل کو کو کی عمر خیام
علیہ الرحمۃ کا شعر ہے شعر آن قصر کہ با چرخ ہی زد پہلو و برگنبد او شہان نہادندی رو
دیدیم کہ برکنگرہ اش فاخستہ پنہ شستہ ہی گفت کہ کو کو کو۔ یا اور کسی چیز کی نقل کرین جیسے ترنگا ترنگ
و چقاچق کمان اور تیر اور شمشیر کی آواز۔ نظامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر زبیم چقاچق کہ آمد ز تیر
کفن گشت در زیر جوشن حریر و ترنگا ترنگ و خشنده تیغ و زما و در قہار آوردہ تیغ و ترنگ کمانہا و
بازو شکن و بے خلق را بردہ از خوشیتین و ادبہ ابیات زبیب الفساکی اس قسم کی صداؤں سے گوئی نجی
ہیں قطعہ از صدا مائے جہانم ہار پیچہ آمد پسند و قلقل پلنگ صراحی چرچریخ کباب و مچ مچ بوس و
کنار و سر سر شلو و ز بند و اسب طرح مصیبت میں انسان کا اسے دے کر ناخوشی اور تعجب میں
واہ واہ کرنا۔

دوسرے اسمائے ظروف خواہی وہ زمانی ہوں خواہی مکانی۔ اول یعنی زمانی جیسے چون و چو و گاہ شعر
گفتہ بودم چو بیانی غم دل باتو بگویم و چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیانی و خاتانی شعر

نحویوں کا انہیں القاب مرکبہ کو مرکبات میں داخل کرنا فقط لفظی رعایت ہے کس واسطے کہ غرض اصلی نحویوں کی لفظ کے ساتھ متعلق ہے۔ اور مرکب وہ ہے جو اس طرح نہو جیسے ناظم شروان وغیرہ۔ اور اس لفظ بمفرد یا معنی کو کلمہ کہتے ہیں اسکی تین قسم ہیں۔ اسم۔ فعل۔ حرف۔

اسم نام پایا اولایہ جامد۔ مصدر مشتق پر منقسم ہے۔ جامد ایک جامہ کلمہ ہے نہ وہ کسی سے مشتق ہے نہ اس سے کوئی اور وہ نکرہ اور معرفہ پر منقسم ہے۔ نکرہ ایک غیر معین شے کا نام ہے جیسے کاغذ قلم دوات اسکی کئی قسم ہیں ایک تو اسمائے اصوات جن سے جانوروں کو بلاوین مانکین اٹھاوین بٹھاوین۔ اگر غور کیجئے تو یہ بمنزلہ اسمائے افعال کے معلوم ہوتے ہیں انکو نکرہ اور معرفہ کیا کیئے گا یا جن سے جانوروں کی آوازوں کی حکایت کرین یہ البتہ نکرہ ہیں جیسے کوئے کی آواز کو قاق کے ساتھ۔ مولانا جامی قدس سرہ العزیز کے معما سے نقل کیا جاتا ہے شعر یک بانگ کلاغ و نیم کبچہ نام بت من دران بگنجد اور قمری کی آواز کی نقل کو کو کی عمر خیام علیہ الرحمۃ کا شعر ہے شعر آن قصر کہ با چرخ ہی زد پہلو و برگنبد او شہان نہادندی رو دیدیم کہ برکنگرہ اش فاخستہ پنہ شستہ ہی گفت کہ کو کو کو۔ یا اور کسی چیز کی نقل کرین جیسے ترنگا ترنگ و چقاچق کمان اور تیر اور شمشیر کی آواز۔ نظامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر زبیم چقاچق کہ آمد ز تیر کفن گشت در زیر جوشن حریر و ترنگا ترنگ و خشنده تیغ و زما و در قہار آوردہ تیغ و ترنگ کمانہا و بازو شکن و بے خلق را بردہ از خوشیتین و ادبہ ابیات زبیب الفساکی اس قسم کی صداؤں سے گوئی نجی ہیں قطعہ از صدا مائے جہانم ہار پیچہ آمد پسند و قلقل پلنگ صراحی چرچریخ کباب و مچ مچ بوس و کنار و سر سر شلو و ز بند و اسب طرح مصیبت میں انسان کا اسے دے کر ناخوشی اور تعجب میں واہ واہ کرنا۔

از دور در قشہا نمائی پگاہ ہے نکتی گرہ کشائی پ ثانی یعنی مکانی جیسے پست و بلند و شیب و فراز و پیش و پس و زیر و زبر۔ فردوسی علیہ الرحمۃ زلیخا میں فرماتے ہیں شہر چپ و راست پیش و پس زیر و زبر زلیخانے ہت روئے بد سر بسر و اور اسی صورت کا ایک حرف رابطہ ہوتا ہے جسکو عربی والے حبار کہتے ہیں بمعنی غلی لیکن فرق اتنا ہے کہ استعمال معنی اول میں خواص اسم اسپر کرتے ہیں جیسے مضامین واقع ہونا اگرچہ علامت اضافت تحقیقاً ہو یا حکماً اور معنی ثانی میں یہ بات نہیں ہوتی نظامی قدس سرہ فرماتے ہیں شہر کہ بسیار ناید برانند کے پیکے برصد آید نہ جد بربیکے پ اور خاصۃً ظرف زمانی میں اکنون اور اسکا مخفف کنون اور نون فردوسی زہر شہر و بے اسمے پسر گاہ آنت لون پ کہ ساری یکے چارہ چہر فسون پ اور زبان اور مکان میں مشترک ایدر و ایدون معرفہ ہیں اور ایدر اوسی ادھر ہندی کے معنوں میں ہے مثال ایدر زمانیکی شیوا بے طوس فردوسی زہر کا مشہور شعر ہے شعر بدو گشت ایدر زانی کام تو پ پنویم پنویم بجز نام تو پ یعنی این زبان مثال ایدر مکانی کی فردوسی زہر جنگ سہراب و رستم کی داستان میں لکھتے ہیں شعر بدو گشت ہومان کہ فرمان شاہ پ چفین بد کو ایدر خنبد سپاہ پ یعنی ادھر سے۔ نظامی رحمۃ اللہ علیہ شعر گرایدون در آید فریدون بہن پ گرفتار گرد و ہمیدون بہن پ

ایدر زانی و مکانی

اسکا نیا رت

بہمان و بہمان و باشار کا بیان

تیسرے اسمائے کنایات وہ چند اسم ہیں کہ جب کہنے والا اپنے مخاطب کو حاضرین سے چمپا کر بیان کرنا چاہے یا اُس سے پوچھے اُنکو استعمال کرتا ہے اور یہ کبھی کنایہ معدود سے ہوتے ہیں کبھی عدد سے کبھی سخن سے۔ اول جیسے باہمان جبکہ امالہ بیہان محاورہ خراسانیوں کا ہے اور اسکا مخفف بہمان بالکسر اور بہمان بجائے بہمان کاشیون کا روز مرہ ہے کہ اسکو باسا اور امالہ کے ساتھ بیستار بھی کہتے ہیں جیسے عربی میں لفظ فلان مستعمل ہے اعتماد و ودکی کا شعر ہے شعرے خواجہ ابن ہنہ کہ تو بر سید ہی شمار پ بادام تر و سنگی دہمان و باستار پ شمس فخری کہتے ہیں شعر باوجود از شہان باستان پ چرخ نار و بر زبان جز بیستار پ غرض یہ الفاظ اپنی وضع و ذات میں نگرہ ہیں لیکن وقت استعمال لمحاظ خصوصیت و اعتبار عہدیت معرفہ ہو جاتے ہیں اور یہ ذوالفقور و غیر ذوالفقور ہر دو سے کنایہ ہوتے ہیں حکیم سنائی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر ہے شعر تو بر آردہ دست بر بہان پ کہ چرا بست بے بر آرد آن پ مگر غالباً ان کا استعمال لفظ فلان کے ہمراہ ہوتا ہے بمعنی

استاد الحقیقین حضرت قلندر حسین اطہر قدس سرہ العزیز الاکبر نے ان کو تابع لفظ فلان فرمایا نہ بحسب اصطلاح کیا معنی کہ تقدم توابع کا مثنوعات پر خلاف موضوع ہے اور یہ الفاظ لفظ فلان پر بلا مضائقہ مقدم ہو جاتے ہیں چنانچہ اسلئے نہ ہویدا ہے عربی شعر عربی چہ احتیاج کہ گوید بہستان پکین از فلان مجوس و ز بہان فلان خواہ بہ سائی رحمتہ لعلہ علیہ شعر آواز بر آورد کہ اسے قوم تن خویش بہ ووزخ مبریدہ از پے بہان و فلان را بہ انور می شہر و نسبت شاہی تو بہ چوشت بہ طبرج بہ ذمت دگر ہیچ چہ بہان چہ فلان را بہ علی بن حسن باخرزی کا شعر ہے شہر نہ چشم چہ لکہ کند رونے ساقی بہ نگوشم بدزد و حدیث نہانی بہ زمطرب سر و آرزو ہم نخواہم بہ نگویم فلانی تو یا یا بہانی بہ درویش والا ہر وی شعر تا بہ براہین ذو العقول و بحجت بہ جا ہے فردو یقین دہند گمان را بہ زیر نگین تو یا د ملک سر اسر بہ زان کہ ہم عرض بہمان و فلان را بہ باو بفعل آمدہ ز قوہ بعہدت بہ ہر چہ توان نام سعد کرد قران را بہ اور ان پر یا کی زیادتی سے فلانی و بہانی بھی کہہ دیتے ہیں خصوصاً فلان کو نامے مخفی کی زیادتی سے فلانہ بھی کہہ دیتے ہیں مگر بہدان میں یہ دونوں زیادتیان مسموع نہیں بنجر کاشی شعر بہ تخلص نتوان ہمسری من کردن بہ چہ اگر نام فلانی شدہ یا بہانی بہ غنیمت بہ شعر دے باید ز فیض ناتوانی بہ جواب چشم بیمار فلانی بہ امیر خسرو علیہ الرحمۃ شعر صنایا کہ خسرو ز برائے تست ہر شب بہ در دیدہ باز کردہ کہ فلانہ در آید بہ شیخ علی نقی شعر شب کہ یک شہر چمن داشت خرابات خراب بہ بہدان بود و فلان بود نے داسم بہ ثانی کنا یہ از عدد یعنی وہ لفظ کہ کیت منفصلہ عددی کی طلب کے لیے استعمال کیا جاو جیسے چند یہ لفظ اصل میں چہ اور اندسے مرکب ہے اسول سٹے یہ لفظ چند استفہام کے لیے حقیقت اور استخبار کے لیے مجاز سمجھا گیا ہے چنانچہ زبان پہلوی میں اند بھی ستعل ہے مولانا سے روم کا شعر ہے شعر گفت اور کین ہمہ حلوا چند بہ گفت کو ذک نیم دینار ست و اند بہ نظیری کا شعر ہے شعر آنکس کہ دین ندارد و گوید کہ عارفم بہ تکفیر او ملت ہفتاد و اند کن بہ اور اندک اسی اند کا مصغر ہے اور یہ کثیر الاستعمال ہے غرض لفظ چند عدد وغیر معین کا کنا یہ ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ یہ لفظ دو سے زیادہ اور دس سے کم پر بولا جاتا ہے بعض نے اسکو بضع کا ترجمہ سمجھا ہے اور کہا ہے کہ ایک سے نو تک پر بولا جاتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے ایک سے پانچ تک پر استعمال پاتا ہے غرض پانچ ہون یا نو یا دس ان قبیل مقداروں پر اکثر لفظ چند بولا جاتا ہے۔ اور اگر اس عدد

بیان چندین و چندان

نخست و نخستین کا بیان

چند و چندین و چندان استخاری و استغہامی

تمیز اس کنایہ کی معرفت کو مفرود جمع مقدم و مؤخر

غیر معین کی قلت و کثرت میں مبالغہ منظور ہو تو بزیادتی حروف مبالغہ یا دونوں چندین کہا کرتے ہیں مثال ہر دو کی بلف و نشر معکوس سعدی علیہ الرحمۃ کی اس شری سے واضح ہے نشر گفت این گداے شوخ چشم ہند را کہ چندین نعمت بچندین مدت پر انداختہ برآیند۔ اور مبالغہ کثرت کی مثالیں بہت ہیں سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں شہر فروماندم از شکر چندین کرم بہ ہماں بہ کہ دست دعا گسٹرم بہ ولہ عجب نیست بر خاک اگر گل شکفت بہ کہ چندین گل لندام در خاک خفت بہ اور اسی طرح ہی نخست اور نخستین یہاں اس مبالغہ سے ابتدائے حقیقی کے معنی پیدا ہو گئے گو کہ بعض وقت مجازاً معنی ابتدائے غیر حقیقی میں استعمال ہو جاتا ہے اور یہی معنی کثرت جو بذریعہ حروف مبالغہ حاصل کیے گئے ہیں الباقی ادوات جمع سے بھی حاصل کرتے ہیں۔ سعدی رح فرماتے ہیں شہر تو دروے ہماں عجیب دیدی کہ بہت زچندان ہنر چشم خلعت بہست بہ چونکہ یہ دونوں لفظ لفظ چند سے ترکیب پاتے ہیں تو اسی کی طرح استفہام و استخبار دونوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ یعنی جب سوال کے موقع میں واقع ہوں استفہامی اگر جواب یا خبر کے تو کہ خبر یہ کی طرح استخاری ہیں مثال استفہامی کی ظاہر ہی استخاری جیسے اوپر کے اشعار میں از شکر چندین کرم زچندان ہنر وغیرہ اور فردوسی رح کا یہ شعر بھی اسی معنی میں ہے شہر بیاورد چندان زر و خواستہ بہ ابی انکہ زوشاہ بدخواستہ بہ یعنی بہت کچھ زر و مال بغیر طلب بادشہ کے لایا۔ ممکن ہے کہ چندان اور چندین لفظ چند اور اسماء اشارہ آن و این سے مرکب ہو اور ان میں کثرت و قلت کا مبالغہ تفسیمی و تحقیری قرب و بعد سے لیا گیا ہو اس وقت لفظ چند کو بمعنی قدر و مقدار سمجھنا چاہیئے اور یہ مقدار زمانی ہو یا غیر زمانی یعنی چند ان چندین بمعنی اسقدر اور اسقدر خصوصاً اگر انکے بعد جملہ بیانیہ مصدر بکاف ہو یہ معنی بلا تکلف واضح تر مفہوم ہوتے ہیں۔ نظامی رح شہر بھی چہرہ باغ چندان بود کہ شمشاد بالالہ خندان بودہ یعنی خوبی چہرہ باغ کی اسقدر یعنی اس زمانہ تک ہوتی ہے کہ انہو اگر انکے بعد اس قسم کا جملہ نہو باعتبار انکی تفہیم و تحقیر کے مبالغہ فی الکثیر و القلیل سے کنایہ کر لیتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

تمیز اس کنایہ کی معرفت نکرہ مقدم و مؤخر مفرود جمع سبب بہت ہے لیکن متاخرین کے ہاں جمع کم مستعمل ہو مؤخر التمیز جیسے کہا جاتا ہے آنجا چند مرد بودند۔ مقدم التمیز سعدی رح شعر با عزیزے نشست روزے چند بہ لاجرم ہجو اور گرامی شد بہ معرفت نکرہ مفرود و خبر کی مثال ملا نسبتی شعر چند عرم با سر بلفش

بسر رفت و مہنوز چہ شکل چل شدت و چند شکل ماندہ است و مثال جمع کی الفوری شعر خیز و از سعی
 و خان بین و ز تاثیر بخار و باد و تن ہر دو کنون چند رسوم عجب است و نظامی شعر از پس چند چیز ہای لطیف و
 وادعائے ہلے با تشہیر و کبھی تمیز کو بقرینہ مقام حذف بھی کر دیتے ہیں نظامی شعر ہجان خوردگان
 ناتراش ہر کہ چہن چہ را خاک خار پر سر اسے چند کس را۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ چہن اسکی تمیز مقدم ہو
 اور سنو کہ اسکی تمیز لفظ از کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے شعر چند چند از حکمت یونانیان و حکمت ایمانیان
 را ہم بخوان و بعض مقنین نے وجہ البدقاعے لگاتان کہ اس شعر کو از تمیز یہ کا شاید بنایا ہے شعر
 مؤذن بانگ بے ہنگام برداشت و نمے دانست چند از شب گروشت است و میرے نزدیک یہ خطبے
 فاحش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس شعر میں لفظ ہند محدود للتمیز اور لفظ از تبعیضیہ واقع ہے یعنی چند
 پاس از پاس ہاے شب گزشت ست چنانچہ حضرت نظامی فرماتے ہیں شعر معنی توئی مرغ ساعتیں
 بگو تا ز شب چند رفت پاس و ورنہ شب سے لفظ از کو جو اظہار للتمیز آیا ہے حذف کیجیے تو مطلب جط
 ہو جائیگا۔ اور اس لفظ چند پر باے زائدہ کا لانا بھی مطلقاً جائز ہے۔ مجددی مینلی کا شعر ہے شعر
 فزون تر ز بخل و فزون تر ز بہمت و نشیب و فرازش بچندین مراتب و اور معنی مقدار کے جسکو اردو
 میں گوندہ کہتے ہیں خسرو علیہ الرحمۃ کا شعر ہے شعر نور او کہ سپہر صد چندت و مشکاف و سپہر پیوست
 اور اس پر جیسے یاے تنکیر و وحدت کی زیادت سے چندے کہتے ہیں یکچند و یکچندے بھی کہا کرتے
 ہیں فروسی علیہ الرحمۃ شہر بیدار پر رستم کی چڑھائی کرنے کی داستان میں لکھتے ہیں شعر
 بہ پنجگر و بھی دست برد و از سین گونیک چند خورد و شمر و مولوی معنوی قدس سرہ شعر آمد الہام
 کہ یک چندے بند و کہ درین غم بر تو منکر میشدہ و اور معنی تاکے یعنی تعیین زمان کی طلب کے
 لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے عرفی کا شعر ہے شعر چند زین آتش خپوش براگیزی دود
 اسے بخوش جوہری آئینہ حسن تو مثل و اور یہ لفظ جب اگر شرطیہ پر لاحق ہوتا ہے تو چہ کی طرح اسکو
 وصلیہ بنا دیتا ہے۔ نظامی رحم کا شعر ہے شعر ازان مے کو ز شادمانی کم و اگر چند مستم جوانی کم و
 ثالث چنان و چہن یہ الفاظ جیسے حدیث یعنی سخن بے کنایہ ہوتے ہیں انیطرح غیر حدیث سے بھی
 کنایہ کیے جاتے ہیں اصل اسکی حرف تشبیہ چون اور اسمائے اشارہ آن و این سے مرکب ہے
 جیسے عجب کذا کہتے ہیں۔ مثال کنایہ از حدیث کی نظامی رحم شعر چہن گفت باہن سفید

چند چیز ہاے

تمیز کا لفظ از کے ساتھ آتا۔

چندین پر اسے زائدہ کا لانا

چنان چنان و چہن

چنانچہ بیانیہ ہے

چنانچہ بیانیہ ہے کہ

ان کنایات کا
تمام ماحول
تحقیق کے
لیئے سوال
ان کنایات میں
پرندہ گالانا
پرندہ گالانا
پرندہ گالانا
پرندہ گالانا

چنانچہ بیانیہ ہے

چنانچہ بیانیہ ہے

اگر شگنی بکنی کا زرارہ ظہیر فارابی شاعر گم سر ذوق گردانی بخدمت چنان گفتم کہ گفتہ بود
وغل نظامی رہ شاعر چنان گفتم از ہر پہ دیدم شگفت کہ کہ دل راہ باور شدن برگرفت مثال
غیر حدیث کی نظامی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شاعر وزیر ہے چنان شہر یار ہے چنان چنان چنان
نگیر و قرار چنان کہ وہ شاعر مبین سر را در سر انگندگی چنان شاہ را در حسین بندگی
اور وقت تکرار لفظ جیسے ویسے کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ نظامی رہ شاعر گم سر ذوق گردانی
میزیم چنان کا فریدی چنان میزیم یعنی جیسا پید لکھا ویسا جیتا ہوں۔ مولوی مخدومی
قدس سرہ فرماتے ہیں مثلاً شاعر چنان خواہی خدا خواہ چنان میدہ حق آردوے متقین
یعنی تو جیسا چاہتا ہے ویسا ہی اقتضائے مشیت ایزوی ہوتا ہے اور ان کے جواب میں کاف
بیانیہ کا ہونا واجب ہے تحقیقاً ہو یا تقدیراً۔ تحقیقاً جیسے مسئلہ مذکورہ سے ظاہر ہے اور تقدیراً
جیسے تاثیر کا شعر ہے شاعر گل چنان بے ثمر ہائے چمن سے پوشد چنانچہ عیب ترا حلق
حسن سے پوشد اے گل چنانکہ انہ۔ اور اگر دو شے ماحول الحقیقت کا بیان منظور ہوتا ہے چنان
چنین یہ ہر دو لفظ معابیان کئے جاتے ہیں شاعر آگہ از خوشتن چو نیست چنین کہ چہ خبر دارد
از چنان چنین کہ اگر ان کنایات توام پر حرف نہ لایا جاوے مفید تحقیر و تذلیل منادا ہوتا ہے
جیسے زبان عوام ہند ایسی تیسی بجائے دشنام بولا جاتا ہے انور می کا شعر ہے شاعر بانگ برزد
مرا فرد کہ خوش تو کہ باری اے چنان و چنین کہ اور چنان چون بجائے چنانچہ و چنانکہ مستعمل ہو
نظامی رہ شاعر میں را برافروخت از گرد و خیل چنان چون اویم میں از سہیل کہ فردوسی رہ شاعر
بر خویش بر تخت بنشا ختش چنان چون سزا بود بنوا ختش۔ چوتھے اسماء بے اعداد ہیں
کہ جسے چندگی آساد شیا کی بیان ہوتی ہے یعنی اگر کسی سے لفظ چند کے ساتھ مثلاً
سوال کریں جیسے پوچھیں در اینجا چند کسی بودند تو جواب میں جتنی اکائیاں مسئل غنہ کی ہیں
بیان ہو جائیں۔ مثلاً جواب میں یک یا دو یا پنج کس بودند فرما دیں معلوم ہو جائے گا کہ پانچ
اکائیاں ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک اور دو بھی اسماء بے اعداد سے ہیں۔ گو کہ
بعض حساب نے ان ہر دو کو اور بعض نے فقط ایک کو اعداد میں نہیں گنا ہے یہ بات خلاف
تحقیق ہے حالانکہ دو اور ایک تو کیا صفر بھی عدد ہے بلکہ محققین کے نزدیک صفر درمیان

اور آن کے عہد کے موافق مہ آبادیوں کی سلطنت صدزاد سال قائم رہی اور وہ بھی اس طرح کہ سال
انکا مطابق سال متعارف کے نہیں بلکہ سال بارہ ماہ کا اور ہینا تیس روز کا اور روز ایک دورہ کامل
ستارہ بلند کو کب زحل کے زمانہ کا نام ہے اور وہ ایک دورہ تیس سال متعارف میں پورا ہوتا ہے
غرض سیارہ بلند البوان کیوان کے دورہ سی سالہ کا ایک روز ہوا اور اس قسم کے تیس روز کا ایک ماہ
اور اس نوع کے دوازدہ ماہ کا ایک سال اور اس قسم کے صدزاد سال زمانہ قیام سلطنت مہ آبادیان
بتلاتے ہیں۔ اسنطرخ لفظ بیور پہلوی زبان کے اصول اعداد میں سے ہے جسکو درمی زبان میں
دہ ہزار سے تعبیر کرتے ہیں یعنی اسکی اظہار نسبت دہ ہزار سے کیجاتی ہے سعیدی رح فرماتے ہیں شعر
ہنوزت سپاس اند کے گفتہ اند + زیور ہزاران نیکے گفتہ اند + اور چونکہ ضحاک کے اصل میں
دس ہزار گھوڑا خاص بزین و لجام تیار دوام رہتا تھا اسکا بیور سپ لقب کرتے تھے۔ فردوسی رح
آغاز داستان ضحاک میں لکھتے ہیں شعر جہان جوے را نام ضحاک پود + دلیر و سبک ساز و ناپاک بود
ہمان بیور سپش ہی خواندند + چنین نام بر پہلوی را ندند + لیکن ان اصول اعداد نے بشہرت
رواجی نہیں پائی جس سے زبان استعمال پر نہیں چڑھے۔ چنانچہ خود فردوسی کو اس زمانہ میں فارسی
زبانوں کے لئے شرح کرنی پڑی چنانچہ بعد اس شعر کے خود کہتے ہیں شعر کجا بیور از پہلوانی شمار +
بود در زبان درسی دہ ہزار + ز سپان تازی بزین ستام + در ابو بیور چو بردند نام + اصول اعداد
کی تقریب پر بعض شارحین کا ملین نکتہ رسالہ عبدالواسع کی تحقیق یاد آگئی کہ انہوں نے لک و کر کو اصول
اعداد فارسی میں شمار کیا ہے حالانکہ ہندیان فارسی نگار نے اپنے معاملات روزمرہ میں حساب کتاب
کے وقت سہولت فہم کے لئے اپنی ہی زبان کے الفاظ استعمال کر لئے اور محمد قاسم فرشتہ نے
جو اپنی تاریخ میں اسی قسم کے الفاظ برتے ہیں اور طغرانی مشہدی نے آشوبنامہ میں رود کی شعر
کی مدح میں یہ جو لکھا ہے نشر تا آخر حیرات رقص قلم صوبت چندین لک شعر برب خواندند آگشت
یہ سب اسی پر محمول ہیں گو کہ وہ اہل زبان تھے لیکن ہند کی بود و باش اور یہاں کے رواج نے
ان پر اس امر کا اقتضا کیا یہ جیسے اختلاط ترک و عرب سے الفاظ عربی و ترکی شامل ہو گئے ہندیوں
کے اختلاط سے الفاظ ہندیہ داخل ہو گئے۔ سنائی رحمہ اللہ تعالیٰ شعر نہ دران دیدہ نظرہ پانی
غرفی کا شعر ہے۔ شعر آن باد کہ در ہند گراید جگہ آید + سالک کا شعر ہے شعر گیشتم

لک و کر کا اصول اعداد فارسی نہیں

۹

یہ شعر ہندوستان کا ہے
دقت نظر میں چلیں گے
یک لک و کر
یکستان

ز کچھری ایام ہوں خوان سیم و زر نکندم : ملا حسن تاثیر گو کہ وارد ہندوستان نہیں ہوئے مگر یاران ہم ہمیشہ کے اتباع سے اپنے اشعار میں الفاظ ہند یہ کارنگ جلاتے ہیں شہر دراز شیواے راگ گپتہ برقص آرد فلک راساز چنگش : طعنا بشہر ز پوشیدن آن نگار ختن : شدہ پر بنیان چیت مچلی : آج : اسے چینیٹ مچلی پٹن۔ غرض میں نے اس تذکرہ کو بیان شرح نکتہ کے لئے حسن تعریب پایا اپنے احبہ کی فرمانبری میں جو بار بار خواہش کر چکے تھے قلم اٹھایا نہ التوفیق و بیدہ ازمتہ التحشیق : نکتہ اختیار بست و بہشت حرف در کلام عرب کہ استیفاے اقسام اعداد از مفردات و مرکبات امتزاجیہ و غیر امتزاجیہ باشد اقتضائے آن میلند کہ ہلکی سی حرف باشند لیکن عوض ذو عقد جائل ضروری کہ بست و سی باشد دور اکم کردند

جاننا چاہیے کہ نکتہ بالضم نکت بالفتح ہے ماخوذ ہے اور وہ لکڑی یا انگلی سے زمین کریدنے کو کہتے ہیں چونکہ یہ فعل اکثر فروع میں آدمی سے وقوع پاتا ہے کنا یہ فکر سے ہو جاتا ہے جیسے کہتے ہیں یَنکُتُ فی الارضِ اِی مُتَفَكِّرُ اَفی اَہَرُ نکتہ بالضم اسکا اثر و نشان ہے منتخب میں ہے نکتہ بالضم نشانہ سر انگشت یا سرچوب کہ بر زمین زند چونکہ سخن باریک و کلام دقیق بھی اکثر فکر ہی کا اثر و نتیجہ ہوتا ہو اسکو نکتہ کہنے لگے اور یہاں انہیں معنی مصطلح میں استعمال ہے اور یہ لفظ نکتہ کا اولیٰ یہی ہے کہ مابعد سے مضاف بنایا جاوے ورنہ در صورت عدم اضافت مثل باب فصل مقطوعات کلام سے سمجھا جائیگا تو پھر اور اسکے سرے پر لفظ مقدمہ کا قطع کلام کے لئے موجود ہے اور مضمون کی راہ سے یہ خرابی جدی رہیگی کہ جب اختیار خود مبتدا اور اقتضا اسکی خبر ہوئی تو اٹھائیس کا اختیار کرنا تیس بننے کو مقتضی ہے حاصل اس کلام کا ہوا سو یہ ظاہر البطلان ہے در صورت اضافت یہ خرابی نہوگی کس واسطے کہ اضافت میں تقید داخل اور قید خارج مانی گئی ہے غرض نکتہ اختیار بست و بہشت حرف موصوف اور جملہ فعلیہ کہ استیفاے اقسام اعداد از مفردات و مرکبات امتزاجی و غیر امتزاجی باشد اسکی صفت چونکہ صفت جملہ فعلیہ واقع ہے صفت کو اسکی اصل پر لانے کے لئے جو افراد ہے مصدر بکاف کیا پس موصوف صفت ملکہ مبتدا ہوا اقتضائے آن میکند کہ ہلکی سی حرف باشند اسکی خبر الحاصل مطلب یہ ہے کہ کلام عرب میں اٹھائیس حرف اختیار کرنا نکتہ جو اسمائے اعداد کی تمامی قسموں کو ملحوظ رکھ کر ہوا ہے کل تیس حرف

مناسبت اور اشتراک لفظی و مشارکت اسمی کافی ہو جاتی ہے دوسرا شبہ یہ ہے کہ جب عشرون ثانیوں کو عقد میں شمار کیا عشرہ کو جو وہ بھی مقام مناسب عقود میں واقع ہے اور اسکی حقیقت بھی عقد بننے کو پکار رہی ہے چنانچہ ابھی اسکا بیان آویگا انشاء اللہ تعالیٰ اور حیولت بھی اس میں متحقق ہے عقود میں شمار نکلیا یہاں اس طرح عذر کر سکتے ہیں کہ عشرہ خود مفرد ہونے اور حد سلسلہ مفردات پر واقع ہونے سے اسکی عقدیت کے لحاظ کو مغلوب کر دیا لیکن باوجود ان تمام معذرتوں کے کلام ضعف سے خالی نہیں کاش مصنف محقق علیہ الرحمۃ اس طرح توجیہ فرماتے کہ کل بیس مفردات جو مجموعہ اصولی اعداد ہیں اور نو مرکبات استہراجیہ اور چوبکبہ غیر استہراجی مرکبات نے نہایت تھکے اور احضارے لاتنا ہی محال تھا تو ان میں سے ایک کو جو انے درجہ سے لے لیا جنکا مجموعہ (بحساب $1 + 9 + 20$) تیس ہوا سو کہا جاتا ہے کہ اعداد کی کل قسموں کو نظر کریں جو مقیس علیہ حرف ہیں تو حرف بھی تیس ہونے چاہئیں لیکن وعدہ دس اور بیس جو مفرد اور مرکب استہراجی و غیر استہراجی کے درمیان حائل ہیں بمشابہت وعدہ حائل داس و نوب جو باعتقاد نے بنیاد بنجین منحوس ہیں الگ کر دیا تو کل اٹھائیس رہ گئے اور عشرہ کا اپنی ذات میں شکیب مفردات رہنا اور ایک ضرورت کی وجہ سے بلا انقطاع سلسلہ تعداد مفردات میں واقع ہونا اس کے عقد بننے کے لئے مانع نہیں کس واسطے کہ حقیقت عقود کی اتنی ہے کہ جب آدمی نے ایک کے لئے ایک انگلی کا اشارہ کیا اور دو کے لئے دو انگلیوں کا جب دسوں انگلیاں پوری ہو گئیں رک گیا اب گیارہ کے لئے ایک مرتبہ دسوں انگلیاں کھول کر دونوں کھلے ہوئے پنچون سے اشارہ ایک بار کر کر بھر مٹھیاں بند کر کے ایک انگلی کھولے گا اسن طرح بیس کے لئے کھلے ہوئے دونوں پنچون سے دو مرتبہ اشارہ کرے گا اب ظاہر ہے کہ دس یا یکبار کل انگلیوں کے اشارے کو ختم کرنے کا نام ہے اور بیس دوبار تیس تین بار تو بیس اور تیس کو عقد کہیں دس کو نہ کہیں اسکی کوئی وجہ نشئی بخش نظر نہیں آتی لیکن ان ہر دو صورتوں میں اتنا شبہ قوی رہیگا کہ اسمی اعداد از قبیل لفظ ہیں جو مرکب حروف سے ہے معہذا ان اسموں کو مقیس علیہ حروف قرار دیا عقل چکر میں مہرہ تاویل نشدہ میں ہے کہ اسمی اعداد بوجہ مقیس علیہ ہونے کے حروف مقیسہ سے مقدم بالذات ہونے چاہئیں اور اسمی اعداد لفظ ہونے اور لفظ کے مرکب از حرف ہونیکلی وجہ سے تقدم ذاتی و طبعی حروف کو مقتضی ہے در حقیقت یوں ہی ہے کس واسطے کہ مرکب کا اپنے اجزائے حیثیت ترکیب میں موخر ہونا ضروری ہے پس اسمیں دور اور تقدم الشئ علی نفسہ لازم آیا اسلئے کہ حرف موقوف

مفسرین
جس میں سے
جو تفسیر
غالی تفسیر
توضیح دہی
سمتہ کی تفسیر
جانب سے

تفسیر مقصود

اسامی اعداد
مقیس علیہ ہون
قرار دینے
میں نہ قوی

ہوئے اسمای اعداد پر اسمای اعداد بحیثیت لفظ موقوف ہوئے حروف پر تو حروف کا توقف حروف پر
ہوا اور موقوف علیہ موقوف سے مقدم ہوتا ہے تو حروف اپنے تفسیر پر مقدم ہوئے اس تقریر سے
خود حروف کے اسم و مسمیات پر وہی شبہ کہ حرف اول مثلاً الف کے لئے جب اسم وضع ہوا اور وہ
اسم بحیثیت لفظ اور حرف سے ترکیب پایا جا بھی معرض وضع میں نہیں آئے معہذا خود اس حرف سے
مرب ہے جس کے نام رکھنے کی ضرورت درپیش ہے تو یہاں بھی دور اور تقدم الشے علی نفسه لازم آیا
پیش نہیں چلتا اس واسطے کہ ہم نے پہلے ہی دستور نامہ کے حروف کی تحقیق میں عرض کر دیا ہے کہ جب
آواز کیف بکیفیات اربع زیری ہی بیچاک ٹنگی ہوئی تو اس عارض منع معرض کا نام حرف ہو یا مثلاً احد
کا الف قطع نظر جنبش فتحی وغیرہ سے اوکل کے کل حروف کی وضع اس درجہ میں بسیط ہے اور بعد وضع
جميع حروف مبسوط فہم و تفہیم کے تیسرے لئے ان کے نام رکھے۔ چونکہ یہ پہلا مرحلہ اور اول الاول سبق تھا
خیال اور یادداشت کے علاقہ پر اعتماد نہ کیا۔ ہر ایک اسم کا جزو اول عین مسمیٰ کو رکھ دیا تا منزل اول میں
کوئی دقت پیش نہ آئے اور یہ علاقہ محسوسہ سبب سہولت بن جائے والد تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اور وجہ قیاس ہر اقسام اعداد یا تو یہ ہے کہ سلسلہ حروف ہجا بھی مثل سلسلہ اعداد کے زبان پر روان
ہوتے ہیں جیسے اعداد اثنان وثلث واربیع وخمیس وست و سبع وغیرہ اور الف باتا نا جیم حا خا دال ذال
وغیرہ یا یہ بات ہے کہ جیسے اسمای اعداد منقسم بسبب قسم ہیں ویسے ہی اسمای حروف منقسم بسبب قسم ہیں یعنی
مسروری و ملفوظی و مقولہ فی اس سے یہ بات بھی معلوم ہو گئی کہ حروف کو جو ان تین قسموں پر منقسم
کرتے ہیں من حیث الاسم کرتے ہیں ورنہ اپنی ذات میں یعنی من حیث ہوا ان سبب تو زیعات سے
مبرا ہیں یا یہ بات ہے کہ حروف باعتبار اپنے مسمیات اور اسماء کے منقسم بسبب قسم ہیں فقال انشاء اللہ
قالے اسکا بیان عنقریب آوے گا۔

وتنبیہ بر استیفاے اقسام اعداد بجهت اشعارست برین کہ مسمیات این اسما از قسم
اول ست واسامی از قبیل ثانی وثالث

تنبیہ بر استیفاے اقسام اعداد مبتدا بجهت اشعارست برین الخ خبر یعنی استیفاے اقسام اسمای اعداد
پر متنبہ کرنا اس بات کی خبر دینے کے لئے ہے کہ مسمیات جو ذوات مبسوطہ مفردہ ان اسموں کے ہیں اسما
اعداد کی پہلی قسم کی طرح یعنی مفردات ہیں اور ان کے اسموں کا حال اسمای اعداد مرکبات کا ہے

اسما از قبیل ثانی
اسما از قبیل ثانی

اسما از قبیل ثانی
اسما از قبیل ثانی

اسما از قبیل ثانی
اسما از قبیل ثانی

اسما از قبیل ثانی
اسما از قبیل ثانی

کہ جن کی ترکیب از قبیل المتزاج وغیر المتزاج واقع ہے جیسے سروری بوجہ بریدگی وحذف حرف ثالث یعنی ہمزہ یا حرف وسطی یعنی الف وعامہ مشابہت احد عشر سے رکھتے ہیں کسواسطے کہ یہاں بھی عاطفہ محذوف ہے اور باقی دونوں قسم یعنی ملفوظی و مقلوبی غیر المتزاجی کے مشابہ ہیں پانچویں کہ مقلوبی جیسے سیم و لون و داو بوجہ وحدت اول و اخیر کے ستر پانچ ایک ہو کر مرکب المتزاجی بن گیا باقی اسماء حروف لی ترکیب غیر المتزاجی رہی گئی یا یہ کہ وال ذال را زا و ا اپنے باہمی انفضال تام کی وجہ سے المتزاج دور غیر المتزاجی کے نام سے مشابہ نہ ہوئے باقی اسموں نے المتزاجی ترکیب پائی اگرچہ بعض اسموں کا جزو اول یا آخر مفصل رہ گیا ہے لیکن باعتبار اکثر اجزاء کے مرکب المتزاجی کہا جاتا ہے اور جزو وسطی کا کبھی اول کے ساتھ وصل پانا جیسے صاد کبھی اخیر سے جیسے الف اور کبھی ہر دو سے جیسے جیم سین عین اس اختلاف تعلق عاطفہ پر مشعر ہے یا یہ کہ کل سمیات از قسم مفردات ہیں اور اسماء حروف باعتبار اپنی حقیقت کے مرکب ہیں یعنی ہر ایک اسم دو جزو زبر و بینات سے مرکب ہے لیکن بعض اسموں میں زبر و بینات باہم متصل مثل شے واح کے ہیں جیسے پانا جیم صاد اور بعض اسموں میں منفصل جیسے الف وال ذال تو اول کو مرکب المتزاجی ثانی کو غیر المتزاجی کہنا مناسب تمام رکھتا ہے۔ لیکن یہ تنبیہ قابل تنبیہ ہے کہ اقسام اعداد کا استیفا حروف کے اسماء سمیات پر مشعر ہو نہیں سکتا کسواسطے کہ اقسام اعداد اگر قبل اسقاط عقدین مراد ہیں تو وہ باعتبار ضرورت مثبتہ کل تیس ہیں یا باعتبار حقیقت نے انتہا ہیں اور اگر بعد اسقاط عقدین مراد ہیں تو وہ اٹھائیس ہیں اور کل حروف اٹھائیس اور اتنے ہی اُنکے اسم جنکا مجموعہ ٹھپیں ہو ا پس باوجود اس قدر بھاری اختلاف کے یہ تنبیہ کیسی درست ہوگی فقط از قسم و از قبیل کے تقریبی و تخمینی الفاظ اس رخنہ کو بند نہیں کر سکتے۔ مان اگر مصنف محقق رحمہ اللہ تعالیٰ فقط ذوات حروف کو لیتے جو مقبض اقسام اعداد ہیں اور وجہ قیاس بھی اول الذکر پھر نہیں ذوات حروف میں باعتبار اُنکی حقیقت کے بحث کرتے اسواسطے کہ بعض ان میں مفرد محض ہیں جیسے ہ جو فقط سینے سے ہوا کے اُگھڑنے کی کیفیت کو بتلازا ہے اور بعض مرکب لیکن اس ترکیب میں بعض ایسی ہیں جو فقط مخارج کے دو جزو کے قرع و قطع سے پیدا ہو جاتے ہیں جیسے بت مثلا اور بعض ایسے ہیں جن میں مع قرع و قطع کے شے ثالث کو بھی گونہ دخل ہے جیسے ہر بیان وہی تصادم شفتین ہے جو ب میں تھا مگر ن کے ہوا ہی خیشوم کو حقیقت کے لئے اس میں ایک جوا دخل ہے اسواسطے سیم کو لون اور بے کی

الاسم مرکب المتزاجی کی ترکیب

جملہ تنبیہ اس طور پر درآیا جائے گا کہ اس میں غلطی نہ ہو

قوت میں سمجھتے ہیں چنانچہ دم اور دُنب دونوں مستقل ہیں شعر بودست خرے کہ دُنب نمودش : روزے
 غم نے دم فزودش : سعدی یہ مصرعہ میان مبتدو و مودان بکیر دُنب خرنش : پس اول کو مشابہ مرکب
 استزاجی اور ثنائی کو از قبیل مرکب غیر استزاجی سمجھیں یا فقط اسماء حروف میں باعتبار جوڑ توڑ ان اسماء کی تنبیہ کا
 اجر کرتے کیا حتی کہ کیو مفرد کیو مرکب استزاجی کیو مرکب غیر استزاجی قرار دیتے مثلاً باتا تا جیم حا خا قین تین
 طا ظا عین غین فایم یا یا کو جو ایک ذات اور ایک جوڑ ہے مفردات عدویہ احد اثنان ثلاث
 اربع کا مقیس بناتے اور جنکے دو جوڑ ہیں خواہ اتصال اول سے ہو خواہ اخیر سے خواہ کسی سے
 اتصال نہ ہو جیسے الف راز اصاد ضاد قاف کاف لام نون کو مرکبات استزاجیہ احد عشر اثنان عشر
 ثلاثہ عشر کا اور جنکے تین جزو الگ الگ ہیں مثلاً وال ذال واو کو مرکبات غیر استزاجیہ احد عشر و
 اثنان و عشر و ن کا مقیس بناتے یا باعتبار حساب جل کیو مفرد کیو مرکب استزاجی کیو مرکب غیر استزاجی
 محسوب کرتے مثلاً با آ طا میم یا باعتبار حساب جل مفرد ہیں اور واو یا مرکب مزجی اور جیم و آل صاد
 لام وغیرہ مرکبات غیر استزاجیہ اور مطابقت مقیس مقیس علیہ کی ہر سہ قسم کی تعداد الگ الگ کوئی ضروری
 نہیں اس قدر مطابقت تعدادی کافی ہے کہ مجموعہ مقیس کا شمار مجموعہ مقیس علیہ کے شمار کی برابر
 ہو جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب وعنده علم الکتاب :

تین اعداد
کا بیان

آدم پر سر مطلب ان کمیتوں کے متصل جو شکم ہے یعنی معدود حقیقہ یا حکماً مذکور ہو وہ انکی تمیز کہلاتی
 ہے حقیقہ جیسے پنج مرد پانزہ زن کیا معنی کہ عدد مبہم تھا معلوم نہیں کہ پانچ اور پندرہ مرد ہیں
 یا عورتیں آدمی ہیں یا جانور درخت ہیں یا پتھر وغیرہ تو بیان تمیز سے وہ ابہام رفع ہو جاتا ہے اور حکماً
 جیسے اگر کوئی پوچھے دران جا چند مرد بودند جواب میں فقط پنج کہہ یا جائے بقدرتہ سوالیہ حکم میں
 ذکر کے ہوگا۔ اور یہاں اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ مخاطب کو جس درجہ کا ابہام ہو جواب میں
 اسی درجہ کی تمیز بھی لانی چاہیے یا اُس سے اخص اُس سے اعم کو تمیز ٹالنا بالکل باطل ہے کہ
 تحصیل حاصل لا طائل ہے جیسے کسی نے کسی جگہ پانچ آدمیوں کو دیکھا لیکن نہیں معلوم کہ وہ مرد ہیں
 یا عورتیں تو ایسے شخص کے جواب میں تمیز بھی اُسی درجہ کی بیان کرنی چاہیے جیسے پنج مرد یہاں
 پنج کس کہنا جائز نہ ہوگا اس پر جسے اگر اُسکو اتنا علم ہے کہ کوئی جاندار ہے ہیں لیکن آدمی ہیں یا جانور
 تمیز نہیں کر سکتا اس کے جواب میں پنج کس کہہ سکتے ہیں اور خاص چونکہ عام سے خالی نہیں ہوتا اس سے

تمیز ابہام
عمدہ
باعتبار ابہام
عدویہ کا بیان

اخص کو بھی جواب میں بیان کر سکتے ہیں جیسے اسی کے جواب میں بجائے پنج کس پنج مرکہ دیا جائے
 تو خاص میں جس درجہ کی زیادتی اختصا ص عام پر ہے مخاطب کو کسی درجہ کی غیر برتر تہ نیز حاصل ہوگی
 اور یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ فارسی میں تمیز ان اعداد کی مفرد اور جمع ہر دو جائز ہے مفرد جیسی دو جہان
 چہار یا پنج گنج شش چہت ہفت پیکر ہشت بہشت نہ کسی دوازہ امام نظامی رح شعر رفتی ز سر اسے
 عرش والا ہفتاد ہزار پردہ بالا ہ ولہ انے شش چہت از تو خیر ماندہ ہ بر ہفت فلک برباق راندہ ہ
 ولہ در خانہ دین بہ پنج بنیاد ہ ہستی در صند ہزار بیداد ہ ولہ یک عہد کن این دو یوناز ہ یک دست کن
 چہار پارہ ولہ بنوشتہ بخط غوب خویشم ہ وہ پانزدہ سطر نغز پیشم گلستان میں ہے چنانکہ میرانم درین شہر
 دوصد ز اہدست اور سند مجموع کی حسان عجم خاقانی شروانی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر این بام نگار بخشید
 بازیچہ صد ہزار اطفال ہ ولہ اندر برش از سر فضائل ہ ہر چار کتب شدہ حائل ہ ولہ در دعوت انس ہفت
 مردان ہ بر زاد ہتہاے کوہ لبنان ہ ولہ اوشس وحظیرہ مغرب پاک ہ نہ حجر خاک او نہ افلاک ہ اور
 اسکی تمیز اور عدد ہر دو کو بصیغہ جمع لانا بھی جائز ہے مولوی مخوی کا شعر ہے شعر سالہا پرم ز پرو بالہا
 سالہا چہ بود ہزاران سالہا ہ اور تمیز کا اپنے اسمای اعداد سے مقدم ہونا بھی جائز ہے گلستان کے
 باب اول کی چوتھی حکایت میں ہے نشر سال دو برین برآمد طائفہ ادب اش محلت در و پیوستند ہ فردوسی
 علیہ الرحمہ کا ہجو میں مشہور شعر ہے شعر بے رنج بردم درین سال سی ہ عجم زندہ کردم بدین پاری
 اے سی سال چنانچہ اسی کے بعد پھر فرماتے ہیں شعر چو سی سال بردم بشہ نامہ رنج ہ کہ شاہم بخشد
 بپاداش گنج ہ اور جس طرح یک یا دو یا چار یا انسی طرح کے قلیل مقدار عددوں سے قلت کے معنی حاصل
 کرتے ہیں ان سے کوئی تحدید و تعین عدد مذکور مطلوب نہیں ہوتی جیسے نظامی رح شعر چہ بند می ل
 خود بران ملک و مال ہ کہ ہستش یکجی رنج ویشی و بال ہ اے کمی آن رنج و زیادتی آن و بال ست
 اسبطر صد ہفتاد و ہفتصد و ہفتاد و غیرہ مطلق کثرت کے لیے استعمال ہوتے ہیں بلا قصد تعین عدد
 نظامی رح شعر سکنر بدو گفت یک تیغ تیر ہ کند چرم صد گاوراریز ریز ہ اے چرم بسیار گاوران ولہ
 شعر جواش چنان داد خاقان چین ہ کہ انے در خور صد ہزار آفرین ہ انے بسیار آفرین ہ

تمیز اعداد کی
 ہر دو جائز ہے

تمیز کا اپنے
 اسمای اعداد
 سے مقدم ہونا

شعریں کے مشہور الحاقیہ شعر
 ہجو سحر بار بار ہندو ام تانہ

اور اسبطر اس مشہور الحاقیہ شعر میں شعر ہجو سحر بار بار ہندو ام ہ ہفتصد و ہفتاد و ہفتاد و ہفتاد
 بعض مثبتین تاسخ نے اس شعر میں ہمہ جنت در بارہ تاسخ پیش کی ہے حالانکہ ہمارے اصول دین

میں جو قرآن مجید و سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا ابطال صاف ہے اب اگر کسی بزرگ کا
کلام بظاہر مخالف نظر آئے بتا دیں شاید اصول دین پر منطبق کرنا انصاف ہے نہ اسکا عکس ابن ماجہ
میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ
عَرَّضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْأُثْيِثِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَعَلَّ الْجَنَّةَ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ
يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُهُ حَتَّى يَبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خَصْمًا حَقٌّ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس اعتقاد کا بطل ہے
توضیح دے گا کہ اس قولی کے ان الفاظ شمارہ سے ایسے معانی ماوہ مقصود ہونگے جو ذرا بھی اپنے
اصول دین سے منحرف نہ ہونگے کیا معنی کہ مفہود و ہفتاد سے محض کثرت مراد ہے اور کثرت قالب
و بدن سے ایسا ہے جانب تجد و امثال جسکے صوفیائے کرام قائل ہیں یا اشارہ اس امر کا ہے کہ عالم
جاذبات و عالم نباتات کے سیکڑوں مرحلے طے کرتے نطفہ بنکر نیشہ آب میں آئے پھر شکم امہات میں
اور یہاں بھی حکم تَمِّمَ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مَضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمَضْغَةَ عِظَامًا
فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا اتنے رنگ و یکے یا اس جوگی کے قصد کی جانب رمز ہے کہ کسی پر عاشق ہو کر
رضائے معشوق کی خاطر کتنے بھیس میں اپنے آپ کو ظاہر کیا اور اگر یہ تاویل نہ کی جائے بلکہ قالب
سے یہی کالبد بدن لیا جائے پھر بھی تناسخ اس شعر میں نہیں ثابت ہوتا کیا معنی کہ جب تغیر قالب میں
تاویل جائز نہیں رکھی گئی تو مفہود و ہفتاد میں بھی تاویل کرنی نہیں چاہیے بلکہ وہی عدد معین محدود
مقصود ہوگا اور یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ بحسب اصول قائلین تناسخ ہر ایک روح انادی ہے بوجہ اپنی
ازلیت و قدامت ذاتیہ کے خدا سے عزوجل کی مخلوق ہونے سے اسکو آزادی ہے تو یہ بات کیسی ظاہر البطلان
ہے کہ وہ اس مفہود و ہفتاد کی تنگ قید میں پابجولان ہے کس واسطے کہ جو شے ازلی و قدیم ہوگی مفہود
و ہفتاد میں کس طرح محدود و محصور ہوگی بلکہ ہر حد و خاص کے دائرہ تحدید و حصر سے غیر فنا ہی مقدار دور
ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ واضح رہے کہ اسمی اعداد و دو قسم پر ہیں یک سے تادہ اور کل عقود
حد تک اور صد اور ہزار انچیز تک باعتبار ہر دو سلسلہ مذکورہ فرسدا جیان چھیس یا آتیس اسم مفرد میں
باقی مرکب۔ اور مرکب کی دو قسم ہیں یازدہ سے بست تک مرکب امتزاجی کہلانے میں کس واسطے کہ انکے
اجزائیں ایسا اختلاط پیدا ہو گیا ہے کہ ظاہر میں ان کو تیز بین ہو نہیں سکتی۔ اور باقی مرکب غیر امتزاجی
ایک تودہ کہ بواسطہ حرف عطف ترکیب پائے جیسے بست و یک سی تودہ و وغیرہ اسکا ترکیب عطفی یا جمعی

دستور نامہ فارسی
ترجمہ فارسی
کتابخانه ملی
دہلی

نام ہے۔ دو سرخ و دو بدون واسطہ عاطفہ مرکب ہو جیسے سہ صد و چھ ہزار و سہ صد و چھ ہزار اس قسم کا ترکیب تعدادی یا ضربی نام ہے۔ لیکن ترکیب تعدادی ضربی سے عام مطلق ہے کس واسطہ کہ ترکیب ضربی فقط اعداد کی باہم تیسرے مین واقع ہونے کی صورت میں ہوتی ہے جسے اعلیٰ مذکورہ سے ہویدا ہے اور ترکیب تعدادی اس کے باور بھی صورت پذیر ہے جسے پنج مرد ہزار اسپ یہاں ترکیب تعدادی ہے ضربی نہیں سہ صد میں ضربی و تعدادی ہر دو متحقق ہیں اور واضح رہے کہ عربی میں فقط ایک حرف عطف کے فاصلے ہونے سے اسمائی اعداد کی استخراجیہ ترکیب بنجاتی ہے لیکن عجمیوں نے استخراج میں اس کو کفایت نہیں کی کہیں درمیان دونوں جزوں کے فقط ایک دعامہ جسکو پرکن کہنا چاہیے الف و زاء کو بڑا دیا جیسے دوازدہ کہیں حرف اصلی کو اُس میں سے گرا دیا جیسے ہفدہ کہیں ان دونوں تصرفوں کو جمع کر دیا جیسے یازدہ کہیں ان دونوں قاعدوں میں سے کسی ایک کے ساتھ حرف اصلی کی تبدیل بھی اول یعنی تبدیل مع زیادتی دعامہ جیسے نوازدہ ثانی یعنی تبدیل مع حذف جیسے ہشودہ کہ ہشودہ اسکی اصل ہے بعد حذف تاشین کو ژاے فارسی سے بدل دیا اور ابدال ژا کا شین مجمل سے رائج ہے جیسے دس و ژر بالضم یعنی دشت کہیں صرف حروف دعامہ میں تعلیل کرتے ہیں جیسے سیزدہ کے الف کو بھٹ کسرہ قبل یا سے بدل دیتے ہیں اور بائے مخفی فقط اظہار حرکت اور اتمام کلمہ کے لئے ہوتی ہے اسکا لحاظ نہیں کرتے مثلاً کہ وچہ پرست لگائیے تو الف کو بوجہ کسرہ ماقبل یا سے بدل کر کیست و چیت کہئے گا کہیں تصروف دعامہ کے ساتھ قاعدہ حذف کو بھی شامل کر لیتے ہیں جیسے پانزدہ شانزدہ اول سے نون اور جیم کو اور ثانی سے فقط شین کو حذف کر کے دعامہ کے بیچ میں ایک نون زیادہ کر دیا اور یہ نون اکثر زیادتیوں میں مستعمل ہے جیسے زندین جو مضارع ہے زدن کا بعض محققین کی رائے میں خواہ بندہ کا نون بھی اسی قسم کا ہے نظامی رح شعر درین رہ چون خواہندہ بسے ست و نیارو کے یاد کا بنجا کے ست اسکی تحقیق بنبط کے ساتھ بیان مصدر میں گجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ کہیں عربوں کے قدم بقدم چلتے ہیں جیسے چاروہ اور یہ اسمای اعداد خواہی مفرد ہوں خواہی مرکب ان پر ہم قبل مضموم کا زیادہ کرنا تعین محل پیدا کرتا ہے اور اُس میں معنی فاعلیت پیدا ہو جاتے ہیں جیسے یکم دوم سوم چہارم و چہار دہم و بست و چہارم یعنی چیزیکہ قائم است باو و ست و اثنین و ثلاث و غیرہ لیکن بوجہ ثقات تو الی ضمات دوم کی ہم فتح ماقبل کے ساتھ اکثر مستعمل ہے جیسے

ترکیب ضربی
وضعی کا کیا
پانچ مرد ہزار
اسپ

ترکیب ضربی
یکم دوم سوم
چہارم

اولیٰ

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

اس کے پانچ مرد ہزار

تعالیٰ و نلوئی کا شعر ہے شعر بالجملہ دگر با خودم از خویش حدیث است کہ از صدق و صفایا یہ دہد صبح
دوم را بہ مولوی معنوی قدس سرہ فرماتے ہیں ^{۲۸} شعر او گمان بردہ کہ این دم خفہ ام پستے خبر
زان کوست و ز خواب دوم کہ بھی قابل مضموم بھی آتا ہے و شیخ آذری سفر اینی شعر اے خط
اول شب رازدہ بر صبح دوم بہ ابروت چشم سیر کردہ بخون مردم بہ مولوی معنوی ^{۲۹} شعر زیبا ان لطن
یکے لطن سوم کہ در گرد و خرد با جملہ گم کہ بھی اس سیم کو حذف بھی کر دیتے ہیں ملا میرزا خاری کا شعر ہے
شعر چون در شبنم محرم زانو آن شہ مکر م بہ تارخ مولدش ہم آمد شش مخوم بہ اسے در ششم محرم۔

جانتا چاہیے کہ دو اور نہ بین و او اور ناقصا تمام حرکت و استقلالیہ کلمہ کے لئے لائی گئی ہے اصل ان
دونوں حرفوں کی ان لفظوں میں عدول و اختلا ہے مثل واو و ہاے چو و چ کے جیسے ظاہر ہے یہ واسطے
وقت لحوق کلمہ آخر دو گو نہ و سگانہ چگونہ کی طرح کہتے ہیں مگر بعض وقت بضرورت ہر دو حرفوں کو
ظاہر و ثابت بھی کر دیتے ہیں نظامی رح کا شعر ہے شعر دو پیلان خرطوم در ہم کشان بہ زہر دو یکے
پر و خواہد نشان بہ فروسی رح شعر نگوید کہے جز بہ بدنام من بہ نباشد بہر دو سر اکام من بہ ولہ نشینم
بہر دو پیادہ بہم چستے تازہ داریم روے درم بہ داستان تخت نشینی بہرام میں کہتے ہیں شعر
سے لعل پیش اور اسے روز بہ بہ چو شد سال گویندہ بر شصت و سہ بہ الحمد للہ رب العالمین نکرہ کا بیان
یہاں ختم ہو گیا سر دست جو تحقیق اس بحث کے متعلق سمجھ میں آئی لکھ دی اب معرفہ کا بیان شروع ہوتا

هو الملهم بالصوا

المع

معرفہ ایک معین چیز کا نام ہے یہ منقسم ہے علم اشارہ ضمیر اسماء موصولہ اور جو انکی جانب مضاف ہو
اور مستاد اہر۔

آول علم یہ کسی شخص یا جگہ یا چیز کی پہچان کے لئے علامت ہے جیسے زید دہلی رخس اور
اسامی کتب کو بعض نے اعلام اجناس مانا ہے۔ بعض دورانہ لیشون کے نزدیک اسامی اجناس
ہیں یہی قول محقق ہے خصوصاً زبان فارسی میں کہ یہاں کوئی ضرورت لفظیہ داعی اس امر کی نہیں
کیا معنی کہ اعراب و بنا مختص بزبان عربی ہیں تو ثبوت عدم انصاف اسامہ کے لئے خواہ مخواہ کی
علمیت کی جانب یہ ضرورت لفظیہ داعی ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب واضح رہے کہ اعلام کی

دوم را بہ مولوی معنوی قدس سرہ فرماتے ہیں
ان سیم کو حذف بھی کر دیتے ہیں
واو اور ہاے چو و چ کے جیسے ظاہر ہے یہ واسطے
وقت لحوق کلمہ آخر دو گو نہ و سگانہ چگونہ کی طرح کہتے ہیں

معرفہ کی تعریف
اور اس کے اقسام

علم کا بیان
اسامی کتب کو بعض نے اعلام اجناس مانا ہے
یہی قول محقق ہے خصوصاً زبان فارسی میں کہ یہاں کوئی ضرورت لفظیہ داعی اس امر کی نہیں
کیا معنی کہ اعراب و بنا مختص بزبان عربی ہیں تو ثبوت عدم انصاف اسامہ کے لئے خواہ مخواہ کی
علمیت کی جانب یہ ضرورت لفظیہ داعی ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب واضح رہے کہ اعلام کی

تنگیر سے اُنکے اوصاف مشہورہ کا افادہ ہوتا ہے جیسے شعر قرینا بایکہ تا از فضل حق پیدا شود
بایزید جیسے درخسان یا اولیے درقرن ۴

دوسرا اسم اشارہ یہ حقیقت میں آنکھوں کے سامنے نظر آتی ہوئی شے کو دور یا نزدیک سے دکھلا دینے کا نام ہے۔ دور یہ محسوسیت اعم ہے اس سے کہ بالذات ہو یا بالعرض پھر یہ ہر دو اعم ہیں اس سے کہ بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ۔ محسوس بالذات بلا واسطہ سے ہماری یہ مراد ہے کہ جب شے سامنے بصر کے ہو پھر اسکی محسوسیت میں کوئی جالب منظرہ باقی نہ رہی جیسے آفتاب کی دھوپ چراغ کی موڑ اور محسوس بالذات بالواسطہ کو فقط سامنے بصر کے ہونا کفایت نکرے کسی اور واسطہ کی بھی ضرورت ہو جیسے الوان کہ مع سامنے بصر کے ہونے کے بوسیہ روشنی دیکھے جاتے ہیں۔ پس اس سے معلوم ہو گیا کہ ایسی شے جبکی محسوسیت میں اصلاً واسطہ نہ ہو نظر نہیں آتی کیا معنی کہ محسوسیت ایک امر ممکن ہے اور ممکن کے لئے کوئی علت چاہیے قال بحر مقام العلوم العقلیۃ والنقلیۃ لفلک اکمال الشمس لمنجلی مولانا عبد العالی قدس سرہ فی بعض حواشیہ فی اعتبارہ القسم الاول من المحسوس بالذات (اے مالا یکن فیہ الواسطہ اصلاً) نظر فان المحسوسۃ امر ممکن فلا بد لثبوتہ لشیء من عللہ وہی الواسطۃ فی الثبوت فلا معنی لنفی الواسطۃ فی الثبوت کسوا سطرے کہ ضو ہے مثلاً جسکو سب محسوس بالذات بمعنی لا واسطہ فی محسوسیتہ اصلاً مانتے ہیں سو وہ بھی جب تک مشیر کی آنکھوں کے سامنے نہ ہو معہذا ص بصر مشیر یعنی بینائی اسکی بھی جب تک صحیح نہ ہو وہ ضو جسکو محسوس بالذات جانتے ہیں ہرگز محسوس نہ ہوگی پس اسن سے معلوم ہو گیا کہ کسی شے کا محسوس بلا واسطہ ہونا ممکن ہے۔ اور محسوس بالعرض وہ ہے کہ اُن پر ص بصر بالکل واقع نہیں ہوتی چونکہ وہ خارج میں بالاستقلال نہیں کیسے ضمن میں ہونے کے موجود ہے اور اسکو محسوس بالذات کہنے ساتھ علاقہ قویہ اور تلبس خاص ہے اسوجہ سے اہل عرف اسکو محسوس بالذات جانتے ہیں جیسے اجسام کہ بواسطہ الوان مبصر ہوتے ہیں اشارہ ایسی شے کی جانب بھی حقیقی ہوتا ہے۔ اگر غور کیجیے تو انوار و اضواء کا بھی مطلقاً محسوس بالذات ہونا سمجھ میں نہیں آتا بلکہ اضواء وغیر اضواء میں بدولت اضواء کے الوان ہی مبصر ہوتے ہیں جیسے دھوپ کے وقت محض چوین بغیر نظر ڈالنے درو فیو ار آسمان زمین کے ہرکو کوئی شے نہیں

اس اشارہ کی تعریف

محسوسیت کی تحقیق اور اسکی اقسام

محسوس بالذات بالواسطہ

۱۔ اے مادہ واسطہ
۲۔ ثبوت
۳۔ العرف
محسوس بالعرض

انوار و اضواء کی محسوسیت بالذات میں کلام ۴۰

دکھائی دیتی ایک خلا ہی خلا معلوم ہوتا ہے اور جو نظر آتا ہے وہ یہی درو دیوار عالم بخار کی رنگت ہے۔ مثلاً اسی زمین کا دن کی وجہ سے مین زرد زرد اور شب کی چاندنی مین سفید سفید دکھائی دیتا خصوصیت ان ستاروں کے انوار کی ہے۔ قمر کی زردی آفتاب کی زردی مرتخ کی سرخی عطارد کی کبودی زحل کی سیاہی بھی اسی خصوصیت اجرام پر دانی ہے جیسے کسی نے کہا ہے قطعہ زحل سیاہ بود صندلی بود برجیں بود رنگ لعل بود سبرخ گود بہرام بود آفتاب بود زرد وزہرہ ہست سپید کبود رنگ عطارد قمر زمر و قلم پس معلوم ہوا کہ یہ انوار خارجی انوار داخلی یعنی البصار کی طرح البصار مین سفیر محض ہیں۔ جانتا چاہیے کہ اشارہ حسیہ امتداد مطلق مہوم کا نام ہے جو مشیر سے ٹکرا کر مثلاً الیہ تک پہنچے تخصیض اس امتداد کی خطی و سطحی و جسمی کے ساتھ باعتبار حالات مشیر و مشار الیہ ہے جیسے اگر جانب مشیر نقطہ مانا جائے اور مشار الیہ بھی نقطہ ہی ہو تو نقطہ مشیر حرکت اشاری سے امتداد خطی حاصل کرتا ہوا نقطہ مشار الیہ پر منطبق ہو جائیگا اور اگر مشار الیہ خط ہے اور خط بھی جانب غیر ممتد نقطہ مشیر بوجہ تقابل خطی کشایش تدریجی طولی سے خط بنکر اپنی حرکت سے امتداد سطحی حاصل کرنا خط اشارہ کی جانب غیر ممتد منطبق ہو کر شکل مثلث کی پیدا کرے گا جس کا اس نقطہ مشیر اور قاعدہ خط مشار الیہ جانب غیر ممتد ہوگا اگر غیر ممتد جانب نہ لجاوے بلکہ خط کی جانب ممتد مشار الیہ ہو تو وہی صورت ہوگی جو نقطہ سے نقطہ کی جانب اشارہ کرنے سے ہوئی تھی لیکن فرق اتنا رہیگا کہ امتداد خطی اس اشارہ کی طرف خط مشار الیہ مین نفوذ کرتی ہوئی دوسری طرف اسی خط مشار الیہ کے پہنچے گی چونکہ نقطہ بعد اور امتداد کسی جہت مین نہیں رکھتا فقط انطباق پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر مشار الیہ سطح جانب غیر ممتد ہے تو نقطہ مشیر دونوں عرضی و طولی کشایش تدریجی سے سطح اور حرکت اشاری سے جسم بنتا جانب غیر ممتد سطح مشار الیہ پر منطبق ہو کر شکل مخروطی حاصل کرے گا جس کا اس نقطہ مشیر قاعدہ جانب غیر ممتد سطح مشار الیہ اور اگر سطح کی جانب ممتد مشار الیہ بنائی جائے تو بعینہ جانب ممتد خط کے مشار الیہ کی شکل پیدا ہوگی کہ واسطے کہ سطح اپنی جانب ممتد مین سوائے ایک بعد کے نہیں رکھتا البتہ فرق اس قدر ہوگا کہ خط مین بعد ثانی یعنی امتداد عرضی نہیں ہے تو فقط انطباق پر اشارہ ختم ہو جائیگا یہاں سطح مین بوجہ موجودگی امتداد عرضی سطح کی دوسری جانب تک نفوذ کرے گا اور اگر مشار الیہ جسم ہے تو بھی ظاہر شکل اس امتداد کی ایسی ہی ہوگی جیسی جانب غیر ممتد سطح کو مشار الیہ بنانے سے ہوتی ہے

زمین و قمر و کائنات
مین زرد اور شب
مین سفید نظر آتا
بوجہ خصوصیت
اجرام و کائنات
اشارہ کے حالات

لیکن فرق یہی ہوگا کہ سطح چونکہ بعد ثالث یعنی استداد عمقی نہیں رکھتا ہے فقط انطباق جائب غیر مستد سطح سے اشارہ ختم ہو جائیگا اور جسم چونکہ بعد ثالثہ کو محتوی ہے اشارہ اس جسم مشار الیہ کے جزو جزو میں نفوذ کر جائیگا غرض فقط مشار الیہ کے اختلاف حالات پر نظر کرنے سے یہ چھ احتمال پیدا ہوتے ہیں اگر یہی اختلافات ستہ جانب مشیر بھی اٹھائے جائیں تو چھ چھکے ($6 \times 6 = 36$) چھتیس صورتیں پیدا ہوں گی۔

اشارہ جسمین
سب متخی ہو جائیگا

نظر نہ کیا جائے

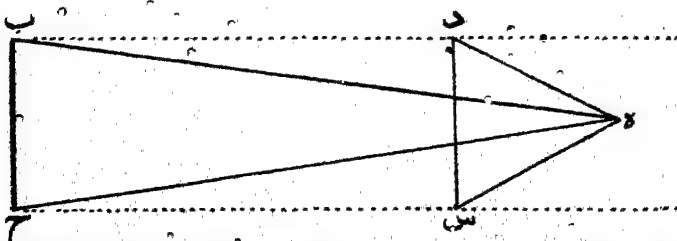
یہ بھی واضح رہے کہ یہاں جس سے مخصوص حس بصیر مراد ہے یعنی جس شے کی جانب اشارہ کیا جاتا ہے اسکو چشم بنیاد کا دیکھنا ممکن ہو پس اب اگر اندھا کسی کی جانب فقط اسکی آواز کے پتہ پر اشارہ کرے اشارہ حسیہ ہی کہلائیگا اور یہ بھی جانتا چاہیے کہ جس طرح حرکت اشاری سے امتداد پیدا ہو کر مشار الیہ محسوس ہوتا ہے منطبق ہوتا ہے یہی حال بعینہ امتداد نظری کا ہے کہ ساتھ ہی ساتھ بلکہ ایک قدم آگے آگے اشارے سے چکر منظور و مبصر پر منطبق ہو جاتا ہے لیکن نظر بجز شفات جسموں کے نفوذ نہیں کرتی اشارہ سب جسموں میں نفوذ کرتا ہے اور مدارج محسوسیت کے مدارج انطباق کے موافق ہونگے یعنی منظور کے جتنے حصہ پر اشعہ نظر کا انطباق ہوگا اسقدر محسوس ہوگا اسیوجہ سے اجسام کثیفہ کا سطح ظاہر اس میں بھی جب قدر سامنے نگاہ کے ہو محسوس ہوتا ہے اندرونی اجزا اور پیچھے کی جانب محسوس نہیں ہوتی کسواسطے کہ انطباق حقیقی بالذات بلا واسطہ نور نظر کو آن اجزا کے ساتھ نہیں ہے۔

ایک ہی چیز نزدیک سے
دیکھی اور دوسرے
چھوٹی کیون نظر
آتی ہے

اور یہی بات کہ ایک ہی مقدار اور ایک ہی طرح کی انطباق والی دو شے کا نزدیک سے بڑی اور دور سے چھوٹی نظر آنا زاویہ نظر کے بڑے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہے چنانچہ مشاہدے مثلاً ایک مقدار کے دو خط ب ح اور د س کو ایک نقطہ لا سے نزدیک و دور مختلف مسافت پر محاذات میں متوازی کھڑا کر کے ہر ایک خط کے ساتھ دو خط لا ب اور لا ح اور لا د اور لا س ایسے ملا دیں کہ جس سے دو مثلث متساوی الساقین پیدا ہو جائیں اور دونوں خط متوازی متساوی المقداریں کے قاعدہ بن جائیں تو مثلث لا ب ج کا قاعدہ خط بعید واقع ہے مثلث لا د س کے ج کا قاعدہ خط قریب ہی اندر آ جائیگا تو زاویہ راس مثلث لا ب ج نسبت زاویہ راس مثلث لا د س چھوٹا

ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حکذا



اہم اشارہ قریب
اور اہم اشارہ دور
کا بیان

اور موجود فی الذہن پر اشارہ کرنا جسکو اشارہ عقلیہ کہتے ہیں جیسے مجردات کی جانب اشارہ کرنا مجازاً ہوا اگر اشارہ
غرض اگر اشارہ الیہ قریب ہو بوسیدہ لفظ این اگر بعید ہے بذریعہ لفظ آن کے اشارہ کیا جاتا ہے۔ فردوسی رح کا
شعر ہے ہست شہزادے کے برابر آری و شاہی وہی ہ کے برابر یا ہماہی وہی ہ نہ بآنت مہر و نہ بآنت کین
کہ بہ وان توئی اے جہان آفرین ہ بعض اساتذہ سے سموع ہے کہ این و آن میں کوئی فرق نہیں ایک کو
دوسرے کی جگہ جہان چاہیں استعمال کر سکتے ہیں جیسے شہزادے نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من ہ
وین منم کا نذر میان خاک و خون بینی سبرے ہ یعنی اگر این و من باشم الغم و آن منم کا نذر میان الغم کہہ دیا
جائے باعتبار معنی کوئی خرابی نہیں انتہی حق یہ ہے کہ نکات معنوی اس واسطے سے مہمل ہوئے جاتے
ہیں کہ واسطے کہ یہاں اسمائے اشارہ میں بعد و قرب کا لحاظ نہ کیا جائے تو اس لیل گلستان فصاحت
کا چیمہ بلاغت سے خانی رہ جاتا ہے کیونکہ یہاں آن نے بتلادیا کہ روز جنگ پشت دکھلائی جو ایک
صفت مذمومہ بہنے چیمہ سے بہت بعید ہے اور این نے جتلا دیا کہ خاک و خون میں ملنا میدان کے
نہ ملنا مجھ سے قریب ہے کہ یہ نعت حمید ہے ثانی تفرقہ کے لئے یوں کہہ دینا مفید ہو گا کہ شعر مشہر
بین این کو بجائے این اور این کو بجائے آن رکھ دین اور آن سے بعد تعظیمی و قرب تحقیری جنس پر
اہل معانی کے نصوص دال ہیں مراد کئی جگہ وہی خوبی و صف ثانی و اسارت اول حاصل ہوگی کیونکہ
کہ یہ بھی بر تقدیر لحاظ قرب و بعد اسمای اشارہ ہے ثانی اسکا منکر ہے پھر یہ قول ثانی کے منسید ہونا
محض وہم ہی جانتا چاہیے کہ یہاں قرب و بعد امتداد فاصل بین المشرق و المشرق الیہ کی کمی زیادتی کا نام ہے
اور یہ کمی و زیادتی امور اضافیہ میں سے ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسکا حال ضمن میں بیان رقم کے بیان
ہو گا اور اسکی کوئی حد معین نہیں جس سے ہم حکم لگا دین کہ یہاں تک اشارہ قریب ہے یہاں سے
بعید بعض وقت باوجود کمی امتداد و قرب فاصل عدم ظہور کی وجہ سے اشارہ بعید کیا جاتا ہے بعض
وقت باوجود غایت بعد کمال ظہور کی وجہ سے آلہ اشارہ قریب پر حرف تصغیر بڑا کر جو برائے اشعار
صغیر فاصل ہے اینک کہہ دیتے ہیں سعدی رح شعر اگر شہ و در را گویند شب ست این ہ بیا یگفت
ایک ماہ و پروین ہ یعنی کہہنا چاہیے کہ یہ بوجہ اند اور تارے کیا معنی کہ چاند اور تارے ایسے کھل رہے
ہیں کہ کوئی شے انکے دیکھنے میں حائل نہیں ایسے قریب ہیں کہ ہتیلی پر دھرے ہیں۔ اور نیز یہ قرب
و بعد امتداد مکانی و امتداد زمانی دونوں میں ہوتا ہے مثلاً ہمارے سامنے کچھ نزدیک و دور فاصلے

ہم اشارہ قریب

قریب و دور

سے دو کتابیں الگ الگ رکھی ہوئی ہوں ہکو نزدیک کی کتاب منگوانی منظور ہے لانے والے نے
دور کی کتاب اٹھائی تو کتاب کی جانب اشارہ کر کے کہیں گے آرا بگزار این را بسیار یہ مثال قرب و بعد امتداد
مکانی کی ہے اس طرح ہم واقعہ حضرت یوسف علیہ السلام و حادثہ جناب سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی نسبت باہمی بیان کریں تو این حادثہ ازلان واقعہ ازلہ عظیم ست کہیں گے یہ امتداد زمانی کی مثال
ہے اس عمومیت میں ایک مصغره بھی شریک ہے لیکن حرف تصغیر کے الحاق نے اسکو ذکر اشاریہ سے
بے نیاز کر دیا گویا بجائے اشاریہ ہی کات تصغیر ہے پس اتنی بات میں یہ مصغره اپنی اصل سے متاثر
ہے مثال قرب بمکانی کی جیسے وہی ایک ماہ و پروین مثال قرب زمانی کی عونی نکلتے ہیں شعر
ایک بزبان رسانم از دل و تا داغ کنم دل سنازا و اسکا مخفف نک بھی منتعل ہے مولانا نے رحم
مہد کی سلیمان علیہ السلام کو جواب دینے کے داستان میں فرماتے ہیں شعر گویا بطلانست و نحو
کردم و نک نہادم سرچر از گردنم و یاد ہے کہ اسماء اشارہ اپنے اشاریہ کے ساتھ جمع ہو جائیا
کرتے ہیں بخلاف ضمائر کہ وہ اپنے مرجعوں کے ساتھ نہیں جمع ہوتے جیسے آن مرد و این زن کہتے
ہیں اور مرد نہیں کہتے ہاں تقدم و مائر اپنے مرجعوں پر خصوصاً فارسی میں مطلقاً جائز ہے سعدی
کا شعر ہے شعر عجب گزرد و نفوسش و عند لیب غراب قہم شش و اور تعاکس مصرعین مردی نیز
عونی کا شعر ہے شعر شمال تو نویز نور سان چین و زبان کلکش ازان گشت گلستان نرگس و
اسماء اشارہ جب اپنے اشاریہ کے ساتھ ہوتے ہیں تو علامت جمع ان اسماء پر نہیں آتی اشاریہ
پر لاحق ہوتی ہے جیسے آن کسان و این کتابا اسواسطے کہ جب اشارہ اور اشاریہ ایک جگہ جمع
پڑتے ہیں بسبب اتحاد کے بمنزلہ شے واحد کے بنجاتے ہیں اگر یہ اسماء اشارہ بغیر اشاریہ کے
تہا ہوں علامت جمع انہیں پر لائی جائیگی جیسے آنان و اینان اکثر ذوی العقول کے لیے آہنا و تہا
اکثر غیر ذوی العقول کے لیے شعر شراب لعل کش و رو بہ منہ جبینان میں و خلاف مذہب آنان
جمال اینان میں و اشارہ اور اشاریہ کی ترکیب کو اتصافی کہنا عموماً میری پسند نہیں کسواسطے کہ
صفت ذات کی عوارضات سے ہوتی ہے جیسے اسکی کوئی کیفیت یا خاصیت وغیرہ اور ترکیب
فارسیہ میں خصوصاً کیونکہ اس میں ایک فک علامت اتصاف کی قباحت اور بڑھکر ہے پس یہی بہتر
ہے کہ اس ترکیب کو بدل منہ کہا جاوے یا تمیز منہ کسواسطے کہ اسماء اشارہ مبہات

اسما اشارہ اور
اشاریہ پر لاحق ہوتی ہے
اسکی کوئی کیفیت یا خاصیت
وغیرہ اور ترکیب فارسیہ میں

اسما اشارہ اور
اشاریہ پر لاحق ہوتی ہے
اسکی کوئی کیفیت یا خاصیت
وغیرہ اور ترکیب فارسیہ میں

اسما اشارہ اور
اشاریہ پر لاحق ہوتی ہے
اسکی کوئی کیفیت یا خاصیت
وغیرہ اور ترکیب فارسیہ میں

نظام کی تحقیق

دی پیر و پیر
اور ہم کا بلا لایا

سے ہیں والد تعالیٰ اعلم۔ نکات فارسی کے دانا بہار فرزانہ فرماتے ہیں کہ ایم بالکسر اشارہ قریب کے لیے موضوع ہے اسکا استعمال ماسوا الزمۃ ثلثہ روز و شب و سال کے غیر مسموع میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کسی طرح دل کو نہیں بھائی مان یہ بات سمجھتا ہوں کہ یہ مستقل ظرف ہی دمی و پار و پیر کی طرح جیسے اردو میں آج اور کل اور اب اور پرسوں۔ لیکن فرق اتنا ہے کہ دمی چار پریر جائز الاتصال ہیں اور لفظ اُم الزمۃ ثلثہ سے منع الانتقال اسوجہ سے ضمایر متصبلہ کی طرح تحقق میں غیر مستقل سمجھا جاتا ہے مولوی معنوی قدس سرہ شجرائے زنان با جلفک کان میدان روید و تاز بخش شاہے شہ شادان شوید و آنچنانکہ پار مروان را بسید و خلعت و ہر کس از ایشان زر کشید و ولہ شعہ بردشاہ شعہ سوس شہ پارہ برامید خشتش و احسان پارہ و ولہ شعہ جنگ میکردند جمالان پریر و تو مکش تا من کشم حلس چو شیر و شاید کیکو اپنے اردو ترجمہ سے یہ شبہ پڑے کہ امروزمسال و امشب کو اس روز اس سال اس رات بھی کہتے ہیں حالانکہ اردو میں جیسے اس سال کہتے ہیں ویسے ہی اس سال بھی کہتے ہیں ورنہ ترجمہ اُنکا آج کا دن آج کی رات اب کا برس ہے۔ پس آج اور اب مستقلہ ظرف ہیں نہ اسم اشارہ دوسری خرابی یہ ہے کہ اشارات میں قریب و بعد اضافی ہوتا ہے نہ کہ این ابھی کے زمانہ کو ان سے اخیر کے زمانہ کو کہیں بلکہ ہم حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ کو ان کے ساتھ اشارہ کریں پھر حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام کے زمانہ کو نسبت اُس زمانہ کے قریب خانکرین کے ساتھ اشارہ کر سکتے ہیں یہ بات اُم میں متصور نہیں خاص ایک معین وقت پر بولا جاتا ہے جیسے ظاہر ہے غرض میں نے بہ نیت تشیخ اذمان مبتدیان مقتضای قیاس کو ذکر کر دیا کہ اُم کا ان وجوہات سے اسم اشارہ قریب ہونا سمجھ میں نہیں آتا لیکن چونکہ قائل اس قول کا ایک بڑا وسیع النظر فاضل ہے اسکی تصحیح قول میں ایک تاویل کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ بعض اساتذہ قدیم کے کلام میں لفظ ایہہ بجاتے ہیں یعنی اسم اشارہ قریب کی جگہ بولا گیا ہے۔ خاقانی شروانی فرماتے ہیں شعر پس گو کاہمہ ہمہ آدمی اندہ آدمی نیست شیطان شیم ست و یعنی پس گواہین ہمہ آدمی ہستند انہ ولہ شعر ایہہ گو کہ آسمان اہل بزوان نمی دہد و اہل چونا مد از جدم جمیع گناہ آسمان و یعنی این مگو کہ آسمان لایق و شایستہ کسان بیرون نمی آرد اسے پیدانمی کند انہ پس اس لفظ میں جہان تک خیال کیا جاتا ہے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ یہ لفظ سبیل و مرید علیہ لفظ این کا ہے یعنی بقاعدہ تبدیل ہم بانون این سی ایہم بنا اور اسپر

ایہہ بجاتے ہیں
معنی چو چونظام کی
حقیقت کی

ہائے محقق کی زیادتی سے ائمہ کہنے لگے جیسے کام ہے کامہ وغیرہ لیکن متاخرین نے دیکھا کہ یہ مبدل
یعنی ائمہ خلاف اصل ہے جہاں تک ہو سکے اس میں تخفیف کرنی چاہیے تو جیسے متقدمین نے اس مبدل کے
مزید علیہ کو اپنے کلام میں استعمال کیا انہوں نے اسی مبدل کے تخفیف کو یعنی تخفیف حرف علت کے ساتھ
جو بجائے وعامہ زائدہ واقع ہے حذف کر کے ائمہ کو اپنے کلام میں برتاؤ عرض اس مبدل کی دونوں طرفین
رواج پائیں مگر حالت توسیعی یعنی ائمہ تخفیف کے ساتھ متروک فریقین رہی اور نیز لفظ میں چونکہ تخفیف لگائی
تھی معنی میں یہ تخفیف کی کہ استعمال لفظ ائمہ کو ازمنہ ثلثہ روز و شب و سال کے ساتھ مقصود رکھا اور حضرت
بیدل رحمہ اللہ نے شام و صبح پر بھی استعمال فرمایا ہے بعض وقت اشب کا اطلاقی شب گزشتہ پر بھی
آتا ہے کس لیے کہ شب گزشتہ آج کے دن کی (جس میں اسکی حکایت کرتا ہے) تابع ہوتی ہے نظیری
کا شعر ہے شعر تاروز مکیدم سر انگشت حلاوت و زلال قنم کہ اشب ز شکر خند شکستم و امیر خسرو شاعر
تو شبانہ می نیائی بہ برکہ بودی اشب کہ ہنوز چشم مست اثر خار داد و جس طرح شب بقرینہ مقالہ
معنی دی شب آتا ہے۔ نظیری کا شعر ہے شعر آنکہ شب داد تو بہ ام ز شراب و اشبم باز دیدت و خراب
اے آنکہ دی النہ بعض وقت مجازاً امروز کو معنی زمانہ حال متبع کرتے ہیں شاپور کا شعر ہے شعر
ہوا خوش است چو طائوس گلستان مست و جہان از دست کہ امروز در جہان مست است و عرفی شعر
دیوانگی محبت تو بہ کامروز سلمت مارا و چنانچہ فقط روز معنی مطلق زمانہ و وقت بولا جاتا ہے صاحب
شعر شبے کہ جلوہ کندے بجام ماصائب و سیاہ روز نگر و چراغ ہستی ماہ سپاہ روزین اگر روز
معنی مطلق وقت نہ لیا جائے بلکہ روز کو اپنے حقیقی معنوں میں رکھیں پھر چراغ کے ساتھ اور وہ بھی
شب میں کیا بنا سبت ہوگی۔ اسی طرح آبرو سے متاخرین شیخ علی خرمین کا شعر ہے شعر روزیکہ
حجت از خلق خواہند در قیامت و ربے تو حجت ماست اے قبلہ گاہ حاجت و ورنہ قیامت کا تو ایک
ہی دن ہے پھر تو یکہ کہنا کیونکر درست ہوتا۔ اسی طرح نظامی ج فرماتے ہیں شعر بروز جانی و نوزادگی
و نوم لاف پیری و افتادگی و فردوسی ہم حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں فرماتے ہیں شعر
ہمہ مردم مصر پیر و جوان و ہمہ شان بدل در ہمیز فلکان و کہ اے کاش این بندہ بخیریدے و شب و
روز ہر روزے دیدے و اے ہر وقت دیدے۔ واللہ تعالیٰ شانہ اعلم بالصواب۔

شب کا اطلاق
شب کا اطلاق
شب کا اطلاق

روز یعنی مطلق
وقت زمانہ

شب کا اطلاق
شب کا اطلاق

کے ساتھ بطور راز اور بھید کے اپنے مرجع کو بتلاتا ہے بسبب اسنی اختصار تکرار بیان کے وقت بجای
اُس مرجع یا مقدم کے اسکیولائے ہیں جیسے نظامی رح شہر شبہ از کار دار او پیکار او و سخن راند و بھید
در کار او و بعض وقت یہاں تک اختصار مد نظر ہوتا ہے کہ اس ضمیر کو عبارت سے حذف بھی کر دیتے ہیں
فقط اُسکے منوی مراد ہونے پر کفایت کرتے ہیں اور یہ عمل ضمائر مرفوع و منصوب و مجرور سب میں جاری
ہے اول جیسے سعدی رح فرماتے ہیں شہر گفتم کہ گلچہ پچیم از باغ و گل دیدم و مست شد بوی و
اپے مست شد مثنائی یعنی حذف ضمیر منصوب مولوی معنوی ^{۱۱۱} شبہ رح وان یکے افشاں گرد از رخت او و
وان یکے بوسید پیش را ورو و اسے رویش را مثال مجرور کی جیسے سعدی رح کا شعر ہے شہر دیدہ سعدی و
دل ہمراہ تست و تانہ پنداری کہ تنہا ہے روی و یعنی دیدہ سعدی و دل او۔ ہمیں بطریق راز اور بھید
اسیئے کہا کہ تانہ الجملہ اس اسم کی وجہ تسمیہ معلوم ہو دراصل یہ امر درست ہے کہ سوا سطر کے من و تو گو کہ
اخض الخواص ہیں لیکن نسبت نید عمرو کے ان میں ایک گونہ خفا ہے کیا معنی کہ ہر شخص من و تو بننے
کی صلاحیت رکھتا ہے چنانچہ کوئی شخص آپ کو خط لکھے اور بجائے نام یہ لکھ دیوے کہ اس خط کا لکھنے والا
میں ہوں آپ اسکی طرز تحریر اور صورت خط سے آشنا نہ ہوئے تو آپ کیونکر تعین کر سینگے کہ فلان ہو
اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جابر رضی اللہ عنہ کا دروازہ پر سے بوقت دریافت ان کہنا
بوجہ ابہام جواب پسند شریف نہ آیا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم جواب میں انا انا فرمایا یعنی میں تو میں
بھی ہوں اس سے کیونکر تشخیص کر سکتے ہیں کہ تم فلان ہو بخلاف اَعلام کہ وہ مشترک ہی کیون نہ ہوں
اسقدر ابہام ان میں نہیں ہوتا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ یا اس تسمیہ کی یہ وجہ ہے کہ ضمائر اکثر اپنے
سابق الذکر مرجع کی جانب ناظر ہوتے ہیں یعنی منظور مقصود ضمائر انکا مرجع ہے اور وہ انکے ابہام
میں ایسا سا گیا ہے جیسے جی میں راز تخم میں درخت پس اتنی مناسبت سے کہ وہ باہم علاقہ حال و محل
رکھتے ہیں بطریق مجاز مرسل انہی کو ضمیر کہنے لگے مان و ہم جاتا ہے کہ ضمائر خطاب و تکلم پر اطلاق اس اسم
کا مجاز و در مجاز ہو سوا سطر کے لفظون میں انکا کوئی مرجع نہیں ہوتا لیکن اگر غور سے دیکھا جائے تو انکے
کمال حضور و عینیت کے ظاہر کرنے کے لئے مرجع کو ذکر نہیں کرتے ورنہ باعتبار لفظ ابہام میں کوئی
فرق معلوم نہیں ہوتا چنانچہ دیکھیے زید میگفت کہ من با خالد موافقت کنم و او با من مخالفت می ورزد
اور زید میگفت کہ او با خالد موافقت کند و خالد باوے مخالفت می ورزد و ضمیر میں اور مرجع دونو جگہ

ضمائر میں بہ نسبت
اسما سے ظاہر خفا
و ابہام مراد

ضمیر کی دو سی
وجہ تسمیہ

ضمیمہ کی تسمیہ
تسمیہ فعل میں
ضمیمہ واحد غائب
کی تسمیہ
اس کا تسمیہ

موجود ہیں مگر ایک جگہ لفظ غائب راجع کرتے ہیں لیکن بغیر نظر مزاج جو زیادہ ہے ابہام دونوں میں برابر رہے گا والد تعالیٰ اعلم۔ واضح ہو کہ ضارہ میں سب سے اول متصل ضمیر ہے اس میں بھی مرفوع اور اسمین بھی واحد غائب کی ضمیر پھر اس میں بھی فعل ماضی کی سب سے پہلے جہاں اول الاول ہے جب واضح نے ضمیر کا نام وضع کرنے سے پہلے ماضی کے صیغہ واحد غائب پر جو اول التثنيات ہے غور کیا تو دیکھا کہ یہ صیغہ جہوت مبتدا کے ساتھ (جو در اصل اس فعل کا یہ اور مصدر یا نائب بنا اب انکا ہے) ترکیب پانا ہے ہم اس فعل میں ایک شبہ کو پاتے ہیں کہ وہ اسی فعل کے بعد واحد غائب کو بتلاتی ہے جس کے سبب سے یعنی بواسطہ اس شے کے اس فعل کو واحد ابرحائب وغیرہ کے ساتھ متصف کر دیتے ہیں لیکن ظاہر میں اس کا کوئی وجود معلوم نہیں ہوتا صورت نظر سنہیت اتھی یا طن اور در و در فعل میں ایسی سمائی ہوئی ہے جیسے دل سینہ میں بلکہ جیسے بھید دل میں پس چاہا کہ اس کا کوئی نام جو زیر ہونا نہایت تامہ اس نام کی بلاغت ریز ہو نہ ارتجال خیر تو ضمیر کے لقب سے ممتاز فرمایا اور باقی ماندہ جمع غائب و جاضر و متکلم اس طرح کل منصوبات و مجورات کی ضمیر میں ہی کہنا تھی میں گو کہ اس علت اور وجہ تسمیہ سے غارنی ہیں لیکن اسی کی اخوات ساری ہیں نقل کے لئے اسی سنایت کفایت کرتی ہے۔ ہاں یہ شبہ ضرور ہوتا ہے کہ ضارہ منفصلہ از روئے استقلال و استعاضا عن الاتصال مثالیہ اسماء ظاہر کے ہیں لہذا یہ مستحق اولیت ہونی چاہئیں میں عرض کرتا ہوں کہ یہ تنگ ظاہر نظر اسی بات کو مقتضی ہے لیکن با این ہمہ بیان وجہ تسمیہ میں ضمیر ستر کو اول قرار دینا لیکھ و حق نظر ہر نبی ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ کے تینوں نوع میں نوع اسم شرف اولویت و اولیت سے محبتا رہے بعدا نزالت اقسام اسم میں اسم منظر کو بوجہ ہم ابہام زیادہ شرف ہے اور ان میں بھی قرائل و مبادی انحال کا درجہ اول ہے اسی وجہ سے مرفوعات پہلے بیان کیے جاتے ہیں پس جبکہ ہم نے اس قسم خاص یعنی اسم منظر کو مبداء کسی فعل کا بنایا اور اس کے ساتھ اس کے فعل کو اس ترتیب سے بیان کیا کہ مبداء اس کے فعل پر جو تقدم واقعی بوجہ علت و فاعل ہو نیکی تھا لفظ میں بھی باقی رہے جیسے سترید حوکت میں پس ہم نے اسی اول مرحلہ میں فعل کے اندر ایک ضمیر ستر غائب کو رابطہ و مظہر مبداء یا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قرائل چونکہ مبادی افعال و مصدر افعال ہیں اپنے افعال پر آگاہانہ تقدم واجب ہے اس طرح جب وہ باعتبار لفظ بھی مقدم ہو گئے ربط و تعلق کے لئے ایک ضمیر ان افعال سے ضرور ملتا ہے ہم تا معلوم ہو جائے کہ یہ

جو ابیہ شدہ ضارہ
منفصلہ بوجہ مشابہت
بالاسماء ظاہر
تقدم اول اولیت
کے مستحق ہیں

فعل فلان فاعل سے صادر ہوا ہے یعنی فاعل مخاطب و مکالم و غائب میں سے کون اس فعل کا مبداء بنا ہے خصوصاً جب مبادی مقدمہ جسکو اہل معرفت مبتدا کہتے ہیں غائب ہوں اس ربط ضمیر کو جو منظر صنف فاعل تھا غیبت صیغہ کے سوا غائب عن الخواص یعنی مستتر لاتے ہیں تا غیبت مبداء بخوبی مستحق ہو جائے کہ واسطے کہ اس سے ظاہر غائب قرار دیے گئے ہیں اگر غور کیا جائے نہ وہ غائب ہیں نہ حاضر نہ مکالم ایک درجہ اطلاق میں ہیں البتہ وقت بیان انکا تحقق کسی نہ کسی فرد میں ہوگا اسی وجہ سے بندہ سے گویم کہنا بھی درست ہے اسی طرح جب وہ سناد و واقع ہوئے ہیں شرف خطاب میں ہوتے ہیں چنانچہ جوں بذا کی خطابیں ضمیر میں اس امر کو مبرا کرتی ہیں لیکن استعمال انکا غائب کے ساتھ اس لئے ہے کہ غائب فرد کامل ہے اور غائب کا فرد کامل ہونا ہنسنے اپنے رسالہ زہرشت افشا میں دل کر دیا ہے ان بیانات کی یہ مختصر گنجائش نہیں رکھتا و لہذا تعالیٰ شانہ اعلم بالصواب۔ واضح ہو کہ ضمائر کا کوئی نہ کوئی مرجع و مآب ضرور ہوگا مثلاً ضمائر مفعول فاعل یا مبتدا یا خبر کی جانب راجع ہونگے اور ضمائر منصوب مفعول کی طرف اور ضمائر مجرور عام ہیں خواہ فاعل کی جانب انکار جوع ہو خواہ مفعول کی جانب لیکن ترکیب میں مضاف الیہ یا مداخل حرف جار بنے رہتے ہیں چنانچہ اسئلہ آتیہ سے انکا حال بخوبی منکشف ہو جائیگا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ مرجع کو راجع سے مقدم ہونا چاہیئے۔ لیکن فارسی میں تقدیم راجع و تاخیر مرجع جسکو اضمائر قبل الذکر کہتے ہیں عمدہ میں ہو یا فضله میں مطلقاً جائز رکھا گیا ہے اہل عرب فضله میں جائز نہیں رکھتے۔ سعدی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر جو بام بلندیش بود خود پرست و کند بول و خاشاک بر بام پست و دلہ شکم تابنافش بریدند مشک و قدح را بر و چشم خونی پر اشک و خونی شعر نظریہ بخت حسود کشاد زان او یافت و سپیدی مژدہ در بد و غفوان گریں نیز یہ امر فارسی کی خصوصیات سے ہے کہ ضمائر موصوف واقع ہو جاتے ہیں اس باب میں تخصیص ضمیر واحد مکالم کی کوئی سمجھ میں نہیں آتی شعر صلاح کار کجا و من خراب کجا و بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا و نظامی رہ شعر جو برستی تو من بست زارے و بے حجت انکھنم و لکشاے و کبھی علامت اتصاف کو بطور حذف بھی کر دیتے ہیں خواجہ جمال الدین سلمان کا شعر ہے شعر پادشا در بہار دولت من بینوا و ہستم آن لیل کہ چو حقاقت مثل من عدیم و حیاتی گیلانی شعر چنانچہ تختش دیوانہ ہست بر جاہش و بھاک پایش من ہنرمند و آرزو مند و مثال ضمیر جمع کی عبدی اشتر خانی کا شعر ہے شعر عشق گلشن

اسات نام غائب
قرار دینے کے ہیں
معاذی نہ غائب ہیں
نہ غائب نہ مکالم

ضمیر جمع
پروند ہوجاتی ہو

ضمیر مطلقاً موصوف
واقع ہوجاتی ہے
تخصیص واحد مکالم
کی کچھ نہیں

رسوائی باید نامان نہ یک گل داغ جنون بر سر مخنون زرد است ہ سولوی معنوی قدس سرہ شہر زرد را
از بانگ تو بگزاشتم ہ من تو خرا آدمی نہ پنداشتم ہ نظامی ہ شہر چہ باید رصد گاہ دارا شدن ہ
بحزیرہ وہی آشکارا شدن ہ شماریرکان اوسہ یاد سی ہ چہ گوئید چون باشد این داور سی ہ اور
شاہنامہ میں جو اوشوز تخت آیا ہے اسی قبیل سے ہے فرہنگ نگار شاہنامہ نے ضمیر و مرجع کی ایک جگہ
جمع ہونے سے او بمعنی آن کہہ دیا یہ مساحت ہے چنانچہ فردوسی علیہ الرحمہ گریوز و افرا سیاب کی
تجزیہ و تکفین کے بیان میں لکھتے ہیں شہر بخوابانڈش پس برافر از تخت ہ بگریہ فراوان براوشوز تخت ہ
اسے برافراسیاب کہ شوز تخت است ہ بعض وقت اس ضمیر جمع کی صفت کو مفرد بھی لاتے ہیں یا تو
اس لئے کہ مطابقت کا خیال نہیں کرتے یا اس صیغہ صفت کو بمنزلہ اسم جنس کے قرار دیتے ہیں
فیضی فیاضی کا شعر ہے شہر از کند کمال او چہ یابیم ہ ماہ محمدان آفرینش ہ حیاتی گیلانی شہر
یاد آن وقت کہ باد شدہ رایارے بود ہ ہر کے را بسر کوے کے کارے بود ہ اور متصل منفصل پر مشتم
ہوتی ہے متصل وہ ہے کہ کبھی لفظ سے الگ ہو کر متعل ہوا سیو جہ سے اسکو غیر مستقل کہتے ہیں
منفصل وہ ہے کہ علیحدہ بھی متعل ہو کوسوا سٹے کہ وہ مستقل بنفسہ ہوتی ہے ہر ایک ان میں سے تین
قسم پر ہے اسوا سٹے کہ ضمائر یا سند الیہ اور مسند وافع ہوتے ہیں یا مفعول یا کسی جار کے تحت میں
اگر اول ہے مرفوع کہلاتی ہے ثانی منصوب ثالث مجرور واضح ہو کہ یہ نام مجوزہ اہل عرب میں اسلئے
کہ ان کے ہاں سند الیہ اور سند کی علامت رفع مفعول کی علامت نصب مضاف الیہ کی علامت جر ہو

جدول المضمربات المرفوعة المتصلة

جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ن د	ی .	ی . د .	م	بی م
مثلاً گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم

ضمیر واحد غائب کہیں مستتر نہی ہے جیسے ماضی کی بحث میں کہیں بارز ہو جاتی ہے جیسے بحث مضارع
میں اور وہ وال ہے قابل مفتوح جیسے گند و گوئید میں اسکو اسلئے مستتر کر دیا کہ ماضی کا خاتمہ وال یا تا پر
ہونا واجب ہو پس اگر یہ وال ضمیر غائب بھی لیں پورائے دو متحد المخرج بادو قریب المخرج کے اجتماع
کی وجہ سے جو ثقلالت کہ پیدا ہوئی ہے عام ہو جاتی ہوتا چاہیے کہ ہئے ثقلالت علامہ کو محذور

ضمیر مفعول کو بھی
صفت کے ساتھ افراد
جمع میں مطابقت
شمارہ نہیں

ضمیر جمع کی نسبت

ضمیر متکلم کی توجہ

ضمیر واحد غائب
مرفوع متصل کا
استنداء برد

مٹھرایا ہے نہ ثقالت مطلقہ کو تا معترض سدن کے ماضی شد و گشتن کے مضارع گرد کو بطریق نقص پیش نہ کرے یعنی کوئی یون نہ کہے کہ اگر یہ ثقالت برمی تھی تو سستدین جو ماضی سدن کی ہے اور گرد میں جو مضارع گشتن کا ہے کس لیے اختیار کی گئی اسکی زیادہ تحقیق منظور ہو تو زبشت افشار کی بحث مطلق میں ملاحظہ کریں۔ اور جانتا چاہیے کہ ان ضمیروں کو بقدرینہ مقام مقدر بھی کر دیتے ہیں سعدی رح شعر کہتم کہ گلے چیم از باغ و گل ویدم و بست شد بیوے و نظامی رح شعر نیا و روم از خانہ چیزے نخست تو دوی بہم چیز وین چیزت و شعر البصہ باز گشتم و آمد بجانہ زود و دوباز کرد و باز بہ بست از بس ہتوا و ہاتنی رح شعر اگر من ہر ایسان شدی از سخن و نہادی مراد جہان ہیچ بن و جامی رح شعر بجائے نیل من بودی چہ بودی و زبا پوشش جن آسود می چہ بودی و اگر غور کیجئے تو تسلیم حذف جزو معتد بہ سے بلا ضرورت کلام میں نقصان ماثنا ہے حق یہ ہے کہ یہ تکلم سے جانب غیبت التفات ہے ہر بعض بشرح گلستان کا غیبت اور التفات بین عاطفہ کو فارق رکھنا بالکل بے جمل ہے۔ یہ طبع ضمیر اور مرجع میں باعتبار افراد و جمع اختلاف بھی ہوتا ہے یعنی بعض وقت باہم مطابقت کمی کا لحاظ نہیں کرتے۔ حزین کا شعر ہی شعر شکر چہ گویم اسے مرثیہ دراز دست و نگزاشتی بدست کسے اختیار من و شغائی کہتے ہیں شعر خوبان صدفان چو شغائی پسند نیست و خیزم ازین دیار بشہر و گر روم و جامی قدس سرہ فرماتے ہیں شعر پرستاران پرستاریش کردی و ہوا داران ہوا داریش کردی و نظامی رح شعر نلوک طواف لبس مان او و کمر بستہ بر عہد پیمان او

جدول ضمائر منصوب و مجرور متصل

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ش	شان	ت	تان	م	مان

جاننا چاہیے کہ ما قبل ان ضمائر متصلہ کا جو صورت اتصال ہمیشہ مفتوح رہتا ہے پس کش وکت کو کسور الاول پڑھنا جیسے اکثر ہندوستان میں مروج ہے قول مروج نہ ہے راجح یہی ہے کہ فتح کے ساتھ پڑھیں اسلئے کش اور کت اصل میں کہ اش اور کہ ات بقیاس سائر ہمزات مضمرات جو بعد اے مخفی کے تحمل حرکت کے لئے لائے جاتے ہیں بفتح ہمزہ ہے پس بعد نقل حرکت بسوے کاف ہمزہ کو اگر اس ضمیری نشانیلا یا ہم کو چہ کہ کے ساتھ وصل کریں تو وہ اے مخفی جو بضرورت اتمام

ضمائر و فو متصلہ کا
بقدرینہ مقام مقدر

بیان التفات

ضمیمہ و مرجع میں
کسی مطابقت کمی
کا لحاظ نہیں ہوتا

نہ متصلہ
من قبل
من فتح کوئی

کلمہ شل واد تو کے کلمہ پر لاحق ہو گئی تھی ساقط ہو جائیگی چش اور کش اور کت اور کم بالفتح رہ جائیگا نظامی
 شعر بہ ہر چش رس ساز گاری کند و فلک برستیزندہ خواری کند و خسرو و شعر این قدم عرصہ دزن
 ملک ہست و کم نزد سوب و گر پایہ دست و ابے کہ نزد دستم۔ امیر خسرو و شعر بیشتر جنبش این وارو گیر
 باعث بود مراد ضمیر و کم زچہ رو دست بران در شود و کین شرفم زود میسر شود و اسے در ضمیر من کہ مر از چہ
 بر آن در رسیدن میسر آید۔ غالب شعر منم کم بود و رطراز کلام و شہنشاہ پیر سپہبد امام۔ یہ تحلیل تخفیف
 بوجہ نقل حرکت موافق قیاس سبب اولویت ہے چنانچہ از پر بھی کاف اولون نافیہ لایا جاتا ہے لہذا و
 نز بالفتح پڑھتے ہیں۔ سعدی و شعر عزیزے کہ ہرگز درش سربانت و بہ ہر در کہ نہشت و بیج عزت نیت
 خسرو و شعر گرسند زانی کہ درین تگناب و نان ز ملک جے طلبی نزد اسے و چنانچہ مخفف نیز اور
 نافیہ میں ماہہ الامتیا زہی فتح قابل و کسر و قبل ہے پھر کش اور کت اور کم میں کسر و کی وجہ تشفی بخش نہیں
 نیز اولویت کا یہ بھی ایک سبب ہے کہ اور باقی مواضع میں جہاں کہیں یہ ضمیر من وصل باقی ہیں اُنکے
 قابل کو حرکت ہوتی ہے تو فتح کی ہوتی ہے جیسے قلتم قلتم کتابش کتابت و غیرہ چنانچہ
 بعض مقنین نے شین مصدق اور شین ضمیری میں ماہہ الامتیا ز کسر و قبل و فتح قابل شین کو رکھا ہے
 دوسری یہ بات کہ حذف ہمزہ بغیر نقل حرکت جس سے کش و کت بالکسر حاصل ہوتا ہے خلاف قیاس
 خیر اولی ہے لیکن کرا بالکسر اس قاعدہ سے خارج ہے اس واسطے کہ یہاں سے کوئی ہمزہ مفتوحہ حذف
 نہیں ہوا تبض وقت اس ہمزہ کو بحال رکھ کر بوجہ کسر و قبل یاے تحتانی سے بدل دیتے ہیں جیسے بیت
 و کیست میں لیکن حرکت ہمزہ کی بعض وقت اپنی حالت پر رہ جاتی ہے اور بعض وقت کیست و جیت
 کے ہمزہ کی طرح ساقط ہو جاتی ہے ہر دو کی مثالیں حضرت مولوی معنوی کے اشعار سے واضح ہے
 شعر مادرش از خشم گفتش ہن خموش و کیست افکند این شہادت را گوش و ولہ این کیست آموخت
 اسے طفل صغیر و کہ زبانت گشت و طفلی جریر و واللہ تعالیٰ اعلم۔ اسلمہ منصوبہ متصلہ ضمیر کے ولانا جائیگا
 شعر بہ ہر قانش اگر داری مسلم و بدان ماند کہ کوئی روح اعظم و ولہ مدہ شان قرض و شان نیم جبہ و
 فان القرض مقرض المحبہ و ولہ مے عشقت و ہر گوی وستی و اگر افسردگی و خود پرستی و فردوسی و شعر
 اگر استیتان بود گفتگو و بہ نزدیک منتان بود آبرو و اگر بیچ کڑی گلنے برم و بزیر پے پلستان بسپر
 سعدی و شعر در بخت آدم زان ہمہ بوستان و تہی دست رفیق سوے دوستان و او در بخت آدم مرا۔ ترکیب بخوی اس شعر

کلمہ شل واد تو کے کلمہ پر لاحق ہو گئی تھی ساقط ہو جائیگی چش اور کش اور کت اور کم بالفتح رہ جائیگا نظامی

سرخ طوطی و نافیہ
 کلام الایثار

شین ضمیری و ضمیری
 کلام الایستیناز

بعض وقت ہوا قبل ضمیر متصل کرنا
 ہونا یا تختانی سے بدل جاتا ہے

کلمہ شل واد تو کے کلمہ پر لاحق ہو گئی تھی ساقط ہو جائیگی چش اور کش اور کت اور کم بالفتح رہ جائیگا نظامی

غنائی متصلہ منصوبہ
 کی مثالیں

ترکیب بخوی شعر شہر بوستان
 در بخت آدم زان ہمہ بوستان

کی یون ہے۔ آمد صیغہ واحد غائب ماضی مطلق آمدن کا جو منجملہ افعال ناقصہ ہے۔ رفتن مصدر معروف مضارع۔ اسکا مضاف الیہ محذوف یعنی رفتنم یہ خوب حال۔ تہنی دست۔ حال۔ سوئے دوستان مضاف و مضاف الیہ بلکہ رفتن کا مفعول بہ ز۔ جارہ رابطہ۔ آن اسم اشارہ مبدل منہ۔ ہمہ بوستان مضاف و مضاف الیہ ملکہ مشار الیہ بدل اسم اشارہ مع مشار الیہ یعنی بدل مع مبدل منہ کے ز کے ساتھ مربوط ہو کر متعلق رفتن کا اور رفتنم اپنے حال اور مفعول بہ اور متعلق کے ساتھ ملکہ اسم آمد کا۔ دروغ اسکی خبر جم۔ آمد کا مفعول بہ۔ آمدن کے فعل ناقص ہونے کے شواہد نہایت ہیں گلستان میں ہے۔ دشمنان اسیر آمدند یعنی دشمن قید ہو گئے۔ دشمن اسم۔ اسیر اسکی خبر۔ مثال جمع کی فردوسی رح شہر بایران بھر دان نخواستند بان بزنان کمر بستہ بانندان و مثال مجرور متصل ضمیر ون کی جیسے کتابش قلت کا غنم۔ جانتا چاہیے کہ کبھی ان جمع کی متصل ضمیر ون کو جمع کی مفصل ضمیر ون سے استعارہ کر لیتے ہیں یعنی متصل ضمیر ون لفظاً و معنی مفصل ضمیر ون کے قائم مقام متعل ہو جاتے ہیں۔ فردوسی رح سورہ یوسف کی شان نزول میں لکھتے ہیں شہر پیر چنین گفت کا این امتان و کہ شان من شفیم برغیب دان و اے او شان رامن شفیم۔ اور محتمل ہے کہ مضاف الیہ شفیع کا ہوا میں شفیع شان ہستم۔ مولوی معنوی رح شہر از سودوزخ برنجیر گران و میکشم تان تا بہشت جاودان و در نہ رحم لحظ میں اپنے قبل سے مفصل لکھا جانا درست نہ ہوگا کش کطیح کشان من شفیم الخ اور می کشمت کی طرح کمی کشتان لکھنا چاہیے تھا عرض یہ مسئلہ جمع ضمائر متصلہ منصوبہ کی تئیں جو بجائے منفصلہ متعل ہوئیں اور ضمائر مجرورہ متصلہ کی مثالیں جو بجائے منفصلہ متعل ہوئی ہیں ہم آگے بیان کرینگے جیسے بیان شان بدیدہ فرق انک کیا معنی کہ انکے مضافون پر کمرہ اضافت کا لانا اتصال سے انفصال میں لیجانے یعنی متصلہ کو منفصلہ بنانے کی دلیل ہے بخلاف ضمائر مجرورہ متصلہ کے اسلئے کہ واحد کی متصل ضمیر ون یک حرفی ہوتی ہیں بلا استناد کسی کلمہ کے انکا تنہا آنا ممکن نہیں اسقدر استقلال ان میں پیدا ہو نہیں سکتا کہ وہ بجائے ضمائر منفصلہ اپنی جمعون کی طرح متعل ہوں اشیاء وسطے در صورت اضافت ان کے مضافون پر سے علامت اضافت وجوباً ابداً اٹھالیجاتی ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ جب کسی دو کلمہ کے سہارے اور استناد کے بغیر انکا بروز و ظہور نہیں ہوتا تو یہ دوسری شے کیلئے خود سہارا اور مستند کی بن سکتے ہیں پس ثبت اور نش کو تو است اور تواس کا مخف سمجھنا چاہیے

آمدن کے فعل ناقص ہونے پر شواہد
فردوسی رح شہر بایران
دشمنان اسیر آمدند
یعنی دشمن قید ہو گئے
ضمائر جمع متصلہ کا
بجائے مفصلہ ہونا

نامہ منفردہ
منفصلہ میں
نہیں متعل ہوتی

تو است و تواس
خود سہارا اور مستند

جیسے ترا تورا کا اور فراسن را کا مخفف ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکا بیان ضما ئر منفصلہ میں آئیگا۔
 ورنہ غیر مستند کا مستند غیر مستقل کا مستقل ہونا لازم آئیگا مولانا نے روم کا شعر ہے شاعر نے خودی
 نامہ خودوش خواندہ و اختیار از خود نشدش خواندہ۔ اسے تو اور خواندہ۔ اور کبھی یہ شیخ ضمیر متصل
 منصوب زائد بھی لائی جاتی ہے جیسے فردوسی رح پیغام سلم و تور کا فریدون کے پاس پہنچانے
 کے داستان میں لکھتے ہیں شعر بگفتش بدان بٹاہ کشتہ پسر و پیام دو بزد زند بیدا و گڑ
 اے بگفت بدان شاہ۔ ولہ چو اور ابدیش جہان شہریار و نشاندش پر خوشی تن نامدار ہے
 چو اور ابید ولہ چو شاہ آں چنان دیز برپاے جت و گرفتش سر و دست رستم بدست و امر گرفت
 سر و دست رستم۔ اسی طرح ضمیر متکلم مع الغیر متصل بھی زائد آتی ہے۔ اسکا بیان انشاء اللہ تعالیٰ
 اخیر میں آئیگا۔ اور یہ ضما ئر متصلہ منفرده اپنے مضاف سے ایسی ملجاتی ہیں کہ گویا جو ہر کلمہ مضاف
 بنجاتی ہیں بخلاف ضما ئر جمع کے کہ کبھی مفرد کی طرح اپنے اتصال اصلی پر رہتے ہیں جیسے
 مولانا جامی کا شعر ہے شعر کنیزان را بہ پیش او پیا کرد و بچد دست سرو بلا شان دو تار و ولہ
 ز شیرینی دما نشان در شکر خند و ز لعل و ز رہمہ بر موکم بند و جنگ سکندر و نورین فردوسی
 فرماتے ہیں شعر نوازش کنون من با فزون کنم و ز دلتان غم و ترس بیرون کنم و سنائی شعر
 از دست توشت بردما نشان خوردن و خوشتر کہ بدست خوشی تن نان خوردن و مولوی معنوی رح شعر
 آتش گوید ہر دو عالم آن تست و جملہ جاہانمان طفیل جان تست و کبھی انکے مضاف پر علامت اضاف
 لے آتے ہیں یعنی انکو بجائے منفصل استعمال کرتے ہیں۔ مولانا جامی شعر میان نشان چو دیدہ
 فرق اندک و بعینہ ہر یکے چون آن در یک و کبھی تنہا بلا استثناء مستقلاً نائب مناب ضمیر مرفوع بر
 متصل ہوتے ہیں۔ نظامی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر ز چینی بخود کے مودی و کہ جز صورتے نیست
 شان آدمی و اے او شان آدمی۔ امیر خسرو شعر مذمتی من و باسن بخوش و شان بزبان
 آدمی و من بخوش و اے او شان بزبان آدمی۔ غالب دہلوی شعر باسن این خشم و کین
 در بے در بے و من چنان تان چنیں در بے در بے و اے من چنان شمس چنیں۔ دائر لغا
 اعلم بالصواب۔

ضمیمہ
را کبھی لا کبھی

ضمیمہ
را کبھی لا کبھی

کبھی علامت اضافت منفصل کی طرح
انکے مضاف پر داخل ہو جاتی ہے

ضمیمہ
را کبھی لا کبھی

جدول ضما ئر مرفوع و مجرور منفصل

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
او - وے	اوشان - ایشان	تو	شما	من	ما

جیسے گفت اور یعنی گفت کے فعل ہونے کی صورت میں ضمیر مرفوع ہے ورنہ ضمیر مجرور۔

جدول ضمائر منصوبہ منفصلہ

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اورا - ورا - وکرا	اوشانرا - ایشانرا	ترا	شمارا	مرا	مارا

جانتا چاہیے کہ وے مرادف او ممکن ہے کہ ایک مستقل ضمیر ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اؤ منی کا مخفف ہو اور اؤ منی میں یاے تحتانی اسی قسم کی ہے جو بعد مدّ تین راہد ہوتی ہے جسکا بیان اضافت میں آئیگا فردوسی رح فرماتے ہیں شہر ہر آنکس کہ از راہ یزدان گشت بہان عہد اؤ منی وہان باد وشت نہ یعنی عہد او باد وشت ہر دو برابرست۔ ایضا در حمد سراید شہر از و شادمانی و زو مردی ست بہ ازویت فرونی زویت کمی ست بہ سعدی رح شہر چنویے خردمند فرخ نہاد نہ دار و جهان تاجہانت یاد بہ اسواسطہ کہ ازویت مرکب ہے از اؤ منی اور تاءے خطاب سے اسی طرح چنویے مخفف ہے چون او کے غرض اسی اؤ منی سے جب الف حذف کیا گیا و او ساکن رہ گیا تو بوجہ تغذ سکون ابتدائی اسپر حرکت فتح کی دی گئی کیونکہ وہ اخف الحركات ہے سعدی رح شہر گفت انچہ دید از کر مہاے وے بہ شہنشاہ شتا گفت برآل ٹٹے بہ اہل توران بہ نسبت او کے وے کو زیادہ استعمال کرتے ہیں اسبطرح جب ضمیر منصوبہ اؤرا پر سے الف گرا دیا جاتا ہے ورا بالفتح کہا جاتا ہے اسکو ویرا کا مخفف ماننا تعلیل و تعلیل تخفیف و تخفیف ہے را ثرا میں جو مخفف تور ہے حرکت اصلی ہے نہ عارضی اور اؤ منی میں جیسے الف حذف ہو کر و منی رہ گیا اسی اؤ منی سے و او حذف ہو کر اؤ منی بالکسر رہ جاتا ہے لیکن الف کا ضمہ بجا رہتا ہے یاے تحتانی کسرہ سے بدلہ یا گیا چنانچہ اؤ منی جمع ایشان مستعمل ہے۔ جامی قدس سرہ شہر منی دہم کہ با ایشان چہ کین دشت بہ کہ زیر خاکشان آسودہ نگر اشت بہ یعنی ان دوزن قہمون کے تخفیفی صیغوں میں بدل کیا گیا کہ جس کا اول تخفیف میں آ گیا ہے اسکی عوض حالت اولی کے ساتھ جو افراد ہے وہ مختص ہو اور جسکا اخیر تخفیف میں آ گیا حالت آخری کے ساتھ جو جمع ہے وہ مختص ہو یعنی اسکا نقصان جو تخفیف حرف اخیر سے ہوا ہے ابدات جمع سے بھرا جائے اور کاف نقصان

ضمیر واحد غائب دی
کی تخفیف لفظی اور
اسکی ضمیر جمع غائب
ایشان کی تخفیف لفظی
نہیں کی گئی ہے

جمع غائب
ایشان کا بیان

حرف اول کمالیت افراد سے غرض اول میں تکمیل مغنوی ہوئی ہے اور ثانی میں تکمیل لفظی ہے
حذف واو کو حذف اخیر اس لئے قرار دیا کہ یہاں یا سے بعد مدہ دراصل زائد جو ہر کلمہ سے خارج ہے گو کہ
ان دونوں تخفیفوں میں بمنزلہ جو ہر کلمہ اٹکو و خوب عارض ہو گیا اور نیز اشتراک السنہ پر نظر کریں یہ
امر بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے جیسے عربی میں هق اور هی پس او اور ای اوسی ہو وہی کا تبدیل ہو
اور اے ہو نہ کا ہمزہ سے بدلنا معلوم ہے اسبطرح ہندی میں وہ اور یہ اوسی ہو اور ہی کا قلب
ہے مان امر تانیث و تذکیر خصوصیات زبان سے ہے جو ہو اور ہی میں فرق ہے اور او اور ای
میں اس قسم کا مشرق نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ضمائر منصوبہ مفردہ میں سوائے او و او ویرا کے حاضر و مکمل ہیں ضیغہاے تخفیفہ کا استعمال اکثر ہے
ضیغہاے اصلی شاذ و نادر ہوتے جاتے ہیں۔ سامعانی ہمدانی کا شعر ہے شعر بسکہ عادت دل من
بمروت باشد و نگزم گر سہ انگشت ندامت باشد و آگاہ ہو جائیں کہ ضمائر منفصلہ غائبہ بحسب اصل
ذوی العقول کی ضمیر میں ہیں۔ لیکن بعض وقت انکو غیر ذوی العقول کے لئے استعارہ کر لیتے ہیں
نظامی رح کا شعر ہے شعر می کو مرارہ بمنزل پرد و سہمہ دل بزد او غم دل برد و لیکن میرے نزدیک
اس تخصیص کی کوئی وجہ نہیں ساسندہ اہل زبان سے دونوں موقعوں پر ضمائر منفصلہ کا استعمال بکثرت
ثابت ہے معہذا قیاس بھی اسکو مقتضی ہے اسی طرح ضمائر جمع بھی نظامی رح شعر مہندس بسے جوید
از راز شان و نداند کہ چون کردی آغاز شان و مگر جب انہر کوئی رابطہ وغیرہ آجاتا ہے تو اس کے اتصال
کی وجہ سے ضمائر متصلہ غیر متقلہ کے مشابہ ہو جاتی ہیں پس ان متصل ضمیروں کی طرح ذوی العقول
و غیر ذوی العقول ہر دو میں بالاتفاق انکا استعمال جائز رکھتے ہیں۔ سعدی رح شعر بترسد خردمند
ازین بحر خون و کرد کس نہ دست کشتی برون و ولہ چونما بشیرینی اندودہ پوست و چوبارش کنی
استخوانے دروشت و مثال وے کی ولہ درخری بر سر اے بہ بند و کہ بانگ زن ازوے برآید بند
و واضح ہو کہ ضمائر خواہ متصلہ ہوں یا منفصلہ ان مواضع میں متصل ہوتے ہیں کہ جہاں زبان اردو میں
لفظ اپنا بولا جاتا ہے یہ اپنے اپنے محاورہ اور خصوصیت زبان کی بات ہے اولیٰ کو بمعنی خود کہنا
میں پسند نہیں کرتا اس پر طرہ یہ کہ ضمائر متصلہ کو مخصوص کرتے ہیں یہ خلاف تفحص ہے ظہوری شعر
ہند غور ہر طرف دے ز تاریش و کران رو پر توی گرد و شکارش و سعدی رح شعر ترا کے میشود ہنیم و

اشتراک السنہ
اور ای اور ہو او
ہی اور وہ اور یہ

ضمائر منفصلہ غائبہ
غیر ذوی العقول
لئے استعمال کر لیتے ہیں

ضمائر متصلہ منفصلہ
کا ایسی ہی مثال
جہاں اردو میں
لفظ اپنا بولا جاتا ہے

کہ باد و ستائست خلاف ست و جنگ ہر سعدی ہر شعر چو بن نام مردم بڑشتی برم ہر گویم بحر غنیت اودم
 اسی معنی میں ضمائر متصلہ بھی متعلی ہو جاتی ہیں۔ نظامی فرماتے ہیں شعر چو خاقان خبر یافت از کار او
 کہ آمد سکندر بہ یکبار او۔ ولہ بدانت مانی کہ در راہ او بدان حوضہ چینیان چاہ او ہر خسرو علیہ الرحمہ
 فرماتے ہیں شعر چشم تو از عیب تو دیدن ہیست ہر از دگرے پرس کہ عیب تو چیست ہر نظامی ہر شعر
 چنان گرم کن عزم را یم تو کہ خرم دل آیم چو آیم تو ہر فردوسی ہر بہرام کی بہن سے خاقان کی سنگنی
 کرنے کی داستان میں لکھتے ہیں شعر بہ از من ندیم ترا کتھا ہے ہر بیارائے این پردہ مادرے ہر
 غرض اس معنی میں تخصیص ضمائر متصلہ کی بجائیں کبھی بحکم ضرورت ضمائر متصلہ لاتے ہیں
 مولوی معوی قدس سرہ الغریز کا ارشاد ہے شعر گفت پیغمبر صباے زید را کہی صحت اسے
 رفیق با صفا ہر گفت عبدامو منا باز اوں گفت ہر کونشان از باغ ایمان گر گفت ہر ولہ او گر زبان و اما
 اندر پیش ہر مید و دچو دیدیرانی ویش ہر ولہ روغن اندر دوغ پنهان میشود ہر ہرچہ ساز
 تو اش آن میشود ہر ولہ کہ اگر حق ست او پیداش کن ہر در نباشد حق زبون ماش کن ہر ولہ دیدہ
 عقلت بد و بیردن جہد ہر طعن ادت اندر کف طاعون نہد ہر سعدی ہر شعر اکیہ شخصے منت حقیر نمود ہر
 تاد رشتی ہنر نہ پنداری ہر اور بعض مواضع میں لفظ خود پر ضمائر متصلہ نظر تاکید فرید لاحق کرتے
 ہیں جیسے نظامی ہر کا شعر ہے شعر سخن بر بد یہ نیاید صواب ہر بوقت خودش دادہ باید جواب ہر
 اسکا بیان بحث حرف میں آویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ شانہ ہر

ضمائر متصلہ
 متعلقہ کالان بالافضل
 ہر از من ہے

لفظ خود پر ضمائر متصلہ
 لاحق نظر تاکید

مطلقہ ضمائر
 و از کا لاحق

ضمائر پر خواہ وہ متصلہ ہوں یا منفصلہ الف زائد بھی لاتے ہیں فردوسی ہر بشرن کے بحیثیت مجرمانہ
 افراسیاب کے روبرو ہونے کی داستان میں لکھتے ہیں شعر نہ بینی کہ این بد کنش ریمنا ہر فرونی
 سگالہ بھی برمننا ہر اے برمن ولہ من از بادشاہیت آباد ما ہر بزرگان فرخندہ بنیاد ما ہر
 اے آبادم اور ضمیر جمع متکلم در صورت مضاف الیہ زائد بھی لائی جاتی ہے۔ فخر المتاخرین علی چین
 کا شعر ہے شعر صف مرگان نو گر سایہ بدیا فگند ہر خار قلاب شود در بدن ماہی ہر اکو در بدن ماہی
 چوتھا موصول یہ وہ اسم ہے کہ اسکے ساتھ جب تک کوئی جملہ وصل پناے جس میں ایک ضمیر
 اسی موصول کی طرہ راجع ہو کسی مرکب کا کامل جزو نہیں بن سکتا یعنی فقط موصول کو نہ تو مبتدا
 کہہ سکتے ہیں نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول نہ مضاف الیہ وغیرہ اور اس جملہ کو جو اس اسم موصول کے ساتھ

مطلقہ ضمائر
 علی انصوحین غیر متکلم مع الفیہ کا لاحق ہونا
 چنان اسی ہوتا

ملا ہوا ہے صلہ اور اس کے اندر کی ضمیر کو جو اسم موصول کی جانب پھرتی ہے اور اس جملہ کا تعلق اس
 اسم کے ساتھ پیدا کرتی ہے عالم اور رابطہ کہتے ہیں۔ اسما سے موصولہ کہ وہ چہ جیسے عربی میں مکت
 وما سعدی کا شعر ہے شجر ہے شجر کہ سچاہ رفت و در خوابی و مگر این پنج روز دنیا بی و لہ ہر کہ آمد
 عمارت نو ساخت و رفت و منزل بدیگرے پر دست و یہ بھی یاد ہے کہ آمد و ساخت پہلے مصرع
 میں مرکب فعل ہیں لیکن ان کے بیچ میں فاصلہ مفعول بہ کا واقع ہو گیا ہے اور ان کے درمیان سے
 ایک حرف وصل کہیے یا عاطفہ مجذوف ہے اور وہ واو ہے یا اے مخفی ایسا سٹے اصل اسکی
 ہر کہ آمد و ساخت یا نہ کہ آمدہ بساخت عمارت نور اسے اسکی نظائر بہت سی ہیں نظامی رحمہ اللہ تھا
 معراج میں فرماتے ہیں شجر تن او کہ صافی تراز خان ماست و اگر شد بیک لخطہ آمد ز دست و ابے
 بیک لخطہ شد و آمد یا شدہ آمد یہاں فاصلہ ظرف کا ہے ولہ در نشان یکے تیغ چون چشم گورہ ہلاک
 در دست چون پائے مور و بر آہنخت آمد بران تند شیر و نشاید شدن سوے شیر ان لیرہ لیکن واو اور کا
 مخفی کے موضع استعمال میں فرق ہے در صورت واو دونوں فعلوں میں مطابقت شرط ہے یعنی اگر
 اول ماضی ہے دوسرا بھی ماضی مضارع ہے مضارع واحد ہے واحد جمع ہے دوسرا بھی جمع چاہیے
 اسی طرح غیبت و خطاب و حکم میں باہم موافق ہونے ضرور ہیں اور اے مخفی اس قید مطابقت سے پاک ہے
 لیکن فعل ملحق بہ مانکا ماضی ہونا اور فعل ثانی کے اول پر تفریع شرط ہے پس ان میں نسبت عموم من وجہ
 کی متحقق ہوگی ملازمیری کا شعر ہے شجر سینہ واکردہ بگلشن چو خرامان گزردہ بلیل از جان گزدگل
 زگر بیان گزردہ جیسے زید نزد من آمدہ نشست یعنی بیٹھنا آنے پر متفرع ہے اور اس قسم کے ترکیبی
 فعلوں کے فاعلوں کا اتحاد واجب ہے اگر فاعل مغائر ہونگے ترکیب باقی نہ رہے گی۔ اس قسم کی تغیر
 اردو میں بھی مع الفاصل و غیر فاصل دونوں طرح متعمل ہے جیسے کہتے ہیں کھا چکا لے بجا کا لادیا
 آگیا یا یہ سب بلا فاصل کی مثالیں ہیں اور مع الفاصل نسیم لکھنوی کا شعر ہے شجر وہ آئی تو فاعل
 اسکو پایا و آغوش میں آگے لگا یا آمدہ بر بہ مطلب ہر کا لفظ عموم افراد کے لیے۔ وہ مضامین
 جانب کہ موصولہ آمد معطوف علیہ۔ عمارت نو ساخت کا مفعول بہ۔ ساخت بمعطوف بتقدیر حرف عطف
 معطوف اور معطوف علیہ ملکہ صلہ۔ اور دونوں فعلوں میں جو ضمیر فاعلی مستتر ہے عالم و رابطہ۔ موصولہ
 سے موصول مضامین الیہ ہر کا اور مضامین مضامین الیہ ملکہ مبتدا۔ رفت فعل لازم۔ اس میں ضمیر فاعلی

صلہ
 جہوف و اصل
 یعنی واو اور اے
 مخفی کا باہمی
 فرق امتیاز

عاطفہ کا مستند رکنا
 اردو میں بھی ملتا ہے
 اور عاطفہ اور ذال کے
 ساتھ بھی جیسے لکھنا
 یا لکھنا وغیرہ مخفی و

مستتر جانب مبتدأ راجع وہ ذوالحال۔ وادو حالیه۔ بمنزل پر دشت کا مفعول بہ۔ بدیگتے متعلق پر دشت
 اور پروا دشت فعل متعدی الکی ضمیر بھی جانب مبتدأ راجع۔ اور پروا دشت مع فاعل اور مفعول اور متعلق کے
 ملکر حال۔ اور جان منع ذوالحال کے فاعل رفت کا۔ رفت مع اپنے فاعل کے خبر۔ اور مبتدأ خبر کے
 ساتھ ملکر جملہ اسمیہ۔ پس ان معنوں کی تقدیر پر چو بظاہر لفظ آمد زائد لایا گیا ہے از روئے لطائف بلاغت
 فاعل کے تردد وسیع و محنت کشتی پر شعر ہے جیسے یہی نکتہ لفظ آورد کی زیادتی سے ناصر علی علیہ الرحمہ کے
 شعر میں ملحوظ ہے شعر خیال بیکسی من وفا بیا دوش داوہ مجانبے شمع دل آورد و بر مزارم سوخت ہ
 ورنہ بہرکہ عمارت نو ساخت اور دل بر مزارم سوخت۔ ادابے مطلب کو کافی تھا۔ ایک اور طرح
 بھی اس جملہ کی ترکیب کر سکتے ہیں۔ بہرکہ آمد موصول وصلہ اور مضاف مضاف الیہ ملکر مبتدأ۔ عمارت
 نو ساخت خبر۔ اور رفت و منزل انہ بدستور مذکور خبر بعد خبر۔ ایک اور طرح بھی ترکیب اس جملہ
 کی ہو سکتی ہے بہرکہ موصول متضمن معنی شرط۔ عمارت نو ساخت و رفت و منزل انہ معطوف و معطوف علیہ
 اسکی جزاء بعض میاں بخیر کا اس شعر پر اعتراض ہے کہ بہت سے بچے پیدا ہوتے ہیں مر جاتے
 ہیں پس عمارت نو ساخت کا مفاد بخوبی سمجھ میں نہیں آتا اس قسم کے اعتراض قابل التفات نہیں
 عمارت نو ساخت بمعنی نو آباد کرنا مراد اس آبادانی سے دنیا میں وجود نو کا پانا ہے۔ یعنی جو کوئی
 دنیا میں آیا اپنے قدم اس میں ایک نئی آبادی لایا جب وہ مر گیا اس منزل کو جو دنیا ہو اور نو
 لیے خالی کر دیا۔ ان معنوں کی رم سے لفظ ہر کی عمومیت پورے طور سے ثابت رہ سکتی ہے کیا
 حیوان کیا نبات کیا جماد وغیرہ وغیرہ۔ ان کہ موصولہ جو ذوالعقول کے لیے موضوع ہے تغلیباً
 شرافۃ العاقل بولا گیا اور یہ تکلف فقط ہر کی عمومیت سنبھالنے کی خاطر کیا گیا اور جو معنی ہم
 بیان کر آئے ہیں اس میں کوئی تکلف نہیں معہذا اگر لفظ ہر کا اندیشہ تھا تو اسکو عمومیت حقیقیہ کے
 لیے لینا کیا ضرور ہے بلکہ عمومیت عرفیہ مراد ہو سکتی ہے واللہ اعلم بالصواب اور بہت جاے عمومیت
 حقیقیہ کے لیے بھی آتا ہے فردوسی علیہ الرحمۃ جنگ رستم و خاقان میں زمرنہ سنج میں شعر
 جہان را بلند می دوستی توئی ہذا نم چہ ہر چہ ہستی توئی ہ یہ بات بعض مورخین کے نزدیک
 مشہور ہے کہ فردوسی کا یہ شعر مقبول بارگاہ صمدیت ہوا جو موجب انکی نجات کا ہوا لیکن نظر انشا
 دیکھا جائے نظامی علیہ الرحمۃ کا شعر ہ پناہ بلند می دوستی توئی ہ ہمہ نیستند ہر چہ ہستی توئی ہ

وادیہ جملہ اسمیہ
 وادیہ جملہ اسمیہ
 وادیہ جملہ اسمیہ
 وادیہ جملہ اسمیہ
 وادیہ جملہ اسمیہ

نظامی علیہ الرحمۃ
 نظامی علیہ الرحمۃ
 نظامی علیہ الرحمۃ
 نظامی علیہ الرحمۃ
 نظامی علیہ الرحمۃ

ترکیب
 ترکیب
 ترکیب
 ترکیب
 ترکیب

یہ بات ظاہر ہو سکتی ہے
 کہ ایک سے کلام ہے
 جو دنیا میں آتا اس میں
 وجود نو آباد کرنا ہے
 ۱۹۲

میں کس غضب کی بلاغت کوٹ کوٹ کر بھری ہے چونکہ یہ شعر اپنے ماقبل و مابعد سے مربوط ہے
 بغیر تشریح اشعار ماقبل و مابعد لطف حاصلی نہ ہوگا۔ مختصر عرض کرتا ہوں خدا یا جہان پادشاہی ترست
 ز ما خدمت آید خدائی تراست خدا یہ صیغہ فاعلی ترکیبی کا ہے از رو سے لفظ مرکب ہے خود اور اسے
 جو امر ہے آمدن کا چونکہ کثرت استعمال تخفیف کو مقتضی ہے واو حذف ہو گیا اور یہ قاعدہ ہے کہ الف
 اور او و مدہ کے بعد خاص کر افعال میں یا نے تھانی جواز اڑا دیا کرتے ہیں اور ترکیب کے وقت
 تجمل حرکت کے لئے وجوہا جیسے آہنی و گومی اور آوگو اور آید و گونیز اور یہاں بھی بوجہ ترکیب حرف نداء
 زیادتی وجوبی ہے اور اسکے جزو ثانی صیغہ امر کی فعلیت سے حدوث کا شبہ محض وہم ہے۔ قابل
 التفات نہیں معہذا جب تک کہ اسکے فعلیت کا لحاظ بلکہ لحاظ اسکی ترکیب سے اٹھا کر شے واحد نہ کر دیا
 جائے معنی فاعلیت ترکیبی کے پیدا نہیں ہوتے اسبواسطے یہ ترکیبی صیغے صفات کے مساوی
 سمجھے جاتے ہیں اور اسماء صفات میں کوئی حدوث کا قائل نہیں ورنہ واجب بھی اسم صفت ہے
 و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور ندا کے لئے فارسی میں اسی بالکسر کثیر الاستعمال ہے تو ما سوا اور
 حروف ندائیہ کے الف کا اختیار کرنا حدیث شریف کل افراد ی بال لم یبدأ ببسم اللہ فہو اقطع
 کی امتثال میں جھپٹنا ہے اسواسطے کہ جو لفظ پہلے زبان سے نکلے وہ نام خداوند عظم شانہ نکلے بجلال
 اور حروف ندائیہ کے کہ ان میں بوجہ تقاضاے صدارت یہ بات ممکن نہ تھی معہذا چونکہ شیطان
 انسان کا عدو مبین ہے ہر طرح سے اسکے اہلاک اور نجات کی راہ زنی کے درپے ہے تو سوا
 اسکے کہ اس خداوند غالب و قاہر جل و علا کے حزم حمایت و حملے حضور میں نہو کر پناہ گزین ہوں
 دشمن سے امن پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو پہلے ہی بصیغہ حاضر افتتاح کلام کیا اور
 دعویٰ اسی جہان بادشاہی کو لباس خطاب جو جواب نہا ہے بیان کیا اور یہ مصداق تعوذ ہے
 سبحان اللہ العظیم کس بلاغت سے ان ہر دو مضمون تعوذ و تسمیہ کو ایک عبارت میں بیان فرمایا۔ جہاں
 بالفتح بمعنی عالم و روزگار تحقیق اسکی صفت مشبہ کے بیان میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ پادشاہی
 بقاعدہ تبدیل پادشاہی سے پادشاہی کر لیا یا بقاعدہ حذف گیا و گواہ و گوا جیسے سعدی شاعر
 پسران وزیر ناقص عقل و بگداہی بروستار قند و روستا زادگان دانشمند و وزیر پادشاہ قند
 فردوسی شاعر چوستور باشد مرادشاہ ازیشان سوارے نمانم بجا۔ بعد حذف ہا وقت الحاق

خدا یا جہان پادشاہی ترست
 جو امر ہے آمدن کا

واو حذف ہو گیا اور یہ قاعدہ ہے کہ الف
 اور او و مدہ کے بعد خاص کر افعال میں

یا نے تھانی جواز اڑا دیا کرتے ہیں اور ترکیب کے وقت
 تجمل حرکت کے لئے وجوہا جیسے آہنی و گومی

اور آوگو اور آید و گونیز اور یہاں بھی بوجہ ترکیب حرف نداء
 زیادتی وجوبی ہے اور اسکے جزو ثانی صیغہ امر کی فعلیت سے

حدوث کا شبہ محض وہم ہے۔ قابل التفات نہیں معہذا جب تک کہ اسکے فعلیت کا
 لحاظ بلکہ لحاظ اسکی ترکیب سے اٹھا کر شے واحد نہ کر دیا

جائے معنی فاعلیت ترکیبی کے پیدا نہیں ہوتے اسبواسطے یہ ترکیبی صیغے صفات کے مساوی
 سمجھے جاتے ہیں اور اسماء صفات میں کوئی حدوث کا قائل نہیں ورنہ واجب بھی اسم صفت ہے

و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور ندا کے لئے فارسی میں اسی بالکسر کثیر الاستعمال ہے تو ما سوا اور
 حروف ندائیہ کے الف کا اختیار کرنا حدیث شریف کل افراد ی بال لم یبدأ ببسم اللہ فہو اقطع

کی امتثال میں جھپٹنا ہے اسواسطے کہ جو لفظ پہلے زبان سے نکلے وہ نام خداوند عظم شانہ نکلے بجلال
 اور حروف ندائیہ کے کہ ان میں بوجہ تقاضاے صدارت یہ بات ممکن نہ تھی معہذا چونکہ شیطان

انسان کا عدو مبین ہے ہر طرح سے اسکے اہلاک اور نجات کی راہ زنی کے درپے ہے تو سوا
 اسکے کہ اس خداوند غالب و قاہر جل و علا کے حزم حمایت و حملے حضور میں نہو کر پناہ گزین ہوں

دشمن سے امن پانے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو پہلے ہی بصیغہ حاضر افتتاح کلام کیا اور
 دعویٰ اسی جہان بادشاہی کو لباس خطاب جو جواب نہا ہے بیان کیا اور یہ مصداق تعوذ ہے

سبحان اللہ العظیم کس بلاغت سے ان ہر دو مضمون تعوذ و تسمیہ کو ایک عبارت میں بیان فرمایا۔ جہاں
 بالفتح بمعنی عالم و روزگار تحقیق اسکی صفت مشبہ کے بیان میں آویگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ پادشاہی

بقاعدہ تبدیل پادشاہی سے پادشاہی کر لیا یا بقاعدہ حذف گیا و گواہ و گوا جیسے سعدی شاعر
 پسران وزیر ناقص عقل و بگداہی بروستار قند و روستا زادگان دانشمند و وزیر پادشاہ قند

فردوسی شاعر چوستور باشد مرادشاہ ازیشان سوارے نمانم بجا۔ بعد حذف ہا وقت الحاق

یہ مصدری شکل حرکت کے لئے ہمزہ بڑا دیا غرض یہ جملہ جہان پادشائی تراست دعویٰ ہے اور
لفظ تراست میں راجح سے لام جاوہ کے تخصیص کا کلمہ ہے اب اس دعویٰ پر دلیل لاتے ہیں چنانچہ
آخر میں خود فرمایا ہے۔ چو شد حجت بر خدائی درست + زما جار مجزور متعلق آید کے اور تقدم ظرف کا
اپنے متعلق پر مفید حصر آید فعل ناقص یعنی ہونے کے یا فعل تام یعنی مشہور۔ اگر کوئی شبہ کرے کہ
”اس موقع میں اظہار خدمت جو عین عبادت ہے بیجا ہے معہذا علت یعنی اثبات دعویٰ جہان پادشائی
میں اسکو کیا دخل اور تاک سے اکثر اپنے بنی نوع مراد ہوتے ہیں کیلئے کہ وہ قریب ہیں تو حصر خدمت
یعنی عبادت در نوع انسان کب روا ہے جب ما خلقت الجن والانس الا ليعبدون آیا ہو اگر شرک کا
جنس عالی مراد ہیں تو بیشک کل مخلوقات کی خدمتگزاری ظاہر ہو گئی لیکن فقط سب مخلوق کی
خدمتگزاری دلیل بادشاہت نہیں ہوتی“ جواب ان باتوں کا یہ ہے کہ جب انسان سب اشرف ہو کر
خدمتگزار ہو تو جمیع مخلوق اسکے ضمن میں تبعاً و قہراً آگئی اور زما کا تقدم مقتضی حصر ہے اور حصر مطلق
یعنی حصر کلی وہی ہے جو لزوم مساوی کے درجہ میں ہو جیسے ہم خدمت کے ساتھ مقصور ہیں ویسے
ہی خدمت ہمارے ساتھ مقصور ہے تو خلاصہ اس لزوم کا یہ نکلے گا کہ عبودیت ہمارا حصہ ہے اور
ہم عبودیت ہی کے لئے ہیں تو ظہور عبادت فعلی و قہری کا ہم مخلوقات ہی سے ہو گا۔ مولوی معنویؒ
شعر تاج ازان دست و آن ماکر + واسے او کہ خود دارد گزر + پس ظاہر ہے یہاں مقصود اظہار
عبادت نہیں بلکہ اظہار عبودیت ہے اور نیز یہ بھی واضح ہو گیا کہ اگرچہ یہ جملہ مستقل دلیل نہیں لیکن
اس سے بالکل الگ خارج بھی نہیں غرض یہاں تک یہ بات معلوم ہوئی کہ شرکائے جنس عالی یعنی مخلوقات
میں سے کوئی لائق پادشاہت و حکمرانی نہیں۔ حکمرانی اور پادشاہت کے لائق ایسی ذات چاہیے
کہ کسی کے احسان و منت کا وہ مرہون نہ ہو سوسب سے پہلے اور سب احسانوں کا شکر ادا کرے
و جو وہ اس واسطے کہ کل احسانات معاونی اور معاشی اسکے وسیلہ سے ہیں تو بیشک وہی پادشاہ ہی
جو خود آئندہ ہے اپنے وجود باوجود میں وہ کسی کا محتاج نہیں لیکن اس ثبوت کو فقط خدائی تراست
پر اتکا نکلیا بلکہ اپنی خدمت کو بھی ساتھ لیا بلکہ مقدم اسکو کیا اس واسطے کہ حکمرانی اور پادشاہت جاب
محکوم توجہ قومی رکھتی ہے اور دوسرا یہ کہ معرفت کی تجلیات میں جب سالک داخل ہوتا ہے تو آپکو
ان تجلیوں کے انوار میں ملون پاتا ہے جیسے رنگین آنون کی قندیل کا عکس بحسب رنگ آئینہ ہوتا ہے

اس لفظ کا خدا اور آسمانی
ہونا اور اس سے آسمانی
قہری کا استفادہ ظاہر
اساتو سے استفادہ ہوا
حکیم بن الدین شافعی
شعر آمدے در بیچ
وصفہ کہ تہا میں میں
آکہ خود آید خدائی تراست
بکلفہ است میں کہ خدا
خبر کیک کہ خود آست
آکہ خود آید کے تراست
ہاں

یعنی جس شے پر وہ عکس پڑیگا وہ بھی اُسی رنگ میں نظر آویگا پس اپنی غفلت اور قصور اور اک سے یقین کر بیٹھتا ہے کہ یہ اُسکا اصلی رنگ ہے یہ حال ار باب سلوک پر مشاہد ہے چنانچہ حضرت منصور قدس سرہ کا انا الحق کہنا اسی قبیل سے ہے تو پہلے ہی اپنی غلامی کی سند حاصل کرنی تاہر وقت پیش نظر ہے لیکن اُس خداوند جل و علا شانہ کا خود موجود ہونا اور و نکلے وجود بخشش کو مستلزم نہیں تھا تو فرماتے ہیں **۵** پناہ بلندی و پستی توئی ۵ ہمہ نیستند ہر چہ ہستی توئی ۵ پناہ ہے یہاں مابہ القیام مراد ہے یعنی مابہ القیام پستی و بلندی تو ہی ہے کیا معنی کہ قیام پستی و بلندی کا تجھی سے ہے اور بلندی و پستی سے عطف کجی مراد ہے اور وصف کلی سے اُنکے جمیع موصوفات مراد ہوتے ہیں یا یہ کہ دو متضاد کو ذکر کر کے جمیع افراد مراد لیتے ہیں۔ غرض ہر ایک کا مابہ القیام وہی ذات پاک ہے اُسکا کوئی مابہ القیام نہیں وہ خود بخود ہے کہ خدا ہے۔ اور پناہ کے ظرف کو حذف کر دیا یعنی کس امر میں وہ پناہ ہے نہیں بیان کیا اس سے معلوم ہو کہ ہر شے کے لئے ہر امر وجود و بقا وغیرہ مابہ القیام وہی پناہ ہے یعنی ہر شے کا ہر امر میں وہی مابہ القیام اور محتاج الیہ حقیقی ہے تو خود بخود آئینہ الہی ہوگا اور سب اُسکے وجود باوجود سے مستفیض ورنہ محتاج ہوگا نہ محتاج الیہ حقیقی پس جب ہر شے ہر امر میں اس درجہ کو اُسکی محتاج ہوئی تو پھر اُسکو ہست ہی کیا کہیئے حقیقت میں وہی ہست ہے تمام اُسکے آگے نیست ہیں اب ہمہ اوست کہیئے یا ہمہ ازوست سب درست ہے یہ جاوہ نہایت اسلم ہے بڑی بات آئین ہی ہے کہ اختلاف فریقین سے مبرا بدرجہ اتم ہے اور عموم افراد کے لئے تخصیص بلندی و پستی کی محض برعایت ہر دو مقام معبودیت و عبدیت یعنی خدائی و خدمت ادائی سابق الذکر ہے اور ہستی ایک صیغہ نہیں بلکہ ہست سے اور اُس یا سے مرکب ہے جو بجائے فعل ناقص مخاطب کے مستعمل ہوتا ہے یعنی موجودستی۔ ممکن ہے کہ ہستی حاصل مصدر بمعنی وجود مبتدا ہو اور خبر اسکی محذوف یعنی ہستی سنت اور مبتدا خبر کے ساتھ ملکہ موصول کا اور موصول و صلہ ملکہ ہر دو تقدیر پر مبتدا اور توئی اسکی خبر تان اتنا شبہا تانی رہیگا کہ تقدیر اول پر صلہ اور خبر کے دونوں عامل خطابی ہیں اور موصول غائب ہو تقدیر ثانی میں عامل خبر خطابی ہے اسکی نظائر بہت سی ہیں۔ اس قسم کے طالب العلمانہ شبہات سے جو اُنکے زمانہ میں ہوئے ”یاران شعر مراد در رس کہ برد فرمایا لیکن اس تانی تقدیر پر ثبوت مطلب بطریق مذہب حکما ہوگا کیا معنی کہ یہ لوگ وجود باری تعالیٰ کو عین ذات مانتے ہیں

یعنی وہ جو عین وجود ہے تو یہی ہے چونکہ ثبوت مدعا الفاظ شعر سابق سے بصراحت نہ تھا تو لف و نشر معکوس کی طرح پہلے عموم تضادی کو اور پھر مفاد لفظ پناہ کو بصراحت بیان فرماتے ہیں تا طبع وقت پسند و سہل طلب بہر و نطف اندوز ہوں ۷ ہمہ آفریدی ز بالا و پست ۸ توئی آفرینندہ ہرچہ بہت ۹۔

آفریدن کسی شے کو عدم سے وجود میں لانیکا نام ہے پناہ کی تحقیق میں معلوم ہو چکا کہ ہر شے کا ماہہ القیام وہی ہے تو وجود و بقا کی پناہ بھی اُسی سے ہے اور جو ماہہ القیام وجود شے کا ہوگا وہی خالق شے ہوگا تو اسکو ہمہ آفریدی کہنا درست ہوا لیکن فقط وجود کی پناہ پر کفایت کرنا اس وجہ سے ہے کہ خلق شے اُس شے کے اور حالات سے اقدم اور اصل عظم ہے۔ ز بالا و پست ہے ہمہ کے بیان ڈالنے میں اُسی عموم تضادی پر تنبیہ ہے اور اس بات پر بھی متنبہ کرتے ہیں کہ جیسے وہ اوصاف کو پیدا کرتا ہے اُنکے موصوفات کو بھی پیدا کرتا ہے تو اسکو توئی آفرینندہ ہرچہ بہت کہندہ درست ہو اغرض نتیجہ یہ نکلا کہ اغرض و جوابہرچہ کا جن جن پر بہت کا اطلاق آتا ہے تو یہی آفرینندہ ہے پس توئی آفرینندہ ہرچہ بہت خدائی براست کے مساوی ہے اور ز بالا و پست میں ز کو ابتدائیہ بھی کہہ سکتے ہیں اس صورت میں ہمہ کی عمومیت بقدریہ ز بالا و پست مقصر ماسواے بالا و پست میں رہیگی اور بالا و پست سے آبا ئے علمی و امہات سفلی مراد ہونگے اور ہمہ آفریدی سے تخلیق موالید ثلاثہ کا ذکر ہوگا لیکن پھر کلام انیش ابوین و عالم مجربات و مرکبات ناقصہ میں رہیگا کہ انکا آفرینندہ کون ہے سو کہند یا توئی آفرینندہ ہرچہ بہت اور یہ دلیل فقط زبانی جمع خرج اور معقولی ڈھکوسلے نہ سمجھے جائیں سو برعایت اسی بالا و پست کے مشاہدات سے تمثیلاً ثابت کرتے ہیں ۷ توئی برترین دانش آموزناک ۸ ز دانش قلم رانده بر لوح خاک ۹ برترین صیغہ تفضیل صفت دانش کی آموزناک میں لفظ ناک نسبت فاعلی کے لئے بمعنی آموزگار لیکن محقق استادیہ ہے کہ یہ کلمہ مبالغہ فاعلیت کے لئے آتا ہے جیسے زار و ستان مبالغہ ظرف کے لئے آتے ہیں یعنی بہت۔ دانش سکھانیوالا ز دانش یا تو یون کہیے کہ بیان قلم ہے یا بیان قلم رانده جو ضمن میں قلم رانده کے ہے۔ دانش حاصل مصدر دانستن بمعنی علم بقدریہ آموز اور یہ اشارہ ہے بجانب ارشاد خداوند جل و علا یشانہ عظمہ اکدھہ الایہ جو باعث برتری و تفوق بر ملک تھا پس لفظ برترین کا یا تو اسواسطے بیان کیا گیا کہ جو علم باعث برتری ہو وہ خود برتر ہے۔ برترین میں یا و نون مبالغہ صفت کے لئے یعنی اُس علم کا مادہ اور اصل برتری ہے جس سے وہ علم ہمہ تن

برتری ہو گیا اور پھر یہ برتری تہہ کیفیت میں ہوگی جیسے ظاہر ہے یا کمیت و تعداد میں یا کیفیت و کمیت ہر دو میں یعنی اوروں کو چن چیزوں کا علم دیا گیا تھا اور حضرت آدم علیہ السلام کو بہت سی چیزوں کا اس واسطے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ فرشتے قبل اسکے جاہل محض نہ تھے ورنہ قبل از خلقت حضرت آدم علیہ السلام خطاب الہی سے کیونکر شرفیاب ہوتے معلوم ہوا کہ علم تھا مگر جیسا اور جتنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو علم تھا بقا و معرفت ذوات و خواص و اسماء و اشیا و اصول علم و قوانین صناعات و کیفیت آلات القا کیا گیا تھا نتجا کیا معنی کہ منظور انکو اپنا خلیفہ بنانا تھا تو ہر چیز کی معرفت و علم دیا گیا تا کار خلافت سر انجام پادے بلکہ تعالیٰ شانہ نے اپنے دست قدرت سے اس کا لبد خاکی کے ایسے قوائے مبائتہ و اجزائے مختلفہ رکھے کہ جو متعدد الادراک معقولات و محسوسات و متخیلات و موهومات کا ہوا یہاں تک کہ ہنوز روح پائین بدن میں نہیں پہنچی تھی کہ بحر عطسہ شکر الہی میں احمد اللہ فرمایا اور علم آموزی سے علم آموزی حضرت آدم علیہ السلام کو لینا بقرینہ لوح خاکی ہے غرض مولانا نظامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تو ہی حضرت آدم علیہ السلام کا آموزگار علم عالی ہے اور تو نے ہی لوح خاکی پر حرف علم کے لکھے اس سے وہی اجزاء قوی متبائنہ و مختلفہ متعدد الادراک مراد ہیں یا یہ کہ علم آموزی و لوح خاکی میں تخصیص حضرت آدم علیہ السلام کی نکرین بلکہ بوسیلہ آپ ہی کے مطلق ذات انسان کے لئے یہ حکم ثابت کر دین۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب غرض اس ذات پاک کے خود بخود ہونے پر جو جزو دلیل خدائی تراست کا مفاد ہے حجت پوری ہو گئی تو دلیل پوری ہو گئی پس دعویٰ اسی کے ساتھ بادشاہی جہان کے ختصاص کا ثابت ہو گیا تو کہتے ہیں ۵ چو شد حجت بر خدائی درست ۶ خرد واد بر تو گواہی نخست ۷ یعنی جب حجت تیری خدائی پر پوری ہو گئی تو عقل نے تسلیم کر لیا پہلے تیری گواہی دی کہ بیشک پادشاہی جہان تجھی کو سزاوار ہے۔ تخصیص خرد اس واسطے کہ وہ مدرک کلیات و جزئیات ہے تطبیق دلیل و تصدیق دعویٰ اسی کا منصب ہے گواہی صفات و ذات خداوندی کی عین ایمان ہے موجب سعادت و دو جہان ہے اور یہ دولت سرمدی جسکو حاصل ہو وہ نے شک قابل شائبہ و آفرین ہے دوسرا ساتھ ہی اسکے یہ شبہ گزرتا ہے کہ خرد کوئی خود بخود اور مستقل مستعد بنفسہ شے ہے جو دلائل و حجج پر نظر کر کے اسکی گواہی دینے کی قابلیت اپنے آپ رکھتی ہے کیا ضرور ہے

کہ وہ قابلیت بھی عطا کردہ لم یزنی ہو تو کس خوبی سے دونوں مضمون کو ایک عبارت میں ادا کرتے ہیں ۵ خرد را تو روشن بصر کردہ چراغ ہدایت تو ہر کردہ یعنی ایک تو خرد کی مع روشن بصر کے ساتھ۔ و ہر را تو روشن کنندہ بصر خرد اسی خد اوند پاک کا ہونا۔ را۔ یا تو اضافی یا مفعولی و صورت اولی بصر مضاف خرد مضاف الیہ۔ مضاف مع مضاف الیہ مفعول اول کردہ اور جب کہ خرد کو تابل مرح پایا اسپر توجہ تام کی صدر نشین بیت اسکو بنایا لیکن فقط روشنی بصر کوئی کام نہیں دیتی۔ جب تک چراغ ہدایت کی روشنی آگے نہو بڑے بڑے حکیم مشہادت سے محروم مر گئے مگر ابھی کی اندھیری میں سفہ سے بدتر گزر گئے۔ چراغ ہدایت باضافت بیانہ ہدایت کے ہر دو معنی مشہور یعنی راہ مطلوب نمودن یا بمطوب رسانیدن یہاں ممکن۔ بر کردن بمعنی بلند کرنے کے مجازاً اسکو مطلق روشن کرنا کہہ دیتے ہیں اس واسطے کہ جو چیز جسقدر بلندی پر روشن ہوگی اسقدر دور دور تک پرتوانگن ہوگی اسی واسطے بجلی کی چمک تمام عالم پر نہیں ہوتی ستاروں کی دمک بشرط محاذات تمام عالم پر ہوتی ہے یعنی چراغ راہ نمائی کو تو نے ہی اوپر سگادیا کہ مثل آفتاب کے عالمتاب ہے چاہے کوئی شہر چشم اسکو نہ دیکھے اب یہ معنی ہوئے کہ خرد کو تو نے روشنی بصر دی اور چراغ راہ نمائی بھی آگے کر دیا تو وہ راہ یاب ہوئی۔ یا بمعنی نزدیک بقدر مضاف الیہ یعنی برش کردہ یا برا کردہ۔ یا بر کردن بغیر تادل مطابقت روشن کرنے اور چراغ سگکانے کے معنی جبکہ ترجمہ مطابق ہندی میں بالنا ہے۔ چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ چراغ کی پہیلی میں فرماتے ہیں ۵ جب بالاتحاسب کو بھایا جب بڑا ہوا کام نہ آیا۔ غرض قطع نظر نکات معنویہ و بلاغت ادبیہ کے شہادت توحید میں جو عین ایمانی اعتقاد ہے حکم یقینی ضروری ہے ایسے موقع میں مذاہم چہ بمقابلہ ہمہ نیستند جیسا کچھ ہے وہ ظاہر ہے واللہ تعالیٰ شانہ لا حکم الا للہ بالصواب ۵

جانتا چاہیے کہ لفظ ہر کو موصولیت میں کچھ دخل نہیں محض تعمیم کے لیے آتا ہے یہ بات شیخ شیرازی شعر سے صاف ظاہر ہے شعر در کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دل اہل کشور خراب ۵ ولہ حرامش بود نعمت بادشاہ ۵ کہ ہنگام فرصت نذاذ نگاہ ۵ اور جس موصول پر کہ ہر داخل ہوتا ہو اسکے عائد کا مفرد اور جمع لانا دونوں جائز ہے۔ نظامی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر ہمہ آفریدی زبالا و ہست ۵ توئی آفرینندہ ہرچہ ہست ۵ ولہ اے کار کشاے ہرچہ ہستند نام تو کلینہرچہ ہستند

پہلے لفظ ہر کو
ہوئے عائد ہے
کا مفرد و مجموع
از بالاجازت ہے

عائد کے صیغہ جمع ہونے سے لفظ ہر کو کل مجموعی نہ سمجھنا چاہیے بلکہ یہ صیغہ جمع کا خود افراد میں سے
اور جمع افرادی میں ہر ہر فرد جدا جدا ملتا ہوتا ہے بعض وقت یہ لفظ محض تکبر کا فائدہ دیتا ہے فردوسی
جنگ افراسیاب و کچیسرو کے بیان میں پشتگ کی ستایش کرتے ہیں شعر بلشکر چو نامداوے بنودہ
بہر جاے چن او سوارے بنودہ اے ورتھج جا۔ اور یہی کہ وجہ استفہام کے لیے بھی آتے ہیں
عربی میں مَن و ما استفہانیہ قرار پاتے ہیں ابوری کا شعر ہے شعر کہ ہر فرد ہر بادا مطلع صبح
کہ ہر فرد ہر شب بصد صبح شفق اور لفظ چہ کبھی استخبار کے لیے بھی آتا ہے اور یہ استخبار کبھی کثرت کے
لئے ہوتا ہے۔ نظامی علیہ الرحمۃ سکندر نامہ مخری کے نسب نظم کتاب میں فرماتے ہیں شعر زیک
قافیہ چند زائد سخن چہ خراک شاید زیک نخل بن اسوجہ سے لفظ چند بحقیقت میں چند زائد سے مرکب ہے
استخبار کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے جیسے کنایات کی بحث میں مذکور ہوا۔ لیکن کہ کا ذو العقول کے
لئے اور چہ کا غیر ذو العقول کے لیے استعمال کرنا باعتبار حقیقت ہے بعض وقت مجاز اس کا خلاف بھی
آجاتا ہے۔ امام سخن سعدی علیہ الرحمہ کا نیک نخت کیست و بد نخت چیست فرمانا اسی بنا پر کسی نکتہ کے
لئے مجاز استعمال ہے یعنی بد نختوں کو لا عقل شمار کیا نہایت دلیل و خوار کیا کیا معنی کہ وہ کم عقل اپنے
اندوختہ مال و متاع سے بغیر نفع اٹھائے نخت کے ساتھ گزر گئے بے سمجھی سے چھوڑ کر مر گئے۔

اور نیز حقیقت شے کے سوال کے لئے بھی آتا ہے خواہ وہ حقیقت ادعائی ہو خواہ حقیقی
اول جیسے یہ شعر ۵ چیت دانی بادۂ گلگون مصفا جو ہرے ۱۲ حسن را پروردگارے عشق را بغیر ہے
اس واسطے کہ مصفا جو ہر ہونا بادہ کی حقیقت واقعیہ نہیں اسکی ادعائی ماہیت ہے ثانی یعنی ماہیت
حقیقی جیسے انبان چیت زندہ گویا اور اصل اس یلے تحتانی کی جو چیت و کیست میں ہے ہمہ منقوہ
ہے اور مالے مخفی جو اینہامی حرکت و اتمام کلمہ کے لئے لائی گئی تھی بوجہ عدم ضرورت حذف کر دی
اور کبھی بحکم ضرورت حرکت فحی ہمزہ کی اس یلے مبدلہ پر بحال رکھتے ہیں۔ مولانا سے روم قدس سرہ
فرماتے ہیں۔ ۱۳ شعر این دران حیران شذہ کان بر چیت ۱۴ ہر چندہ آن دگر انا فیست ۱۵ ولہ رب
اعلیٰ گردئیت اندر جلوس ۱۶ بہر یک کرمی چیت ابن چالوس ۱۷ اور چہ ہست بھی پہان بن سکتا ہے
لیکن یہ مروی نہیں۔ اور یہی کہ وہ اسماء اشارہ کے ساتھ بھی ہوتے ہیں۔ نظامی رحمہ اللہ علیہ کا
شعر ہے ۱۸ پناہ بلند می و پستی توئی ۱۹ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ۲۰ بمعنی ذلک الذی

جمع افروزی کا
بیان
سوشل سٹیم
استعمال
کہ وہ جو کچھ
کے لئے استعمال
ہیں
چند استعمال
ہیں
کے اور
حقیقی
استعمال کے
بین

کہ اور جیہ کا اسمائے اشارہ
کبھی بکھر روت ہیز کی کرت
خجندیہ مہدی پر بحال کہنا
جس کا جیہ جیہ جیہ جیہ جیہ

اور بعض متقین کی یہ رائے ہے کہ یاے مجہول بھی اسماء موصولہ سے ہے بمعنی الذی لیکن اسکے ساتھ یہ شرط بھی لگانی پڑے گی کہ بغیر اتصال کسی اسم کے اسکا قنہا مستقل آنا متصور نہیں یہ شرط ظاہر لفظ ہے اور نیز اس کے صلہ میں دو رابط کا ہونا واجب ہوگا ایک تو ضمیر دوسرا کاف۔ اور بعض صہبائش خندانہ تحقیق کی رائے یہاں آراے اس اسم کے موصول ہونے پر آئی ہے کہ جس کے ساتھ اس یا کا اتصال ہے پس اس وقت موصول کوئی ایک خاص اسم نہ بلکہ جس پر وہ یا اور کاف آئیگا وہی اسم موصول نام پائیگا چنانچہ انہوں نے مثال دی ہے کہ عاقل ست سخن ماگوش کن اس میں لفظ کس موصول ہوا اور بنام خدا ہے کہ جان آفرید میں لفظ خدا اسی طرح ہر ایک اسم جو ملحق ہو یا ہوگا موصول بنجائیگا پھر موصولات کا بہم ہونا بھی باطل اور لغو ہونا چائیگا۔ میرے نزدیک حق پوچھو تو موصول نہ وہ یاے ملحق ہے نہ وہ اسم ملحق یہ یا بلکہ وہی کہ ہے جسکو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور یہ اپنے صلہ کے ساتھ ملکر صفت اس اسم کی جسکو انہوں نے موصول مانا ہے۔ نظامی رح شعر کر باز گو نہ بود پیر ہن نہ حاجت بود باز گشتن بہ تن نہ کر بمعنی ملحق۔ اور یہی کاف بمعنی اسم کے اگر تنکیہ کا کام دیتا ہے سعدی علیہ الرحمۃ کا شعر ہے ۱۔ کرا جاودان ماندن امید نیست نہ کہ گیتی ہمیں جائے جاوید نیست نہ یہاں دو بات یاد رکھنے کے لائق ہیں ایک تو یہ کہ اس کہ کا غیر عاقل کے لیے بھی متعل ہونا جیسے نظامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں شعر شمع کہ از نور گیر نہ از باد بروت خود بمیر نہ دوسرا یہ کہ ہر موصوف پر اس یا کا ضروری نہ ہونا۔ نظامی قدس سرہ کا شعر ہے شعر دوران کہ فرس نہادہ تست نہ یا ہفت فرس پیادہ تست ولہ دولت کہ نشاندہ مرادست نہ در حق تو صاحب اعتقادست نہ ولہ سرشتہ غیب ناپدیدت نہ بس قفل کہ بنگری کلیدست نہ خصوصاً لفظ ہر اور اسماء اشارہ کے بعد ملاحظہ فرمائی کہ کا شعر ہے ۲۔ ہر کس کہ گشت عریان در پیر ہن نگیند نہ نظامی رح شعر آن مے کہ چو اشک من زلالست نہ در مذہب عاشقان حلالست نہ لیکن ان پر یا کا نہ لانا واجب نہیں جیسے بعض نے اس کے عدم کو واجب کہہ دیا ہے۔ نظامی رح کا شعر ہے ۳۔ ہر نیک و بد سے کہ در شمارست نہ چون در رنگی صلاح کارست نہ ولہ برہر ز رہے کہ تیزہ راند نہ یک حلقہ دران ز رہ نہ ماند نہ جامی علیہ الرحمۃ کا شعر ہے ۴۔ بآن موئے کہ میگوئی میانش نہ بآن سریکہ مے خوانی دمانش نہ بآن نوریکہ تابدا از جینت نہ کہ دارد ماہ را سر بر زمینت نہ بلکہ اسم اشارہ اور ہر ایک وقت میں اس یا کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ کسی استاد کا

کو موصول یاے مجہول

نہ کہ عاقل ست سخن ماگوش کن

دیکھا نام موصول

اسی کا کیا کیا فائدہ

اسی کا کیا کیا فائدہ

اسی کا کیا کیا فائدہ

اسی کا کیا کیا فائدہ

اسی کا کیا کیا فائدہ

اسی کا کیا کیا فائدہ

شعر ہے ہر فن کے کہ کند پیر وی اہل خرد بہ بیچ وجہ ملائے محال اور رسد بہ اسی طرح ہمہ کے دخول پر لالتے ہیں اسوقت اس ہمہ کو کل افراد می کے معنوں میں سمجھنا چاہیے سعدی فرماتے ہیں شعر چودست از ہمہ جلتے در گست و حلال نسبت برون بشیر دست و خطبرج ہر کھی کل مجموعی کے معنوں میں بولا جاتا ہے سعدی فرماتے ہیں شعر وقتے افت و فتنہ در شام و ہر کس از گوشہ فرا رفتند و ولہ نہ کہس بمیدان کوشش در اند و ولہ گوئے بخشش نہ ہر کس بر بندہ اور ہر کو موکہ ہمہ کے ساتھ بھی کہتے ہیں امیر خسرو شعر عالم بر حق نہ تعلیم کس و ہر ہمہ زو یافتہ تعلیم ہیں ولہ تحت پدر کو پئے پائے نست و ہر ہمہ دانند کہ جانے نست و نظامی شعر بجز مرگ ہر شکلاتے کہ بہت و بچارہ گرے چارہ آید بہت و کبھی اظہار کلیت افراد می کے لئے ہر کے مضاف کو مکرر بھی لاتے ہیں فردوسی شعر زہر گونہ گونہ درخشان درفش و جہانے شدہ مسخ و زرد و بنفس و البتہ بعد ضمائر کے ابدایا نہیں لاتے۔ نظامی شعر ہے شعر تو کہ جو ہر نہ نداری جابے و چون رسد و تو ہم شیفہ رابے و شعر سنکہ طرف کلاہ شکستہ و حیدریم ظلمت دم مستم و نظامی شعر مالک جزوے ز شمع گردونیم و با تواز ہفت پردہ بیر و نیم و ہمارے اس دعوے کو کہ موصول یہی کاف ہے اردو کا لفظ جو قوی کرتا ہے چنانچہ خجائے کش مصطفیٰ تحقیق آرائی سیہ مست بادہ ذقیقہ کشائی مولانا صہبائی علیہ الرحمۃ نے اپنے اردو قواعد میں لفظ جو کو اسمائے موصولہ میں شمار کیا ہے یہ بعینہ ترجمہ کہ کا ہے۔ اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ سب توصیفی جملے ہیں چونکہ اوصاف میں صل افراد ہے یہ کاف جملہ وصفیہ کے سرے پر ایسا واسطے لایا گیا ہے تاکہ وہ جملہ قوت میں مفرد کے ہو جائے اور درمیان خبر اور وصف کے ممیز بن جائے۔ اگر صفت خود مفرد ہو اس کاف کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی۔ اور اس کاف کو موصولہ کہیے یا موصولہ اسکا حذف بھی کلام اساتذہ میں آیا ہے مگر بہت کم چنانچہ اس شعر میں شعر مابلبلان بلشد نہ بازیم خانہ را بہ خوش کردہ ایم حنائے یک آشیانہ را اے مابلبلان کہ بلند انج۔ سراج الحقیقین آرزو نے جملہ نعتیہ کو بیرون کاف کے اوپر سمجھا اسکو بیان متارد دیا۔ میرے نزدیک یہ بھی ممکن ہے کہ مابلبلان مبتدا۔ بلند بازیم خبر ہو اور مصرع ثانی یعنی خوش کردہ ایم خبر بد خبر عاطفہ بوجہ صدارت حذف ہو گیا۔ اور ایسی وجہ سے صاحب مجالس النخاس نے ریاضی کے اس شعر کو شعر ستارہ است در گوش آن ہلال ابرو درو

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

شعر کا کاف

حسن بخورشیدے زندہ پہلو ۛ ناپسند ٹھہرایا اس طرح اصلاح دی ۛ زرہ سے حسن و گوشت
 آن ہلال آبرو ۛ ستارہ است کہ بامہ میزند پہلو ۛ مین عرض کرتا ہوں کہ جب اساتذہ کے
 کلام میں اس قسم کا حذف موجود ہے پھر تاویلات و تویلات کی کیا ضرورت ہے۔ فردوسی ۛ
 فریدون کے محل کی تعریف بربان قاصد سلم و تور فرماتے ہیں شہر چورستم بنزدیک ایوان فرزانہ
 سرش باستارہ بھی گفت رازہ ۛ اے ایوان کہ سرش الخ اور ان اشعار مذیلہ میں امام فن تحقیق
 صاحب قول تفصیل کی یہی رائے ہے خزن شہر زہر بلبل صدائے برنجیز صید زاع اولیٰ ۛ
 ہمارے کو نہ بخشد دولتے ازوے گس بہتر ۛ اے ازہر بلبل کہ انجہ صائب شہر ہر کس نشانہ برین
 پر شور پشت دست ۛ از جہل زد بخانہ زہر پشت دست ۛ اے ہر کس کہ نشانہ الخ مولوی معنوی قدس
 شہر از جنوں مے گشت ہر جانہ جنین ۛ از جہل آن کو چشم دور بین ۛ اے ہر جا کہ بد الخ۔ ہاں
 جب کہ اس کا ک کو موصولہ نہ کہیں بلکہ ان مصدری کی طرح جملہ وصفیہ کا ماول تسلیم کر لیا
 جائے وہ اشعار مشہدہ مزبورہ متاؤل یعنی محذوف الموصوفات سمجھے جائیں گے جیسے
 شہر اے کہ پنجاہ رفت بن مناد محذوف اور یہ صفت مصدرہ بکاف اسکے قائم مقام اسطرح شہر
 کہ دارد دل اہل کشور خراب مین بادشاہی کہ دارد الخ اسطرح شہر کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ مین
 ندیے کہ ہنگام فرصت الخ اسی طرح شہر ہر کہ آمد عمارت نوساحت۔ مین ہر کس کہ آمد الخ محذوف مانا
 پڑے گا۔ اور علی الخصوص ادب کے دونوں شعرون کے کافون کو تعلیلیہ مترا دینا اور ارجاع
 ضمیر فاعل کو سیاق و سباق کے حوالے کر دینا یعنی یہ معنی کرنے کہ ملک کو آباد نہ دیکھنے کی وجہ
 رعیت کا دل دکھانا اور نعمت شاہ کے حرام ہونے کی علت موقع و محل کا نہ دیکھنا از قبیل تالیل
 مالایرضی بہ القائل ہے اور نیز یہ شبہ کہ در صورت موصولیت کاف ہر کس کہ گشت عریان الخ اور
 دوران کہ فرس نہادہ الخ اور اسی کی امثال مین در میان موصوف و صفت کے باعتبار تنکیہ
 و تعریف باہم مطابقت نہ ہے گی سو یہ کچھ نہیں کسواسطے کہ یہ امور اور یہ وقایع خصوصیات کلام
 عرب سے ہیں اور در صورت موصوفیت کاف یعنی یہ کاف محض جملہ وصفیہ کو ماول بمفرد بنانے
 کے لئے مانا جائے اور موصول نہ سمجھا جائے تو کوئی یہ شبہ کرے کہ مثلاً شہر اے کہ پنجاہ رفت و
 و رغابی۔ مین منادی موصوف بوجہ ندا کے معرفہ بن گیا اور اسکی صفت مین جملہ جو قوت مین

زرہ سے حسن و گوشت
 عاقبت میں فنا ہے مین
 مین نشانہ آن تابستہ کند
 سران سواران بھی کہہ نہ
 اسے آن تاب دادہ کند
 کہ سران سواران یاد
 سے بہت ۛ

کاف کو دیکھ کر موصول
 مین کی قوت دیدہ
 اشعار مذیلہ میں تالیل

کاف سے موصول
 ماننے کی صورت
 مین اعتبار مین
 مطابقت مین
 صفت مین
 و تعریف و تنکیہ

نکڑہ کی ہے کس طرح جو نسبت ہو سکتا ہے اسکا بھی وہی جواب ہے جو در صورت موصولیت کا کافی بیان ہو اسعہذا یہاں سرے سے وہ مشبہ ہی نہیں پڑتا کبواسطے کہ دروہ بعد الحق وصفت ہے یعنی موصوف مع الصفت مناد کیا معنے کہ اس شخص سے خطاب ہے جو موصوف بصفت غفلت ہے یعنی کہتے ہیں اسے غافل مغفل غفلت کو چھوڑ شاید ان باقی پانچ دن کی تحکو مہلت لمجاء واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب :-

یاد رہے کہ اسماء اشارات اور اسماء موصولہ اس لیے مبہمات کہلاتے ہیں کہ جب تک احکام اشاریہ اور وصلہ بیان نہ ہو گا نہ اسماء مع پر صاف طور سے عیان نہ ہو گا :-
پانچواں وہ اسم ہے کہ جسکی اضافت ان چاروں معروفین میں کسی ایک کی طرف نہ ہو اور افاضہ تعریف کا مضاف الیہ سے مضاف میں بلا واسطہ ہو یا بالواسطہ اول جیسے غلام زید و غلام او و غلام ان اور ثانی یعنی بواسطہ جیسے غلام کہے کہ باما دوش گفتگوے دشت نظامی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر توئی آنہر یمنڈہ ہرچہ ہست و لہ اسے کار کشاے ہرچہ ہستند نام تو کلید ہرچہ بستند جب اضافت کا نام درمیان آگیا اور نیز میرے استاد اظہر رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہدایت بنیاد تھا کہ کچھ اضافت کا بیان قلمی کردن سوا سوقت امثالاً لامر الاستاد علیہ الرحمۃ جو امر اپنے نزدیک محقق ہے مختصر سا یہاں لکھ دیا جاتا ہے :-

الاضافۃ المعنویۃ

جانتا چاہیے کہ کسی چیز کو کسی چیز کے ساتھ نسبت کرنے کا نام اضافت ہے اور جس چیز کی نسبت کی گئی ہے وہ مضاف کہلاتا ہے اور جس کی جانب کی گئی ہے وہ مضاف الیہ نام پاتا ہے لیکن اس اضافت اور نسبت سے دو درجے جبرے اجنبی کلموں کو متعین اور کیقدر متحد کرنا اور حکم بگاڑنے کا لگانا منظور ہوتا ہے اسیواسطے معنوں میں بھی تخصیص اور اتحاد کا کچھ اعتبار کر لیا اور احکام لفظی میں بھی امتزاج کو شمار کر لیا معنوی اتحاد مثلاً اضافت معنوی میں مضاف الیہ اگر معرف ہے مضاف میں بھی اسی درجہ کی معرفت حاصل ہوگی ورنہ تخصیص اور توضیح کا قائدہ کہیں نہیں گیا ہمارے اتنے کہنے سے اشارۃ یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ ترکیب اضافی کے وضع کرنے سے مقصود تعریف یا تخصیص یا توضیح مضاف ہے پس اگر ان تینوں باتوں میں سے ایک بات بھی

وہ اسماء موصول
اور اشارات
کے مبہمات کی
مغفلت پانچویں قسم

معنوی اضافت
کا بیان

ثابت نہوگی تو وہاں اضافت بھی جائز نہوگی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مضاف یا تو مضاف الیہ پر بالمواطات محمول ہوگا یا نہوگا اگر محمول نہ ہو نہرو میں نسبت قبائیں کی متحقق ہوگی پھر یہ دو حال سے خالی نہیں مضاف الیہ یا تو مضاف کے لئے ظرف ہوگا یا نہوگا۔ اگر ظرف ہے تو اس اضافت کا اضافت بمعنی برو ورتام ہے جیسے سوار اسپ و آب کوزہ و سخن امر و زو و وعدہ فردا اور اگر باہم ظرف و منطوف کا علاقہ نہیں ہے تو اضافت بمعنی برابرے و مرہے۔ اور یہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو مضاف اور مضاف الیہ مشبہ بہ و مشبہ ہونگے یا نہو گئے۔ اگر اولین یعنی باہم علاقہ تشبیہ کا رکھتے ہیں تو چاہیے مضاف مشبہ بہ ہو اور مضاف الیہ مشبہ نہ اسکا عکس اسکو عرف میں اضافت بیا نیہ کہتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ اضافت تشبیہی نام رکھا جائے جیسے گل رخسار چشم زر گس۔ مثال اول میں جزو انافی مشبہ ہے ثانی میں مشبہ بہ اور نقارچی رعد میں انسلن تمامہ مشبہ بہ ہے لیکن یہ بات اس میں اور زیادہ ہے کہ رعد خود نقارہ اور خود نقارچی اور یہاں اضافت تشبیہی میں اضافت جمع کی جانب مفرد من حیث المفرد اور مفرد کی جانب جمع من حیث الجمع متنع ہے لیکن استادوں کے کلام بلاغت نظام میں جو وارد ہے جیسے ملاظہوری کہتے ہیں شر گل ترانہاے ترب شاخار صوت و صدا مایندہ۔ بلبل شیراز گلستان میں چپکتی ہے شر کلاہ شکوفہ بر سر اطفال شاخ نہادہ۔ سو وہ مفرد یعنی گل اور شاخ ان اسئلہ میں اسم جنس ہیں انکی یہ شان ہے کہ واحد اور کثیر سب بولے جاتے ہیں اور یہی تاویل ایک جنس کے دو اسموں کی اضافت میں کیجاتی ہے جب کہ وہ افراد و جمع میں اختلاف رکھیں جیسے مردان مرد و جان جانان و بانو بانوان صورت اولیٰ میں مضاف الیہ اور ثانی میں مضاف اسم جنس ہے یعنی مردان مردان و جانان جانان فرد و جمعی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر بگردان لشکرش آواز کرد کہ اسے نامداران و مردان مرد و افراد سیاب کاغذ میں چپے ہوئے زاری کرنا بیان کرتے ہیں شعر کجا آن دلیران و مردان مرد و بہ پیشیت ستادہ بروز نہرو فریہ ز کے ساتھ نکاح کرنے پر فرنگیس کو راضی کرنے کے دہستان میں لکھتے ہیں شعر وزان پس گویلتین پہلوں چنن گفنت کاے بانوے بانوان و معنی باہتبار اس تاویل کے ظاہر ہیں کہ یہ لوگ اپنی شیریں ادویہ کی وجہ سے مردوں کے مرد بن گئے۔ یعنی اور مرد انکی گرمی شجاعت کے آگے ہنر لہ عورتوں کے سرد بن گئے جیسے فعل آفاق کہتے ہیں۔ نظامی شعر عروسی چنن شاہ راہزہ باد و بران فعل آفاق فرخندہ باد

اضافت بمعنی برو ورتام

اضافت بیا نیہ تشبیہی

اضافت تشبیہی میں من حیث الجمع مفرد و من حیث المفرد

ایک جنس کے دو اسموں کی اضافت میں تاویل

اسی طرح اور جانین بہ نسبت ان جانوں کے کیفیت بہن تو یہ جانین باعتبار ان جانوں کے جان اور وہ جانین ان کی جسم کے مرتبہ میں ہو گئیں ایسے ہی بانوے بانوان لیکن ایک شخص اکیلے پر لفظ جمع کا اطلاق ایسا ہے جیسے قرآن مجید میں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ وسلم نبینا الصلوٰۃ والسلام کی ذات واحدہ پر ائمہ کا اطلاق آیا۔ نظامی ہر سکندر کے دعوائے پیغمبری کے سفر کے بیان میں فرماتے ہیں شعر گزین کردہر مردے از کشور نے پرمردانگی نہر سیکے لشکرے پاور ایک طرح بھی تاویل کر سکتے ہیں کہ مضامین فرد جمع کے معنوں میں نہ لیا جائے بلکہ مضامین الیہ جمع کے تعدد سے سمٹ کر شے واحدہ بن جائے پھر اب اس میں دو احتمال ہیں ایک تو یہ کہ تمام جانین اپنی نوعیت کے درجہ میں اگر شخص واحدہ بن گئیں۔ اور یہ اس شخص واحدہ کے لئے بمثابة جان کے ہے چنانچہ اس معنی کو شعر مولوی معنوی قدس سرہ کا بھیج کرتا ہے شعر عقل و جان جان ۱۰۰ جان توئی پ عقل و جان خلق را سلطان توئی پ گویا یہاں اضافت مجازی ہے۔ دوسرا احتمال اضافت بیانیہ کے طریقہ پر گویا یہ ایک جان تمام جانوں سے بنی ہے پس معلوم ہو گیا کہ باعتبار معنی ان میں محل بالمواطات درست نہوگا گو کہ باعتبار صورت محل مواطاتی تو کیا عین عینیت ہے خصوصاً جان جان میں ورنہ جب کہ اضافت در صورت مساوات بوجہ تحصیل حاصل کے درست نہیں در صورت عینیت کب درست ہوگی اور ان ہر دو ترکیبوں میں موصوف صفت ہونے کا احتمال بھی ہے پس اس صورت میں ایراد موصوف سے جو صفت مجہم اور محظوظ قائل کے ہوتا ہے یہ صفت اُسی کی تاکید کر دیتی ہے جیسے مردان مرد یعنی فقط صورت کے مرد نہیں واقعی مردی رکھنے والے مردان اسی طرح جان جان و غیرہ یہاں ان باتوں سے کچھ بحث نہیں اور اضافت حقیقی میں یہ تکلفات نامنتظر ہیں اسکی ترکیبیں ایسی تاویلات سے دور ہیں جیسے غلامان زید و فلک ثوابت بلا تاویل درست ترکیب انکی دلچسپ و ابتداء تعالیٰ علم بالصواب۔ اگر مضامین مضامین الیہ باہم مشبہ بہ نہ ہوں بلکہ مناسبات مشبہ بہ کی اضافت جانب استعارہ بالکنایہ کے ہو جیسے پائے فکر ناخن اجل یہاں فکر کو جی ہی جی میں حیوان کے ساتھ تشبیہ دیکر مناسبات حیوانیہ مثلاً پاؤں اس کے لئے ثابت کیا اور اجل کو زندہ کے ساتھ دل ہی دل میں تشبیہ دے کر اس کے لئے ناخن ثابت کیا اور ان مناسبات کے ثابت کرنے کو استعارہ تخلیلیہ کہتے ہیں اس اضافت کا نام اضافت مجازی ہے۔ یا ایسے دو متباہن اسموں میں

اضافہ تملیکی
اضافہ ابی

اضافت واقع ہو جن میں تشبیہ اور استعارہ کا علاقہ نہوا سکے اور اضافت بمعنی فرو برائے کہتے ہیں یہ کئی قسم پر ہیں۔ اول تملیکی یہ بھی یا تو اضافت ملک کی ملک کی طرف ہوگی یا مالک کی ملک کی جانب جیسے غلام زید و خداوند خانہ و خداے جہان یعنی غلام مرزید را و خداوند مرخانہ را۔ دوسری اضافت ابی سعدی کا شعر ہے شعر علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش و ہنام سعد ابو بکر سعد بن زنگیست و اے سعد بن ابو بکر بن سعد بن زنگیست۔ فردوسی شعر از ایران نیامد کہ گو سپہ گشتن و فریر ز کاؤں و آن بختن نظامی شعر نو آئین ترین شاہ آفاق بود و نیامد زادہ عیص بہ حق بود و اے عیص بن احاق بود۔ اس سے کوئی یون نہ سمجھ جائے کہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان سے لفظ ابن کا محذوف یا متدرج ہے بلکہ اضافت کی تخصیصات میں سے یہ بھی ایک نوع کی تخصیص ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ سے ابن ہونے کی خصوصیت ہے اور یہ اضافت بمعنی مرد برائے اضافت حقیقی کے لقب سے اس واسطے لقب ہوئی کہ یہ سب میں اعلیٰ درجہ کی اور اصل اضافت ہے اور جو مقصود کہ اضافت سے ہے وہ اس میں پورا پورا حاصل ہے۔ یہ بھی سن رکھو کہ غلام زید میں مثلاً غلام زید کے اندر پوری پوری تعریف اسی وقت ہوگی کہ جب متکلم اور مخاطب میں وہ غلام معبود ہو فقط اپنے مضاف الیہ یعنی زید کے معارفہ ہونے سے کام نہیں چلتا کہ اس واسطے کہ ممکن ہے زید کے ہزار غلام ہوں پھر بغیر معبودیت فقط غلام زید کہنے سے کیونکر تخصیص و تعیین کر سکتے ہیں کہ فلاں غلام ہے۔

اگر مضاف مضاف الیہ میں باہم حمل درست ہوگا تو ان دونوں میں چار نسبتیں متحقق ہونگی اول مساوات خواہ مرادفت میں جیسے مردم آدمی وزیر طلا و طلاے زر۔ خواہ صدق میں جیسے مردم گویا و دریائے آب و پستان شیر۔ دوسری اضافت خاص کی عام مطلق کی طرف جیسے شنبہ روز چو کہ امر مہتم اور مقصود اہم اضافت کا یہ ہے کہ مضاف الیہ سے تعریف یا تخصیص یا توضیح مضاف میں پیدا کر دین اور در صورت مساوات یہ امر ممکن نہیں۔ بصریہ اضافت کی ان دونوں قسموں کو منہج جانتے ہیں لیکن یہ شعر سعدی علیہ الرحمہ کا شعر وجود مردم دانا مثال زر طلاست و کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش داند و نظامی شعر بفرمان اوزر گر چہ دست و طلاے زر بر سر نقرہ بست و ولہ بحر جان زہر و زہ بنشانگرد و طلاے زر انگند بر لاجورد و اور یہ شعر فردوسی کا شعر

پس آگاہی آمد باقر سیاب کہ آتش برآمد ز دریائے آب و ولہ چنان دیدم اسے سر و چین و خوب
 کہ بودی یکے بیکران رود آب و نظامی نام شہر چنان پشہ را بجنگ عقاب و کم از قطرہ دان پیش
 دریائے آب و فردوسی کیخسرو کی داستان میں دنیا کی یونانی بیان کرے ہیں شہر چین ست
 کردار این چرخ پیر ہستاند ز فرزند پستان شیر و متاؤل ہے اور وہ تاویل یہی ہے کہ زر طلا و طلا سے زر
 سے یا تو زر و طلا سے خالص مراد ہے اس واسطے کہ بہت جمع فلزات کے سونا قیمتی شے ہے اور سونا
 بھی باعتبار باگی اور عیار کے مختلف ہوتا ہے تو اس زر یا طلا میں جو مضاف واقع ہے اور اس زر یا طلا
 میں جو مضاف الیہ ہے ایسی نسبت مانی گئی ہے کہ جو طلق زر کو سیم و س و آہن کے ساتھ ہوتی ہے
 تو خلاصہ اس تفوق اضافی کا یہ ہوگا کہ یہ زر خالص ہے یا زر طلا سے در صورت اضافت زر جانب
 طلا سکے طلا مراد ہے چنانچہ زریہ پول و فلوس کو کہتے ہیں محمد علی سلیم کا شعر ہے شہر کو ذلغ
 کہنہ و نوجم در و لم و ہمجوز قمار سفید و سیاہ و سرخ و اور طلا سے زر در صورت اضافت طلا
 جانب زر سونے کے درق مراد ہیں۔ چنانچہ یہ معنی کتب لغت میں مصرح ہیں اور اسی طرح دریا و رود
 کبھی خشک بھی ہوتے ہیں کبھی جاری بھی رہتے ہیں یہاں مضاف الیہ کی ملاست سے اس
 بات کا جملہ دینا ہے کہ وہ دریا و رود کہ جن میں آب موجود ہے اس طرح پستان کبھی دودھ سے
 پر ہوتی ہیں کبھی دودھ ان میں نہیں ہوتا چنانچہ شیخ علی حنین خرابات میں قحط کا حال بیان
 کرتے ہیں شہر بطے چہ پستان نے شیر شد و ز خشکی چہ پیکان گلو گیر شد و تو حسرت کے قائل
 انہیں پستانوں کا چھنا نا ہے جن میں بچہ کے نیلے دودھ موجود ہے حق یہ ہے کہ یہاں دعوای
 مساوات ہی سرے سے ٹھیک نہیں جسکی تاویل کی جائے ہاں اس شعر کی تقریب پر ایک بات
 یاد آگئی کہ صاحب حیات سعدی جناب عالی نے جہاں آب وے متاخرین خزین کی خرابات اور حضرت
 سعدی علیہ الرحمۃ کی بوستان سے ایک ایک حکایت ایک ہی مضمون قحط کی لیکر محاکمہ کیا ہے کہ
 خزین نے باوجود اس کے کہ خرابات جو چند اوراق سے زیادہ نہیں ہے بوستان سے پانسو
 برس بعد لکھی ہے اور جیسا کہ اس کے بیان سے مترشح ہوتا ہے اپنی بوزی طاقت شیخ کے
 نتیجہ میں صرف کی ہے کوئی کرشمہ اسکی مثنوی میں ایسا نہیں پایا جاتا جسکو دیکھ کر جی پھڑک اٹھے
 پہلا شعر شنیدم کہ در عہد بہرام گور و نمود از قضا قحط سالی تظہور و ہموار اور صاف ہے اس میں

اضافت ان سہول
 بین جو مراد فلو
 صدف میں ساوی
 میں شمس ہے پس
 زر طلا و طلا سے زر
 دریا کے آب
 و غیر متاؤل میں

صاحب حیات سعدی کے
 قائلہ پر ہوتا ہے بوستان
 و خرابات کی ایک بات
 ہونا صدف کی راوی

کوئی غزلی قابل ذکر نہیں۔ بدو شعر (جو صحرابے محشر زمین گفت گرفت و بہر و نیزہ آسمان گفت گرفت) میں زمین گفتہ کو صحرابے محشر سے تشبیہ دینا تقریباً لٹے بالہرول کے قیل سے ہے یعنی ایک ایسی تمثیل ہے جو اہل دنیا کی نظر میں قحط کی تصویر کھینچنے سے قاصر ہے صحرابے محشر اور تمام اعتدالات و خواتیل کے محتاج ہیں ان پر قیاس کرنے سے کسی شعر کی حقیقت نہیں کھل سکتی۔

تیسرے شعر (صحاب سید دل نشد مہربان و بحال لب تشنہ خاکیان) بوستان کے اس شعر سے ماخوذ ہے جو ذالنون مصری اور مصریہ کے قحط کے بیان میں شیخ نے لکھا ہے اور وہ یہ ہے شعر۔

نہر شد بہرین پس از روز بیت کہ ابرسیہ دل برایشان گریست و مگر ابتداء فرق ہے کہ شیخ نے ابر کے بر سے گور و نہر سے تعبیر کیا ہے جس سے ترجمہ اور بر سر دھنوں بائیں ٹپکتی ہیں اور حزن نے بر سے کو مہربان ہونے سے تعبیر کیا ہے جس سے دوڑن معنی ویسے صاف نہیں نکلتے۔ چوتھا شعر (بخیلی نمود ابر بر کائنات و بہر زمین سوخت طفل نبات) شیخ کے اس شعر سے ماخوذ ہے ۵

چنان آسمان بر زمین شد بخیل کہ لب تر کردند زرع و گیہل و مگر شیخ کے بیان میں اتنا لطف زیادہ ہے کہ کھڑی کھیتی کا خشک ہو جانا زیادہ حسرت ناک ہے نسبت اس کے کہ تخم زمین کے اندر ہی جل جائے۔ باخون شعر (ز خشکی در اندام خاک دو توہ و عروق شجرش چور گہاے کوہ) کا دوسرا مصرعہ بہت عمدہ مگر پہلا مصرعہ تکلف سے خالی نہیں شعر کا مطلب صرف اس قدر کہ زمین کی خشکی کے سبب درختوں کی رگین پہاڑ کی رگوں کی طرح سوکھ گئیں تھیں پس اندام اور دو توہ کے لفظ کو افادہ معنی میں کچھ دخل نہیں ہے۔ چھٹی شعر (ز تاب فروزندہ فہر بلند و زین جھروانہ بودش سپند) میں صرف یہ بیان ہے کہ آفتاب کی گرمی سے زمین انگلیشی کی طرح جلتی تھی اور تخم جو سپر ڈالا جاتا تھا وہ سپند کا حکم رکھتا تھا پس فروزندہ مہر کہنے سے آفتاب کی گرمی کا زیادہ ثبوت ہوتا ہے تو ہم کہیں گے کہ بہر بلند کہنے سے اس کی گرمی کا خیال کم ہو جاتا ہے اور ایسی دو متضاد صفتیں لانی بلاغت کے خلاف ہیں۔ ساتویں شعر (بطرے چو پستان نے شیر شد و ز خشکی چو پیکان گلو گیر شد) کا مضمون بالکل خلاف عادت اور خلاف مقتضای مقام ہے۔ نہ قحط کا یہ خاصہ ہے کہ شراب کی صراحی کو خشک کر دے اور نہ صراحی کا خشک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ قحط کی شدت ہو رہی ہے۔ انتہی۔

میرے نزدیک نہ خرابات کے ان اشعار میں غور و تامل کی نظر ڈالی گئی نہ اس محاکمہ میں انصاف کیا گیا۔ بعض وقت انسان کو اپنی زبان پر چڑھا ہوا یا بار بار کا گوش زد و کلام بہ نسبت اجنبی اور کبھی ایک اور وقت کے سے ہوئے سخن کے دل پر بھی چڑھا لاس ہے۔ پس مدیدہ اور بلخ نظر میں آتا ہے اس میں شک نہیں کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی ان دونوں کتابوں کی مقبولیت یعنی گلستان بہستان کی عام برگزیدگی کسی کتاب کو جو ان کے مقابلہ میں تصنیف ہوئیں ہرگز نصیب نہیں ہوئی اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ کسی کلام مایہ بلاغت و پائے فصاحت میں اس حد کو نہیں پہنچا بلکہ باوجود ان تمام خوبوں کے شیخ علیہ الرحمۃ کا خلق اللہ کی نصیحت اور تیر خواہی میں ہمارے رعایت و کسی کی خوشامی کی تمنا نہ لوم لائم کا خوف اور نہ کسی سے مقابلہ۔ نہ ہمت لیجانے کی آرزو۔ محض حذق و غم و خلوص نیست کو اپنا پیش نہاد خاطر رکھنا بہت بڑا نسب ہے یہاں تک کہ خوشامدی شاعروں کی طرح اپنے پادشاہ کی مدح میں مبالغہ کرنا پسند نہیں کیا اور صاف کہہ دیا شعر مرطبیخ زین نوع خوانان نبودہ سرمدت پادشاہان نبودہ پس ایسے شخص کے لئے قبولیت عالم بالا کی استقبال کرتی ہے ستارہ اسکی زیرائی اور برگزیدگی کا فلک اعلیٰ سے تمام عالم پر چمکتا ہے اسکی تاثیر کشش سے کسی کا دل سربازی نہیں کر سکتا اسکے یہ معنی نہیں ہیں کہ جو کلام اسکے مقابلہ میں ہے وہ بحیثیت کلامی قبیح اور میجوب ہے۔ اب ہم خرابات کے ان سات شعروں کی نسبت بھی کہیں گے کہ بغیر امعان نظر محاکمہ کر دیا گیا چنانچہ ہم نے اوپر حیات سعدی کے صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳ سے بلفظ اس محاکمہ کی نقل کر دی ہے اگر ذرا تامل اور انصاف سے دیکھا جائے ضرور یہ کہنا پڑیگا کہ پہلا شعر ایسا ہی ہموار اور صاف ہے جیسے شیخ علیہ الرحمۃ کی اکثر حکایتوں کے آغاز میں ہے شعر شنیدم کہ در وقت نزع روان بہ ہر چہ چین گفت نوشیروان بہ دوسرے شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب زمین صحرائے محشر کی طرح تپنے لگی سب نباتات جو اُس پر تھی جگر خاک سیاہ ہو گئی نہیں پتیلی کی طرح (جو بال سے خالی ہوتی ہے) صاف پٹ میدان ہو گئی زمین کی اس حالت سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ آسمان کے آگے ہتیلی پسار ہی ہے اور زمین تفتہ کو صحرائے محشر کے تشبیہ دینے پر وہی شخص اعتراض کر سکتا ہے جسکے دل میں حشر و نشر کا اعتقاد ہنگامہ رستخیزی کی دہشت راسخ نہیں قیامت کے شائد سنتے سنتے ایسا خیال پک گیا ہے کہ برائے العین مشاہدہ ہو

بلکہ مستند ادبیات
اس سے مستفاد ہے

عوام تک نے ساختہ اپنے روزمرہ میں کہتے ہیں قیامت کی گرمی پڑ رہی ہے یہاں تک کہ بمعنی شدت
 و بمعنی امر غریب یہ لفظ کسنا یہ ہو گیا ہے خود شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں شعر دی زانی تہ کلفت بر خود نشی
 ہفتہ فہشت چو برخاست قیامت برخاست ہر کسی دستاؤ کا شعر ہے شجر آفتاب از آتشم انگارہ ہ
 صبح محشر از گریان پارہ ہ اسی قبیل سے ہے یہ مطلع ناسخ کا شعر مرآسینہ ہے مشرق آفتاب داغ
 ہجران کا ہ طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریان کا ہ پھر اس تشبیہ کو ویسی تعریف اللہ بالجہول
 قرار دینا غضب ہے قیامت ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ۔ تیسرے شعر کا یہ مطلب ہے کہ
 جب کہ اگر کسی کے آگے ماتہ پیار نے وہ شخص اگر سخی کریم ہے مہربان ہوگا اُس پر رحم کھائے گا
 یہی مہربانی اور ترجمہ سب عطا و بخشش کا ہوتا ہے اور مسلمات سے ہے کہ سبب سبب کا تابع ہوتا ہے
 اور جہاں سبب کا وجود وہی مستحق نہ ہو وہاں سبب کا وجود کیونکر ہوگا پس اس میں بڑی بلاغت ہے
 کہ سرے سے سبب جی کی نفی کر دی خصوصاً سائل فقیر کے ماتہ پیار نے پر رحم نہ کرے کیونکہ بتلانا
 بہت دل دکھاتا ہے زیادہ افسوس میں ڈالتا ہے یہاں ہی مناسب ہے نہ گریہ و عطا کی نفی اور
 کلام شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں جہاں مندرمایا ہے ”اگر سید دل برایشان گریست“ اگر سیتن عطا کا ثبوت
 انسب ہے کیا معنی کہ یہاں شہرہ دین کے قحط زدوں پر بارش برسے کا بیان ہے تو سیاہ دل
 سخت جانوں کا مصیبت زدگان قحط کی تباہی کو نہ دیکھ سکھ کر روینے کے ساتھ اُس برسے کو تعبیر
 کرنا بڑا بلیغ ہے معہذا اس قبیل کے گریہ اور بخشش کی علت ترجمہ ہے تو مقام نفی میں سرے سے
 علت شے کی نفی کر دہی جیسے حزن کہتے ہیں البلیغ نہ ہے نسبت گریہ اعطائی کے یعنی اگر گریہ عطا
 کی نفی کرتے نفی ترجمہ کی بخوبی سمجھ میں نہ آتی کیا معنی کہ ممکن ہے کہ اُس کو رحم آیا ہو مگر ناداری یا کسی
 وجہ سے عطا نہ کیا ۔ اور شیخ علیہ الرحمۃ کا کلام مقام موجب و اثبات میں ہے وہاں اگر فقط ثبوت علت
 یعنی بیان ترجمہ پر کفایت کرتے بے شک اتنا بلیغ نہ ہوتا ۔ چوتھے شعر کا محاکمہ تو غضب ہے یعنی یہ
 فرمانا کہ شیخ کے بیان میں اتنا لطف زیادہ ہے کہ کھڑی کھیتی کا خشک ہو جانا زیادہ حسرتناک ہے
 بہ نسبت اسکے کہ تخم زمین کے اندر ہی جلوئے ”مسلم مگر کس لفظ سے تخم کا زمین کے اندر جلوئے استفاو
 ہوتا ہے وہ شعر تو یہ ہے ”بمہر زمین سوخت طفل نبات“ نبات تخم کو نہیں کہتے جس لغت میں
 چاہیں دیکھ لیں ہر درخت اور ہر بادل کو جو زمین پر جم آوے نبات کہتے ہیں تو کھڑی کھیتی بھی

اطلاق نبات کا ہونے کا ہے لیکن طفل کے لفظ نے بتا دیا کہ نام تمام نارسیدہ دخت اور کھیتیان مراد میں گویا اسی نے رحمی اور نامہربانی کا ثبوت دیتے ہیں کہ باوجود سائل کے ہاتھ پھیلا نے کے ایسی سیدہ دلی کہ ذرا رحم نکلیا یہاں تک کہ ننہ ننہ ہے واجب الرحم بچے جنہر ہر کوئی ترس نکھاتا ہے فسوس ہے کہ گہوارے میں جگر خاک سیاہ ہو گئے۔ مان للبتہ تخم کارین میں جلبانا چھٹے شعر سے مستفاد ہے جہاں کہا ہے "زمین مجھ و دانہ بودش سپند" انشاء اللہ تعالیٰ اس موقع پر عرض کیا جائیگا۔ اور اسکا پہلا مصرعہ "بخیلی نمود ابر بر کائنات" اس کے قبل کے شعر کی توضیح اور بیان ہے کیا معنی کہ سحاب کی میلی اور نامہربانی کا ظہور کس رنگ میں اور کس صورت میں ہونا معلوم تھا یا اسقدر برے کہ گاؤں بہ جائیں کھیتیان گل سٹر جائیں یا اس درجہ بارش بند ہو جائے کہ تخم زمین میں جلبائے جسے ہونے پودے جگر خاک ہو جائیں اگرچہ اس امر کی جانب لفظ لب تشہ اور بیان واقعہ خشک سالی سے بخوبی ایما ہو سکتا ہے مگر پھر بھی توضیح کر دی کہ وہ نامہربانی بخل کی زبانی میں نمودار ہوئی، مان شیخ علیہ الرحمۃ نے بخیلی کو خوب نبھایا کہ ابر بخیل نے زرع و نخیل کو ایک گھونٹ پانی نہ دیا جس سے لب یا جمل انکا تر ہوتا۔ اور حزمین کا سوخت طفل نبات فرمانا اگرچہ سوخت لازم تشنگی ہی کیون نہ بخیلی کے ضلع کو نبھانے میں قاصر ہے ایسے تصور تو سب میں موجود ہیں۔ پانچویں شعر کا یہ مضمون ہے کہ جب ابر نے اس درجہ بخیلی کی کہ نازک نازک نورس پودے اور ہر بادل جگر خاک ہو گئے کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بڑے بڑے درخت بوجہ اپنی پختگی اور زمین کے اندر دور دور تک کی ریشہ دوانی کی وجہ سے خشک ہوئے ہوں اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ تھوڑے بہت پانی کے کھنچ جانے سے بڑے درخت سوکھا نہیں کرتے تو اس خیال کی بھی نفی کر دی اور کہہ دیا "ز خشکی در اندام خاک دو توہ" عروق شجر شد چور گہائے کوہ "یہاں عرق سے اصل اور بیج اور جڑ اور پتوں کی نسین مراد نہیں چنانچہ اس معنی میں اسکا استعمال کثیر ہے جیسے عرق السوس اصل السوس کو کہتے ہیں عروق الصفر بھی اس طرح عروق الاصفہ بیج کبر عروق الطیب زرنباد جو ایک قسم کی خوشبودار جڑیں ہیں اور لفظی ترجمہ بھی اسکا بیج خوشبو ہے عروق بیض بوزیدان کو کہتے ہیں وہ بھی سفید سفید جڑیں ہیں اور لفظی ترجمہ بھی اسکا بیج سفید ہے۔ اور رگ کوہ وہ پہاڑوں کی جڑیں کہیے یا رگین جو زمین کے اندر اندر پھیلتی ہیں بعض جگہوں پر کنواں وغیرہ کھودنے کے وقت اندر سے نمودار ہوتی ہیں جیسے

بہ
رے فعل لازم بالضم
بخیلی اس کا تشنگی سوخت

رگ ابر پارہ ابر کو کہتے ہیں جو بادل سے مستطیل اور دراز نکلے ہوئے ہوں۔ اندام جسم کو کہتے ہیں جو ذی جرم کثیف ہو اور یہ بات بھی معلوم ہے کہ اثر ایک شے کا جسطرح کثیف اور گاڑھے جسموں میں دیر پا ہوتا ہے اجسام لطیف میں نہیں ہوتا بوجہ لطافت اجزاء کے بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے چنانچہ عطرت کسی شے کی جسطرح نوم کی شرکت سے دیر تک ٹھہرتی ہے روغن میں شریک کرنے سے اُس مدت تک نہیں ٹھہرتی اور روغن کی شرکت سے جن مدت تک ٹھہرتی ہے اسقدر پانی کی شرکت سے نہیں ٹھہرتی اسی طرح ادویہ کی تاثیر بہ نسبت شہد اور قوام شربت کے متفاوت ہے اسی طرح پانی کی رطوبت کا طول کث جسطرح خاک کی آمیزش سے ہو گا ہو اور غیرہ میں رکھ دینے سے ہو گا مثلاً پان کو ہم گیلے کپڑے میں رکھتے ہیں تا خشک ہو اگر زیادہ دنوں تک رکھتے ہو ریت سے کو پانی میں ترک کر کے پانوں کو اُس میں دبا دیتے ہیں پس لفظ اندام سے اسی امر پر تنبیہ ہے اور اس کی تاکید لفظ دو تودہ سے بھی مقصود ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ گیلے کپڑے یا رنگ کی ایک تادہ جقدر دیر ایک شے کو تر رکھے گی دوہرا کپڑا یا دو تادہ ریت سے زیادہ دیر تک وہ شے تر رہے گی تو اس شعر میں بھی خشک سالی کی شدت اور سختی بیان کرتے ہیں کہ درختوں کی جڑیں جرم زمین کے اندر جوتہ درتہ پہنچ گئی تھیں جنکے خشک ہونے کا احتمال بھی نہ تھا پہاڑ کی رگوں کی طرح خشک اور بھرنگ خاک ہو گئی تھیں اب انصاف کرنا چاہیے کہ اندام اور دو تودہ کے لفظ کو افادہ معنی میں کیونکر کہا جائے کہ دخل نہیں غرض بڑے بڑے درختوں کی جڑوں کا جو زمین کی تہ درتہ میں ہیں سو کھڑے سخت پتھر بن جانا فقط بارش کے بند ہو جانے سے نہیں دھوپ کی تیزی آفتاب کانے نقاب زمین کو انگلیٹھی کی طرح تپانا اسپر اور غضب کر دیا اور بارش کی امید پر جو تخم زمین میں ڈالا جاتا تھا وہ سپند کی طرح جل بھن جاتا تھا تو چٹے شعر کا یہی مطلب ہے مگر اس شعر کے محاکمہ میں یہ فرمانا کہ ”فروزندہ مہر کہنے سے آفتاب کی گرمی کا زیادہ ثبوت ہوتا ہے تو ہم کہیں گے کہ مہر بلند کہنے سے اس کی گرمی کا خیال کم ہو جاتا ہے اور اسی دو متضاد صفتیں لانی بلاغت کے خلافت ہیں“ حیرت میں ڈالتا ہے کیا معنی کہ جیسے فروزندہ کہنے سے گرمی کا ثبوت ہوتا ہے اسی طرح بلکہ اور زیادہ اسکے لئے بلندی اور اوج گرائی ثابت کرنے سے کیا معنی کہ اوج گرا اور بلند ہونا آفتاب کا اس کی سمت الراس اور جانب نصوت النہار

آنے کو کہتے ہیں۔ اور جب آفتاب عین دائرہ نصف النہار پر پہنچ گیا یہ وقت عین دوپہر کا ہوتا ہے بہ نسبت دن کے حصوں کے اس وقت زیادہ گرمی ہوتی ہے اسکو سب لوگ جانتے ہیں اور آج گرائی اس معنی میں نیچے کی معمولہ متداولہ کتب میں موجود ہے بلکہ اہل اُردو بھی اپنے روزمرہ میں دن چڑھ گیا آفتاب بلند ہو گیا کہتے ہیں کیونکہ کہیں علم ہیئت میں دائرہ نصف النہار کی تعریف میں غایۃ ارتفاع الشمس ان وضو لہا الیہا مصرح موجود ہے۔ بان اگر مطلقاً بلند کی کو دوری لازم ہوتی اس خیال کی کچھ گنجائش بھی تھی حالانکہ بلندی کو بعدیت لازم نہیں طول مسافت اور شے سے ارتفاع اور شے یہ امر بران اور دلیل کا محتاج نہیں اور تخم کا سپند کی طرح جل تھن جانا اس امر پر دال ہے کہ بالکل بارش نہ ہوئی اور بہت جرصہ سے نہ ہوئی نہیں جسقدر بارش سے بعد ہو گا قحط بھی اسیقدر شدت کا ہو گا اس شدت کی خشکالی کو تخم کا زمین میں جلنا ناخوب بتلارہا ہے۔ اور یہ وہ امور ہیں کہ شدت خشکالی میں کم و بیش پیش آتے ہیں اگرچہ کھڑی کھیتی کا خشک ہو جانا دولت حاصل شدہ کا زوال ہے جو زیادہ حسرتناک ہے لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بارش کو بند ہوئے ایسا بڑا زمانہ نہیں گزرا یا بارش اس درجہ کو بند نہ ہوئی دیکھئے زمین پر تخم جم آئے اور بالیدہ بھی ہوئے جس پر زرع کا اطلاق درست ہوا خصوصاً ساتوین شعر کا محاکبہ سراسر محکم ہے اس واسطے کہ یہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ نشہ کے عادی اور خورگر ہو جاتے ہیں انکو نشہ کا چھوڑنا ایک موت ہے جیسے یارون کا ترک عشق کرنا سخت دشوار اور مشکل ہے تو کہتے ہیں کہ ایسا قحط پڑا کہ کسی قسم کی پیداوار نہ ہوئی نہ انج پیدا ہوا نہ میوہ اب شراب کس چیز کی بنتی لہذا وہ چمڑے کی صراحیان جو بسبب تحقن و تسدد انجہ کے بہت جلد جوش زن ہوتی تھیں خالی پڑی رہیں چونکہ چمڑے کی تھیں سوکھ سوکھ کر بوڑھی عورتوں کی سوکھی ہوئی پستانوں کی طرح جا بجا سے سکر گئیں گلے انکے تنگ ہو گئے غرض ایسا قحط پڑا کہ نشہ باز نشہ تک بھول گئے جیسے عاشق مزاج عشق بھول گئے۔ اگر یہ بات خلاف مقتضے سمجھی جائے تو شیخ علیہ الرحمۃ کے شعر (یاران فراموش کردند عشق) کو بھی خلاف مقتضے سمجھنا چاہیئے کس واسطے کہ یہاں بھی یون کہہ سکتے ہیں کہ یارون کا ترک عشق کرنا اس بات کی دلیل نہیں ہو سکتی کہ قحط کی شدت ہو رہی ہے بان جب تک کہ اس مقدمہ کو یہاں مسلم نہ کر لیں کہ عشق

کھانے پینے کی سستی ہے جیسے مشہور ہے ”این خمار از خوردن گندم بود“ جب خشک سالی کی وجہ سے اناج پیدا نہ ہوا غذا جو سبب مادی اس عشق کا تھا شکم کو نہ ملی مادہ عشق فنا ہو گیا اب صورت عشق کا فیضان باطل ہو گیا یہ امر علوم حکمیہ میں ثابت ہے کہ فیضان صورت کا بغیر مادہ کے ممکن نہیں۔ اور یہاں عشق سے عشق حقیقی مراد نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اُسکو قحط زائل نہیں کر سکتا اسکا مادہ تجلیات ذوالجلال و الجمال غراسیمہ میں جو قلب بشر میں چمک جاتی ہیں باقتضا کشش جمالیہ جذب جمالیہ اس شخص کو ایسا محو یعنی از خود رفتہ بلکہ از ماسوا گستہ با جیل حلیل پیوستہ کر دیتی ہیں کہ سوانے محبوب حقیقی کے سب سے غافل ہو جاتا ہے پس وہی وہ اُسکی نظر و بین سما جاتا ہے ہمہ اوست کہنا اُنکے لئے درست آتا ہے پس خشک سالی تو کیا ہے قیامت بھی اُسکے مادہ کو فنا نہیں کر سکتی چنانچہ مسلم ہے شعر عشق آن باشد کہ کم نگرود و تا باشد از ان قدم نگرود عشقے کہ نہ عشق جاؤد نیست و باز چہ شہوت جوانی ست و معہذا شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یار ان فراہوش کرد عشق۔ یعنی ہم جیسے لوگ عشق بھول گئے۔ گو کہ آپ نے الحقیقت کمال تھے مگر کمال اپنے آپ کو اپنی زبان سے کمال نہیں کہتا بلکہ رند اور بزرہ کار بھی سمجھتا ہے غرض جیسے دیوان ترک عشق کا موجب گمشدگی غلہ پیداواری کا نہ ہونا ہے یہاں خشکی صراحی کا سبب میوہ اور اناج سبک گام ہو جانا ہے پس علت ہر دو کی ایک ہے لطیف ادا و طرز بیان دو وَاللّٰهُ تَعَالٰی شَانَهُ اَعْلَمَ بِالضَّوَابِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ الْیَقِیْنَ کجا بود مطلب کجا تا ختم و میں اپنے مقصود سے کس قدر دور جا پڑا اور پرہی بیان تھا کہ اضافت اُن دو اسموں میں جنہیں باہم نسبت مساوات کی متحقق ہو یا مضاف الیہ بہ نسبت مضایف کے عام مطلق ہو بصریٰ میں کے نزدیک ممتنع ہے اور میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اضافت اُسجگہ ممتنع ہے کہ جہاں مقصود اضافت کا حاصل نہ ہو اپنا ظاہر ہے کہ جہاں مضایف مضاف الیہ سے خاص مطلق ہو گا نہ تو مضایف کو تعریف حاصل ہوگی نہ تخصیص نہ توضیح بلکہ اُلٹا تخصیص سے تعمیم کجا بن جانا تحصیل حاصل تو کیا حاصل شدہ کا کھولنا ہے یہ قلب موضوع ہے پھر اس صورت میں تصحیح ضایف کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے ربا و مساویوں میں اضافت کا امتناع اس میں محکوم کلام ہے اس واسطے کہ جب تعریف اور تخصیص کا فائدہ نہ ہوا نہ ہی فقط توضیح کا حاصل ہو جانا صحت اضافت کیلئے

کافی ہے مان جہان کہین یہ توضیح بھی نہ ہوگی اضافت نے شک و شبہ جمتع ہے اس واسطے کہ تعریف و تخصیص و توضیح میں جو صحت اضافت کے شرط ہیں عطف منع خلوت کے لئے مانا گیا ہے۔ تیسری عام کی اضافت خاص کی طرف اور یہ دو حال سے خالی نہیں یا تو اضافت موصوف کی صفت کی طرف ہوگی جیسے روز جمعہ علم فقہ۔ کتاب یگستان پیل محمود جانب غربی۔ نظامی نہ شعر مر اپیل باران تو مقصود نیست کہ پیل تو چون پیل محمود نیست، یہ اضافت بھی بمعنی مر و برابر ہے لیکن عرف میں اسکو اضافت بیانیہ بھی کہتے ہیں اور بعضے توضیحی و تخصیصی اضافت بھی اسکا نام رکھتے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ یہ موٹسگانیان زبان عرب کا حصہ ہیں۔ چونکہ عربی میں موصوف و صفت در میان باعتبار تعریف و تنکیہ مطابقت شرط ہے اور یوم الجمعہ و علم الفقہ و جانب الغربی میں مثلاً وہ مطابقت مفقود ہے تو اس ترکیب کی تصحیح کے لئے یہ نکتہ تراشا لیکن فارسی میں ترکیب التصانی و اضافی کی ایک ہی شکل اور ایک ہی صورت ہے جیسے کنارہ غربی روز جمعہ پھر ضرورت ہی کیا پڑی ہو کہ بنی بنائی التصانی ترکیب کو چھوڑ کر خواہ مخواہ بتکلف ترکیب اضافی بنائیں و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب یا اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہوگی جیسے خردان اطفال۔ سعدی علیہ الرحمہ کا شعر ہے شعر بزرگی و عفو و کرم پیشہ کن و زخردان اطفال اندیشہ کن و چوتھی مضاف مضاف الیہ میں باہم نسبت غوم خصوص من وجہ کی ہو اس صورت میں یا تو ایک دوسرے کے لئے اصل اور مادہ ہوگا یا نہ ہوگا۔ اگر ایک دوسرے کے لئے اصل اور مادہ ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا تو مضاف الیہ مادہ مضاف کا ہوگا یا مضاف مادہ مضاف الیہ کا ہوگا در صورت اول یعنی اگر مضاف الیہ مادہ مضاف کا ہے تو یہ اضافت بھی بمعنی از ہوگی جیسے خنجر فولاد انگشتر زر اس قسم کی اضافت کا اضافت بیانیہ نام ہے اسی طرح دیومردم یعنی دیو یکہ از مردم خیزد۔ نظامی حر کا شعر ہے شعر زماند ران ناید الا د پخیر و یکے دیومردم دگر دیونیر و لہ ازین دیومردم کہ دام و دواند نہ نہان شو کہ ہم صحبتانت بند و چنانچہ عربی میں شیاطین الانس کہتے ہیں جیسے اس آیت وافی ہایین و کذا اللک جعلنا للک بنی عدو و اشیاطین الانس و الجن یوحی بعضہم الی بعض نخرت القول غروما۔ اگر مضاف مادہ مضاف الیہ کا ہے جیسے زر انگشتر و فولاد و خنجر و سنگ صنم اضافت حقیقی بمعنی برابرے و مر ہوگی جزین کا شعر ہے شعر از بتکہ تا کعبہ رہے نیست برہمن و سدرہ خود

اضافہ موصوف
جانب صفت

محمود نام پیلست
مر اپیلان بود و باران
اور ایامی خرابستان
نہ شعر مر و برابر بود
۱۲ شرح سکندر نامہ

اضافہ صفت
جانب موصوف

اضافہ بیانیہ
منع از

بیان اس اضافت کا
جس میں مضاف مادہ
مضاف الیہ کا ہے

ساختہ سنگ صنم را : اور بعض وقت بغیر اس علاقہ کے کہ مضاف الیہ مادہ مضاف ہوا
 بمعنی از آجاتی ہے۔ طغرائی شہیدی شعر دل آزاری بود کرد از ناصح : نباشم از پیر و بیزار ناصح
 اسے بیزار از ناصح۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ تو ذریعہ اقسام اضافت کی جو بمعنی مزدور و دروازگی
 گئی ہے باعتبار اُنکے مفہوم محل کے ہے ورنہ سبکو ایک قسم یعنی اضافت بمعنی مرہن دے سکتے
 ہیں اس واسطے کہ صحت اضافت کے لئے اونسے ملا بہت کفایت کرتی ہے جیسے دست در بلیغ
 و بلیناس شہ و شبستان خزاں اضافت بادنی ملا بہت ہے سعدی زہ شعر بہ تندی سبک دست
 بردن بہ تیغ : بدنمان برد پشت دست در بلیغ : نظامی زہ شعر بلیناس شہ نیر گنج تمام : ہم از
 مشک پختہ ہم از مشک خام : بنزد جہان داور خویش برد : جہان داری بین کہ چون پیش پردہ
 وصیت سکندر وقت وفات کے بیان میں ہے شعر ہوانے کزد سنگ خار اگداخت : چون پیری
 تن بود بابا بساخت : کنون در شبستان خرو پرند : چونہر و نماندہ شدم در دست : غرض موقوف
 کو اپنی طرف اور انگشتہ کو اُسکے زر کے ساتھ مثلاً جو ایک اختصاص ہے صحت اضافت کیلئے
 کافی ہے والد تعالیٰ اعلم بالصواب۔ اگر ایک دوسری کے لئے اصل اور مادہ نہیں ہے اور ہم
 نسبت من و متحقق ہے تو یہاں بھی یا صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوگی جیسے ویرگان
 سپاہ و ہندی تیغ و تقویم خرد۔ نظامی زہ شعر چو ہندوے باز گیر گرم خیر معلق زنان ہندی تیغ تیز
 فردوسی بہرام کی سیابان کی لڑکیوں سے شادی کرنے کے بیان میں لکھتے ہیں شعر درگہفتہ
 آمد بہ نچر گاہ : خود و موبد و ویرگان سپاہ : جانی زہ شعر ز تقویم خرد بہر وزیم بخش : براقلیم
 سخن فیروزیم بخش : استشہاد اس شعر کے ساتھ اسوقت ہو سکتا ہے کہ ز تقویم کی زاکو بیانیہ
 قرار دین او مصدر کو بمعنی مفعول لے کر مع اُسکے مضاف الیہ کے بہر وزی کا بیان بنائیں
 یعنی خرد مقوم واد کی تشدید اور فتح کے ساتھ۔ اور اس مصدر مضاف کو بمعنی مفعول لینے سے یہ
 اضافت اضافت لفظی نہیں بنجاتی اس واسطے کہ اول تو اضافت لفظی کے لئے صیغہ صفت کا
 مضارع کے معنوں میں ہونا شرط ہے اور جو اسم فاعل و اسم مفعول کہ مصدر کی صورت میں
 آتا ہے وہ ضرور دوامی و استمراری معنی پاتا ہے دوسرا ہر اسم فاعل و اسم مفعول مضارع کے
 معنوں میں نہیں ہوتا اس واسطے اس قسم کی ترکیب کو کلیۃً اضافت لفظی کا حکم نہیں لگا سکتے یا چھوٹ

ہم نفسی مادہ
 اضافت بمعنی از
 نظامی زہ شعر و جہان
 کریم زہ شعر از ہر باوکی
 نوزد ہر از ہر باوکی
 بیان اضافت
 باوکی ملا بہت

بیان اضافت
 جانب موصوف

اضافہ ہونے کی جانب صفت کی اس امر میں اپنی تحقیق

کی اضافت صفت کی طرف جیسے نماز پیشین مسجد جامع - آسمان دنیا -

مگر یہاں بھی میری وہی گزارش ہے کہ ان مثالوں میں باوجود تحقق معنی مرکب توصیفی اضافت کا قائل ہونا اور پھر تکلف متاؤل کرنا فقط اس مرکب کا اسم اول مجرد عن اللام اور تانی مجرد و محلی باللام ہونے یعنی عدم مطابقت در اعراب و تعریف و تنکیر کی وجہ سے ہے جو زبان عرب میں

یہ امر خصوصیات ترکیب اضافی سے ہے جیسے مسجد الجامع صلوۃ الاولیٰ سماء الدنیا عرض وقت ان مطابقت نے جو شرط ترکیب وضعی ہے نحاۃ عرب کو مرکب اضافی قرار دینے اور متبادل کرنے پر مجبور کر دیا یعنی باعتبار صورت ظاہر لفظ مرکب اضافی قرار دیا اور باعتبار معنی متاؤل یعنی در میان ایک اسم کو جو واقع میں مضاف الیہ اس مضاف کا ہے مجزوف مانا جیسے صلوۃ الساعۃ الاولیٰ مسجد اللو

الجامع اور جانب العزنی اس آئیہ وافی الہدایہ وَمَا کُنْتُ بِجَانِبِ الْغُرَبِیِّ مِّنْ جَانِبِ الْجَبَلِ یعنی الطور الغربی - پس غور کرنا چاہیے کہ زبان فارسی ان خصوصیات اور ان شروط سے معرّی ہے اس زبان میں ترکیب اضافی اور اتصافی کی ایک ہی صورت ہے فارق و فاصل فقط ایک امر معنی ہے کیا معنی صرف لحاظ معنی ایک دوسرے کے لئے جدا شناس بنا ہوا ہے پھر ضرورت وجہ

اور کون سی ہے جو سیدھی سیدھی ترکیب اتصافی کو چھوڑ کر اضافت کے قائل ہونے پر مجبور کرے حالانکہ خود کلام عرب میں جب بعینہ اسی مرکب کا اسم اول محلی باللام ہوتا ہے تو اسکو بغیر تاویل کے توصیفی مانتے ہیں چنانچہ لفظ دنیا بروزن فعلی مؤنث ادنیٰ جو دو بمعنی نزدیک شدن سے مشتق ہے دونوں طرح کلام عرب میں متعل ہوتا ہے ایک تو اپنے معنی حقیقی و معنی میں استعمال کیا جاتا ہے

جیسے الحیوة الدنیا والعدوة الدنیا والجمعة الدنیا والسماء الدنیا دوسرا بمقابلہ آخرت کے اس جہان فانی کا نام رکھ لیا اسوقت اسکی وصفیت کا لحاظ مغلوب ہو جائیگا اگرچہ یہ نام بھی نظر قرب ہی رکھا گیا ہے مگر غلبہ اسمیت کو ہوگا جیسے رَبِّتَا اَنَا فِی الدنیا حسنة . وَاَلکْتُ لَنَا فِی هَذِهِ الدنیا حسنة وَفِی الْاٰخِرَةِ مِیْن اور اسی غلبہ اسمیت کی وجہ سے اسکی جانب اضافت بھی

بلا تاویل درست ہو جاتی ہے جیسے ثواب الدنیا و جہنم الدنیا و سماء الدنیا و مجمع البحار میں ہے الجمرة الدنیا ای القریبة الی منا فعلی من الدنو وہی اسم لهذه الحیوة لبعدها الاخرة عنها والسماء الدنیا القریبہا من ساکنی الارض و یقال سماء الدنیا بالاضافة - منتهی الازب میں ہر دو لفظ لفظ

این آسمان لقریبا من ممالک الارض و کذا اسماء الدنیا بالاضافۃ اسی طرح و مملکت السی و لا
 بحقیق المملکت السی۔ اول اضافت کے ساتھ بتاویل مکر العمل السی دوسرا اتصال کے ساتھ آیا ہے
 غرض جب زبان فارسی میں ترکیب توصیفی کے لیے کوئی جدیدی شرط نہیں بلاتامل ان مرکبوں کو موصوف
 صفت کہنا چاہیے اور بلا ضرورت داعیہ صرف اتباع زبان عرب سے تکلف میں پڑنا صواب نہیں
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ بعض وقت اہل فارس نے دنیا کو مطلق عالم کے معنوں میں استعمال
 کیا ہے نظیر یہ کا شعر ہے شجر ہر کہ از معشوق غافل گشت لذت در نیافت و دیدہ نے معرفت
 را در دو دنیا نور نیست و ابے در دو عالم۔ یہ بھی سن رکھو کہ جب وقت ترکیب اضافی اور اضافی ملک
 جمع پڑتی ہیں۔ اہل عرب ترکیب اضافی کے جوڑ کو نہیں توڑتے بلکہ صفت کو موصوف مضاف سے
 منفصل کر کے بعد مضاف الیہ کے ملحق کرتے ہیں اور اہل فارس اکثر اتصال توصیفی کو قائم رکھتے
 ہیں جیسے بام فرخ نوشیروان سعدی شجر زندہ است بام فرخ نوشیروان بعد و کز ہستیش
 بروے زمین یک نشان نمائند و اور کبھی تابع عرب کے ہو جاتے ہیں سعدی شجر پسران فیر
 ناقص عقل و بگدائی بردستارفتند و روستا زادگان دانشمند و بوزیری پادشا رفتند و اے
 پسران ناقص عقل وزیر۔ اور کبھی موصوف سے صفت کو مقدم کر دیتے ہیں تا اتصال مضاف
 کا مضاف الیہ کے ساتھ اسی طرح باقی رہے۔ فردوسی جلد دوم شاہنامہ کے اخیر میں بیان
 کرتے ہیں شجر کہ این نامہ شہر باران پیش و بہ پیوندم از خوب گفتار خویش و یعنی از گفتار خوب
 خویش۔ سوائے اس ضرورت اجتماع کے بھی فاصلہ صفت موصوف اور مضاف مضاف الیہ کے
 بیچ میں جائز ہے۔ اول یعنی فاصلہ درمیان موصوف صفت کے جیسے نظامی کے اس شعر میں
 شجر سپیدہ ہر رومی از چشم درد و برد تیغ من سرخی از رونے زرد و اے سپیدہ رومی۔ ان
 مواضع میں صاحب مہبت عظمیٰ حضرت آذر و عطف بیان کے قائل ہیں۔ میرے نزدیک یہ کلمہ
 دوسرا یعنی فاصلہ درمیان مضاف مضاف الیہ کے اور اس فصل کے بارہ میں کوئی خصوصیت
 است رابطہ کی نہیں است رابطہ کے سوا دوسرے الفاظ بھی فاصل بن جاتے ہیں۔ فردوسی پشتک اور
 افزا سیاب کی گفتگو کے بیان میں لکھتے ہیں شجر چہ دستور باشد مرادشا و از ایشان سوارے نامجا
 اے دستور بادشاہ مرادشا۔ سعدی شجر بوگ درختان سب در نظر ہوشیار و ہر قدر قدرت معرفت کردگا

بعض مطلق عالم

در اضافی و
 اضافی ایک جگہ
 جمع ہو جائیں تو
 اتصال کو چاہیے

اے دفتر معرفت۔ وحید شہر اے وحید از مشرق چون ایر بہ ہنگام وصال پہ گل سبار آمدہ وقت نست
سے آٹا میہا پہ اے وقت ہے آٹا میہا۔ اور یہ بھی سن رکھو کہ کبھی مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ
کو باقی رکھتے ہیں جیسے سعدی کے اس شعر میں شہر رنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین شکندہ قیمت سنگ بفرزاید
زر کم نشود۔ اے قیمت زر۔ نظامی کے شعر میں رنگ طاؤس و پرواز او کہ چون گز بہ زشت آمد آواز او
اے چون آواز گر بہ۔ کبھی بقرینہ مقام مضاف الیہ کو حذف کر کے مضاف کو باقی رکھتے ہیں جیسے شعر دیدہ
سعدی و دل ہمراہ تست پہ تانینداری کہ نہا میروی پہ اے دل سعدی۔ اسی طرح مضاف الیہ پر مضاف
کی تقدیم بھی جائز ہے جیسے گیلان خدو جہان بادشاہی شہنشاہ سراپردہ۔ یہ امر شماعی ہے اس میں
قیاس کو دخل نہیں یعنی جس مضاف الیہ کو چاہئے اسکے مضاف سے مقدم کر دینا امر فصاحت میں
مغل ہوگا اور اس تقدیم خلاف موضوع کو ضرورت شعری پر مبنی کرنا کلام فصحا میں عیب اور عجز کا
قائل ہونا ہے یہ خطا ہے استادوں کے نشر کلام میں یہ ترکیب موجود ہے اسی طرح صفت کی موصوف
پر تقدیم ضرورت شعری پر مبنی نہیں جیسے کوتاہ خرد مند گلستان کی تیسری حکایت میں منثور ہے
نشر گفت اے پدر کوتاہ خرد مند بہ کہ نادان بلند۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

احکام لفظیہ میں امتزاج کا شمار کرنا یہ ہے کہ فارسی میں کل کلمات مبنی علی السکون ہیں اور یہ بھی
ظاہر ہے کہ مضاف و مضاف الیہ قبل تعلق اضافت و مستقل جدے جدے اسم تھے سکون پر
مبنی تھے اگر بعد تعلق اضافت بھی مبنی علی السکون رکھے جائیں لفظوں میں امتزاج ہی کیا حاصل ہو
جس طرح قبل اضافت بیگانگی اور علیحدگی تھی اسی طرح اب بھی رہتی تو بنا سے سکون مضاف کو
جو علامت کلمہ کی تمامیت کی تھی اٹھا کر بجائے اسکے جنبش کسری رکھ دی جسکو علامت اضافت
کہتے ہیں تا بمقابلہ معنوی اتحاد کے کی قدر لفظی اتحاد بھی ہو جائے جیسے عربی میں حذف تنوین اور
نون کا اس امتزاج کے لئے کیا جاتا ہے چنانچہ علامہ رضی نے شرح کافیہ میں تصریح کر دی ہے
فَلَمَّا ارَادُوا اَنْ يَمْرُجُوا الْكَلِمَتَيْنِ فَمَرَجَا يَكْتَسِبُ بِهِ الْاُولَى مِنَ الثَّانِيَةِ التَّعْرِيفَ وَالتَّخْصِصَ
حَذْفُ اَوَّلِ الْاُولَى عِلَالَةً تَمَامِ الْكَلِمَةِ كَوَيَا سَوَقَتْ مضاف کے اول حرف سے لیکر مضاف الیہ
کے اخیر حرف تک ایک کلمہ بن گیا۔ لیکن بعض مواضع بوجہ شذوذ مستثنیٰ ہیں اور ان میں بھی دو طرح
کے ہیں ایک تو وہ کہ جنکے مضاف پر علامت اضافت نہیں لائی جاتی جیسے چون و جز و ہر و ہمہ سعدی

بیان حذف مضاف

بیان حذف مضاف

مضاف الیہ کی
مضاف تقدیم

استطیع صفت
کی موصوف پر تقدیم

س
بسط دی یا سکون یعنی سکون
وجاہ متعلق اضافت
یہ اسم تھے سکون پر
تدارک چون مبنی علی السکون
جنبش و تکین و مخالف
شعر یا مضاف الیہ
غلام کہ مبنی علی السکون
ہر و خاک و ہر و ہمہ

بیان آن مضافوں کا مبنی پر
علامت اضافت نہیں لائی جاتی

کاشعر ہے شعر مکن تکبیر ملک دنیا و پشت کہ بسیار کس چوتو پرورد و کشت و ولہ ہر کہ شاہ آن
 کنت کہ او گوید و حیف باشد کہ جز نکو گوید لیکن یہ شعر اسد اللہ خان غالب کا شعر ساز از دم نایست
 چون نے رفرمہ ماہ اسے ماہمہ بیچ تو واسے تو ہمہ ماہ متاؤل ہے۔ اور آن مضافون پر بھی علامت
 اضافت نہیں لائی جاتی جنکے مضاف الیہ میں فصل واقع ہو گیا ہو جیسے دستور باشد مرا بادشاہ و وقت
 می آب امیہا و دفتریت معرفت وغیرہ میں اور یہی حال نوصوف و صفت کے فاصلہ اور حذف
 علامت اتصاف کے بارہ میں سمجھنا چاہیے جیسے سپیدہ برد زومی میں۔ دوسرے وہ مضاف ہیں
 کہ جنکو اکثر بغیر علامت اضافت کے استعمال کرتے ہیں یہ امر کبھی مضاف کی خصوصیات سے
 بہرہ ناپ ہے جیسے لفظ صاحب اور سرآمد این اور نیزہ اور سپر اور میر اور عاشق اور نیم اور پس اور ولی
 سعدی شعر مگر صاحب لے روزے ز رحمت و کند در کار در ویشان دعاے و ولہ زبان درد و
 خرمند چیت و کلید در گنج صاحب نہر و ولہ ز صاحب غرض تا سخن نشوی و اگر کار بندی
 پشیمان شوی و امثلہ سر کے جیسے سرمایہ۔ سر چشمہ۔ سر حلقہ بمعنی سردار جماعت سردستان
 بمعنی عنوان دستار سر دفتر سر سوزہ سر طوق اس حلقہ کلاں کو کہتے ہیں جو سرے پر زنجیر کے
 ہوتا ہے اور کلس کو بھی کہتے ہیں جو ملمع کر کے گنبد وں پر نصب کرتے ہیں۔ کلم کا شعر ہے شعر
 گر حلقہ دامست و گر حلقہ زنجیر و سر حلقہ کدامت بغیر از من دیوانہ و میرزا ضی دانش شعر
 تاہست حرف زلف تو سر دستان ما پیچیدگی برون نرود از زبان ما و میر محمد افضل ثابت شعر
 بخون رفرزہ طغرائے خط پیشانی و بزرگ سرخی سر سورہاے قرانی و سعید اشرف ذریا کی تعریف میں
 لکھتے ہیں شعر خروشان موجہایش چرخ تسخیر و در گرداب چون سر طوق زنجیر و طلہ و حید سجد کے
 گنبد کی تعریف میں کہتے ہیں شعر ز سر طوق گنبد بگردن رسید و چوپیرے کہ اور اپر اندر میر
 لفظ ابن کا جیسے شعر علی الخصوص کہ دیباچہ ہمایونش و بنام سعد ابو بکر سعد بن زنگیست شعر
 خدیو عرصہ عالم محمد شاہ بن قلق و کہ در بزم جہاندار بی سکندر زیدش چاکر و اور لفظ نبیرہ فردوسی علیہ الرحمہ
 کے اشعار میں شعر نبیرہ فریدون شبان پرورد و زراے بلند این کے اندر خورد۔ شعر نبیرہ فریدون
 پیوند شاہ و کہ ہم تاج دارند و ہم جاہ گاہ۔ شعر نبیرہ سماعیل پیغمبرست و کہ پور براہیم نیک اخترست
 شعر نبیرہ شنگے فریدون نژاد و بناید کہ پیچے تو سر از داد و اور لفظ پس جیسے پسرم و پشیرہ وغیرہ

تکبیر ان مضافات میں لائی
 علامت اضافت نہیں لائی
 صاحب سر۔ مثالی
 شعر گوید میں تو نماند
 صاحب سر و ولایت
 ستان بیک آفاق مجر
 ہمنہ

ملک شرفی شعر دیرینہ ہمدے کہ دلم ز خمدار او سنت و مار ابرادست تر اگر سپر عم ست و کسی استاد
 کا شعر ہے شعر آن سپر ہشیرہ سید عمار و خوشنویس و آن برادر زادہ شمس الحق شیری ن ادا و - میر معز
 فطرت شعر دلم برودہ ز کف با آن سپر سے رحم ہزارے و متلع آرزو از ان کے مطلب اگر ان سازے
 اور لفظ میر جیسے میر آب میر آتش میر آخر میر انجن میر بار میر چپان میر دہ میر دیوان میر سامان میر سپاہ
 میر سلاح میر شب میر شکار میر عدل میر عرض میر عمارت میر قافلہ میر کاروان میر لشکر میر مجلس میر منزل
 میر میدان اساتذہ کے کلام میں متعل ہیں چونکہ یہ لفظ موقوف الاخر ہے اور موقوف اور متحرک میں بحیثیت
 وزن عروضی کچھ فرق نہیں تو ان الفاظ میں فک و ثبت علامت اضافت کا ثبوت فقط اہل لسان
 کے لہجہ سے ہوگا یا مضاف الیہ مصدر بہ الف ہو تو الف کے گرجانے سے یہ امر بخوبی ظاہر ہو سکتا ہے
 جیسے میر آب یعنی داروغہ آب یعنی میر بحر کلیم کا شعر ہے شعر خضر نتواند باب زندگی از ما خرید و منصب
 میرانی سرچشمہ آئینہ را - اسی طرح میر آتش داروغہ تو پچانہ - آرزو کا شعر ہے - شعر تشکر اہل سخن را خرم
 آرزو میر آتشم شیخ آفریت و - اسی طرح میر آخر داروغہ صطبل - محمد سعید اشرف - شعر بکہ در ابلش
 آمد باخت اسپ خویش را و در تلاش خدمت میر آخرے سام سوار - امیر خسرو و شعر رفت امیر آخر و آورد و زد و
 ہرچہ در اطراف جہان باد بود و - اسی طرح میر آتش یعنی خوان سالار - اسی طرح میر انجن - اور لفظ عاشق
 کا جیسے عاشق آفت عاشق بادہ عاشق بنا گوش عاشق بلاؤ عاشق جماع عاشق سخن عاشق صحبت
 عاشق فغان عاشق گناہ عاشق نالہ عاشق نعمہ عاشق نیام البو طالب کلیم شعر میر ساند خوشہ اش
 خود را بہ ابراز شوق برق و مزرع امید ما از بسکہ عاشق آفت است - صائب اصفہانی شعر چون سبوح
 تاہست نم اندنگی در پیکرت و دستگیری کن سے آشا مان عاشق بادہ را و - ولہ ندارد صفحہ بودیان
 چون من عاشق بنا گوش و ندارد حسن خط چون من غلامے حلقہ در گوشے و فونی یزدی شعر بودیان
 خیسان عاشق بلاؤ و ز خر پہلوے شان ہمہ حرص گاؤ و - ولہ چون عاشق جماعے کو در ان روز و کہ
 بر فر باد امیزد و دو صد گوز - ظہوری شعر درین انجن کسبت عاشق سخن و کہ عشقے نورزید با شعر من
 صائب شعر سر نمی پیچد بترک سر ز تیغ آبدار و اینقدر کس چون قلم عاشق سخن باشد چرا - ولہ عالم
 روشن بچشم زود میگردد سیاہ و ہر کہ چون پروانہ بیدار عاشق صحبت است و ظہوری شعر بنا زک
 دلہاے خواری کشان و بلہاے خاموش عاشق فغان و - ولہ بصیان عشق باز رہاے ما چیت و

چراغِ عشق چنیں عاشق گناہ است و شفائی شجر گلبن مہر و وفار امرغ عاشق نالہ ام و لب کے بندم
 ز افغان تا گلے بر شاخ ہست و صائب شجر جوش گل را گوش عاشق نغمہ مازہ کرد و نالہ بلیل کجا تنہا
 بفریادم رسد و حکیم شجر زوشش آنچہ ناید انتقام ست و کہ تیغ کینہ اش عاشق نیام ست و اور لفظ نیم کا
 جب مضاف ہوتا ہے ہمیشہ کے لئے مقطوع الاضافت دیکھا گیا اور یہاں بھی میر کی طرح لفظ
 نیم کا موقوف الآخر ہے لہذا اہل زبان سے اسکی فک علامت اضافت کا حال دریافت ہوگا جیسے
 نیمروز نیمشب نیمقطرہ نیمخان نیمرخ سعدی و شجر ظالمے راختہ ویدم نیمروز و گفتم این فتنہ است
 خوابش بربودہ بہ و نظامی و شجر چودر نیمشب از تو جویم پناہ و بہشتاب فصلم برافروز وادہ و عرفی شجر
 بنیم قطرہ شرابے کہ باز میماند و پس از پیا کہ کشیدن بساغر از لب یار و سعدی و شجر نیم نالے گر
 خورد مرد خداے و بدل درویشان کند نیمے و گر و اور لفظ اول کا ہر دو طرح متعل ہے جیسے اول
 شب یعنی پاس اول شب۔ نظامی و شجر چاول شب آہنگ خواب آورم و بہ تسبیح ناست شتاب آورم
 حاجی محمد جان قدسی شجر چون سوز فلش بدستم افتد از خود میر دم و بہچو طفلان اول شب خواب
 سے آید مرا و اور لفظ پس جیسے پس خوردہ پس فردا۔ میر حسن دہلوی شجر حسن آخر چراغ اندیشی امروز و
 از ان فردا کہ پس فردا ندارد و اسی قبیل سے ہیں پدر زن برادر زن شاہجہان۔ ولی نعمت
 ولی دولت کافر نعمت ولی عہد مالک رقاب۔ نظامی و شجر زیارتگہ اصل داران پاک و ولی نعمت
 فرع خواران خاک و ولہ و گر بارہ دولت درآمد بکار و ولے دوتے باغن گشت یار و میر صبحی از نذرانی
 شجر تو کافر نعتے صبحی و گر نہ و بخون دل تنعمے توان کرد و صائب شجر اگر بر زخم کافر نعمتان
 باشد گران پیکان و زبان شکر گرد و زخم ماراد دمان پیکان و نظامی و شجر بزرگان لشکر نمودن عہد
 کہ با آن ولی عہد بند عہد و جلال الدین دوانی شجر خسر و مالک رقاب دین پناہ و آفتاب مکرمت
 طلک کہ و۔

ع
 ایک تقابلات کے ساتھ
 غیری فارسی شجر
 خدایان کا کتاب نمبر
 تو کہتے تھے تو جہان
 ہنہ

ع
 ولی عہد اضافت کے ساتھ
 جیسے خاقانی کا شعر
 بیکو نہ عشق مہر وادہ
 انجیل ولی عہد وادہ

لشک
 مضاف الیہ کی خصوصیت

یہاں تک وہ امر بیان ہوا کہ فک علامت اضافت جو خصوصیت مضاف سے ہوتا ہے اب اون
 مضاف الیہ کا بیان ہے جنکی خصوصیت سے کسرہ اضافت تخفیف میں آجاتا ہے جیسے لفظ ایزد اور آب
 یہ دو لفظ جب مضاف الیہ واقع ہوں انکے مضاف پر سے اکثر کسرہ اضافت کو گرا دیتے ہیں۔ جامی و
 شجر بنا میر وچہ زیبا صورتے بود و کہ صورت کاست اندر معنی افزود و نظامی و شجر چو ایزدین نیستے

در فردو سپاسن آیزدم چون نباید نمود و اور لفظ آب سیلاب تالاب آسیاب دولاب وغیرہ میں
 دول بالضم کوزہ آب کو کہتے ہیں کمالی اسمعیل شہر چو دول این یکے رسیمان در گلو و چو چرخ آن
 یکے کندہ بر سر دریا و۔ اور یہ بھی جان لینا ضرور ہے کہ بعض وقت اس مرکب سے ایک شے کا نام
 رکھ دیا جاتا ہے تو لحاظ معنی ترکیبی کا اس وقت مخلوب ہو جاتا ہے اسمیت غالب ہو جاتی ہے اس حال
 میں اسکا مقطوع الاضافہ ہونا ضروری سمجھا جائیگا جیسے سرمایہ میزاب سیلاب تالاب اور جامہ جوک
 جامہ خواب شب خون جو مقابل روز خون کا ہے یہ سب اسی قبیل سے ہیں کمال اسمعیل شہر خنک کی کہ
 ازین بادہ مست و بخیرش و بخل گرفت ہر مجلس بجامہ خواب کشید و ابو البرکات منیر شہر شب چودل سر
 میکند حرفے زرد و ہجر دوست و گریہ بشخون میزند افسانہ در خون میرود۔ ملاشانی تھکو شہر رائے تو
 رایتے ست کہ گیسوے پر خمش و بشخون روشنی بشب تار میزند و اگر بحیثیت اسمی نہ بیان ہوں وقت
 علامت اضافت ظاہر کر دیجاتی ہے فردوسی سکندر اور فور کی جنگ کے بیان میں لکھتے ہیں۔ شہر
 خروش آمد از دشت کاے دستان و سرمایہ مرز ہندوستان و باقر کاشی شہر در ددان مانشیدنی
 نیست و مکش اسر دستان مارا و قلی میلی شہر دوران بکلیہ نہ نوشا نگہ عید و بکشاد سر طوق اسیران
 رہا کرد و امیر خسرو شہر میلے بخسرت نشد اسے آب زندگی و بالکھیل آب جزا ندر شیب نیست و
 طغرا شہر پہلوان مسجد کے تال آب و بود پاک چون چشمہ آفتاب و سعدی شہر نگونید از سر
 بازیچہ حرفے و کران پندے نگیرد صاحب ہوش و حافظہ شہر اسے صاحب کرامت شکرانہ سلامت و
 روز می تقدی کن درویش بینوارا و بابا فغانی شہر چہ عیش از مستی یک ساعت شب تیرہ روزان را و
 کہ آتش از غم فدا بود در جامہ خوابش و سعدی شہر پسر نوح بابدان نبشت و خاندان نبوتش گم
 شد و نظامی شہر ازان پیش کار و شب خون شتاب و چو دراج در دہ صلاے کباب و اسکا مقابل
 روز خون بھی آتا ہے۔ حکیم نزاری قہستانی شہر کرم اینک خبر داریت کہ چو نیست و شب خون مصلحت یار روز
 خون ست و ان مثلہ سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بعض موقعوں میں ان الفاظ میں اثبات کسبہ اضافت کا
 ہوتا ہے مگر کم ایسا سطر ہم نے پہلے کہہ دیا ہے کہ تک علامت اضافت کے ساتھ یہ الفاظ اکثر استعمال
 کیے جاتے ہیں اسطرح جب ضمیر متصل کیسے مضاف الیہ واقع ہو جیسے کتابش کتابت کتابم کتابان
 کتابتان کتابان اسکی تحقیق ضمیر کے بیان میں گزر چکی۔ اب معنوی یہ الفاظ بشرط وقوع طرف

ترکیبی اضافی ہے
 وضع نامی کی ہے
 شے کا نام رکھ دیا جاتا ہے
 جو مخلوب ہو جاتا ہے
 اسمیت غالب ہو جاتی ہے
 اس حال میں
 اسکا مقطوع
 الاضافہ ہونا
 ضروری سمجھا
 جائیگا جیسے
 سرمایہ میزاب
 سیلاب تالاب
 اور جامہ جوک
 جامہ خواب
 شب خون جو
 مقابل روز
 خون کا ہے
 یہ سب اسی
 قبیل سے ہیں
 کمال اسمعیل
 شہر خنک کی
 کہ ازین بادہ
 مست و بخیرش
 و بخل گرفت
 ہر مجلس
 بجامہ خواب
 کشید و ابو
 البرکات منیر
 شہر شب
 چودل سر
 میکند حرفے
 زرد و ہجر
 دوست و گریہ
 بشخون
 میزند افسانہ
 در خون
 میرود۔ ملا
 شانی تھکو
 شہر رائے
 تو رایتے
 ست کہ گیسوے
 پر خمش و
 بشخون
 روشنی
 بشب تار
 میزند و اگر
 بحیثیت اسمی
 نہ بیان ہوں
 وقت علامت
 اضافت
 ظاہر کر
 دیجاتی ہے
 فردوسی
 سکندر اور
 فور کی جنگ
 کے بیان میں
 لکھتے ہیں۔
 شہر

بن الفاظ کو کہتے
 ہیں کہ علامت
 اضافت ہونا
 بتلایا تھا انہیں
 کا کبھی کبھار
 اضافت کے ساتھ
 استعمال اور تالاب
 و سیلاب کو
 نسبت اسمی سے
 قطع نظر کر کے
 اضافت کے ساتھ
 استعمال کیا
 دتا اب ہم

مرکب اضافی بحسب خصوصیت فک علامت اضافت کے ساتھ اکثر متصل ہوتے ہیں تو یہی کثرت استعمال اسکی اولویت کا سبب ہوگی اور اسکا خلاف خلاف اولیٰ۔ اور جن مضافوں کے اخیر میں نون بعد مدہ ہو جیسے شبان کمان یا ہائے مختفی یا یائے معروف ہو کبھی کبھی فک علامت اضافت کے ساتھ بھی متصل ہو جاتے ہیں مگر اکثر نہیں بہت کم تو یہاں بوجہ قلت استعمال اولویت اثبات علامت اضافت میں ہوگی۔ خاقانی شعر ضمیر من امیر آب حیوان و زبان من شبان وادسی امین۔ بدر چارچ شعر روے زمین چہ تیر شد راست ز نوک کلک توہ جز گچی کہ در کمان ابر و طاق دلبرست۔ سعدی شعر ہما ند ساہا این نظم و ترتیب و زما ہر ذرہ خاک آقا وہ جاے و اے ذرہ خاک۔ نظامی شعر گر فتم ہمہ آہن آری ز روم و در آتش کدہ با چہ آہن چہ موم و اے آتش کدہ ما۔ خاقانی شعر جملہ بدین وادسی برد غنقا شند و کوست خلیفہ طیور وادور مالک رقاب و اے خلیفہ طیور۔ مولوی معنوی قدس سرہ شعر گر خدا خواہد کہ پردہ کس در و و میلش اندر طعنہ پاکان برد۔ اے پردہ کس۔ سعدی شعر اے کہ شخصے منت حقیر نمود و تا درشتی بہر نہ پنداری۔ اے درشتی بہر۔ مولوی معنوی شعر پیر پیر عقل باشد اے پسر نے سفیدی موے اندر ریش سر و اے سفیدی موے نظامی شعر بھی چہرہ باغ چمن دان بود و کہ شمشاد بالا لہ خندان بود و بہ بھی سن رکھو کہ اگر مضاف کا اخیر حرف الف مدہ ہو اس پر کسرہ اضافت کا ثقیل سمجھا جاتا ہے لہذا ایک یاے تحتانی تخیل کسرہ کے لئے زیادہ کیجاتی ہے جیسے واناے راز۔ اس بارہ میں الف مقصورہ اور مدودہ ایک حکم میں ہیں۔ عربی شعر مصر ویران کرد رود وادسی امین نہاد و رود نیل شوق یعنی گریہ موساے من و شعر بخدا کہ جرعدہ تو بحفاظت خیر کہ دغاے صبح کا ہے اثرے کند شمارا و مگر جسوقت جانب ضمیر متصل اضافت اسکی کیجاتی ہے تو پھر الحاق یاے تحتانی کا واجب نہیں رہتا جیسے عصاش و عاش مصرعہ حسن زیباش خیل عشق آورد و اخیر سر و شعر مگر کہ بر سقف وود بے قیاس و پاش بلغز و چو در افتد بطاس و در صورت زیادتی یا یا کو حرکت فتح دیجائیگی اور باوجود جانب ضمیر متصل اضافت نہونے کے بغیر یا کے استعمال کرنا جیسے ظہیر فاریابی کے اس شعر میں شعر شاز مجلس از چرخ گوہرے بازا کہ در حساب نیاید بہا چنان گوہر۔ بحکم ضرورت ہجز نیاید آمدن سے نہ کہ یافتن سے۔ اور اگر حرف اخیر مضاف کا وادمدہ کلمہ ثنائی کے اخیر میں واقع ہو جیسے بوخو و بوغیرہ یا متوالی الحکامات کے جیسے رفو سہو گلو نگو و غیرہ تو یہاں بھی الف والے

مضافوں کی طرح جنکا بیان ابھی اوپر گذرا تحمل کسرۂ اضافی کے لئے یاے تختانی کا الحاق واجب ہوگا جیسے بوے گل۔ روے زمین۔ مونے سر۔ اندھ سوے آب۔ گلوے صراحی وغیرہ۔ اور جب ضمیر متصل کی جانب انکی اضافت کیجاتی ہے یا کے ساتھ اور بغیر یا کے یہ دونوں امر جائز ہوجاتے ہیں۔ جیسے بوش روش بولیش رولیش اور سبوت گلویت۔ سبوت گلویت۔ حافظہ شعر لطف باشد۔ گر خوشی از گدانا روت را بہ تا بکام دل بہ بیند دیدہ ماروت را ہائے روے ترا۔ اگر کلمہ غیر ثنائی متوالی الحركات نہوجیسے ابرو۔ بازو۔ پہلو۔ گیسو۔ ہندو وغیرہ تو الحاق یا کا واجب نہوجا خواہ سائر مضافات کی طرح کسرۂ اضافی پر کفایت کریں جیسے رفیع کے اس شعر میں شعر تو ان مجنی وحدت حسن یار رسید ہلال ابرو او مطلقیت در توحید۔ مضمرہ در پہلو من نشست آن شوخ پشت اہی سبز داری شعر دور زہ مہلت باقی بعیش وہ سابق ہ چو عمر بالب ساغر گزشت و گیسو چنگ ہ خواہ کلمہ ثنائی اور متوالی الحركات کی واؤ کی طرح یا تو صرف یاے تختانی ملتی کریں جیسے خواجہ کرمانی کے شعر میں شعر برآندہ تیغ صبح از نیام ہ کشائندہ چین ز ابروے شام ہ حکیم زلالی شب کی تعریف میں لکھتے ہیں شعر ز تنگی آن چنان پیچیدہ در ہم ہ کہ موئیدہ بردگیسوے ماتم ہ یا بعد الحاق یاے تختانی بوجہ عدم تعذر ثقات توالی ماقبل یا کو اذ حرکت حرکت بالکسر و بنا سبت یا کسر دیتے ہیں پس یہ کسرۂ اضافی اور یا یاے شباعی نہ ہوگی جیسے امیر خسرو علیہ الرحمہ کے اس شعر میں شعر طلب کرد خاقان آفاق را ہ گرہ باز کرد ابروے طاق را ہ نظامی ہ شعر درم پہلوے پہلوانان بہ تیغ ہ خورم گردہ گردان بید رنج ہ صائب شعر نید مجنون گیسوے ماتم پریشان کردہ است ہ تا کہ قسمت شہید سنگ طفلان کردہ است۔ اور جب ضمیر متصل کی جانب انکی اضافت ہوتی ہے بزیادتی یاے تختانی و بغیر یا دونوں طرح مستعمل ہے لیکن سائر مضافات متصلہ کے قبل کی طرح اسکو بھی حرکت فتح و بجائیگی جیسے ابروے ابروے پہلوے۔ پہلوے ابروے پہلوے۔ ابروے پہلوے۔ ابروے پہلوے۔ اور یہ امر بھی جائز ہے کہ خود واؤ کو اجتماع ساکنین کی ثقات دفع کرنے کے لئے اخف الحركات یعنی حرکت فتح و بجائے جیسے پہلوے ہندووش۔ حافظہ شعر اگر آن ترک شیرازی بدست آرد دل مارا ہ بحال ہندووش بخشم سمرقند و بخارا را غرض یہ واؤ واؤ مدہ ثنائیہ و متوالیہ سے احکام لفظی میں ممتاز ہے مگر لفظ سونو حکم شد و ہ جمیع احکام میں بشریک و متوالی الحركات

ہے جیسے مصرعہ۔ زمان زمان سو من کن لعین لطف نگاہ بہ نظامی در شعر سوئے خزن آوردم اول
 پیچ کہ سستی نکردم دران کا بر پیچ کہ ولہ تو اے پہلوان کا مدی سوئے من کہ نگہدار پہلور پہلور من
 واللہ تعالیٰ شاہ علم بالصواب۔ اور اگر حرف اخیر یاے تحتانی مدہ ہو بوجہ عدم تعذر ثقالت کسر اضافی
 پر کفایت کرنا اور نظر براخت الف و واو مد بین یاے تحتانی کا بڑا نا یہ دونوں امر جائز ہیں اول جیسے
 حافظہ کے اس شعر میں شعر ساقی بہ نے نیازی نیروان کہے بیار نہ نا بشنوی ز صوت معنی ہوا لغنی
 طالب آملی۔ شعر آیم مکن اے شرم بہ نزدیکی آن کو نہ شاید بغلط یا ز من دست لبشود بہ دوسرا امر
 یعنی یاے تحتانی کا زیادہ کرنا اس میں پھر دو باتیں ہیں ایک تو بوجہ اجتماع ساکنین یاے اول کو
 موافقت یاے مابعد حرکت کسرہ دہر یاے ثانی کو اسکے اصلی سکون پر چھوڑ دیتے ہیں نظامی در
 شعر کہے راکہ فہرے تو از سر فلند بہ بہ پامردی کس نگر و ملت نہ اسکو اشباع نہ سمجھیں۔ دوسرا یہ کہ
 یاے اول کو اسی حالت سکون میں رکھ کر یاے ثانی کو بحکم اذا حرکت کرک بالکسرہ دیتے ہیں اور
 اور پھر چونکہ اسمین قاعدہ ادغام کا پایا جاتا ہے ادغام کر دیتے ہیں۔ حافظہ شعر خنک جو گانی چرخت
 رام شد در زیرین و شہسوارا خوش بنیدان آمدی گوے بزن بہ اور یہ بھی یاد رکھو جب کوئی اسم اس
 قسم کی یاے نسبت والا جانب ضمیر متصل مضاف ہوتا ہے تو ماقبل اس ضمیر کا متحرک بحرکت فتح رکھا جاتا
 ہے جس طرح آن ضمائر کے سائر مضافات کا حال ہے لیکن بعض وقت بحکم ضرورت اس یاے
 ماقبل ضمیر کو ساکن بھی کر دیتے ہیں مولوی معنوی ^{۱۲۵} در شعر صد گمانت بود در پیغمبریم و باچنین بران
 این خلق کریم و مگر یہ کم آتا ہے۔ اور اگر اخیر حرف مضاف کا یاے تختی ہے تو چونکہ اس میں صلاحیت
 کسرہ قبول کرنے کی نہیں ہے تحمل کسرہ اصناف کے لیے ایک ہمزہ زیادہ کر دیا جاتا ہے جیسے بندہ خدا
 مجھ سے پوچھیے تو دیو یاے تحتانی بصورت ہمزہ ہے جیسے ہمزہ یا کی صورت پاتا ہے یا بھی ہمزہ کی شکل
 میں آتی ہے اسبوجہ سے ہمزہ قافیہ یاے تحتانی کا واقع ہو جاتا ہے۔ مولوی معنوی کا شعر
 شعر لیک بیگویم حدیث خوش نبی بہ بر امید آئکہ تو کنعان نہ بہ ہستی دبیر شعر باروے چو نو بہار
 باخوے دئی بہ با ما چو خار و باو کر کس چوئی بہ بخت بد ما ہی کند سست ہی بہ ورنہ تو چنین بخت کمان نیز
 ایک لطیفہ ذرا غور کرنے کے قابل اور حظ لینے کے لائق عرض کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں کہ واضح حرف
 و صورت حکیم مطلق جلّت حکمہ نے معنی لفظ کو حرف لفظ کے ساتھ اتنی مناسبت قویہ

آخیر حرف مضاف کا تختی ہوتا
 علامت اضافت کیا ہوتی ہے

تختی ہمزہ کی
 تختی پایا جاتا ہے

میں ہی ضمیر مطلق کہ
 ثانی صحت و کثرت
 بقاری قرآن در بعض
 فرنگی ہی کہتین
 ہمزہ اندہ ہنہ

رکھدی جس طرح تہہ میں اس رسالہ کی مبرہن ہو چکا ہے پھر شکل حروف میں کیونکر اہمالِ تناسُب کرتا پھر ہر ایک حرف اپنی زبان حال سے پوچھتا کہ ہمیں یہ شکل کیوں ملی وہ کیوں نہ ملی اور حکم آیہ وافی الہدایہ لَا یُسْعَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ہے یہ نہ سمجھنا کہ مالک مختار نے جس طرح چاہا مناسب و بلا سبب وضع کر دیا بلکہ اُسکا ہر کام عین حکمت ہے مگر ہم کو اپنی نے سمجھی سے مناسب پر پئے نہ لیجا کر خواہ مخواہ اعتراض میں نہ نہیں کھولنا چاہیے پس اُن حروف کی یہ خاص خاص شکلیں اور صورتیں بھی ضرور خاص خاص مناسبتوں کی وجہ سے ہونگی گو کہ ان وقائق غامضہ پر ہماری نظر نہ پہنچے مثلاً اس شکل (۵) ہمزہ کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیے یہ بعینہ نصف بالائی حصہ یا کا ہے بلکہ کامل یا ہے صرف ایک دامنہ جو روانی ظہور میں نکلتا ہے رہ گیا ہے اور اگر اس کے بالائی سرے کو نکال دیجئے دیکھیے (۶) کامل واو ہے۔ اور جو اس کے انحناء کو لحاظ نہ کریں ایک مرتعش کے ہاتھ کا لکھا ہوا الف ہی چنانچہ غالب فرماتے ہیں مصرعہ الف مخنی بود ہمزہ غرض جبکہ اس میں کیفیت ان تینوں حروف علت کی بالقوة موجود ہے تو حالت فحی میں الف کی صورت پاتا ہے حالت ضمی میں واو کی شکل لیتا ہے حالت کسری میں یا بجاتا ہے جیسے مامون مومن ایمان۔ آدمم بر سر مطلب اور وہ گڑھی کی شکل جسکو ہائے مخفی کہتے ہیں میرے نزدیک کوئی حرف جو ہر کلمہ کا نہیں بلکہ علامت کلمات متحرک الآخر کی ہے۔ اور یہ بات بھی قابلِ یاد رکھنے کے ہے کہ بعض قواعد نگاروں نے کلمات فارسی میں ما قبل ہائے مخفی کو بھی مکسور رکھا ہے اور میا نجیوں نے مکتوبوں میں اسیکور و اج دیا ہے یہ خطا ہے چنانچہ کلام اساتذہ اُسکے فتح پر دال ہے۔ میرزا غالب کا شعر ہے شعر شورش آمادہ رفتہ اندہمہ ہم برین جادہ بخت اندہمہ در نور دگزارش زوہ ما در وہ انداز نشاط عربہ ما لیک در بعض جا نہ در ہمہ اش لفظ ماری ہوئی ست ترجمہ اش دیکھیے قافیہ آمادہ اور زوہ اور ہمہ کا جادہ اور عربہ اور ترجمہ کوڈ الا ہے۔ یہ الفاظ عربی کے ہیں انکا ما قبل اخیر مفتوح ہے اور یہاں اختلاف رونی کا قائل ہونا حکم ہے۔ ہاں اے ظاہر کا قبل البتہ مکسور بکسرۃ اصلی رہتا ہے لیکن اس ہا کے اور حرف ما قبل کے درمیان سے کوئی حرف علت حذف نہ ہوا ہو جیسے رَہ بمعنی طریق بفتح ما قبل و کَہ بمعنی جیل بضم ما قبل و دَہ بمعنی قریہ بکسر ما قبل عارضی اسواسطے کہ اول سے الف ثانی سے واو ثالث سے یاء تھمانی محذوف ہے اصل انکی راہ و کوہ و دینہ ہند راہ و کوہ معروف ہیں مگر وہ اخیر

مثال دوم کی سی
بیس سناہ کے ساتھلفظ نہ لفظ زائید
مجموعی تحقیقلفظ وہ کی تحقیق
جود معروفمسیحیت
زبان میں بھی آتا ہے
تقریبی لفظ فارسیتو اور یہ کا اس
تو سے ہوا

کے اس شعر میں شعر قدرے چون برین منطقتاقت و راہ اندر سواد دیہے یافت و میر حسن دہلوی
 شعر سلامت از دل و دین حسن چہ میسر سی و نہ دینہ ماند نہ دہقان چہ واجب ست خراج و غرض جہان
 حرف علت حذف نہوگا ضرور قابل اس ما کا کمسور یکسر و صلی ہوگا مثلاً یہ و کہ و مہ و گزہ و فریہ و فرہ -
 سعدی رح کا شعر ہے شعر چو از قوسے یکے بید انشی کرو و نہ کہ را بنفرت ماند نہ مہ را پنے بینی کہ گاو
 و رعلت زار و بیالاید ہمہ گادان دہ را و ولہ آن شنیدی کہ لاغرے وانا و گفت روزے بالہ فریہ و .
 اسپ تازی اگر ضعیف بود و ہچنان از طولیہ خبر بہ و فردوسی اشکیوس پرستم کے تیر چلانے کی تعریف
 کرتے ہیں شعر قضا گفت گیر و در گفت دہ و فلک گفت احسن ملک گفت زہ و آواز لفظ زہ بفتح زاء
 مجسمہ جیسے مولوی معنوی قدس سرہ کے ان اشعار میں شعر تانگیر دما دران را دروزہ و طفل در زادان
 نیا بدیج رہ و ولہ پیش مے آمد پیش میرفت شہ و جملہ شب ہجو خال وقت زہ و اصل اس ہاکی الف
 ہے یعنی یہ زہید کا حاصل مصدر ہے اور زہید زادن سے مجہول ہے معنی میں اسی زادن
 کے ہے جیسے شرط اس جہل کی ہے بحث مصدر میں اسکی تحقیق آجائیگی انشاء اللہ تعالیٰ مولوی
 معنوی قدس سرہ فرماتے ہیں شعر زرقہا رازقہا او میدہد و در نہ گندم نے خداے کے زہد
 اسے کے زاید۔ اور زہ بمعنی زاوہ یعنی بچہ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے جیسے آفرینش حاصل مصدر
 بخنے آفریدہ یعنی مخلوق مستعمل ہوتا ہے اور اسی سے زہدان بچہ دان یعنی رحم کو کہتے ہیں۔ و لفظ
 وہ کا جود معروف ہے سو وہ لفظ ہندی دس کا مفرد ہے جیسے ماس سے ماہ بمعنی قمر اسی پر
 ہمزہ نفی کا لگا کر اس کہتے ہیں اور ہمزہ نفی کے لیے جیسے ہندی زبان میں آتا ہے فارسی زبان
 میں بھی مستعمل ہوتا ہے چنانچہ اکثر جگہ دساتیر میں لفظ اخواستی بمعنی غیر ارادی و اجنبان بمعنی
 غیر متحرک آیا ہے اسی طرح امیر بمعنی نامیرندہ یعنی مخی غرض اماں دہ شب جس میں چاند بالکل
 نہیں نکلتا بلکہ اس لفظ وہ کو مفرد ہی کیا کیے توافق و اشتراک دوزبانوں کا سمجھنا چاہیے۔ رہا
 مبادلہ سین کا ہاے ہوز کے ساتھ اکثر ہے جیسے داہ بمعنی طریق اس معنی میں لفظ راں جبکا غریب علیہ
 راستہ زندہ پازند یعنی لغت بابتانی فارسی میں مستعمل ہے اور آماں و آماہ بمعنی ورم اور حستن و رستن
 بالفتح بحث مضارع میں جہ وہ ہو جاتے ہیں۔ شرف شرفہ کا شعر ہے شعر ضمت ابرفر ہی یافت
 و مجوں غور و چہ شود فرہی طبل نہ آماہ بود و مگر خہ اور خہ خہ اور پہ پہ یہ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ انکا

ما قبل اخیر مفتوح ہے۔ حکیم زلالی ایاز محمودین کہتے ہیں شعر صراحی بر قندچ چون کبک قہقہہ :
 زد و گفتش کہ اسے گلہ ستہ خندہ : اور پنے پے وہ وہ کا ہم معنی لفظ ہے یعنی ایک حیرت کے ساتھ واہ وا
 کرنے میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے شعر بوحمدت فردا درسی ہیچکے سپر : چو حلا
 خوری زود گوئی کہ پے پے شعر چہ میگنم و در چہ پرذا ختم : کجا بود اشہب کجا تا ختم : آدم بر سر مطلب چونکہ
 لمے فختی ہاے ظاہر کی ہمشکل ہے تو بطور ایک مستقل حرف کے ملحوظ ہوتی ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے
 علم ہیات میں جب دوا و قسی کی پیمائش کرتے ہیں ساٹھ پر اگر سہ لکھ دیتے ہیں حالانکہ باعتبار حساب
 جل فقط اس کے ساٹھ ہوتے ہیں اگر شکل واقع میں مستقل حرف سمجھی جاتی پینٹھ بچاتے لیکن مادہ
 تاریخ میں اسکا اعتبار اسوجہ سے ہے کہ مدار اس صنعت کا فقط صورت و شکل مکتوبی پر ہے اصلیت
 اور واقعیت ملحوظ نہیں ہوتی جیسے مشد جو کہ اصل میں دو حرف ہیں یہاں ایک ہی اعتبار کیا جاتا ہے
 اسی بنا پر تاء عربی جو کہ گول گرہ کی سی شکل میں لکھی جاتی ہے اور حالت وقفی میں نابجائی ہے اسکے
 اعداد میں فضلاء مورخین کا اختلاف ہے لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اگر وہ ترکیب عربی میں اس
 طور پر واقع ہو کہ تلفظ میں بھی تا ہی پڑھی جائے اسوقت اسکے عدد چار سو ہی لئے جائینگے اور وہ جملہ
 تاریخی خواہ عربی کی عبارت ہو یا نہ ہو مگر وہ کلمہ جس میں یہ تا واقع ہے ترکیب عربی رکھتا ہو۔ جیسے
 رحمۃ اللعالمین مولانا جامی قدس سرہ کا شعر ہے شعر نہ آخر رحمۃ اللعالمینی : و محمودان چراغ افلا
 نشینی : اسطر ح جنتہ النعم و کعبۃ اللہ وغیرہ۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس صنعت میں فقط مکتوبی
 کا اعتبار ہوا کرتا ہے ملفوظ کا کچھ بھی اعتبار نہیں ہوتا۔ ایسوجہ سے خدائی پادشائی میں اگرچہ ایک
 ہمزہ اور ایک یا ہے مگر بلحاظ صورت مکتوبی دو یا شمار کی جاتی ہیں اور انکے عدد بیس لئے جاتے ہیں
 اور عبدالرب عبدالرحمن میں الف لام اگرچہ ملفوظ نہیں مگر بلحاظ مکتوب انکے عدد اکیس لئے جاتے
 ہیں راے مشد و ایک ہی شمار کی جاتی ہے فقط دو سو انکے عدد دیئے جاتے ہیں اگرچہ بولنے میں
 دوسرے بولی جاتی ہیں۔ لیکن یہ قرار دینا کہ یہ گرہ کی سی شکل عربی وغیر عربی میں ہا کے لئے مختص ہے
 میری سمجھ میں نہیں آتا البتہ غیر عربی کے لئے یہ اختصاص ثابت کر لو بجا ہے مگر عربی میں یہ شکل تا اور
 ہا دونوں میں مشترک ہے لیکن ماہ الامتياز اور جدائشاس اوپر کے دو نقطوں کا وجود اور عدم ہے جیسے
 حا اور خا اور ظا شکل میں مشترک نقطہ سے ممتاز ہیں ہاں اتنی باء ہے کہ یہی تا حالت وقفی میں ہا

تاء و جواہر
 وقفی میں نابجائی
 ہے جہاں جملہ
 کے عدد کی تحقیق

خدائی پادشائی کی
 ہمزہ کی عدد کیا
 یعنی چالیس ہے

بنجاتی ہے تو اس وقت اسپر لفظ بھی دیے نہ جائینگے اور عدد بھی پانچ ہی لیے جائینگے جیسے علیہ الرحمہ
 و رب الکعبہ اور آیات کریمہ قرآنی میں جو باوجود وقف لفظ دیے جاتے ہیں باعتبار ماکان حالت
 اصلی کے لیے ہے تا نو آموزوں کو، تہجی کے وقت و وقت نہ پڑے غرض نظم الفاظ تاریخ عبارت عربی
 ہو یا غیر عربی مگر وہ کلمہ جس میں یہ تائے مدور واقع ہے عربی ترکیب پر ہو پس مرزا قطب الدین کی تاریخ
 وفات جو یگانہ عصر محمد عاکف رحمہ اللہ نے جعل الجنة منوٰۃ سے نکالی ہے اور اس تاء جنس کے
 چار سو عدد لیے ہیں بہت درست ہے اور اسپر غلام علی آزاد جیسے نے بدل ادیب بلند اندیشہ نفل
 نے جو طعن کیا ہے تجزاسکے اور کیا کہا جاوے کہ سخت ہٹ و بھرمی کی ہے رہا بعض غیر منقوطہ صنعت
 کی عبارتوں میں جیسے فیضی کی موارد الکلم اور خطبہ غیر منقوطہ علامہ حریری ہے اس قسم کی تاکا لانا اور
 اسکو مہلہ سمجھنا بوجہ تنگی مقام و ضرورت صنعت کلام ہے۔ اگر یہی کلمہ ترکیب غیر عربی میں واقع ہو حسب
 الاملائے عجمی دراز بھی لکھا جائیگا اور عدد بھی بالاتفاق چار سو لیے جائینگے جیسے صاحب فخر الواصلین
 حضرت شیخ الشیوخ عقد سلسلۃ الاولیاء رحلۃ العلماء والفقراء صاحب النسبۃ العلویا الشیخ شہاب الدین سہروردی
 قدس سرہ کی تاریخ وفات میں لکھتے ہیں شہر انکہ شیخ الشیوخ عالم بود و زبدہ اولیاء اعظم بود و
 عمدہ واصلین شہاب الدین و قدوۃ کالین شہاب الدین و سال نقلش بگفت ارض و سما و ساکن اوج
 چہیت والا و ملا حیدر ذہبی اپنے والد بزرگوار کی تاریخ وفات میں لکھتے ہیں شہر تاریخ وفات فایضا
 مرحوم و کردند رقم کہ شد بر حمت و اصل و اور اگر حرف قومی حرکت کے لیے جو بہ نسبت حرف کے ضعیف
 ہے علامت بننے کو کوئی ممنوع سمجھے تو عربی کا فون انحرافی جو مضارع پر آتا ہے حروف کے علامت
 حرکات ہونے کے امتناع کو اٹھاتا ہے۔ میرا یہ قول گو کہ اجنبی معلوم دیتا ہے لیکن اور بلند اندیشہ
 قواعد نگاروں کے کلام سے بھی اشارہ یہی سمجھا جاتا ہے جیسے ٹیکچند بہار مصنف جو اہل الحدیث
 کے استعمال کے بیان میں تحقیق کرتے ہیں کہ است الف کے ساتھ اُس جگہ پر آتا ہے کہ جہاں کلمہ
 متحرک الآخر ہو اب اگر اُسے مفتی بھی کوئی حرف مستقل جو ہر کلمہ سے مان لیا جائے پھر کلمہ متحرک الآخر
 کہاں رہا۔ فارسی کے مشافیر المتاخرین نواب اسد اللہ خان غالب و ہلوسی و فرش کا دیانی میں ضمیر خطاب
 ت کے بیان میں لکھتے ہیں جبکا حاصل یہ ہے کہ ہمزہ ضمائر پر اُس جگہ وصل پاتا ہے جہاں کلمہ ہمزہ غیر اصلی
 مخفی پر ختم ہو جو محض ظہار حرکت ماقبل کے لیے لایا گیا ہے تا پدید آید کہ ہامی انہامی حرکت را وجود

حرف حرکت سب سے
 علامت بن سکتا ہے

الاضافۃ اللفظیۃ

صیغہاے صفت کو انکے معمولوں کی طرف نسبت کرنے کا نام اضافت لفظی ہے اور ان صفات کا مضارع کے معنوں میں ہونا شرط ہے جیسے نوپندہ نامہ و کشتہ غم اور غیر معمول کی طرف نسبت کرنے سے اضافت لفظی نہیں بنتی جیسے خواہندہ مغرب و دانا بے طوس سعدی رحم فرماتے ہیں نشر خواہندہ مغرب و صفت بزازان طلبے گفت۔ یعنی ایک سائل ملک مغرب کا رہنے والا اتح بعض نسخوں میں یاے نسبت کے ساتھ خواہندہ مغربی آیا ہے اب ترکیب تصانیف ہوگی اور جو لوگ کہ مغربی یعنی زر مغربی کے لیتے ہیں اسوقت البتہ اضافت لفظی ہوگی مگر یہ معنی لینا مجاز ہے قرینہ ہوگا سو یہ قبیح ہے۔ اسی طرح جب وہ صیغہاے صفت معنی مضارع کے نہ رکھیں بلکہ دوام و استمرار انکے معنوں میں پایا جائے بحکم اذا فات الشروط المشروط اضافت لفظی نہ بنیگی گو کہ اکھی اضافت اپنے معمولوں کی طرف ہو جیسے۔ مصرعہ آفرینندہ پیر چہ بہت۔ غرض ان دونوں صورتوں میں اضافت معنوی ہوگی۔ ہم نے یہاں اضافت لفظی میں اس امر سے بحث نہیں کی کہ اسکے وضع سے کوئی معنوی مفاد بھی ہے یا صرف لفظ ہی میں تخفیف ہے اس واسطے کہ زبان فارسی میں معرفہ اور نکرہ کے احکام بخوبی نہیں کھلتے یہ تمام و زبان عربی میں خدا داد ہے جیسے رجل اور الرجل میں تعریف و تنکیر کا فرق ہو گیا بخلاف فارسی کے اس میں ایسا کوئی تفرقہ اور جدا شناس نہیں اور ہم نے فقط اپنی تحقیقات میں میں و برکت حاصل کرنے کی نیت سے اتباع زبان عرب کا کیا معنوی اور لفظی پر اضافت کی توزیع کی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

معرفوں میں سے چھٹا وہ اسم ہے کہ جس پر کلمہ ندا کا داخل ہو جیسے دوست کا لفظ اس شعر میں

دوست اگر جان طلبی جان تبو بخشم ۴ از جان چہ عزیزست بگو آن تبو بخشم و۔ لفظ دوست نکرہ غیر معین تھا بعد ندا کے متعین ہو گیا فلان دوست ہے کس واسطے کہ دانا بینا جسوقت ندا کرتا ہے تو اسے کسی خاص شخص کی توجہ مطلوب ہوتی ہے ناں اگر کوئی اندھا ندا کرے اور کہے اے جانو اے میرا ہاتھ پکڑ لے یا کوئی مصیبت کا مارا کسی حصار میں گھرا ہوا یا کنوئین میں گرا ہوا بغیر دیکھے یا پہچانے کسی کی آہٹ پر آواز دیوے کہ اے شخص میری مدد کو پہنچو تو نکرہ کا نکرہ ہی رہیگا کس واسطے کہ یہاں کسی کی تعین نہیں۔ اب سنو کلمات ندا کے معاملہ میں جنکا بیان بحث حرف میں آئیگا میں اب علی کا تلج ہوں انکے حرف ہونے میں مجھ پر کلام ہے میرے نزدیک انکا اسماء افعال ہونا تحقیق مقام تک

بجائے اسم فاعل لازم
مفعول و صفات مشبہ
واسم تفصیل ۱۲

لا علی تعین
نیکار تا ندا و نکرہ
معرفہ میں بتانا

حرف ندا کی تعین

اور اس کے معنی آفتاب یعنی متوجہ شوق کے ہیں۔ رہی یہ بات کہ انکا فاعل انہیں اسمائے منادا کو ماینن یا کوئی ضمیر اسمای افعال میں مستتر سومیرے نزدیک انہیں اسمای منادا کو اسمای افعال کا فاعل کہنا بہتر ہے۔ باقی استعارہ اور غیرہ تکلف سراسر ہے۔ اب کلمہ مذکور کو بخوانم کے قائم مقام کرنے کی ضرورت رہی نہ اس کے مفعول کہنے کی احتیاج۔ گو کہ نحوین میں اسیکارواج ہے کہ سوا سطح کہ نجات عرب نے جب دیکھا کہ منادا کو رفع بھی ہوتا ہے نصب بھی ہوتا ہے تو انکو کہیں فاعل اور کہیں مفعول کھینچ تان کر بنانا ضرور پڑا۔ زبان فارسی میں نہ تو نصب ہے نہ رفع پھر یہ تکلف بھی اُن سے دور پڑا۔ واضح رہے کہ جب کسی غائب کو ندا کرتے ہیں تو منظور یہ ہوتا ہے کہ اُن غائبوں کو مخاطب بنالین اپنی جانب متوجہ کر لیں اور وہ منادا خواہ غائب حقیقی ہو خواہ مجازی۔ غائب حقیقی ظاہر ہے جیسے کوئی شخص دور ہو یا بسبب کسی حجاب کے نظروں سے مستور ہو یا منہ پھیر کر بیٹھا ہو لیکن آواز نہ کرنے والے کی اس تک پہنچتی ہو تو اسکو تعین کے ساتھ آواز دین۔ غائب مجازی وہ ہے جیسے کوئی سامنے رو برو اپنے بیٹھا ہو اور وہ مخاطب ہی کیون نہ ہو یہاں خوب ہوشیاری اور توجہ دلی کے ساتھ اسکو متوجہ کرنا منظور ہوتا ہے اس جگہ غیب و بخت سے عدم اقبال مراد ہے۔ یہی حال ندا کا ہے یعنی حقیقتہً ندا اسکی طرف ہوتی ہے جو صلاحیت ندا کی رکھے یعنی اسکی پکار کو سنے اور جواب دے جیسے اُسے زید اور جو صلاحیت ندا کی نہ رکھے اسکو پکارنا مجازا ہوتا ہے جامی فرماتے ہیں شعر دریا سے فلک باسن چہ کردی و رساندی آفتابم را بزدی و اس سے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اتنے فاصلہ پر ہو کہ ندا کو سن نہیں سکتا اسکی جانب بھی ندا مجازی ہوگی مثلاً اپنے گھر بیٹھے ہوئے اپنے شوق میں مطلوب کو ندا کرتے ہیں گویا اُس تصویر و خیال حاضر در دل کی جانب ندا ہوتی ہے شوق و عشق میں منادا سے حقیقی کو اپنی ندا کا سنانا کچھ مقصود بھی نہیں ہوتا فقط اُس تصور اور خیال کے ساتھ دل پر دازی کیجاتی ہے جو ہمیشہ نو بہن عاشق میں حاضر رہتی ہے اس طرح منہ منہ میں پکار لینا کہ اسکی آواز مخاطب کے کان تک نہ پہنچے ندا مجازی ہی ہوگی۔ اور اگر آواز ندا کا لفظوں میں مذکور ہو ندا حقیقی کہلاتی ہے جیسے یازید۔ اگر مذکور نہ ہو ندائے تقدیر می کہتے ہیں جیسے شعر نظامی بسا صاحب آوازہ و کہن گشتی و ہنچان تازہ و یعنی اے نظامی الخ اسطرح کبھی منادا مذکور ہوتا ہے کبھی اسکو ذکر نہیں کرتے ذکر نہ کرنا تو اسکی اصلی حالت ہے لیکن کبھی کوئی

غائب حقیقی

غائب مجازی

ندا حقیقی

ندا مجازی

ندا تقدیری کا بیان

ذکرین نکتہ

نکتہ کا مقصد
کے مین نکتہکی نکتہ کی غرض یہ
منا و کا عدم ذکر

میں حالتِ مذکورہ میں کہ ہم جبکہ مذکورہ حقیقت حضورِ رفیع و عظیم کے ہیں ہیں
بتا جاوے اور باعتبار استعمال عربی انصافاً فائز ہے اور فارسی میں صیغہ حاضر لکرتے

نکتہ اسکے ذکر سے مقصود بھی ہوتا ہے مثلاً اسکے ذکر سے جان کو لذت حاصل ہوتی ہو جیسے شعر
اے دوست دست حافظ تعویذ چشمِ زخمِ ست و یارب بہ بینم آنرا در گردنت حامل و کبھی جل بھنکر
اپنے خشم و غضب کا مورد بنانے کے لئے جیسے کہتے ہیں شعر شاہد معنی عیان و ما بصورت
ملفت و اے درونِ جہل خون اے روئے نادانی سیاہ و یعنی دانت پیسکر جہل اور نادانی
پر غصہ اُتارتا ہے اور کہتا ہے اے جہل تیرا دل خون ہو جائے اے نادانی تیرا کالامنہ کبھی
اس غصہ اور ملال میں ایسا مضطرب و عجول ہو جاتا ہے کہ آگہ نذا کے ذکر کیے تک صبر نہیں ہوتا
خان آرزو کا شعر ہے شعر گلہ آہ از تو دارم کہ چہ کردہ تو با من و بفلک ترا ساند کم گے اثرِ نکر دی
اور جب تحقیر یا تعظیم یا تعین مناد منظور ہوتی ہے تو بھی مناد کو ذکر نہیں کرتے اسکی جگہ اسکی صفت کو قائم مقام
کرتے ہیں تا وہ وجہ تحقیر یا تعظیم بھی سامع کو معلوم ہو جائے اور عذر ترک مناد ابھی مسموع صاحب کا
شعر ہے شعر چہ نحو ناخدا اگر دیدہ اے از خدا غافل و چونکہ یہ صفت جملہ نہیں مصدر بکاف رابط
نہیں سعدی رح شعر اے پسندیدہ حیثِ برد و ویش و از براے قبول منصب خویش و تادل بادشہ
بدست آرمی و حیث باشد کہ حق بیازارنی و یعنی اپنے نفع کے لئے غریب مسکینوں پر ظلم کرنا پوشا
کی خوشامد میں حق جل و علا کو ناراض کرنا نے شک تذلیل و تحقیر کے مستوجب ہے پھر مخاطبہ اور مکالمہ
میں ایسے نالائق کا کیا نام لین اور کیسی غطت اور بزرگی کی وجہ سے بغض و نامش بربانِ گفتار
بجز دیست مناد کو ذکر کرنا جیسے سیاوش اپنے قتل کے وقت خدا سے عز و جل سے التجا کرتا ہے
شعر سیاوش بنالید بزرگوار و کہ اے برتر از گردش روزگار و اے وہ خداوند کہ گردش زمانہ کا بُرا
یا جہلاً اثر تیری ذات پاک تک نہیں پہنچتا تیری ذات پاک اُس سے برتر ہے بجائے مناد اس
خاص صفت کے ایراد سے بطریقِ براءت ایما کرتا ہے کہ وہ گردش زمانہ کا مارا ہوا ہے۔ ایضاً
تعجب و تحسّر و تناسکی محویت میں مناد کا ذکر کرنا بھو بجاتا ہے انکے امثلہ آگے آتے ہیں غرض اس قسم کے
نکات مغوی بیان کیے جائیں یہ دستور نامہ کا ہیکیور ہیگا بستان خیال بنجائیگا فقط آپکی لطف اندوزی
کے خیال سے بطریقِ نمونہ کچھ بیان کر دیا جاوے کلام یہ ہے کہ خدا سے غائب معرض خطاب میں آنا
ہے ایسا سطر بعد نذا کے یعنی جوابِ ندائیں وجوباً صیغہ خطاب کا استعمال پاتا ہے جیسے ظاہر ہو
لیکن یہ نکتہ ذرا یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عین حالتِ ندائیں وہ اسم جبکہ نذا کر رہے ہیں بزرخ یعنی

بن میں حاضر و غائب کے رہتا ہے نہ تو اسکو پوری طرح غائب ہی کہیے نہ حاضر اسواسطے اس حالت
 توسطی میں استعمال ہر دو صیغوں کا غائب ہو یا حاضر جائز ہے یہ امر اسوقت بخوبی مہربن ہوتا ہے
 کہ موصول یا موصوف پر جسکی صفت جملہ ہند واقع ہو لیکن عربی میں صیغہ غائب کا استعمال اکثر
 ہے حاضر کا کتر اسواسطے کہ جسکو ہم پکارتے ہیں وہ غیبت حقیقی یا مجازی میں ہو گا اگر یہ بات
 نہ ہوتی نہ کرنے کی ضرورت نہی کیا پڑتی تھی پس اسکو نہ کرنا غیبت سے نکال کر خطاب میں دخل
 کرنے کے لیے ہوتا ہے توجیب تک نہ اپوزی نہوگی وہ غیبت سے شرف خطاب میں نہیں آسکتا
 یعنی عین حالت نہ میں وہ پورے طور سے مخاطب نہیں بنا جیسے وہ پورے طور سے غائب بھی نہ رہا
 لیکن فقط اس مخاطب نہ بننے کو لحاظ کر کے احکام غائب کے اسپر جاری کئے جاتے ہیں یا یہ کہ مشاوا
 اسم ظاہر ہوتا ہے اور اسماء ظاہر ہمیشہ غائب ہوتے ہیں تو یہاں بھی لفظ کے اعتبار سے مشاوا
 غائب ہوا پھر اب غائب کی طرف ضمیر خطاب کا پھیرنا مکروہ جان کر استعمال حالت نہ میں غائب ہی کہتے
 ہیں۔ یا یہ وجہ ہے کہ جب منادا حالت نہ میں نہ غائب رہا نہ مخاطب بنا گیا ایک اطلاق کے درجہ میں
 آگیا تو اس کے لیے کوئی صیغہ بھی مطلق ہونا چاہیے اور خارج میں مطلق کا کوئی وجود نہیں تو ناچار اسکو
 فرد کامل کی زمری میں لایا اور غائب کا فرد کامل ہونا رسالہ زمرت افشار میں ہمیں مہربن کر دیا ہے
 یہ مختصر ان توطیہ اور تمہیدوں کی گنجائش نہیں رکھتا جیسے ارشاد ہدایت بنیاد ہوتا ہے یا اَللّٰهُمَّ اَللّٰہِ
 اٰمَنُوْا اٰمَنُوْا تَبٰی کا شعر ہے **شعر** یَا لَمَنْ تَحْكُمُ فِیْ نَفْسِیْ فَعَدَّ بِنِیْ وَ مِنْ فَوَادِیْ عَلٰی قَتْلِ
 یُضَافِرُ۔ اور وجہ استعمال حاضر ظاہر ہے کہ وجوہات اولی کی عکس ہے یعنی استعمال صیغہ غائب
 کی وجہ یہ تھی کہ وہ غیبت سے حیر خطاب میں کامل طور سے نہیں داخل ہوا تو گویا اب تک غائب
 رہی رہا پس استعمال صیغہ حاضر کی یہ وجہ ہے کہ وہ غیبت سے جانب خطاب چل پڑا ہے تو اب
 پورا غائب نہ رہا گویا مخاطب بن گیا اور یہ کلام عرب میں بہت کم ہے شاعر کہتا ہے **شعر** مِنْ اَجَلِ
 یَا اَللّٰہِ یَمَتِّ قَلْبِیْ وَ اَنْتَ بِخِیْلَکَ بِالْوَصْلِ عَیْ ۚ مگر فارسی میں صیغہ حاضر ہی کا بیشتر استعمال
 ہے جیسے شعر اے کرے کہ از خزانہ غیب ۚ گزرتی رسا وظیفہ خور واری ۚ موی معنوی فرماتے ہیں
شعر گوش نہ اسے تو طلب کار صواب ۚ بشنو این اشکال و شبہت را جواب ۚ اور غائب بھی استعمال ہے
 مگر کتر جیسے نظامی ۚ حمد میں فرماتے ہیں **شعر** اے جہاں راہ ۚ ہیج سازندہ ۚ ہم نوا بخش و ہم نوازندہ

وہ اول غیبت منادا

وہ ثانی غیبت منادا

وہ ثالث غیبت منادا

وہ استعمال حاضر منادا

اور غیر اس میں یہ بات بھی ہے کہ عربوں نے لفظ اور معنی دونوں کی رعایت کی معنوں کی رعایت یہ ہے کہ پہلے سے اُسکو غیبوتِ حاصل ہے لیکن اس خطاب کی وجہ سے وہ پورا غائب نہ رہا غیبوتِ اسکی ناقصہ رہ گئی تو اُسکو ابھی سے نسبت حاضر کہنے کے غائب کا اطلاق امر حقیقی ہوگا اور رعایت لفظی یہی ہے کہ مناد اکثر اسم ظاہر ہوتا ہے اور اسم ظاہر غائب تو اس غائب صورتی کی جانب ضمیمہ کا پھیرنا مکروہ سا ہے۔ یا یہ کہ عربوں نے ماکان کا اعتبار کیا فارسیوں نے مایول کا واسطہ تعالیٰ شانہ علم بالصواب۔ جملہاتِ ندائیہ یا وایا و ایچی بالکروارے یہ عرب ضدارف کو مقتضی ہیں جیسے یارب۔ اہل فارس اس مرکب کو ایک کلمہ قرار دیکر بمعنی مانے واسے کے لیتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ درود مصیبت کے وقت ہر پہلو نہران یارب یارب کرتا رہتا ہے تو اُسکو معنوں میں مانے واسے کے کر لیا اسی بنا پر صائب صفہانی نے اپنے شعر میں اسکی جمع یاربہا تراشی ہے شعر چہ مخونا خدا گردیدہ اے از خدا غافل و نادر و این سفر باد مرادی غیر یاربہا اور یاسے تنکیر کا ایو جہ سے اسپر لانا جائز سمجھا گیا مولوی معنویؒ فرماتے ہیں شعر نیز روزے با خدا زاری نکر و یاربے نامدا ز روزے بدرود سوچی شعر ترسی کہ پاک اندرونی شبے و برآرد ز سوز جگر یاربے مثال ایامی فردوسی کا شعر ہے شعر ایاشاہ محمود کشور کشاے و گراز من ترسی ترس از خداے و اوراے بھی بوجہ توافق لسانین عرب و عجمین مشترک ہے لیکن عرب بالفتح بولتے ہیں اور عجم بالکسر جیسے اے کریم اور اے تھو کے موقع میں مستعمل ہوتا شرف شغائی کا شعر ہے شعر اے گیدی تو کجا شعر کجا درک کجا و لاف چیزے کہ ندانی چہ زنی پیش کسان اور الف ندائیہ منادا کے اخیر میں لاتی ہوتا ہے جیسے شعر کریم بخشاے بر حال ما کہ ہستم اسیر کند ہوا و اب سنو کلماتِ ندا کو ایک سے زیادہ ایک منادا پر لانا بعلت حصول استغناء ممنوع سمجھا گیا ہے چنانچہ فردوسی سخاۃ عرب کا قول نقل کرتے ہیں المستوع اجتماع الکی التعریف الاستغناء حاصل بالحدھا لیکن بعض وقت استماع طرح کے موقع میں زیادہ توجہ دلانے کے قصد سے یا کمال تضرع یا زیادہ آرزو و حسرت و افسوس جملانے کے لئے جو ندا پر ندا کیجاتی ہے متاؤل ہے یعنی یہاں یہ نہیں ہوتا کہ ایک ہی منادا پر ادا نیا دوبار لائے جاتے ہوں بلکہ جس طرح کلمہ ندا مکروہ ہے نکر اور منادا بھی مقدر ہے فردوسیؒ جنگیشین و ہوں میں لکھتے ہیں شعر بدادار گفت اے جہان و اوراہ سز و گردیدین خستہ دل بنگراہ یعنی اے دادار ای جہان داور۔ بشیرن کا نخل شاہی بن منیر کے ساتھ داخل ہو کر گھیرا جانا بیان کرتے ہیں شعر چنین گفت

غیبوتِ راجع
غیبوتِ منادا
کہ جملہاتِ ندائیہ
اور منادا کا اختلاف
تو ہوا کہ اگر وہاں ہی
جائز ہو تو یہ بھی
جائز ہے کہ یارب
جملہاتِ ندائیہ
رجحان غیبوتِ منادا و وجہ ثانی خطاب منادا۔

منادا پر کلمات
منادائیہ کا کر لانا
من
اس قول سے صرف
بہت زیادہ اس کی مقصود
ہے کہ مستند ہو
ہے قطع نظر سے کہ
ایک منادا پر دو ادا
نہ لائے جائیں نہ

کالے کردگار امراہ را نی نخواست بدین ایدرا یعنی اسے خدا کے کردگار چنانچہ کلمہ ندائے کا جو صدرا کو مقتضی ہے سنا دیا حرف ندائے موخر واقع ہونا اس امر کو محقق کرتا ہے جیسے عربی کے اس شعر میں شعر اور اسے نہ سبزلے تو ہمیں تعریف است کہ کہ عظیم ست عدلیت چو خداوند علیم یعنی اسے داور اسے شاہ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اشعار سابق میں الف کو جو منادا کے اخیر میں ملحق ہے ندا کا حرف نہ کہیں بلکہ ایک زائد محض سمجھیں جس طرح مصرعہ دوم خستہ دل بنگرا میں ہے یا اس قسم کا زائد سمجھا جائے جو مذہب اور استغاثہ کی خصوصیات سے مدحوت کے لئے لایا جاتا ہے یا جس طرح عرب یا غلاہی کی یا سے متکلم کو الف سے بدل کر یا غلاہا کہتے ہیں اور فارسی میں بھی بعض متقین نے ملاذا معاذ کے الف کو متکلم کا مانا ہے اگر فارسی میں الف متکلم کا ثابت ہو جائے یہاں منادا پر الف متکلم کا خاصہ کہہ سکتے ہیں یعنی اسے کردگار اسے کردگار میں پس بہر حال مصنف شاہنامہ فردوسی علیہ الرحمۃ پر دربارہ تکرار کلمہ ندا صاحب موت فاروقی کا اعتراض نے اعتنائی کی وجہ سے ہے اور یہی حکم ہے تعجب و تہدید و استغاثہ و مذہب کا دربار استعمال آلات ندا خصوص استغاثہ و مذہب کے لئے و ابھی لاتے ہیں میر غیث ہمدانی محوی کا شعر ہے شعر وافر یاد از عشق وافر یاد اہ کارم بیکے شوخ نگار افتاد اہ گردا دمن شکستہ دادا دادا ورنہ من و عشق ہرچہ با دابا دابا اور مذہب کے وقت یعنی کسی نعمت کے زوال و فوت پر یا کسی مصیبت کے پہونچنے پر ان ندائیہ حروف کے ساتھ رویا جاتا ہے جیسے شاہنامہ میں سیاوش کی خبر موت سُکر پیران و سیاہ زاری کرنا شعر ہمگفت زار اسے سزاوار تاج کہ چون تو نہ بیند گر تخت عاج و مقتل میں سیاوش کو موتے کشان لیجاتے ہوئے دیکھ کر فرنگیس مذہب کرتی ہے شعر گفت این و سیاوش بدید و دورنخ را بکند و فغان بر کشید کہ شاہا دلیرا گوا سورا سرفراز شیرا و کند آورا بایران سرب و بوم بگذاشتی سپہدار را باب چنداشتی کنون دست بستہ پیادہ کشان کجا افسر و گاہ و گردن کشان پرستم کامرگ سیاوش پر زاری کرنا شعر بھی گفت برستم اپا نامدار ندیدست دوران چو تو شہر یار اسی طرح اظہار تعجب و حسرت و آرزو و استغاثہ و تہدید کے لئے بھی ندا کرتے ہیں جیسے قتل سیاوش کے بیان میں فردوسی کہتے ہیں شعر بزدوست دریش شہنشاہ گرفت و بخوارنی کشیدش بخاک اشکفت نظامی شعر شہ ارملک عالم گرفت اسے شکفت پمن آزا گرفت کہ عالم گرفت و حسرت میں جیسے مصرعہ اسے بسا آرزو کہ خاک شدہ و تنہا آرزو میں جیسے شعر مرا اسے کا شکے اور نرا دے

فوج حسرت آہ
استغاثہ و تہدید

اگر زادے کے شیرم ندائے ۛ در حقیقت مخصوص ان مواقع میں مناد اُمحذوف ہوتا ہے معلوم ہو جائے کہ متکلم اپنے تعجب و تمسّر و تمنّا میں ایسا محو ہے کہ ہسکو منلو یعنی اپنے مخاطب کا بھی دھیان نہیں رہا۔ اور بعد کلمہ ندا کے جو مذکور ہے وہ جواب ندائے مثلا ان سے شکست یعنی اسے مخاطب تعجب سے رہا تو اعدو بیہ بین ان پر لام وغیرہ کا لانا اور استغاثہ کی بحث میں درج کرنا اُس زبان کی ترکیبوں کی خصوصیت ہے اور استغاثہ جیسے شعر بد اور گفت اے جہان داورا ۛ سز و گر بدین خستہ دل بگرا۔ اور تہدید جیسے شعر اپا شاہ محمود کشت کشتاے ۛ گر ازین نترسی بترس از خدا نے ۛ

المصدر

مصدر ایک اسم ہے جو حدث کے لیے وضع کیا گیا ہے اور حدث ایک معنی قائم بالغیر بشرط الحدوث والتجدد کا نام ہے اور اسی شرط کا اعتبار و عدم اعتبار و مصدر کا جدا شناس بنا ہوا ہے خواہ وہ معنی اُس غیر سے صادر ہوں جیسے رفتن و زدن یا صادر ہوں بلکہ اُس غیر کے ساتھ متصل اتصاف و قیام کا علاقہ رکھتے ہوں جیسے رستین و مردن و بودن و شدن پس معلوم ہوا کہ مصدر کو اس اعتبار سے مصدر نہیں کہتے کہ معنی قائم بالغیر اُس غیر سے صادر ہوتے ہوں بلکہ باین اعتبار کہ افعال اور صیغہ صفت اُس سے نکلتے ہوں۔ جانتا چاہیے کہ بحث مصدر اور حاصل بالمصدر دقیق اور بڑے غور سے سمجھنے کا مقام ہے۔ میں اپنے اکثر خیالات کو اس مقام میں بعض فضلاء کے خلاف پاتا ہوں جو امر اپنے نزدیک محقق ہے وہی معرض عرض میں لانا ہوں۔ ذرا نظر غور سے دیکھا جائے معلوم ہوتا ہے کہ مصدر میں تین درجے ہیں ایک مطلق مصدر جو فہم میں لا بشرط شے کے ہے یعنی اُس میں نہ اعتبار وجود سازجیت حدث کا ہے نہ اُسکے عدم کا۔ دوسرا مصدر مطلق جو بشرط لاشے کے درجہ میں ہے یعنی اُس میں از روئے وضع حدث سازج معتبر ہے یعنی اُس میں نسبت جانب فاعل کا عدم لحاظ معتبر ہے کیا معنی کہ نسبت جانب فاعل مفہوم مصدر میں مآخوذ نہیں بتخلات فعل کے ایسوجہ سے فعل کو از روئے عمل اصل قرار دیتے ہیں اور مصدر کو فرع مان از روئے اشتقاق اسکا عکس یعنی مصدر اصل ہے۔ تیسرا درجہ وہ ہے جس میں نسبت فاعل مآخوذ ہے یعنی وہ مقید ہے بقید معروف و مجهول یہ درجہ بشرط شے کا ہے لیکن ہم جس مصدر کو مقسم بنایا جاتے ہیں وہ مصدر مطلق ہے جس میں از روئے وضع حدث ہما وج معتبر ہے چونکہ مطلق خارج میں اپنا ذاتی اور اصلی وجود

مصدر تین درجے

فعل از روئے عمل
مصدر کے لیے اصل
ہے اور مصدر از روئے
اشتقاق فعل
کے لیے اصل

نہیں رکھتا تو ضرور مصدر مقید کے ضمن میں ہو گا جیسے آراستن زید و ستودہ شدن بکر۔ اور اگر وہ کسی سے بنا ہوا نہ ہو تو اصلی اور وضعی ہے۔ اگر بنا ہوا ہو جعلی وغیرہ وضعی لیکن بمصادر جعلی ہوں یا اصلی ان سے اشتقاق افعال کا تحقیقاً ہو یا تقدیراً ضروری امر ہے۔ اور پھر یہ اشتقاق جمیع افعال و صغائر کا ہو تو کامل التصریف کہلاتا ہے جیسے گفتن و کردن جسے گفت گفته گوید گوئی گویندہ اور کرد کردہ کنند کن کنندہ مشتق ہیں ورنہ ناقص التصریف و مقتضب کہلاتا ہے جیسے آختن و سختن اسکی بحث مضارع مسموع نہیں مگر فارسی میں کوئی ایسا مصدر کہ جن سے کوئی فعل مشتق نہ ہو نہیں دیکھا گیا البتہ عربی میں موجود ہے جیسے أَفْكَلُ أَجْمَدُ کے وزن پر کانپ اٹھنا اسکے معنی ہیں جیسے کہتے ہیں أَخَذَ أَفْكَلٌ إِذَا إِذْ قَعَدَ مِنْ بَرٍّ أَوْ خَوْفٍ اسی لئے تعریف مصدر میں اشتقاق افعال کو جو ضروری مانا گیا ہے تھقی و تقدیری ان دونوں میں عام رکھا گیا ہے تا اس نوع مصدر معدوم المشتقات کو بھی شامل رہے یہ امور سماعتی ہیں قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ مصدر کی علامت فارسی میں نون ہے بعد تا کے یا وال کے بشرط حصول صیغہ ماضی بعد از الہ نون جیسے گفتن و کردن اس سے واضح ہو گیا کہ گردن بوزن کردن و آستن بوزن دانستن و خوشتن بوزن رشتن مصادر نہیں گو کہ ان کے اخیر میں نون بعد تا یا ^{بے رنگ کردن و آستن} وال ہے مگر بشرط (حصول صیغہ ماضی بعد حذف نون) نہیں پائی جاتی تو بحکم اذافات الشرطیات المشروطہ یہ اسم مصدریت سے خارج ہو گئے۔ اور مصدر کے تین حال ہیں لازم یا متعدی یا مشترک لازم جیسے آمدن و رفتن متعدی جیسے کردن و گفتن مشترک جیسے سوختن و کشادن شجر آخر ویدم کہ در وفا و مہرت ہر گز دل سوزم نسوزد دامانے ہا سے دل را سوزم شجر در خم زلفش دل دیوانہ دار و چچ تاب ہر چون کشاید زلف بکشاید گرہ از کار ما اے کشاید زلف را۔ اور متعدی کی دو قسم ہیں معروف و مجهول۔ معروف وہ ہے کہ جس میں فاعل کی جانب اسناد کرنے کی صلاحیت ہو جیسے کردن و گفتن صلاحیت مذکورہ کی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کردن زید کار را و گفتن او سخن را۔ مجهول وہ ہے کہ صلاحیت اسناد مفعول کی رکھے جیسے ترکیب مشہور کردہ شدن و گفته شدن جس صلاحیت کی وجہ سے ہم کہہ سکتے ہیں کردہ شدن کار و گفته شدن سخن۔ یہاں یہ بات بھی مد نظر لیکن کہ اہل فارس کبھی ایک ہی صورت کو معروف و مجهول کے لئے استعمال کرنے میں اہل عرب کے ہنقدم بھی ہو جاتے ہیں جیسے نظامی جہ دارا کے مارے جانے کے داستان میں لکھتے ہیں شجر چو نسل باکشتن آہ نخت ہ کشند نسب کرد بر مادرست ہ

مصادر ناقص التصریف

بصادر معدوم اشتقاق

فارسی میں علامت مصدر

مصادر کثیرین حال لازم متعدی مشترک

مفرد معروف

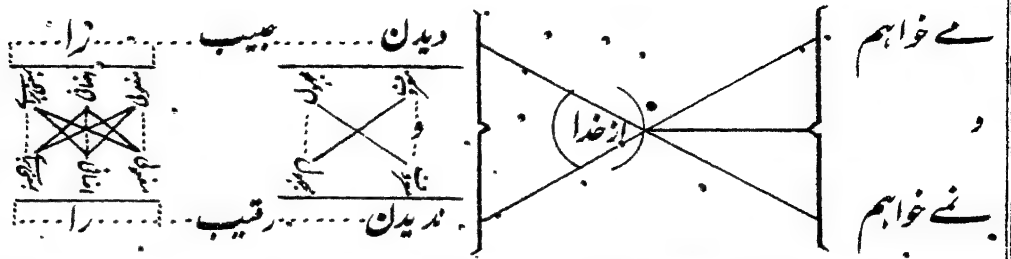
مصادر مجهول

فارسی میں کثیرین حال معروف و مجهول کے لئے ایک ہی صورت

معنی شعر مشہور ہو گیا
اور خداوند کو نام لکھا

سعدی در شعر اگر عاشقی خواہی آموختن و زکشتن فرح یابی و زسوختن و اسے کشتہ شدن۔ نظامی
شعر بخود گم شوم خلق را رہنما ہے و ہمایون ز کم دیدن آمد ہما ہے و اسے کم دیدہ شدن۔ اسی طرح لفظ
دیدن کا اس مشہور شعر میں شعر می خواہم از خدا و می خواہم از خدا و دیدن حبیب را دیدن قریب را
لیکن یہ سند اسوقت واضح تر سمجھ میں آئیگی کہ معنی شعر کے بطور لغت و نشر غیر مرتب لائے جائیں یعنی شعر
کہتا ہے کہ میں خدا سے چاہتا ہوں کہ رقیب کو نہ دیکھوں اور خدا سے میں نہیں چاہتا دیکھے جانے حبیب کو
یعنی یہ نہیں چاہتا کہ کوئی شخص اس کو دیکھے اس شعر کے معنوں میں اور بھی احتمالات ہیں چونکہ وہ اکثر
بطریق طبع آزمائی پوچھے بھی جاتے ہیں اسوقت جو کچھ میری سمجھ میں آئے لکھ دیتا ہوں اگرچہ بعض معنی
مفید استناد ہوں غرض شاعر کہتا ہے کہ میں خدا سے چاہتا ہوں کہ حبیب کو میں نہ دیکھوں یا حبیب
مجھ کو دیکھے (اس صورت ثانی میں را اضافی ہوگا یا بمعنی برائے) اور رقیب کو میں نہ دیکھوں یا رقیب مجھ کو
نہ دیکھے یا حبیب رقیب کو نہ دیکھے یا رقیب حبیب کو نہ دیکھے (ان اخیر کی دونوں صورتوں میں را اضافی
یا بمعنی برائے ہوگا) اور یہ کل معنی دونوں مصدر وں کو معروف قرار دینے کی تقدیر پر ہیں اگر دونوں
مصدر مبنی للمفعول یعنی مجہول بنائے جائیں یہ معنی ہونگے کہ میں خدا سے چاہتا ہوں کہ دیکھے جانے
حبیب کو یعنی میں اس کو نہ دیکھوں اور رقیب کے نہ دیکھے جانے کو یعنی رقیب کو میں نہ دیکھوں یا حبیب
نہ دیکھے اور خدا سے نہیں چاہتا دیکھے جانے حبیب کو یعنی رقیب کا یا کسی غیر کا حبیب کو نہ دیکھنا اور
نہ دیکھنا رقیب کو کسی غیر کا یا رقیب کا کسی غیر کو اسوقت بھی اضافی یا بمعنی برائے ہوگی یا نہ دیکھے
جانے رقیب کو یعنی کوئی غیر شخص اس کو نہ دیکھے یعنی ہمیں کوئی غرض نہیں کہ کوئی غیر شخص رقیب کو
دیکھے یا رقیب اس غیر کو یا نہ دیکھے۔ اور یہ معنی بھی ممکن ہیں کہ مصرعہ ثانی می خواہم کے متعلق کر دیا جا
اور می خواہم کا مفعول مقدم مانا جائے یعنی می خواہم غیر ازین چیز سے دیگر۔ اور یہ معنی بھی ممکن ہیں کہ
خواہم و می خواہم کے دو متضاد صیغوں سے جو تعلیم مفہوم ہوتی ہے اس سے یا تو اپنی تمام آرزو اور
کل خواہش یعنی مقصود و محض مضمون مصرعہ ثانی کو ٹھہرا لیں تقریر اسکی اس طرح کی جائے کہ میں چاہتا ہوں
جب اور نہیں چاہتا ہوں جب مطلوب یہی ہے کہ یار کا دیدار ہو اور غیر سے میرا اسکے سوا خدا سے کچھ
نہیں چاہتا۔ یا اس تعلیم سے مستغاث کا محض مطلوب ہے یعنی یہ کہتا ہے کہ اپنی مراد جو مصرعہ ثانی
میں مذکور ہے چاہوں تو اپنے خدا سے اور نہ چاہوں تو اپنے خدا سے یعنی سوا خدا کے کسی سے

ہنیں چاہتا۔ والد تھالے اعلم بالصواب۔ یہ کل معنی لغت و نشر مرتب و غیر مرتب و غیر اس جدول
ذیلہ سے بوضاحت مفہوم ہوتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔



پھر مصدر معروف اصلی اور جعلی پر منقسم ہوتا ہے اصلی وہ ہے کہ بذات خود مصدر ہی وضع کیا
گیا ہو یعنی وہ اپنی وضع اولیٰ میں مصدر ہو اسی سبب سے اسکو وضعی بھی کہتے ہیں جیسے
کردن و رفتن وغیرہ۔ جعلی وہ ہے کہ وضع اولیٰ میں بذات خود مصدر نہیں وضع ہوا بلکہ کسی ترکیب سے
وضع ثانوی میں جا کر وہ مصدر بن گیا ہو اسی وجہ سے اسکو غیر وضعی بھی کہتے ہیں اور وہ ترکیب بحسب استقامت
اسم پر علامت مصدر و آن کی لگانی اور انکے بیچ میں ایک علامت یعنی پرکن یاے تحتانی دخل
کرنے سے حاصل ہوتی ہے اور وہ اسم عام ہیں اس سے کہ جامد ہوں یا مصدر ہوں یا مشتق۔
اور اسمائے جامد بھی عربی کے ہوں خواہ فارسی کے پھر اس میں بھی اعلام لیکن ہندی کے اسم
جامد سے ترکیب مسموع نہیں اگرچہ قیاس اسکو بھی متفق ہے اول جیسے مکیدن و مدیدن و ابابکرین
و عمریدین یعنی انکی زیارت قدس امارت سے شرفیاب ہونا ملاطریزی کا شعر ہے شعر مدیدیم پس از
مکیدن و نہ کس جیلہ و نہ مکیدن و مرقد پاک نبی طوفیدیم و عمریدیم و ابابکریدیم و ثانی یعنی فارسی
کے اسمائے جامد سے مصدر بنالینا جیسے جنگ سے جنگیدن دیر سے دیریدن ویر کرنا۔ پرہیز سے
پرہیزیدن خواب سے خوابیدن شکوہ سے شکوہیدن۔ نظامی شعر شکوہیدارا ز نرلی چنان و
سحر ابرو تیر ترشد عنان و ایسے ہی گمان سے گمانیدن فردوسی شعر سپاہی کہ سکار خواندشان
و پلنگان جنگی گماندشان و اسطرخ چراغ سے چراغیدن بمعنی چراغ روشن کرنا بلکہ ترنگ سے
جو آواز شمشیر و تیر و کمان وغیرہ ہے ترنگیدن بنا لیتے ہیں اشیرالدین اومانی کا شعر ہے شعر زکوب
گرز و ترنگیدن حسام بود و فضا سے معرکہ ہجون و کان آہنگ و اور مصادر بھی خواہ عربی کے ہوں خواہ
فارسی کے خواہ ہندی کے اول جیسے طلبیدن و فہمیدن و طلوعیدن و سیریدن میر تقی شیرازی کا
شعر ہے شعر شد موسے پسید و خرم نیست ز غفلت و چون خستہ کہ غافل ز طلوعیدن صبح مست و ملائقی

تعیین مصدر
جعلی و وضعی

تعیین مصدر جعلی

مصدر جعلی کے
اعلام سے ترکیب

مصدر جعلی کی اسما
جامد فارسی و ترکیب

مصادر و مصدر
مصدر جعلی کی ترکیب

مصدر فارسی سے
مصدر جلی کی ترکیب

مصدر ہندی سے
مصدر جلی کی ترکیب

بیان آن مصاد کا
جو ہندی اور
فارسی میں مشترک
ہیں

اس کا نصف
ہندی جی نام ہے لغت
مصدر کا جو مشترک ہو
شکل و عاجز شود
پیش فرستد از در
خود پیش نیرا بہر تو
بیان قواعد ان ہند
ہند

شعر جهان در سایہ خورشید میں معمور و من مجروحم : بکام غیر سے سیر و عجب بسیارہ دارم : ثانی
یعنی ترکیب مصادر فارسی سے لیکن وہ مصادر صورت میں امر حاضر کی آتے ہیں جیسے روئیدن و
کوبیدن و خیسیدن و کاویدن و گسلیدن و کاہیدن و کوریدن و رسیدن و آگیندن ۔ نظامی رح
شعر چو ماشورہ ہندوانی بزرگ : میان آگنیدہ بہ تیر خدنگ ۔ نھوری شعر نکاہیدہ یک جواز بود خوار
ز خلوت نشینی بگو سود خویش : جامی رح شعر بکوہ قاف رفتن پابرہنہ : دز انجاشگ صدین آدرین
سعدی رح شعر بگوشش فروگفت کاہے ہوشمند : بدانگے ز جانے فرہیدم زبند : ثالث یعنی مصدر
ہندی کے ساتھ ترکیب یہاں بھی وہی مصادر جو بصورت امر حاضر ہوں جیسے ماریدن و چلیدن ۔
اسناد و غرضی کا شعر ہے شعر اگر مارے و کڑوے ہست طبعش : بصحراش چون مار و کڑوم بارے :
خسرو شعر از چل چل تو پایے من زار شد کچل : من خود نمی چلم تو اگرے چلی پچل : میر خات صنا
گل کشتی کا شعر ہے شعر عالمے را بکشی گرد بجانے چلدت : ہرچہ خواہی بکن اسے شوخ ہامے چلدت
لیکن الفاظ ہندی کی ترکیب اکثر مطالبہ میں مستعمل ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ یہ الفاظ ہندی الاصل
نہ ہوں بلکہ توافق و اشتراک سائین کی وجہ سے فارسی میں بھی مستعمل ہو گئے ہوں مثلاً چل چال کا
مخفف ہو جس کا حاصل مصدر چال آتا ہے سعدی رح شعر بیتا دین شیوہ چالش کنیم : رخصم را
سنگ بالش کنیم : بطرح فعل رابطہ ہے ہیند زبان درسی اور ہندی میں مشترک ہے حافظ رح کا شعر
ہے شعر ساقی اگر تہو اے ماہیے : جز بادہ میار پیش ماشے : مولانا سے روم قدس سرہ القیوم
فرماتے ہیں شعر گفت یارب گرترا خاصان ہیند : کہ مبارک دعوت و فرخ پے اند : اور یہ مصداق
فارسی کے ہوں خواہ ہندی کے جو بصورت امر حاضر جزو مصدر جلی ہیں اگرچہ جدا گانہ مستقل افزائی
حالت میں کل کے کل یعنی مصدر مستعمل ہوتے نہیں دیکھے گئے مگر بعض مصادر جیسے کوبیدن یعنی مصدر
مولوی معنوی کے شعر میں شعر بر جہید و سنگ پران کر دو چوب : جملگان بگرختند از بیم کوب :
اسی طرح لفظ ہندی کی ترکیب میں جیسے ماریدن میں مار چنانچہ کہا جاتا ہے خدا کی مار سخت ہے
اگر کوئی پیشہ کرے کہ جب پہلے ہی ہے ان میں معنی مصدری موجود حاصل تھے پھر ان تکلف
سے اس معنی مصدری کا حامل کرنا تحصیل حاصل ہے سو یہ محال باطل ہے میں عرض کرتا ہوں
کہ وہ مصدر جو جزو اس مرکب کا ہے بہر نوع صلاحیت اشتقاق نہیں رکھتا اب اس ترکیب خالص

کی بدولت اس نوع کا مصدر بنجاتا ہے جس میں صلاحیت اشتقاق موجود ہوتی ہے پس تحصیل امر جدید ہوئی نہ تحصیل حاصل اس صورت میں کہ یہ خود بمصادر امر صورت سے مجحول ہیں تو انکو مصادر مضارعی کہنا خوب نہیں۔ اسماء مشتق کے جعل میں سوائے مشتقات فارسی سموغ نہیں آئیں بھی صیغہ حالیہ کے ساتھ لیکن نگہداشتن و کشتہ شدن میرے نزدیک اس نوع ترکیب سے خارج ہیں اگرچہ ہنہ اس جعل کو مؤلف مانا ہے مگر اسکی تعریف بہ نسبت اصلی کے ہے ورنہ دراصل یہ بھی مفرد ہی کیا معنی کہ یہ دعامہ اور علامات مصدر یعنی ہی ذن اگر نظر استقلال سے دیکھے جائیں کوئی معنی والفظ نہیں بنتا فقط اس جعل خاص کی علامت ہے۔ تجلات نگہداشتن و کشتہ شدن کے کہ نگاہ اور کشتہ دونوں اسم مصادر ناقصہ جزو مرکب کی خبر ہیں فافہم و بالتعفل۔ غرض صیغہ حالیہ کی ترکیب جیسے خورائیدن گریانیدن خزانیدن خوابانیدن۔ لیکن اس جعل خاص کو تعدیہ لازم ہے یعنی اگر وہ مشتق مصدر لازم کا ہے تو اس جعل سے تعدیت یک مفعول کی حاصل ہوگی۔ سعدی رح شعر بہ نرئی و آہستگی کردہ چیرہ طعامش خورائید درویش سیر و اور مشہور شعر ہے ع بخندانم بگرایانم جہان را و صائب شعر بہ بیداری چہ خواب کرد یارب بانظر بازان کہ خوابانیدن تیغست خوابانیدن چشمست و اور اس میں تخفیف منظور ہوتی ہے تو کبھی یا سے دعامہ کو حذف کر دیتے ہیں جیسے خوابانیدن سروراندن جسکا مخفف راندن مستعمل ہے و نشاندن و رماندن وغیرہ چونکہ اس تخفیف میں دعامہ جو ایک حرف زائد ہے محذوف ہوا ہے اکثر یہی مستعمل ہوتا ہے اور کبھی الف ماقبل نون کو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے خوابانیدن سے خوا بنیدن اور اس سے خوابنید و خوابنیدہ وغیرہ مشتق ہے۔ فردوسی رح روداہ دختر مہراب اور زال زر کے عشق کی داستان میں لکھتے ہیں شعر سیہ مرہ برزگسان ورم و فرو خوا نزدیک دم و اسے فرو خوابانید نظامی رح شعر درین رہ چو من خوابنیدہ بسے ست و نادر و کسے یاد کا بنجا کسے ست و لیکن خاض اس مصدر میں جعل پر جعل واقع ہوا ہے یعنی خوابیدن خود اسم جامد خواب سے مجحول ہے اور پھر اسکی مشتق صیغہ حالیہ پر دوسرا جعل واقع ہوا۔ واضح ہو کہ لفظ خواب میں دو اعتبار ہیں ایک اعتبار سے وہ اسم جامد ہے جسکا ترجمہ نیند ہے اور اسی اعتبار سے اصل اور مادہ خوابیدن کا ہے اور ایک اعتبار سے حاصل مصدر بصورت امر بھی ہے اور خود امر بھی اس اعتبار سے فرع خوابیدن کی ہے یہ فرعیّت و اصلیت باعتبار لفظی اشتقاق کی ہے ورنہ حاصل بالمصدر کی

مصطفیٰ علی کی سیرت

سیاہے
مصاصیل بن شہید
ہفت فرسخ کے
وشگی کی اور جب
مصاصیل تو این
مصاصیل بنین
شہنشاہ شہنشاہ

اس جمل خاص
کے لئے جو عالمہ
سے حاصل ہو جائے
تحدیث جدید
شرط ہے۔

جسے لایا جا رہا ہو
حسن کلام سے
بین الفرائدی
مصارف کے اخیر

بیان صلح المصطفیٰ

بیانِ مصطفیٰ
حروفِ محبوبہ

عالم بالمصدرين
معروف و محبوب العالمين

کہ دوزخ اور تر اشدہ تو درزی ہے جامہ اور قمیص دختہ اور تراشیدہ ہیں تو دو ختگی و تراشیدگی
 اسکا مفاد ہوا یہ حاصل مصدر مجہول ہے اور یہ بات محض مساحت ہے کہ جس لفظ پر علامت مصدر دل یا
 تن نہ ہو اور پھر وہ معنی مصدر می دیوے اسکا حاصل بالمصدر نام کھین حالانکہ حاصل بالمصدر ایک معنی میں
 جسکو ہم حالت کہہ آئے ہیں اور وہ منشاء انتزاع معنی مصدر می ہے جس یہ معنی جس صورت میں چا جائیں
 وہی حاصل بالمصدر ہے اور وہ صورت میں مصدر حقیقی اصل ہی کی کیوں نہ ہو مان اس حالت کے لئے اس مرتبہ
 میں تعلق ایقاعی و وقوعی کا وجود و عدم غیر ملحوظ ہے البتہ تحقق کسی نہ کسی فرد میں ہونا ضرور ہے۔ اول یعنی
 تعلق ایقاعی حاصل بالمصدر کا زمانی مصدر حقیقی میں ظہور کے اس شعر میں شعر زخطلش سرمرہ پر چشم دیدن
 ہ زسارش حلقہ در گوش شنیدن یعنی چشم دیدن ناظر کی سرمرہ پر یعنی منور ہوتی ہیں۔ ثانی یعنی تعلق
 وقوعی حاصل بالمصدر کا زمانی مصدر حقیقی میں جیسے نظامی کے اس شعر میں شعر نشست از بار بارہ کوہ و ش بیدار
 ہما یون بزفتار خوش یعنی دیدار بارہ منظور کا ہما یون یعنی از روے دیدار ہما یون اور از روے رفتار خوش۔
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ خیر یہ سب ہی مگر اس حالت قائمہ کا نام حاصل بالمصدر رکھنا ظاہر نظر میں ہماری
 تحقیق کے خلاف ہو گا کیا معنی کہ حاصل بالمصدر میں سے توسل اور آئہ متبادر ہوتا ہے اور وہ اس امر کا شعر
 ہے کہ وجود مصدر کا اس حاصل سے پہلے ہو بلکہ علت اس حاصل کی ہو حالانکہ وہ حالت قائمہ یعنی حاصل
 بالمصدر منشاء انتزاع معنی مصدر می یعنی علت اسبب مصدر ہے تو وہ محصل مصدر ہونا حاصل بالمصدر
 بنا بران فرزانہ فاضل سیالکوٹی رحمہ اللہ نے شرح جامی کے حاشیہ میں لکھا ہے والمحصل بالمصدر
 الهيئة القارة المترتبة عليه ای علی المصدر انتہی۔ اول تو حاصل بالمصدر کا
 مصدر پر مترتب ہونا انصواب ہے چنانچہ ہم نے عنوان بیان میں اتبعا المصدر الشریعة
 و بحر العلوم بیان کر دیا ہے کہ حاصل بالمصدر منشاء انتزاع مصدر ہے اور اسکا قارہ ہونا بھی
 باطل ہے اور بعض فضلاء نے اسکو ایک کیفیت بتلائی ہے یعنی منقولہ کیف میں داخل کیا ہے وہ بھی
 باطل ہے۔ کسواسطہ کہ بعض حالات میں سے حالت جنبش بھی ایک حاصل بالمصدر ہے جسکو عربی میں
 حرکت کہتے ہیں سو علوم حکمیہ میں مبرہن ہے کہ نہ وہ قارہ ہے نہ کیف پھر صحت تسمیہ کی وجہ بھی یہی
 سمجھ میں آتی ہے کہ حاصل بالمصدر میں باتعدیہ کی قرار دیجائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔
 واضح ہو کہ حاصل بالمصدر کئی ہیئت اور کئی ترکیبوں میں رونما ہوتا ہے کبھی مصدر حقیقی کی ہیئت

حاصل بالمصدر
 کی وجہ تسمیہ

حاصل بالمصدر
 کی وجہ تسمیہ
 حقیقی

ہیات میں جیسے فردوسی نبرد سہراب و رستم کی داستان میں لکھتے ہیں شعر میا میدیک تن
 بہ آورد گاہ و مسازید جستن سہ سے بزم راہ و ظہوری شعر بہ ادایش اور سپید نہا بہ عاشق گفتنش
 شنید نہا بہ اور اس صورت میں حاصل بالمصدر یعنی جو مصدر یعنی کی زمی میں آتا ہے معنی مفعول بھی
 مستعمل ہوتا ہے جیسے شعر مذکور میں گفتنش کا لفظ بمعنی گفتارش اے سخن اور نظامی شعر ہمہ خون
 خامست نوشیدیم و ہمہ چرم خامست پوشیدیم و اے چیز کیہ فعل نوشیدن من برا و واقع ست
 آن خون خامست و لباس من چرم خامست۔ دوسرا صورت میں مطلق ماضی کی اور یہ یا تو تنہا ایک
 مفرد صیغہ ہو یا دو صیغہ ماضی کے مختلف اللفظ متجانس المعنی ترکیب عطفی ہوں۔ اول جیسے نظامی
 حمد میں فرماتے ہیں شعر بکرم آشکارا بجکت نہفت و شناسندہ حیران از وقت گفت و امیر خسرو شعر
 آنکہ بہ بدگفت گرفت خود نیک نگوید کہ نیاید از نو سعدی شعر گفت عالم بگوش جان بشنود و رزمنا
 بگفتنش کردار و یہ حاصل بالمصدر یعنی مفعول کے ہے یعنی گفتہ عالم اے سخن عالم اور نیز بیان ہا
 مفعولی کی تخفیف حذف ہو جانے کا احتمال بھی ہے جیسے مانستن کی اسم فاعل ماندہ پرستے اے
 فاعلی کو تخفیف حذف کر کے ماندہ کہتے ہیں اور بعض وقت اے فاعلی کو ثابت بھی رکھتے ہیں
 فردوسی فریدون کی داستان میں لکھتے ہیں شعر بہ بالاچو سرو و برخ چون بہار و بہر چیز ماندہ
 شہ یار و مثال مذکور میں اضافت مصدر کی جانب فاعل تھی اور جانب مفعول بھی حاصل بالمصدر کی
 اضافت کر سکتے ہیں۔ فردوسی شعر زشب نیمہ گفت سہراب بود و در نیمہ آرمش و خواب بود یعنی
 بزم رستم میں آدھی رات تک سہراب کا ذکر رہا۔ اس طرح حاصل بالمصدر خورد اس معنی میں مستعمل
 ہوتا ہے جیسے خوردہ کا فعل واقع ہوتا ہے یعنی طعام۔ نظامی شعر بفرمود کارند خوانہاے خورد و
 میں نقلد انہاے نادیدہ گرد و اے خوانہاے طعام حق یہ ہے کہ یہاں خورد حاصل بالمصدر اپنے
 ن میں ہے اور اضافت کے لئے اوٹے ملائت کفایت کر جاتی ہے۔ ثانی یعنی دو صیغے جو
 رت ماضی مرکب ترکیب عطفی ہیں جیسے سعدی فرماتے ہیں شعر انگشت تعجبی جہانے و
 رفت و شنود ما بدندان و ایسا ہی آمد و رفت یا رفت و آمد نظیری شعر جز رفت و آمد نفی نیست
 بود ما و جاوید زیت ہر کہ ازین یک دو دم گروشت و اور نیز ان دونوں ماضیوں میں فصل روابط
 کا بھی جائز ہے بھمت خان عالی شعر جالی تواز کہ ام طرف حرف سے زدی و روزے کہ دادو

حاصل بالمصدر
 ماضی کی زمی میں
 آتا ہے معنی مفعول بھی
 مستعمل ہوتا ہے
 جیسے شعر مذکور میں
 گفتارش اے سخن
 اور نظامی شعر
 ہمہ خون

حاصل بالمصدر
 دو ماضیوں میں

حاصل بالمصدر
 رابطہ کے ساتھ

حاصل المصدر امر
عائز کی زنی میں

حاصل المصدر مفعول
امر عائز مفعول
کے معنون میں

عائز کی زنی فعل کا
امر عائز کی زنی

بستہ ناز و نیاز بود و شعر زو سخن بر لب نظیر بی خوش و عشق در گفت و در شنود آمد و تیسرے امر واحد
حاضر کی صورت میں اور اسکا حال بھی افراد و ترکیب کے بارہ میں بالکل ان مصادر کا سا ہے جو بصورت
عینۃ ماضی آتے ہیں اول یعنی افراد جیسے نظامی فرماتے ہیں شعر گریزند گانہ را در ان رستخیز نہ رو
رہائی نہ راہ گریز و سعدی شعر اگر گنجے کنی بر عامیان بخش و بسد ہر کتھارے را بر بخت و یہاں مصدر
معنی مفعول ہونے کا احتمال بھی ہے جیسے آفرین یعنی آفریدہ یعنی مخلوق۔ نظامی رح در بیان سناطو
حکما و ہند با سکند فرماتے ہیں شعر دوہر کار برزد و جہان آفرین و دین آفرینش در ان آفرین و
اسے دین آفریدہ و در ان آفریدہ اسے دو جہان اسی طرح گزین یعنی گزیدہ اسے مقبول و مختار و
برین بالضم یعنی بریدہ یعنی قاش خنیزہ وغیرہ کو قیاس فرمائیے سعدی رح شعر تو واضح کند ہو شمند
گزین و ہند شلخ پر میوہ سر بر زمین و مولوی معنوی رح شعر چون برید اوداد اور ایک برین و ہنچو
شکر خورش و چون انگبین و لیکن یہ امر سند طلب ہے کہ بریدن کی بحث امر لقیاس گزیدن بالضم
و آفریدن برین آتی ہے یا نہیں سو عرض کرتا ہوں کہ اسکے امر میں بر و برین دونوں قاعدے
جاری ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسکا بیان بحث فعل میں آجائیگا لیکن اول کثیر الاستعمال ہے جس
برش حاصل بالمصدر حاصل ہوتا ہے۔ طاہر و حید قاش فروش کی تعریف میں لکھتے ہیں۔ شعر
مرآنیت غیر از غم تو خورش و زونیا مرا بس بود یک برش و اسے یک قاش اور ثانی کم متصل ہے
جس سے برین و برینش حاصل بالمصدر حاصل ہوتا ہے۔ نظامی شعر لے باید اندیشہ را تہ زند
برینش نیاید ز شمشیر کند و اسے برنگی نیاید الخ اسطر آگین حاصل بالمصدر معنی مفعول مصدر
آگدن بمعنی پک کردن سے۔ فردوسی داستان دفن سہراب میں لکھتے ہیں۔ شعر ہیگفت اگر خنہ
زین کنم و ز مشک سیہ گروش آگین کنم و ثانی مرکب ترکیب عطفی عالم نشین کشور نظم فرماتے ہیں
شعر اسے مجلسیان سوز دل حافظ بسکین و از شمع پیر سید کہ در سوز و گداز است و

در سوز و در گداز فصل رابط کے ساتھ کہنا بھی جائز ہے۔ چوتھا ماضی اور امر کی صورت میں

شعر بظاہر با ہمہ گفت و شنوداشت و بے دل جاے دیگر در گردداشت و یہاں شنود کا

مرخم کہہ نہیں سکتے۔ کسواسطے کہ قافیہ گرو کا واقع ہوا ہے جس کا داؤ مفتوح الماقبل ہے ایسا
گفتگو یہاں بوجہ کثرت استعمال و او فاصل حذف کر دیا گیا اور ایسے ہی شست و شو بخت و پز

حاصل المصدر
ماضی اور امر
کی صورت میں

حال المصدر امر حاضر
جہی طلق کی صورت
جہی صورت غری
المصدر الفاعل
کے الحاق سے

الف ورا وال
محل المصدر
بنی الفاعل
بالمفعول ہوا

اور بعض وقت اسکا عکس یعنی امر اور ماضی کی صورت میں مولوی معنوی ^{۱۱} شعر اندرین اندیشہ
تشویش فروزہ کہ جزا و رایت اپنا باش و بودہ پانچوان صیغہ ماضی کے اخیر میں الف و را کا
لحوق جیسے رفت سے رفتار گرفت سے گرفتار کبھی اس ترکیب میں مصدر بنی للمفعول بھی آجاتا ہے
جیسے غزالی مشہدی کے اس شعر کے مصرعہ ثانیہ میں شعر کس بخوان پر پچہرہ گرفتار مباد پہنچکس
بہ چین قوم گرفتار مباد ہ انے گرفتہ شدن مباد اور محتمل ہے کہ الف و را نسبت کے لئے لایا گیا ہو
اور صیغہ ملحق بہما حاصل بالمصدر ہو اور وہ حاصل بالمصدر کبھی تو بنی للفاعل آتا ہے کبھی بنی للمفعول
یہ دونوں امر لفظ دیدار میں مثلاً بخوبی متحقق ہیں اور جب اس نسبت کو مصدر مجہول پر مانیئے دیدار سے
متطورات مراد ہونگی جیسے چہرہ وغیرہ جسکو طلعت کا ترجمہ سمجھے مثلاً ماہ طلعت ماہ دیدار نیزہ ویرن
کی عاشقی کی داستان میں فردوسی کا شعر ہے شعر فرستاد مردایہ را چون نوندہ کہ روزیر آن شاخ
سر بلند ہ نگہ کن کہ آن ماہ دیدار کیست ہ سیاوش مگر زندہ شد یا پرست ہ اور جب اس نسبت کو
مصدر معروف پر مانیئے تو دیدار سے ناظر مراد ہونگے جیسے چشم وغیرہ - فردوسی پیران کے قتل
کی داستان میں لکھتے ہیں شعر بدیدند کشتہ بدیدار خویش ہ سپہبد براور جہاندار خویش ہ
اور اس لفظ گرفتار سے جو غزالی مشہدی کے شعر میں مذکور ہوا ہے شبہ میں نہ پڑ جائیں کہ اس
میں الف اور را نسبت کا نہیں کس واسطے کہ وہ لفظ متاؤل ہے کیا معنی کہ وہاں مصرعہ ثانیہ میں
لفظ گرفتار مرخم واقع ہے یعنی اُسکے اخیر سے یاے مصدری محذوف ہو گئی ہے جیسے
تلوان و نادار سے الف فاعلی حذف ہو کر مرخم ہی اکثر مستعمل ہوتے ہیں بعض وقت بلا ترخم
الف بھی آتے ہیں اسکا بیان مشتقات میں بالتفصیل کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اُسکی
لفظ بلا ترخم یاے مصدری خریداری وغیرہ موجود اور خود لفظ گرفتار می بھی مستعمل ہے اور یہ
کل ترکیبیں سماعی ہیں قیاس کو اس میں دخل نہیں اور اسلئے جامد پر اکثر اس کلمہ نسبت میں
سے بہ نظر تخفیف فقط رالمحق ہوتا ہے جیسے انگشت زریور - اور زریور میں واؤ باے موصدہ کا مبدل
ہے جیسے سب سے سیو بعض محققین نے زریب اور کلمہ نسبت در کے ساتھ مرکب مانا ہے
جیسے ہنر و زریب لوجہ قرب مخرج بقاعدہ بتر باے موصدہ حذف ہو گئی میرے خیال میں یہ بات
آتی ہے کہ ہنر و زریب کوئی نسبت کا کلمہ نہیں بلکہ در مخففہ آور کا ہے جو امر ہے آوردن کا

پس نہر و سرور و آور صیغہ فاعل مرکب از اہم و امر ہے یعنی نہر آور و او آور نہر آور چنانچہ سر بر آوردہ
 بھی کہتے ہیں اسکی مثال بلا تخیف دل آور اور دلاور موجود ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْغُیُوبِ
 چھٹا غنیغہ ماضی کے اخیر میں یاے معروف کا لحوق جیسے کاستی و پند آشتی۔ پیشواے سخور ان شیوے
 طوس فرماتے ہیں شعر و لیکن نہ ہنگام پند آشتی ست نہ کہ ہنگام مہر و گہ آشتی ست نہ ولہ تو شاہی
 کنی کئے بود راستی نہ پدید آید از ہر سو کاستی نہ اسی قبیل سے ہے کشادی بمعنی کشادگی مرشد یزد
 جردی قلعہ کی تعریف میں کہتے ہیں شعر کرد تسخیر قلعہ و زدی نہ کا نمان ہست ازویکے منظر نہ در بندہ
 چودست شاہ جہان نہ در کشادی چودست این چاکر نہ سالتوان امر کے اخیر میں الف کا بڑھانا
 جیسے رہ بالکسر سے رہا بمعنی رستگاری۔ فردوسی جنگ سفید دیو کی داستان میں لکھتے ہیں شعر
 گراید و نہ از جنگ این اژدہا نہ بریدہ پے و پوست یا بم رہا نہ ولہ اگر یا بم از جنگ این اژدہا نہ بدین
 روزگار جوانی رہا نہ آٹھوان امر کے اخیر میں شین مجہد ماقبل مکسور کے لگانے سے جیسے دانش و
 و کنش و آفرینش۔ کنش بمعنی کردار کردن کا حاصل بالمصدر ہے نہ لغت مستقل جیسے بعض فضلا
 فرمادیا۔ فردوسی گودرز کے ہاتھ سے پیران دیکے قتل ہونے کی داستان میں فرماتے ہیں شعر
 سرش را ہی خواست از تن برید نہ چنان بد کنش خویش تن را ندید نہ اور آفرینش نظامی کا شعر ہے
 شعر ہر اندیشہ کان بود در ضمیر نہ خیالے بود آفرینش پریر نہ اے خلقت پریر۔ اس ترکیب کا
 حاصل بالمصدر بمعنی اسم مفعول بھی آتا ہے جیسے ہی آفرینش بمعنی آفریدہ اے مخلوقات۔ سنائی نہ
 شعر آفرینش نثار فرق تو شد نہ بر مجین چون خسان ز راہ نثار نہ بیان آفرینش بمعنی آفریدہ مراد
 اس سے دنیا ہے اور سعدی کے اس شعر میں شعر و گر نغز و پاکیزہ دارد و خوش نہ شکم بندہ خوانند و
 تن پرورش نہ صرف خور حاصل بالمصدر بصورت امر حاضر ہے اور شین ضمیر مجہد و صاحب الین
 خوراک خود اگر نغز و پاکیزہ دارد اور اچٹان و چین خوانند اب تن پرورش کا قافیہ بلا تکلف درست
 بنجاتا ہے اس سے میری یہ غرض نہیں کہ خورش بمعنی حاصل بالمصدر نہیں آتا یا شین مصدری
 شین ماقبل مفتوح کا قافیہ نہیں بنتی بلکہ غرض یہ ہے کہ جب بلا تکلف معنی لفظ کے بن سکے
 پھر تکلف میں کیوں پڑے اور خورش اس معنی میں بھی آتا ہے جس پر فعل خوردہ کا واقع ہوتا ہے
 یعنی ماکول و طعام نظامی شعر بشہ گفت نوشا بہ بکشاے دست نہ بخور این خوشہا کہ در پیش ہست

حاصل بالمصدر بمعنی
 ماضی مطلق کے غیر
 میں یاے معروف
 کے الحاق سے

حاصل بالمصدر بمعنی
 اخیر میں الف کا بڑھانا

امر حاضر کے غیر میں
 شین ماقبل مکسور
 کا لگانے سے

شین ماقبل مکسور
 حاصل بالمصدر بمعنی
 اسم مفعول بھی آتا ہے
 میں بھی آتا ہے

شعین ضمیری کا
شعین مصدیری کو
ساتھ قافیہ واقع ہونا

استادان سخن
شعین ضمیری کا
شعین مصدیری کو
ساتھ قافیہ واقع ہونا

اور یہ بات ظاہر ہے کہ شعین ضمیری نے شعین مصدیری کے رفع التباس کے لئے یہ کسرہ ماقبل
شعین مابہ الامتیاز جدائش اس علامت یا شرط بنا دیا گیا ہے پس جب یہ کسرہ ماقبل شعین کا شرط اور
علامت اور لازمیہ ذات حاصل بالمصدر قرار دیا گیا پھر ضمیر وجود اس کسرہ کے جو شرط یا علامت یا
لازمہ ذات حاصل بالمصدر ہے حاصل بالمصدر جو اس کا مشروط و موزوم ہے ہرگز متحقق نہ ہوگا۔
مگر استادان قادر کلام سخنوران بلاغت نظام حکم ضرورت اس قبیل کے تصرفات کے مجاز مانے
گئے ہیں کہ کفر گیر و کامل ملت شود جیسے طغرائی مشہدی نے اپنے شعر میں مثلاً لفظ
دریچہ ساکن الاوسط کو متحرک باندھا ہے جہاں کہا ہے شعر روز و شب دریچہ مشرق و مغرب
بازست و در نہ از تنگی این خانہ نفس میگیرد و اور نظامی نے صحیف متحرک الاوسط کو اپنے
اشعار میں ساکن باندھا ہے جہاں فرمایا ہے شعر گہ از لوح ناخواندہ عجرت پذیر و گہ از جھف
پیشینیان درس گیر و اور میر معزی نے نصر بمعنی یاری کروں کو جو ساکن الاوسط ہے اپنے اس شعر
میں متحرک باندھا ہے شعر تاکہ بگیتی مد دست از طرب و تاکہ بجام نصرت از ظفر و از طرب آباد
مد و برمد و و از ظفر آبا نصر بر نظر و ایسے ہی قہرمان ملک سخن رانی قافلہ بلاغت بیانی خاقانی
اور دیگر اساتذہ کلام نے شعین مصدیری کسور الماقبل کو اپنے اشعار میں مفتوح باندھا ہے خاقانی
شعر حاتم کرم و نظام بخشش و بل ہر دور کا بدار بخشش و نظامی و شعر سنان کش یکے نیز
سی ارش و بہ آب جگر یافتہ پرورش و لیکن یہ امر کہ کسرہ شعین مصدیری تلج فتح شعین ضمیری
کے ہو گیا ہے یا فتح ش ضمیری تابع کسرہ شعین مصدیری کے ہو گیا ہے اہل زبان کے لہجہ سے
واضح ہوتا ہے لیکن میرے نزدیک ترجیح اس کو ہے کہ حرکت مصدیری میں تصرف کیا جا اس لئے
کہ ایک اور موقع میں بھی اسی حرکت مصدیری میں تصرف کیا گیا ہے یعنی بعض اساتذہ سخن نے
اپنے اشعار میں حکم ضرورت شعین ضمیری کسور الماقبل کو ساکن باندھا ہے جیسے لفظ روش شیولے
طوس فردوسی کے اس شعر میں شعر تو این را دروغ و فسانہ خوان و بیک سان تو روش زمانہ مدان و
یاسرے سے یہ بحث عیوب قوافی کے حوالہ کر دی جائے مگر اس میں اتنا نقص ہے کہ استادوں کے
کلام میں عیب کا تسلیم کر لینا گویا عیب لگانا ہے ہر حال اس عیب خاص کو جو بسبب اختلاف
فتح روی کے پیدا ہوتا ہے اصراف کہتے ہیں چنانچہ نور الدین احمد عروضی نے مثال اصراف کی

شین مصدری اور شین ضمیری کو ایک جگہ کر کے دکھلایا ہے اسی قبیل سے ہے قافیہ باندہ کا ہے
 ساتھ خلاق معانی مخافاتی کے اس شعر میں شعر و مہفت خراس نیست یا لندہ روغن گرمی از زبان من بہ
 اور عالمے مفتوح اللام کو ظالمے کا قافیہ بنانا اسی قبیل سے ہے بوستان کا شعر ہے شعر چو خواہد کہ ویران
 کند عالمے بہ ہند ملک در پنجہ ظلمے اور اس عیب خاص کا نام بناؤ اشباع ہے۔ مگر یہاں بھی میری
 وہی غرض ہے کہ یہ لفظ ظالم جو ظلم سے اسم فاعل کا صیغہ ہے اسکے لام کے کسرہ کو فتح سے بدل کر مقس
 کر لیا گیا جیسے کافر و ساغر وغیرہ کلام اساتذہ میں برابر مفتوح العین کے قافیہ واقع ہیں اور تفریس کے
 لیے یہ ضرور نہیں کہ حروف ہی کی تبدیل ہو کرے تغیر حرکت و تبدیل لہجہ بھی کفایت کرتا ہے پس
 اس قول کے بموجب اساتذہ کے کلام بلاغت نظام پر عیب بھی نہیں لگتا اور بات بھی بنی رہتی ہے
 اور اس سے یہ بات بھی معلوم ہو جائیگی کہ یک فنی در ہر فن صاحب غوامض سخن حضرت صہبائی رحمۃ
 اللہ علیہ نے جو فرمایا ہے کہ یہ شین ماقبل مکسور زائد بھی آتی ہے اور ان دو شعرون کو شاہد اپنے مدعا
 کا بنایا ہے فردوسی شعر بر فتند شادان دل و خوش منش و پراز آفرین لب زینکی و ہمیش ولہ زداوار
 نیک و ہمیش یاد کرد و بدم پوشہ ہار ابراز باد کرد و ہمیش کا منش کے ساتھ جسکی شین مکسور الماقبل ہے قافیہ
 واقع ہونا دھوکے میں ڈالتا ہے اگر غور کیجئے دھوکے کی کوئی بات نہیں چنانچہ ہم نے اوپر ثابت
 کر دیا ہے کہ شین مفتوح الماقبل کا شین مکسور الماقبل کے ساتھ واقع ہونا درست ہے تو یہاں بھی
 برعایت لفظ منش و ہمیش کے شین کو مکسور الماقبل پڑھنا نہ چاہیے بلکہ یہ شین ضمیر غائب مفتوح الماقبل
 ہے جسکو قواعد نگاروں نے بمعنی خود کہا ہے جسکا اردو ترجمہ اپنا ہے پس ترجمہ شعر کا یہ ہوا کہ اپنے نیکی
 دینے والے خداوند کی تعریف میں تر زبان تھی۔ جب اس قافیہ کی رعایت سے نیکی و ہمیش کی شین
 زائد سمجھی گئی اس لیے کہ شین ضمیر غائب کی مکسور الماقبل نہیں ہوتی اور مصدری شینی ہی یہاں
 درست نہیں بیٹھے تو دوسرے شعر کو اگرچہ وہ ایسے موقع میں نہیں ہے کہ خواہی خواہی اس شین کا
 ماقبل مکسور ہونا واجب سمجھا جائے جس سے شین مصدری کا دھوکا ہو مگر چونکہ اداسے مطلب
 میں اس شین کے نہ ہونے سے بظاہر کوئی مطلب فوت نہیں ہوتا اسی پر قیاس کر کے زائد
 فرمادیا اگر بغور ملاحظہ فرمائیے گا تو اپنے مالک اپنے خداوند تعالیٰ شانہ کے ساتھ ہر بار ہر ذکر میں
 اپنا انتساب کیے جانا بندہ کے لیے موجب غایت سعادت و سبب نہایت فخر و عزت ہے اور

تغیر حرکت و تبدیل لہجہ بھی
 کفایت کرتا ہے

حضرت صہبائی رحمۃ اللہ علیہ
 فرماتے ہیں کہ شین ماقبل مکسور زائد بھی آتی ہے

۱۔ شرح الحقیقین آرزو
 ۲۔ اچھے سالہ عربی و فارسی
 ۳۔ فن لفظ و معنی و نحو
 ۴۔ سہ قافیہ کی کتاب
 ۵۔ بین یکہ از شاعرین
 ۶۔ مانع گنایت پسند
 ۷۔ ترکیب مستطیع و خواجہ
 ۸۔ مفت فنی و دیوان
 ۹۔ غلام الطبع و خط العوام
 ۱۰۔ زبہی و التعلات العاصم
 ۱۱۔ سہ قافیہ کی کتاب
 ۱۲۔ اثبات تفریس سے لے کر
 ۱۳۔ فصیح عیب کی کتاب
 ۱۴۔ جن طرح سے شین
 ۱۵۔ حق کی دولت تعالیٰ
 ۱۶۔ بکلیاں بکلیاں

سے بانیہ گزشتہ اگرچہ پہلے عربی کے مصداق ہیں اور استعمال انکا عربی میں معنی مصدری میں
 ہی ہوتا ہے مگر باعتبار استعمال عجم معنی صفت کے اس سے لیے گئے ہیں اب اسپر یاے مصدری کا
 الحاق محض تیرجید ہوگا برخلاف ان مصداق عربیہ کے جو فارسی میں معنی صفت نہیں مستعمل ہوئے ان پر
 یاسی مصدری کے الحاق سے معنی مصدری لینا جیسے انتظار سی - حضور سی - زیادتی - غلطی - فضولی
 نقصانی وغیرہ میں اگرچہ ظاہر نظر ہو کہ تحصیل حاصل اسکو باطل سمجھتی ہے چونکہ کلام فصحاے عجم کا
 اس قسم کے تصرفات سے ملو ہے باطل نہ کہنا چاہیئے متادل سمجھنا چاہیئے - ظہوری شعر و انتظار سی
 اشک حنائی بودم و رسید وقت ز شوق نگارے کریم و شعر حضور سی گریہی خدہی از غائب مشو
 جانظ و متی مآتلق من تھوی دع الدنیا و اھلھا و صائب شعر بر خاک غنی را بھردم در ویش و
 اگر زیادتی بہت حسرتے تا چند و ولہ بر جسم آن قدر کہ فردیم پیچو شمع و شدایہ زیادتی اشک آہ ماہ
 حافظ شعر مژہ سیاہست ارگرد بر خون ما اشارت و ز فریب او مینیش غلطی کن نگارا و شعر از فضولیہا
 خود صائب خجالت مے کشم و منکمہ باشم تا کنم تلقین کہ نحت کن مرا و نظامی شعر گہر خرم چہار اندو
 گوہر چہار و فرو شدہ را با فضولی چہ کار و خاقانی و شعر بہر ناسازی در ساز و دل بر ناخوشی خوش کن
 و کہ آبت زیر کاہست و کمالت زیر نقصانی و درویش والہ ہروی شعر ز تنگ حوصلگی فکر جز بہت تو نہ
 نمیر بخن ارتگناے نقصانی و پس بنظر ظاہر عربی کے اس شعر پر بعد جلوہ حسن کلام من اندوخت
 قبول شاہد نظم کمال نقصانی و ملا ابو البرکات کا اعتراض محض عدم اعتنا نہیں تو اور کیا کہا جا
 محقق فرزادہ بہار نے اس خرابی کے مٹانے کے لیے اس یا کو نور مانی ارمنانی فلانی بہمانی زبانی
 کی یا کی طرح زائد محض بھی مانا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اہل ایران کے لہجہ میں معروف و مجہول کا
 امتیاز نہیں رہا یعنی یہ یاے مجہول زائد ہے جس کو بغیر لہجہ معروف پڑھا کرتے ہیں مگر میرے نزدیک
 یہ متادل ہے یعنی یہ مصدری یا ہے لیکن اسکا دخول جب مصدر عربی ہوتا ہے تو کبھی اس مصدر کو
 صفت کے معنوں میں لے کر یاے مصدری اس پر داخل کرتے ہیں جیسے خلاصی وغیرہ میں اور کبھی
 اس مصدر سے معنی مصدری کی تجرید کر لجاتی ہے جیسے زیادتی و نقصانی وغیرہ میں اسکی نظیرین
 موجود ہیں جیسے حور خور کی جمع ہے تو معنی جمع سے مجرد کر کے بطریق فارسی الف و نون
 جمع کا اسپر لاحق کرتے ہیں جیسے شعر حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف الہ فصحاے عجم اس قسم کے

تصانیف کے مجاز سمجھنے کے ہیں وَاللّٰهُ ذَا الْعِلْمِ بِالْصُّوْبِ اگر وہ اہم مصدر نہ ہو تو اس کے وصف مشہور کی وجہ سے اُس کو بمنزلہ صیغہ صفت قرار دے کر یاے مصدری اسپر لائق کرتے ہیں جیسے خرو بوم کا مشہور وصف حماقت و نحوست ہے تو اس لفظ بوم و خر سے احمق و مخوس مراد رکھ کر خری و بومی سے احمقی و نحوسی کے معنی لئے جاتے ہیں مولوی معنویؒ شعر نم بار دابر از شومی او بہ شہر شد ویرانہ از بومی او بہ اسید طرح جسوقت یہ یاے معروف اعلام پر لائی جاتی ہے تو پہلے اُن سے معنی علمیت کا انسلاخ کیا جاتا ہے فقط انکا وصف مشہور مراد لیا جاتا ہے جیسے حاتم سے حاتم بنی سخاوت۔ رستم سے رستم بنی جو انمردی زلیخا سے زلیخا بنی بمعنی معشوقی۔ جامیؒ شعر زلیخا از زلیخائی رسیدہ بہ وزان صورت بمعنی رسیدہ بہ اور اعلام سے جب معنی وصفی مراد ہوتے ہیں انکی دلالت عام ہو جاتی ہے وہ نکرہ بنجاتے ہیں غرض اعتبار معنی وصفی سے اعلام ہوں یا غیر اعلام اُن میں عمومیت جدیدہ حاصل ہوتی ہے مثلاً خرد شیر دو مخصوص نوع حیوانی تھے جب اُنکے اوصاف مشہورہ حماقت و دلیری مراد ہوئے تو یہ اسم اب منحصر اُسی نوع میں نہ بلکہ جن میں یہ اوصاف متحقق ہونگے اُن پر اس اسم کا اطلاق نے غائلہ درست ہو گا اور اعلام کی تنکیر میں بھی یہی سر ہے جیسے شعر چونکہ نے رنگی اسیر رنگ شدہ موئے باموئے در جنگ شدہ شعر قرنہا باید کہ تا از فضل حق پیدا شود بہ بایزیدے در خراسان یا اوئے در قرن بہ اگر وہ خود صیغہ صفت کا ہے تو پھر کسی تکلف کی حاجت ہی نہیں جیسے شکستہ و بستہ سے شکستگی و بستگی اور یہ کاف عجمی ہائے مخفی کا بدل ہے۔ واضح ہو کہ استاد الاساتذہ اذکی الجہابذہ امام فن نکتہ سرائی حضرت صہبائیؒ اور صاحب قوانین و تنگیری نے اس نوع کے کاف کو بدون انقلاب از ہائے مخفی جیسے ولسوزگی و خردگی و فرزندگان و قمریگان وغیرہ میں زائد محض بھی مانتا ہے اپنی تحقیق پر ان اشعار سے شاہد گزانا ہے فردوسیؒ شعر مرا پوئے بود کم بود خواست بہ بدل سوزگی جان بھی رفت خواست بہ انور می شعر انوریؒ گر خرد گہا میکنہ بہ تو بزرگی کن بر و خردہ گیر بہ سعدیؒ شعر جروتان خوانت نصیب و بند بہ کہ فرزند گانت نظر در بند بہ میر معزیؒ شعر اندر وہن قمریگان ساخته بر لبہ بہ و اندر گلوے فاختگان و دخترہ طنبورہ یہ امر پس نظر تحقیق نہیں کیا معنی کہ ولسوزگی ولسوزہ اور یاے مصدری سے مرکب ہے ہماری اس تحقیق پر کلام کمال اسمعیل کا گوہ عادل ہے شعر مجرب آسا سوزار پائے کشد در دامن بہ زانکہ ولسوزہ خلق است و چون مجربہ پس کاف عجمی اسی ہائے مخفی

اعلام و غیر اعلام
سے جہنی و معنی
ملاوئے جانے ہیں
ان کی دلالت
عام ہو جاتی ہے

بعض اساتذہ تحقیق
ولسوزگی و خردگی
دو فرزندگان و قمریگان
کے کاف کے غیر انقلاب
زائد محض مانتا ہے

کا بدل ہے اور دوسرے دراصل دوسری یعنی اسم اور امر کی صفت میں آیا ہوا صفت کا صیغہ تھا چونکہ
 عمومیت خاصۃً صیغہ صفت ہے اُس پر اسے تسمیہ لگا کر معنوں میں یک گونہ خصوصیت حاصل کر لی پس
 دوسرے انسان اور غیر انسان کی صفت واقع ہو سکتا ہے مگر دوسرے خاص اُس شخص کو کہیں گے جو
 اوروں کے حال پر رحم کھاوے۔ غیر و نکی مصائب پر اپنا دل جلاوے جس طرح خود مراد سے خود مرادہ
 امیر خسرو دہلوی شعر فرماں نبرد زانکہ ہستند بہ از غایت ناز خود مرادہ یہ اس طرح خودگی میں کاف
 فارسی ہائے مخفی کا بدل ہے کیا معنی کہ خردہ بمعنی ریزہ ہر چیز و اسباب فردیہ و عیب ان سب
 معنوں میں مستعمل ہے معنی اول جیسے خردہ قلم اسے ریشہ قلم خردہ پینا اسے ریزہ پینا سے شکستہ اور
 معنی ثانی جیسے خردہ فروش آئینہ کنگھی سرمہ دانی بازار بند وغیرہ کم بہا چیزوں کے بیچنے والے کو کہتے
 ہیں اور معنی ثالث یعنی عیب اُسی شعر کے مصرعہ ثانی میں خردہ گیر موجود ہے اور انتساب شے
 کے لئے اول نے مناسبت بھی کفایت کرتی ہے جس طرح اضافت میں مذکور ہوا پس باعتبار معنی
 اول اپنے انکسار کی راہ سے جیسے خردہ ہم مقدار وغیرہ کہا جاتا ہے اس پر اسے نسبت کے لگانے
 یہ معنی ہوئے کہ انوری حقارت کے کام کرتا ہے آپ بزرگی کو کام فرماتیں اُسکے عیب سے درگزر
 باعتبار معنی ثانی یہ معنی ہوئے کہ انوری اگرچہ فرومانگی اور کمینہ پن کرتا ہے آپ بزرگی کریں اور باعتبار
 معنی ثالث یہ معنی ہوئے کہ انوری اگرچہ وہ کام کرتا ہے جو منسوب بہ عیب میں یعنی معیوب میں
 آپ بزرگی کریں اور عیب گیر می نکرین غرض خاصہ طور پر خودگی میں کاف فارسی خردہ کی ہاؤ مخفی
 کا بدل ہے شاید لفظ بزرگی کے تقابل سے شبہ پڑا ہو کیا معنی کہ خرد و بزرگ آتا ہے نہ خرد و بزرگ
 اگر غور کیجئے تو یہ شبہ کوئی وقعت اور توجہ کے قابل نہیں یہاں بزرگی عمر کی نہیں باعتبار خلق کے
 ہے اسکے لئے تقابل خرد کا ضروری نہیں۔ امیر خسرو شعر خردہ نگیرند بزرگی کنند و شبہ چنان
 نیست کہ گرگی کنند و شیخ شیراز علیہ الرحمۃ نے اُسی مضمون کو ان الفاظ میں ادا کیا ہے شعر اگر میں
 ناجوانمردم بکبر دار و تو برین چون جوانمردان گزر کن و اور فرزندگان میں کاف عجبی نہیں کاف عجبی
 تصغیر و ترحم کے لئے لایا گیا ہے یعنی بقیاس طفلک فرزندک مصغر پر الف و نون جمع کا لگا کر طفلان
 کی طرح فرزندکان کہدیا۔ صاحب فرش کاویانی مرزا غالب دہلوی ریدک و کودک کے کاف کو
 بھی اسی قسم کا تصغیر فرماتے ہیں فقط رید و کود کو ترجمہ طفل کا بتلاتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں

بزرگ و بزرگین
 کاف تصغیر و ترحم

کاف تازی بپارسی و آخر اسامعنی تصغیر و نہ چون مردک و کوک و ریدک ہمانا کوک و ریدک ترجمہ
 طغلت انتہے۔ مگر فقط رید و کوک و معنی طفل کسی استاد کے کلام میں نظر نہیں آیا البتہ رید و کوک و پانخانہ اور کھا
 کے معنوں میں آئے ہیں چونکہ بچے اکثر گوہ موت میں البودہ رہتے ہیں ریدک و کوک انکا نام ہو گیا پس
 اس کاف کو چونک و تیرک کے کاف کی طرح نسبت کا کاف سمجھنا چاہیے اب اگرچہ وجہ تسمیہ سے قطع
 کر لی گئی امر و دن اور نابالغ لڑکوں کو بولنے لگے ہیں۔ منوچہری کا شعر ہے شعر شاد باش و میستان از
 ساقیان و ریدکان و ساقیان سیم ساعر ریدکان سیم ساق و غرض فرزندکان میں کاف تازی تصغیر
 ہے کاف عجی زائد نہیں۔ بہار باغ تحقیق باغ و بہار تدقیق صاحب جواہر الحروف اپنے رسالہ میں تحقیق
 فرماتے ہیں و اگر قرینہ دالہ باشد در غیر کلمہ ذات الہا نیز بہین عمل کند چنانچہ درین بیت میر معری فرد
 اندر دین قمریگان ساختہ بر لب و و اندر گلوے فاختگان ساختہ طنبور و اسے مہیا و موجود شدہ است بر لب و
 طنبور۔ و احتمال بودن کاف تازی بر قیاس طفلکان خطاست و ہذا غایۃ التحقیق فی ہذا المہتمام
 و لا مزید علیہ انتہی کلامہ خلاصہ تحقیق یہ ہے کہ قمریگان میں کاف فارسی زائد محض ہے غیر مبدل
 بہ ہا اور اس مقام میں اسی کو انتہا درجہ کی تحقیق قرار دیتے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ قمریگان قمریہ
 بالہا کی بطریق فارسی جمع ہے صاحب حیوۃ الحیوان نے اسکی بڑی تحقیق کی ہے اور فرماتے ہیں
 قمری طائش مشہور کنتیہ ابو نکرسی و ابو طلحہ و هو حسن الصو و الانشای قمریۃ لہ منہی الارب میں
 ہے قمریۃ بالضم والیا مشدودہ مرغست از جنس فاختہ قادی و قمر بالضم جمع یا مادہ قمریۃ
 است و ز ساق مجزاتہی پس معلوم ہو گیا کہ قمریگان میں کاف فارسی زائد نہیں بلکہ بعض الہا ہے اور تخفیف
 یا فارسیوں کا تصرف ہے جو تمامی نسبتی یا ونین جائز رکھتے ہیں اب کیونکر مان لیا جائے کہ صاحب
 جواہر الحروف کا قول غایۃ التحقیق لا مزید علیہ ہے فقط حسن ظن نے یکے بعد دیگرے آنکھ بند کیے
 اتباع کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور یہاں یہ بات بھی سن رکھیے کہ اہل عجم بغیر ارادہ تسمیہ و تانیف یا تخفیف
 زیادہ کرتے ہیں جیسے کام کامہ معشوق معشوقہ میرزا محمد قلی سلیم طہرائی۔ شعر مغل چہ شمیم رو بہ و آدمیم
 معشوقہ روزے نوایست خدا و نظامی شعر کامہ دل گرچہ ز جان خوشترست و عاقبت اندیشی ازان
 خوشترست و سعدی شعر کامہ دل دشمن نشینان مغرور کہ بشنود سخن دشمنان دوست نامے و

زبان ہندی کی کتاب
 صوفیہ ساقی ہر
 ملاحظہ
 فارسی زبان کے اردو شاعرانہ
 اسے بھی زائد نہیں

تیر تہوان بعض اسماء جا بدلیغہ کسی ترکیب وغیرہ کے مفید معنی مصدر می ہوتے ہیں جیسے شہسار و
 مہمان مرزار فیج واعظ شہر زلف اور از برون دل غیرہ موبو شہر سار بایستی ہاے شہر منگی محمل ہے کہ
 یہ مرکب ہوا سولے کے شہر ساری بھی متعل ہے۔ شاہی سبز وادی شہر کے کشد سرو پیش بالایت ہا شہر ساری
 زور کوہ خویش ہا لفظ مہمان فارسی اور ہندی میں مشترک ہے ہندی میں بمعنی ضیافت آتا ہے اس واسطے
 کہ اس کے اصلی معنی ہندی میں تعظیم و تکریم کے ہیں اور ضیافت میں بھی ضیف کی تعظیم و توقیر ہی منظور
 ہوتی ہے اور فارسی میں ضیف اور ضیافت دونوں معنوں میں آتا ہے۔ اول یعنی بمعنی ضیف مشہور ہے
 ثانی یعنی بمعنی ضیافت جیسے سعدی کے اس شعر میں شہر کہ باشندہ شتے گدایان خیل ہا بہمان
 دار السلام از طفیل ہا نظامی ہا شہر بہمان شہر بود خاقان چین ہا دو خر شعیہ بالیکد گرہم نشین ہا
 امیر خسرو شہر دل رفت در مہمان او گفت آن ادیم آن او ہا گریست این دل آن او آخر از آن بن
 کجا ہا اور یہ لفظ جب ضیف کے معنوں میں ہوتا ہے اس پر پائے مصدر می بھی لے آتے ہیں۔ نظامی
 شہر کہ شہر را بد پائے فردی شگرت ہا بہمانی شہر کند گنج صرف ہا ملوکانہ مہمانیہ ساز و ش ہا جہان
 در رسم مرکب انداز و ش ہا وَاللّٰہُ تَعَالٰی شَانِہٖ اَعْلٰہُ۔

المشتق

مراد ہماری یہاں مشتق سے اسم مشتق ہے اور وہ مصدر سے نکلا ہوا اسم ہے اور اپنے مصدر
 کے معنی حدیث پر تضمننا اسکی دلالت بھی ہوتی ہے جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول اور صفت مشبہ
 اور حالیہ۔ اسم فاعل وہ اسم ہے کہ مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور اس شے کے لئے وضع کیا جاتا ہے
 جسکے ساتھ وہ فعل یعنی معنی مصدر می حدیث قائم ہوتے ہیں جیسے کنندہ۔ اور کبھی یہ معنی بعض خاصوں
 ترکیبوں سے بھی حاصل کرتے ہیں۔ ایک تو اسم کو امر واحد حاضر کے ساتھ ترکیب دینے سے جیسے
 جان آفرین۔ اور اس اسم و امر کے درمیان کبھی کوئی فاعل بھی آجاتا ہے اور وہ فاعل یا اس اسم کا
 مضان الیہ ہوگا جیسے سعدی فرماتے ہیں ع زبیری کہ چون بار مردم کش است ہا یا اسکی صفت جیسے
 ع اسم کہ گفتار باطل نبوش ہا باظرف جینے ع حکیم سخن بر زبان آفرین ہا وزور و پنجہ شیر شکن
 اور بعض اساتذہ کے کلام میں اس ترکیبی اسم فاعل کے جزو اول یعنی اسم پر پائے مجہول اور جزو
 ثانی امر پر لفظ می بھی زیادہ کیا جاتا ہے یعنی فاعلہ ان دو لفظوں کا ما بین اسم و امر اسم فاعل ترکیبی

تہی تہی اصل مصدر
 بعض اسماء جا بد
 غیر مرکب سے بھی
 مستفاد ہوتے ہیں

لفظ مہمان
 شہسار
 مرزار فیج
 واعظ شہر زلف
 اور از برون
 دل غیرہ
 موبو شہر سار
 بایستی ہاے
 شہر منگی
 محمل ہے کہ
 یہ مرکب ہوا
 سولے کے
 شہر ساری
 بھی متعل ہے۔
 شاہی سبز وادی
 شہر کے کشد
 سرو پیش
 بالایت ہا
 شہر ساری
 زور کوہ
 خویش ہا
 لفظ مہمان
 فارسی اور
 ہندی میں
 مشترک ہے
 ہندی میں
 بمعنی
 ضیافت
 آتا ہے
 اس واسطے
 کہ اس کے
 اصلی معنی
 ہندی میں
 تعظیم و
 تکریم کے
 ہیں اور
 ضیافت
 میں بھی
 ضیف کی
 تعظیم و
 توقیر ہی
 منظور
 ہوتی ہے
 اور فارسی
 میں ضیف
 اور ضیافت
 دونوں
 معنوں میں
 آتا ہے۔
 اول یعنی
 بمعنی
 ضیف
 مشہور ہے
 ثانی یعنی
 بمعنی
 ضیافت
 جیسے
 سعدی کے
 اس شعر
 میں شہر
 کہ باشندہ
 شتے
 گدایان
 خیل ہا
 بہمان
 دار السلام
 از طفیل
 ہا نظامی
 ہا شہر
 بہمان
 شہر بود
 خاقان
 چین ہا
 دو خر
 شعیہ
 بالیکد
 گرہم
 نشین ہا
 امیر
 خسرو
 شہر دل
 رفت در
 مہمان
 او گفت
 آن ادیم
 آن او ہا
 گریست
 این دل
 آن او
 آخر از
 آن بن
 کجا ہا
 اور یہ
 لفظ جب
 ضیف کے
 معنوں میں
 ہوتا ہے
 اس پر
 پائے
 مصدر می
 بھی لے
 آتے ہیں۔
 نظامی
 شہر کہ
 شہر را
 بد پائے
 فردی
 شگرت ہا
 بہمانی
 شہر کند
 گنج صرف
 ہا ملوکانہ
 مہمانیہ
 ساز و ش
 ہا جہان
 در رسم
 مرکب
 انداز و
 ش ہا
 وَاللّٰہُ
 تَعَالٰی
 شَانِہٖ
 اَعْلٰہُ۔

بیان مشتق

بیان اسم فاعل

بیان اسم فاعل

بیان اسم فاعل

بیان اسم فاعل

جائز رکھا گیا ہے۔ یہ حسن اشرفی کا شہر ہے شعر میں غزل کے لئے سربے سوئے گلے سے نگرہ اور کمر
 سے فزلے شاخ گلے سے شکن و بعض قواعد نگاروں نے اس امر کا لحاظ نہ کیا صرف حنینہ امر کو اسم فعل
 کے معنوں میں فرما دیا۔ اور بعضوں نے مطلق فاصلہ کو جائز مانا ہے اور ہر دو فریق نے شعر حکیم سخن
 بر زبان آفرین کو شاہد اپنے مدعا کا بنایا ہے۔ اسی طرح اسم اور ہی کی ترکیب بھی مفید معنی فاعلیت پیدا
 ہوتی ہے جیسے بیچدان و بیچنگار و بیچمیز۔ واضح ہو کہ اس ترکیب کا جز اول یعنی اسم اکثر جزو ثانی کا جب
 وہ افعال متعدیہ سے ہو مفعول نہ ہو اگر تائبہ جیسے جہان آفرین و کارکن اور کبھی جزو اول آہ ہوتا ہے
 جیسے تیغ زن اور کبھی ظرف جیسے شب چراغے آنکہ چرین اور شب ست لیے ہی شب و زورات
 میں چوری کرنے والے کو اور شب گزرات میں کٹنے والے یعنی کٹل کو کہتے ہیں اور کبھی جزو ثانی کے
 معنی مصدری کی صفت بھی واقع ہوتا ہے جیسے بسیار بخش کیسے بخشن اور بسیار ست و سخت کش
 اے کوشیدن او سخت است اگر جزو ثانی فعل لازم ہے تو جزو اول جزو ثانی کا فاعل ہوگا جیسے خدائے
 یا صفت ہوگا مگر اس کا صفت واقع ہونا یا بلا واسطہ ہوگا جیسے تیز روے کیسے سیرا و سرعیت۔ و
 زود خیر و نظامی و شعر و شاقان موکب روز و وزیر و بدیدار تازہ برق تیر و یا بواسطہ جیسے یا خیر
 اے کیسے خاستن او مثل بیمار است۔ نظامی و شعر فریبندہ چشے جفا جوے تیر و ووا بخش بیمار و
 بیمار خیر و یا ظرف واقع ہوگا خواہ مکانی ہو جیسے مسند نشین و تارک نشین و خانہ خیرے جائے نشین
 مسند و تارک است و جائے خاستن او خانہ است۔ نظامی و شعر زمین را منم تاج تارک نشین و
 ملزمان مرا تاندر ز زمین و ولہ گے باچان گوہر خانہ خیر و چوبو طالبے راکتی سنگریز و خواہی نامانی
 جیسے شب افروز و صبح خیر اے زمانہ روشن شدن او شب ست و وقت خاستن او صبح ست نظامی
 شعر شب افروز کر میکہ تابد ز دور و زبے لوری شب زندلات نور و دوسرا اسم اور ماضی مطلق کی
 ترکیب سے جیسے ہم نشین سعدی شعر بشوے خرومند زان دوست دست و کہ با دشمنانست ہوشم
 قیسر الامر واحد حاضر کے اخیر میں الف زیادہ کرنے سے جیسے دان سے دانا بین سے بینا دار سے دارا
 مخلص کاشی شعر دلا بصرہ قدم نہ کہ در طریق معاش و سکندری خرد از فاقہ ہر کہ دار نیست و چوتھا
 صیغہ ماضی مطلق کے اخیر الف و زیادہ کرنے سے جیسے خرید سے خریدار خواست سے خواستار
 یعنی طلبکار اور چونکہ شفاعت میں بھی مجرم کو حاکم سے مانگ لینا ہوتا ہے۔ اس لفظ کو شفیع کے

اسم اور ہی کی ترکیب بھی
 معنی فاعلیت پیدا کرتی ہے

اس ترکیب کا جزو اول
 کبھی ظرف کبھی مفعول

یہ تمام قواعد صرف
 دوسرا اسم اور ہی مطلق
 کی ترکیب سے

چوتھا ماضی مطلق
 اخیر میں الف
 زیادہ کرنے سے

معنوں میں کناہ کرتے ہیں۔ فردوسی کی کاؤس کے قبل سیاوش پہ مطلع ہونے کے دہستان میں لکھتے ہیں شہر برید نازتن سرشاہوار پ نہ فریادرس بود و نہ خواستار اب نہ کس فریادرس بود و نہ کس شفیع۔ یہاں یہ بھی احتمال ہے کہ الف در نسبت کے لیے ہو چنانچہ بیان حاصل مصدر میں محقق ہو چکا ہے۔ یہاں سے اُن اسماء غیر مشتقہ کا بیان ہے جو تنہا یا کسی ترکیب سے معنی فاعلیت پیدا کرتے ہیں گو کہ وہ ناخن فیہ سے نہیں ہیں اس واسطے کہ ہکومتقات کا بیان منظور ہے لیکن تنہا انکا ذکر بھی ضرور ہے تا بیندہ کو فی الجملہ بصیرت ہو جائے۔ ایک تو وہ کہ تنہا اسم خواہی جامد ہو خواہ مصدر عربی معنی میں فاعل کے آتا ہے جیسے جادو بمعنی جادوگر۔ نظامی ج شہر گد جاودان از من آموختند کہ از موم خود خواب را دوختند اور مضاد عربی جیسے رضا و کرم و ضمان بمعنی راضی و کریم و ضمان حیاتی گیلانی شہر عطیہ فیض رسانست و جرم عفو پذیر پ بہ ہر چہ بہت رضائیم غم چرا داریم پ سعدی شہر بگریست گیاد و گفت قاموش پ صحبت نکند کرم فراموش پ احتمال ہے کہ یہ از قبیل مجاز فی النسبت ہو خصوصاً مثال ثانی میں یہ بھی احتمال ہے کہ نسبت نفی کی حقیقتہً جانب کرم ہی ہو اس واسطے کہ اہل کرم بھی اگر حق صحبت ملحوظ رکھتے ہیں تو اسی کرم کا اقتضا ہے گو کہ وہ وصف ذی شعور نہیں مگر نسبت کے لیے ہقدر اعلیت کافی ہے۔ لفظ ضمان شہر دوشم نوید داد و بشارت کہ حافظا پ باز آ کہ من لعفو گناہت ضمان شدم پ اسے ضمان شدم اسی طرح خبر بمعنی خبر۔ ماقفی ج شہر خبر شد از ان قصہ والی مصر پ کہ آمد خلل در حوالی مصر پ استاد ذی قلندر حسین اطہر رحمہ اللہ اکبر اپنے مرشد واعظ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کی تعریف میں لکھتے ہیں شہر واعظ نہ سحر گر کہ نیست پ در علم خبر خبر کہ نیست پ دوسرا اسم پر پاتختانی زیادہ کرنے سے خواہ وہ اسم فارسی میں جامد ہو جیسے شکار سے شکاری یا عربی میں صفت کا صیغہ ہو جیسے نظارہ سے نظارگی۔ نظامی شہر عجب ماند زان کار نظارگی پ بعبرت فرو ماند یکبارگی پ کس واسطے فقط نظارہ بھی بدون یا سے تختانی بمعنی فاعلی مستعمل ہے۔ فردوسی جنگ کیخسرو اور افراسیاب کی داستان میں لکھتے ہیں شہر پہر اندران جنگ نظارہ بود پ ستارہ شمر تخت بچارہ بود پ میزے نزدیک یہاں سے تختانی نسبت ہی کی ہے لیکن نسبت فاعلی جس طرح اسم فاعل بمعنی نسبت مستعمل ہے مثلاً ارزندہ بمعنی قیمتی اسی طرح نسبت کو معنی فاعلیت میں دخل ہے چنانچہ اسکی نظیر ہائے مخفی نسبت فاعلی و مفعولی کے لیے مستعمل ہوتی ہے اول جیسے فردوسی مح رستم بزبان سہراب فرماتے ہیں شہر

اس الف در نسبت کا احتمال بھی ہے

اسماء غیر مشتقہ کا معنی فاعلیت میں استعمال

باصطلاح عربی
الکثر صرف اسم جامد ہو

زیادہ کرنے سے
شہر خبر کہ نیست
ارزندہ بمعنی قیمتی
شہر خبر کہ نیست
بہر ارزندہ
بہرستان کا
کہ بہت و
دین زلفہ
از ان خبر
نسبت بمعنی فاعل

گمانے برم من کہ اور بہتم ست بہ کہ چون او نہ بودہ گیتی کم بست بہ اسے خبر و کشفہ جس طرح کار و ناک کا
لفظ آموزگار و آموز ناک میں نظامی شہر توئی برترین دانش آموز ناک ولہ نیوشتندہ خواہم از
روزگار کہ کہ گویم بدور از آموزگار بہ مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ ناک معنی مبالغہ کو متضمن ہے
اور لفظ کار میں یہ بات نہیں جیسے پرورشگار سپردگار وغیرہ نظامی سبب نظم کتاب سکندر نامہ بحری
میں فرماتے ہیں شہر مرا کا و لین پرورشگار بود و ولی نعمتے دروہش یار بود و اور یہ لفظ پروردگار کا
مطلق مرئی کے معنوں میں استعمال ہے فردوسی فرماتے ہیں شہر چوستان کہ پروردگار من ست
بہ تہمتن کہ خرم بہا بہ مست بہ اور دوسری جگہ لکھتے ہیں شہر شہنا پاک پروردگار میتد بہ ہمان از پدر
یاروگار میتد بہ نخواہم کہ آید شماراگزند بہ مباحثید با من بہ بدیار بند بہ بعض قواعد نگارن تحقیق پیشہ
نازک خیالان نغز اندیشہ نے یاے فاعلی کو مصاد فارسی پر بھی مانا ہے اور یہ شعر نظامیؒ کا اپنے
دعویٰ پر شاہد گزانا ہے شعر تو انا و انا بہر بودنی بہ گنہ بخش و بسیار بخشودنی بہ میری برے
میں بودنی اور بسیار بخشودنی در صورت فصل وہی یاے لیاقت ہے جو مصاد فارسیہ پو آتی
ہے اور و اور رابطہ حالیہ ہے نہ عاطفہ اور بسیار بخشودنی خبر ہے مبتدائے محذوف کی اور مبتدأ آخر
و اور رابطہ حالیہ سے ملکر حال ہوا گنہ بخش کا اور یہ جملہ حالیہ ہنزلہ علت کے ہے کیا معنی کہ وہ گنہ بخش ہے
اسی لئے کہ وہ قابلیت و قدرت بخالیش بسیار کی رکھتا ہے۔ اور لفظ بسیار کا مبالغہ بخشائش کے
اظہار کے لئے لایا گیا ہے جس طرح عربی میں لفظ مرحم مبالغہ کے لئے غرض یہ یاے
لیاقت ایسی ہے جسے کشتنی گردن زدنی سوختنی میں مگر بات یہ ہے کہ اگر وہ یاے لیاقت مصد
مبنی للفاعل پر لاحق ہوگی تو اس فعل کے فاعل کی لیاقت بتلایگی جیسے بودنی میں موجود کی ہوتی
ہے اور بخشودنی میں بخشائندہ کی بخشائندگی کی لیاقت کا اثبات ہے۔ اور اگر وہ یاے لیاقت مصد
مبنی للمفعول پر آوگی تو مفعول کی لیاقت کا اشعار کی جیسے کشتنی و سوختنی میں قاتل و حریق کے
کشتہ شدن و سوختہ شدن کی لیاقت کا اظہار ہے چنانچہ حضرت نظامیؒ دوسری جگہ مناجات میں
اسی بخشودنی کو مبنی للمفعول فرماتے ہیں شہر توئی خالق بود ہر بودنی بہ بہ بخشے بر حال بخشودنی
اور در صورت وصل مبنی بغیر و او بسیار بخشودنی میں وہی یا سمجھی جائیگی جو اکثر مفعول مطلق پر
لاحق ہوا کرتی ہے اور لفظ بسیار کا کثرت پر دلالت کرتا ہے جو صفت بخشودن کی ہے۔

کار و ناک
تعمیل میں

پروردگار یعنی
مطلق مرئی

صاحب تحقیق القواعد
مصاد فارسی کا
فاعلی کے لئے

مفعول مطلق اپنے فعل کی کیفیت و کیفیت کے اظہار کا ذمہ دار ہوتا ہے

مفعول مطلق
تفسیر لفظ

مفعول مطلق پر یا کو زائد
مفعول نہ معروف

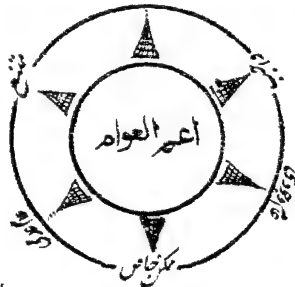
مفعول مطلق پر یا کو زائد
مفعول نہ معروف

مفعول مطلق پر یا کو زائد
مفعول نہ معروف

واضح ہو کہ مفعول مطلق اپنے فعل کی کیفیت و کیفیت کے اظہار کا ذمہ دار ہوتا ہے مثال کسیت کی ہی
بسیار بخشودنی اور یہ شعر نظامی علیہ الرحمۃ کا شعر بیاساتی از بادہ بردار بندہ یہ پیا ہے ہیودن بادہ چند
بعض نسخوں میں ہیودن بادہ چند آیا ہے اسوقت یہ جملہ جداستقل ہوگا۔ مثال کیفیت کی نظامی علیہ الرحمۃ
کا شعر ہے شعر بجنید جنیدن باشکوہ چو از لرزلہ کا لبہ بے کوہ و اور یہ شعر سعدی علیہ الرحمۃ کا
شعر نگہ کرد شوریدہ درین فقیہ بنگہ کردن عالم اندر سفیہ مگر بخشودن بخش کا مفعول مطلق بغیر لفظ ہوگا
اسکی نظائر بہت سی ہیں۔ نظامی رح سفارت سکندر بنو شتاب کی داستان میں فرماتے ہیں شعر جو ہم
بفرمے گفتن برآز کہ تارہ نور دم سوخانہ باز و مولانا کے روم قدس سرہ شعر قاصد از ابر عصایت
دست نے و تو نجیب اے شہ مبارک خفتے دین دونون مثالون میں مفعول مطلق بغیر لفظ منظر کیفیت
فعل ہے اور اس تقدیر پر یہ یا بودنی و بخشودنی وغیرہ میں زائدہ مہول ہوگی نہ معروف چنانچہ یہ امر
مولانا کے روم کے شعر قاصدان را بر عصایت الہ میں نے نافیہ کے ساتھ قافیہ واقع ہونے سے
بخوبی واضح ہے۔ اور جن لوگوں نے بخشودن کو فقط رحم کرنے اور بخشیدن کو محض عطا کرنے کے
معنوں میں خاص کر لیا ہے درست نہیں ان دونوں معنوں میں وہ دونوں لفظ مستعمل ہیں مگر اول
بمعنی ترجمہ و ثانی بمعنی اعطاکثیر الاستعمال ہے اور اسکا عکس قلیل سعدی شعر کریمانہ بخشاے
بر حال ما کہ ہستم اسیر کمند ہوا و اے رحم کن بر حال ما و ولہ خور و پوش و بخشا می در راحت رسان و
نگہ سے چہ واری ز بہر کسان و اے بخور و پوش و بدہ الخ میرزا محمد طاہر وحید اعتماد والدہ محمد بیگ کے
خط میں لکھتے ہیں نشر بخشانندہ پیرایہ وجود و کسوت پوش آراستگان ہرم شہود الخ اے عطا کنندہ
پیرایہ وجود الخ امیر خسرو شعر نہ زن زان فگندم درین کوچہ رخس کہ یا ہم ز بخشایش شاہ بخش و نیم ہا
حرفیان بسیار جوے کہ در کار خویش کنند آبروے و مولوی معنوی رح شعر تو شب و روز از
تے این قوم عمر و چون شب و روزے ہدو بخشاے عمر و اور ثانی جیسے سعدی رح کا شعر ہے شعر بخشید
بر حال مسکین مرد و فروخور خشم سخناے سرو و اے رحم کرد الخ نظامی شعر کہ شام را یکدم در خورت و
اگر بخشی از کشوی بہرست و اے عطا کنی الخ اور اسبطر رستنی بمعنی نامی میں یاے لیاقت مصدر
بنی للفاعل پر لائی گئی ہے۔ نظامی رح فرماتے ہیں شعر سرنامہ نام جہاندار پاک و برآرندہ رستینہا
ز خاک و گو کہ اسکا ترجمہ نامی ہے اور نامی صیغہ اسم فاعل کا ہے مگر معنی فاعلیت کے درست

جب ہی ہونگے جب وہ کسی نسبت کی صفت ہو اگر استعلا و قوت کی صفت واقع ہوتا ہے تو یہاں بھی بیان نسبت کے لئے ہو جائے جیسے قوت نامیہ اور یہ لیاقت اور قابلیت جو اس یانے لمحہ سے مستفاد ہوتی ہے بمعنی امکان ہے پس حاصل بودنی کا ممکن الوجود کیا معنی کہ ہوں یعنی ہستی جبکہ زبان عربی میں وجود کہتے ہیں اور جو چیز لیاقت و وجود کی رکھے وہ ممکن الوجود ہونی مگر شدنی و بودنی مثلاً جو واجب الوجود ہے جیسے فروسی سہراب کے زخم کو خود کشی سے روکنے کی داستان میں لکھتے ہیں شہر ازین خوشتر کشتن اکنون چہ سودہ چہین رفت و این بودنی کار بودہ اور ناشدنی کا حاصل ایک اتماع پر جا پڑتا ہے ہمارے تحقیق کے کوئی منافی نہیں اس واسطے کہ امکان سے وہ امکان علم جسکو اعم العوام کہتے ہیں مراد ہے جو واجب الوجود متع اور ممکن خاص وغیرہ کو شامل ہے لان کہ امکان ہو سلب الضرورة اما عن الجانبین فخاص و اما عن الجانب العدم فوجودی او الوجود فعدمی او احدہما فقط فمبائن اور بلا تقييد فقط فاعم العوام

ہكذا



کہ افادہ الاستاذ العالم الامجد مولانا
سیدنا مولوی سید احمد قدس سرہ اللہ لاہد
الفرو الصمد اور غالب دہلوی کے اس شعر میں شعر بودنی بخش خوب و زشت توئی و رونق کعبہ و کشت
توئی و اور نظامی کے اس شعر میں شعر نخوردہ خورشہاے بایستی ہم ازگو سپندان شایستی
یاے معروف نسبت کے لئے ہے حاصل بودنی کا وجود پر جو حاصل بالمصدر ہے اور حاصل شایستی
و بایستی کا بایستہ و شایستہ پر جو صیغہ صفت کا ہے جا پڑے گا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ
اسم مفعول وہ اسم ہے کہ مصدر سے مشتق ہوتا ہے اور اس شے کے لئے وضع کیا گیا ہے کہ جس پر
وہ فعل واقع ہوتا ہے جیسے زدہ و کزدہ اور کبھی یہ معنی اسم اور امر کے ترکیب سے حاصل ہوتے ہیں
جیسے دست آموز مرزا دانش کا شعر ہے شعرے کند بیل گمان باغبان صیاد را مرغ دست آموز
شاخ گل چہ داند دام چیت و لفظ دست یہاں آموز کا ظرف واقع ہے اور بعض قواعد نگاروں نے
فقط صیغہ امر واحد حاضر کو بمعنی مفعول کہا ہے اور مثال میں لفظ گزین کو بیان کیا ہے اور اس شعر
کو سعدی علیہ الرحمۃ کے سنگرد انا ہے شعر تواضع کند ہوشمند گزین و نہد شاخ پر میوہ سر برین

بوی لیاقت میں لفظ
لیاقت کا معنی امکان
اور اس امکان
فعم العوام مراد ہے

اعم العوام واجبہ
متع ممکن خاص
وغیرہ کو شامل ہے

اسم مفعول کا بیان

اسم مفعول کہ
وامر کی ترکیب
سے بنتا ہے

اسم مفعول کا بیان
خاص معنی مفعول
نہیں دیتا

میرے نزدیک یہ درست نہیں کواسطے کہ گزین حاصل مصدر یعنی مفعول ہے اسکی تحقیق مع نظائر بیان حاصل بالمصدر میں گزر چکی ہے۔ آسیر طرہ ام اور نہی کی ترکیب سے اسم مفعول ترکیبی متصف بصفۃ عدنی حاصل ہوتا ہے جیسے کس میں ہے۔ دوسرا اسم اور ماضی مطلق کی ترکیب سے جیسے اومی زاد و دست پخت۔ نظامی رح شعر میں روشنک را کہ دخت من است * بدین ناز کی دست پخت من است * تیسرا امر کے اخیر میں الف کے زیادہ کرنے سے جیسے پزیرا۔ نظامی شعر پزیرا سخن بود شد جابے گیر *۔ سخن کز دل آید بود دلپذیر * چوتھا ماضی مطلق پر الف درانے زیادہ کرنے سے جیسے گرفتار و دیدار و گذشت بمعنی مقبول۔ فردوسی قتل پیران کی داستان میں فراتے ہیں شعر چو گودرز ان گرو دنیا گشت فل نامداران نے آزار گشت * خلاق معلنی خاقانی رح محرمان حج بیت اللہ کی تعریف میں فراتے ہیں شعر بر چہرہ تیغ آسمان دار * جوہر ز بنگلی است ویدار * استاد فرخی شعر ہنوز سنج یکے پیش میر برودہ نبوہ ازان شکار کہ از تیر میر شد کشتار * یہاں احتمال ہے کہ الف ورا نسبت کے لئے ہو جسطرح بیان حاصل بالمصدر میں محقق ہو چکا ہے۔ اب یہاں سے وہ اسمائے غیر متفقہ بیان کیے جاتے ہیں جو تنہا یا کسی ترکیب سے معنی مفعولی کا افادہ کرتے ہیں۔ اول اکیلہ مصدر عربی بظہوری ترکیب کے مفید معنی مفعولی ہوتا ہے جیسے تسلی و عذر و اختیار و تربیت و خلاص۔ ظہوری کا شعر ہے شعر از بخت درین شہر تسلی سے باش * دریائے صور را در معنی سے باش * سعدی رح شعر آن را کہ بجائے تست ہر دم کرے * عذرش بندہ از کند عمری ستے * ولہ کنج صبر اختیار لقمانست * ہر کرا صبر نیست حکمت نیست * مولوی معنوی رح شعر تریبہ آن آفتاب روشنیم * ربی الاعلیٰ ازل بر میز نیم * اے تربیت یافتہ آن آفتاب الہ حافظ رح شعر خنم بریز و از غم ہجرم خلاص کن منت پزیر عمرہ خنجر گزار مت * دوسرا اسم کے اخیر میں یا نے تختانی کے الحاق سے جیسے شکاری و کاغذ مہری طالب آبی شعر چکان ترا بر غبت دل * چنان سبزہ تر خور و شکارے پچمل ہے کہ یاے تختانی یہاں نسبت مفعولی کے لئے ہو جیسے نسبت فاعلی کے لئے لائی جاتی ہے چنانچہ اسکی نظیر لفظ رنجہ و بندہ میں ماے مخفی ہے نظامی شعر بے بندہ و بندی آزاد کرد * نیرودان بے نیکوئی یاد کرد * جیسے نسبت مفعولی کے لئے لفظ کار بھی آتا ہے نظامی رح شعر چو ہستی بہ بندن آموز کار * بدین روز تشاندت روز کار * اسواسطے کہ آموزندہ تو نا صح ہے۔ اسم ظرف اور اسم آلہ بھی

[illegible]

حسن مصطفیٰ
بنی عبد
مطلب

ہم نے تمہاری کے المام سے
منہی اسم منفعی حاصل کرنا

سب مغفلی سے

لفظ کا نسبت کیلئے
بیان سطر کیوں

اسی قسم کی ترکیبوں سے حاصل ہو جاتے ہیں اول یعنی اسم ظرف ترکیبی جیسے موج خیز بمعنی جاے
 خاستن موج۔ آب خیز جاے خاستن آب امیر خسرو شہر دید بہ شستیش بد اگونہ تیرہ کاشتے برخاستہ ان
 آب خیزہ اسکو فاعل ترکیبی کہہ نہیں سکتے اسواسطے کہ خاستن بمعنی متحدی مسومع نہیں اس ترکیب میں
 جز و اول جز و ثانی کا فاعل واقع ہے اسی طرح دو اسموں کی ترکیب سے جیسے چار موج یعنی ایسی جگہ کہ
 چاروں طرف سے موج اٹھتی ہو۔ اسی طرح ستان و زار و سار و بار و لاخ و لان و کند و دان پس ستان
 جیسے ہندوستان و میستان و یوسفستان و بلبلستان و فردوسی شہر ^{۱۳۶}نخن رود گفستی میستان شدہ است
 زنیترہ ہوا چون میستان شدہ است و مہلوی معنوی شہر آب را در غور ہا پنہان کم و چشمہا بار خشک و
 خشکستان کم و صائب شہر این چہ لطف است کہ بر خود نظر اندازد و یوسفستان شود از پر تو عارض نبش
 آستان کی سین کو متحرک رکھنا بھی جائز ہے فردوسی گنگ در کی تعریف میں لکھتے ہیں شہر بہر گوشہ
 چشمہ و گلستان و زمین بنبل شاخ بلبلستان و خاقانی شہر سازی پے نر بہت روانہا و در وادہ
 سمنہا و آہ اسکا مخفف سان بھی متعل ہے فرخی شہر گر جود تو نیسے بگزرد بر زنگبار و در
 زخمیے تو سوسے در وادہ بر ہند سان و ہندوان را آتش سوزندہ روید شاخ شاخ و زنگیان را
 شوشہ از مسکن بر آید خیزران و فردوسی شہر بے شارساں گشت بیمار سان و بے بوستان نیز
 شد خار سان و شارساں مخفف شارساں اور شارب معنی عمارت اور یہ مبدل شہر ہے اور شہرستان
 بمعنی شہر کلان یعنی ایسا شہر کہ اور شہر و نکلے لئے بنترہ طرف کے ہے یعنی یہ شہر کئی شہروں کو
 مشتمل ہے یہی معنی نہادند کے ہیں کسواسطے کہ نہ بالکسر بمعنی شہر ہے اور زار جیسے بازار یوسف زار
 ہندو زار گلزار۔ اور بازار بھی اسی قبیل سے ہے اصل اسکی ابا بازار ہے اسواسطے کہ بازار میں اکثر
 کھانے پینے کی چیزیں فروخت ہوتی ہیں پھر بعد میں مطلق سوق کے معنی میں اس لفظ کو استعمال کر نیلگے۔
 سعدی شہر اے شہید ست رفتہ در بازار و ترست بر نیاور می دستار و ولہ چہ مردی کند جو صفت
 کارزار و کہ دستش ہی باشد و کارزار و عرفی شہر بر بقیہ کہ گمان کہ بہت حسن آباد و بجلہ گاہ لیجا
 کہ بود یوسف زار و البوطالب کلیم شہر نر وید سبزہ در ہر جانک زارایت حیرانم کہ خط چون سبز و خرم
 میکند لعل لب اورا و عرفی شہر فروغ شعلہ قہر تفتہ چو در ارحام و بچشمہ زار بزیادہ سمندر از خرچنگ
 زلالی شہر چو آتش سوسے ہندو زار بگزشت و بخار سوختہ خیل شہر گشت و آہ سار جیسے چشمہ سار

ترکیب اور امر کی

ترکیب کی ترکیب
ترکیب کی ترکیب
ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

ترکیب کی ترکیب

دچا ہزار و کوہ سار صائب شعر نے رویم چو ماہی بچشمہ سارندہ چو تیغ جو ہر ذاتی بس ست جوش ماہ
 فردوسی شعر کشان بیزن گیوازی پیش دار بہ ہر دہستہ بدان چاہ سار بہ آو ساران اور سارہ اسپکا فرید علیہ
 جیسے کوہ ساران و کوہ سارہ و کتف سارہ صائب شعر راہ رور بال و پر بہت سختیہا ہے و ہر بہ کوہ ساران
 سے شود سنگ فسان این سیل ماہ فرخی شعر بر کشیدند بکھسارہ غزنین دیباہ بر نوشتند ز کھپائیہ غزنین لجم
 حکیم غمخاری شعر بکتف سارہ بر آوروہ زانو ازاد بار بہ بچشم خانہ فرو رفتہ دیدہ از نا ہارہ آو اسکا مخفف
 سر بھی مستعمل ہوتا ہے۔ فردوسی شعر منیرہ بیاد بدان چاہ سر بہ دوان خور وینہا گرفتہ سہرہ ممکن ہے
 کہ یہ کلمہ جو لفظ سار سے مرکب ہے غلو بی ہو اور لفظ سار فرید علیہ سر کا ہو جیسے نگو سار سر نگوں کا مقلو
 اور فرید علیہ ہے اور جیسے اس شعر میں جو رستم اور شگل کی رزم میں مذکور ہے شعر از ایران بیاد دلاور
 ہزارہ زرہ دار با گرزہ گاوسارہ گاوسار فرید علیہ گاوسر ہے کسواسطے کہ گزر رستم کا شکل سر گاؤ تھا
 چنانچہ اس گرز کی گاؤ چہر بھی صفت کرتے ہیں اسی داستان میں فردوسی فرماتے ہیں شعر چنگیدن
 گرزہ گاؤ چہرہ تو گفستی بہین سنگ بار دسپہرہ بلکہ گاوسر و گاوسرہ بھی اسکی صفت واقع ہوئی ہے
 اگرچہ یہ ترکیب اور ہے۔ واللہ تعالی اعلمہ اور بار جیسے جو بار رود بار و زنگبار و ہندو بار و گنجبار اور یہ
 دونوں لفظ زنگبار و ہندو بار بوجہ سیاہی رنگ دوات سے کنایہ ہوتے ہیں نظامی یہ شعر زبس رود
 خیران لب رود بارہ فشانہ ز رخسار گیتی غبار بہ کمال اسمیل شعر بخاتم تو کہ دریاش تا کمر گاہ است
 بخامہ ات کہ بہر میرود ہندو بارہ آو جو بار کو تخفیف یا سے تحتانی جو بار بھی کہتے ہیں ملا مفید
 بلخی کا شعر ہے شعر نصیب صاف دلان ست عیش این گلشن بہ ہمیشہ سرو سہی در کنار جوہار ست
 فردوسی شعر بیارم نشانہ بر تخت یار بہ دزان پس کشایم در گنجبارہ آو لاخ جیسے سنگلاخ و
 دیولاخ۔ صائب شعر روشن دلان ز سختی ایام خوشدل اند بہ کو سنگلاخ آب سبکتر کند گزر بہ
 دیولاخ ست جہان در نظر و حشت من بہ تا مرارہ بہ پر بخانہ عورت داوندہ آو لان جیسے تریاق
 لان مولوی معنوی شعر سردی زہر ست جزآن روح را بہ کو بود تریاق لانی زابتداہ آو کہ جیسے
 نارکنہ بنے نارستان یعنی باغ انار واضح ہو کہ یہ الفاظ معنی مبالغت کو متضمن ہیں یعنی اپنے
 دخول کی کثرت اور انہو ہی کا افادہ کرتے ہیں واللہ تعالی اعلمہ بالصواب بعض محققین لفظ لان
 کو اسی قبیل کا فرماتے ہیں مگر معنی کثرت اور مبالغہ کا افادہ اس سے نہوگا اور یہ لفظ اجل اسم کے تہا

ساران و سارہ
فرید علیہ سار جی لفظسار کا مخفف سر
بھی آتا ہے

لفظ بار کا بیان

جو بار بھی کہتے ہیں
جو بار کو تخفیف یا

بیان لاخ کا

بیان لان کا۔

بیان کند کا۔

نہندان کا بیان
لفظ لان کا بیان

بیان جزو اول جزو ثانی کا مفعول بد واقع ہے نظامی شہر زین را شو میل منزل عثمان و بتری و
 خشکی رسا و قیاس و بعض وقت امر پر پائے تسمیہ نبی کے الحاق سے معنی اسم آلہ کے حاصل کرتے ہیں
 جیسے شان نے شانہ کفگی کے معنی میں اور شان شانڈن کا امر ہے اور شانڈن بال سلجھانے کے
 مضمون میں آتا ہے اور شانہ بھی اسی بات کا آلہ ہے۔ امیر خسرو شہر چو شانم سر زلف آشفہ را و برقص
 آورم فتنہ خفتہ را و نسبت کے لئے اور نے مناسبت بھی کفایت کرتی ہے چونکہ اس کا مفتوح الہا قبل
 ہونا شرط ہے اگر اس کے قبل ایسا کوئی حرف واقع ہو جن پر حرکت کا لانا مستند ہو تھل حرکت فثی کے
 لئے نون زیادہ کیا جاتا ہے جیسے پیوند سے پیا صیغہ امر کا ہے اسکا اخیر قبول حرکت سے عاری ہے
 وقت الحاق ہائے نبی کی نون زیادہ کیا گیا تو پیا سے پیا نہ بنا اسطرح گرس بمعنی بھوک سے گرسہ
 مگر یہاں ہائے نسبت غیر آلی ہے میر بیخی شیرازی شہر غریب کہ آید بشہر صفایان و عجب نیست گر گرس
 سرا بمیر و و اور نون کی زیادتی افعال اور اسماء میں شایع ہے جیسے زون سے زندہمہ سے ہنگنان
 وغیرہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اسم حالیہ مشتق شمار مشتقات عربیہ سے زائد ہے کیا
 معنی کہ عربی میں کوئی خاص صورت نوع حالی کے لئے فعل سے مشتق کرنے کی نہیں وضع لگی تھی
 جیسے فارسی میں آلہ اور ظرف کے لئے نہیں وضع کی گئی مگر فارسی میں صیغہ اسم حال کا فعل
 سے مشتق ہوتا ہے اسکے لئے ایک خاص صورت معین ہے جیسے اسم فاعل و اسم مفعول کیلئے
 خاص خاص صورتیں از روے اشتقاق معین ہیں وہ یہ ہے کہ امر حاضر ہر الف و نون زیادہ کر نیے
 جیسے افتان و خیزان و گریان امیر خسرو شہر گریان جگرے زمین کشادند و وان کان نمک درونہا دند
 اور اسکے ایراد سے مستحکم کو یہ منظور ہوتا ہے کہ فاعل یا مفعول یا ما متعلق بہا کی ہیأت یا کوئی کیفیت
 بیان کرے جیسے گریان جگرے زمین کشادند و مین قبر کھودنے والوں کی کیفیت بیان کرتے ہیں
 کہ روتے ہوئے قبر کھودتے تھے۔ فردوسی افراسیاب کی گرفتاری ہوم کی زبانی بیان کرتے ہیں
 شہر بکوہ اندر دوش تازیان و خروشان و نو حکنان چون زنان و یعنی ہوم کہتا ہے کہ افراسیاب
 کو پہاڑ پر لے گیا اس حال میں کہ وہ عورتوں کی طرح روتا چیتا تھا۔ اور خود اسم فاعل اور اسم مفعول
 بھی حال واقع ہو جاتے ہیں جیسے فردوسی سلطان محمود کی ہجو میں لکھتے ہیں شہر بنالم ہر گاہ یزدان
 پاک و فشانندہ بنسر پر گندہ خاک و عرفی شہر آمد آشفہ بخولیم شے آن مایہ ناز و بروش فہرزا

اسم کہ صیغہ امر ہے
 الحاق سے
 اسم حالیہ
 مشتق شمار
 مشتقات عربیہ
 سے زائد ہے
 کیا معنی
 کہ عربی میں
 کوئی خاص
 صورت نوع
 حالی کے لئے
 نہیں وضع
 لگی تھی
 جیسے فارسی
 میں آلہ اور
 ظرف کے لئے
 نہیں وضع
 کی گئی

بیان اسم حالیہ

اسم خاص و الف و نون
 زیادہ کر نیے

اسم حالیہ
 مشتق شمار

اسم فاعل
 و اسم مفعول
 کیلئے
 خاص خاص
 صورتیں

حالیسم غلام علی
اور اسم غلام
ترکیبی کی ترکیبی

روئے بن خالک جبری نام
عدم رابطہ کا الزام

دست بدل
جس کا دل قابو سے

جانب اور وہ باوجود
عدم قدرت اس کو
بیکفایت حاصل

نام غلام علی
حال

جمل حالیہ
رابطہ کا

وہنگہ صبر گدازہ اس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول ترکیبی جیسے عذر خواہ ع عقوقت مکن عذر خواہ
آدم اور کبھی صفت مشبہ کے بیٹھے مطلقاً کسی ترکیب کے ہون حال واقع ہو جاتے ہیں جیسے مردہ
مشتقات میں سے بعد مچی کے اس شعر میں شجر باز نہ بہر دوست کند خواہ در کنار یا مہوج دوزے
افگندش مردہ بر کنار اور روسیہ و اسموں کی ترکیبے نظامی شجر عقوقت مکن عذر خواہ آدم
بدرگاہ توروسیاہ آدم اور روسے برخاک عجز اسم او ظرف کی ترکیب سے یعنی توسط حرف جار
یہ تینوں جیسے صفت مشبہ کے ہیں بعد مچی شجر روسے برخاک عجز نام پر سحر کہ بادے آید
بیان عذر خواہ در روسیہ و روسے برخاک عجز آدم دے نام کی ضمیر مرفوع منکلم سے اور مردہ افگندش
کی ضمیر غائب منصوب حال واقع ہے بعض محققین نے روسے برخاک عجز کو جملہ قرار دیکر بلبل گلستان
فصاحت پر عدم ربط کا الزام لگایا ہے سو یہ محض بے اعتنائی ہے کیا معنی کہ روسے برخاک عجز
دست بدل دوست بر سر دوست بسر کی طرح جو کنایہ عاجز اور حیران سے ہیں اور چشم بر فرد
چشم بر راہ و گوش بر آواز و گوش بر راہ کی طرح جو کنایہ منتظر و مترصد سے ہیں صفت مشبہ سے بدل
شجر چہ سلیمانیت اسے خال و دانہ گیری زمرور دست بدل بعد مچی شجر آن سرور کائنات
و آن فخر بشر و جبریل میں زقرب او دست بسر و صائب شجر اسے جاوہ سودائے توہر رشتہ آپ ہے
در ہر گزے چشم براہ تو نگاہ ہے کسی استاد کا شعر ہے شجر اور فت دولم باز نیامد ز برش
من چشم بدر گوش برہ بر اثرش و معہذا ضمیر متکثر کا ظرف میں موجود ہونا نحو یوں کے نزدیک
مسلم ہے۔ یہ بھی سن رکھو کہ صحت حالیت کے لئے چونکہ کسی اسم کا دل بر بیانات ہونا کافی ہو جاتا
بعض جاہد غیر مشتق بھی حال واقع ہو جاتے ہیں جیسے لفظ یار مصرعہ اولے میں فردوسی شجر نخو ہم
ز آریا ریان یار کس پے رخس و ایز و فرایا بس واضح ہو کہ جب جملہ خبریہ حال واقع ہو خواہ وہ جملہ
فعلیہ ہو خواہ اسمیہ اس میں فائدہ و رابطہ کا ہونا ضروری ہے تاکہ اس کو اپنے ذوالحال سے مربوط کر دیوے
اور یہ رابطہ کبھی صرف واو ہوتا ہے کبھی ضمیر فقط کبھی واو اور ضمیر بر دو جملہ فعلیہ جیسے محمد قلی
میلی شیرازی کا شعر ہے شجر مردم و بر زندگانم رحم ہے آید کہ تو بہ خون آن نبید او داری کہ با بارہ
و بر زندگانم رحم ہے آید۔ مردم کی ضمیر مرفوع سے حال ہے اس میں واو اور ضمیر دو رابطہ ہیں
اور فعل بھی مثبت ہے اور فردوسی فریہ ز کی کوہ ہما بون پر شکر لیجانے کے داستان میں لکھتے ہیں

شعر شب تیرہ راتا سپیدہ دمان بیاید بخوید برہ بر زمان بیوہان بخوید فعل مضارع غائب منفی
 حال ہے اور رابطہ صرف ضمیر تہر ایک ہے اور وہی فاعل بھی ہے بہرہ بظرف متعلق فعل یا نشیہ فعل
 محذوف یہ بھی حال ہے زمان ذوالحال کا اسکو حال متداخلہ اور حال در حال کہتے ہیں زبان بمعنی
 توقف ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ بخوید کا بخوید فعل اپنے فاعل رابطہ اور مفعول سے مل کر
 حال ہوا بیاید کی ضمیر غائب مستمر کا ضمیر غائب مرفوع مستر ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل ہوئی
 بیاید کا اور مصرعہ اولی شب تیرہ راتا سپیدہ دمان مفعول فیہ یا تا غائیہ سپیدہ دم مضاف شب تیرہ
 الیہ مضاف مضاف الیہ مجرور جار و مجرور متعلق بیاید سپیدہ دمان میں الف و نون مزید تان جیسے
 بامداد بادادان اشب اشبان مولوی معنوی شعر و کہ باور نیست خیر اشبان پتا بہینی فسق
 شیخت راحیان ہدایت الف نون ہستان میں مولوی معنوی شعر لکن جہان نیست چون ہستان
 شدہ ہذا ان جہان ہست بس نہان شدہ یعنی غریب علیہ سپیدہ دم ہذا اضافی لے تا صبح اشب
 بیاید یہ بھی سن لو کہ ان ضمائر سے جو حمل حالیہ یا صفات حالیہ میں ہوتے ہیں یا ان کے کسی متعلق سے
 دوسرا حال واقع ہو جاتا ہے اسکو حال در حال یا حال متداخلہ کہتے ہیں جیسے اوپر بیان ہوا اور کبھی
 ایک ذوالحال کے چند حال متساوی الرتبہ واقع ہوتے ہیں انکو حال مترادفہ یا حال بر حال کہتے
 ہیں فردوسی رزم رستم و شنگل میں لکھتے ہیں شعر بیک زخم صد نیزہ کردی قلم ہ خروشان
 جوشان چو شیر ذرم ہ خروشان و جوشان کردی کی ضمیر مرفوع سے متساوی الرتبہ حال ہیں
 اور حملہ اسمیہ جیسے سعدی کا شعر ہے شعر بہ بد بختی و نیک بختی قلم ہ بگردید و ماہچنان و شکم و ہچنان
 و شکم بگردید کی ضمیر مرفوع مستر سے حال ہے ولہ بلند آسمان پیش قدرت خجل ہ تو مخلوق آدم
 ہنوز آب و گل ہ ان دونوں میں فقط ایک رابطہ ہے کہجہی نظر تاکید صیغہ حال کو مکرر بھی کرتے
 ہیں اسوقت اول پر سے الف و نون حالیہ کا تخفیف حذف کرنا بھی جائز ہے تا دونوں صیغہ ملکہ نمبر ۱
 ایک صیغہ کے ہو جائیں جیسے پرس پرسان و کش کشان و خند خندان مولوی معنوی شعر پرس
 پرسان میکشیدش تا بصدر ہ گفت گنجی یافتم المابصر ہ و کہ فکر در سینہ در آید نوبہ نوہ خند خندان
 پیش او تو باز رو ہ جنب جنبان فردوسی شعر زمین جنب جنبان شد و روز تار ہ پس اندر فرا آمد و
 پیش غار ہ اور حال اپنے ذوالحال سے مقدم بھی ہوتا ہے موزون بھی جیسے امثلہ بالاس ہویدا ہ

حال متداخلہ

اشبان

حال مترادفہ

مکرر اور اس میں تخفیف
 بظرف تاکید صیغہ حال کا

اسم اور امر کی نسبت
سے قدر اور اندازہ
تعلیل صفت

صفت صفت
وزن اسم

صفت صفت
اسم حال کی وزن

نظام جہان کی تعلیل

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ کبھی اسم اور امر کی ترکیب لفظ وار کی طرح قدر اور اندازہ کو بتلانی ہے نظامی
شعر بوران وید کو بود مور خواہد وید پیل را طعمہ پیل وار و صفت مشبہ وہ اہم ہے کہ وہ فعل لازم
سے اُس شے کے لیے اشتقاق کیا جاتا ہے کہ جس کے ساتھ وہ فعل قائم ہے یعنی قیام فعل کا اُس شے کے
ساتھ اکثر بحیثیت ثبوت ہوتا ہے نہ بحیثیت حدوث و تجد و اکثر کی قید اس لیے ہے کہ تاخفتہ و رفتہ مود
و غیرہ اس سے خارج نہ ہوں اس واسطے کہ سونا اور چلنا اور مرنا ان کے فاعلون میں امر حادث ہے نہ ثابت
کیا معنی کہ سونا بعد بیداری کے چلنا بعد سکون کے مرنا بعد حیات کے ہے، اس کے صیغے سو صورت
اسم فاعل کے کئی طرح مستعمل ہیں۔ ایک تو بحسب طرح غریب میں فیعل جیسے اسم مفعول (مثلاً قلیل و مرجح)۔
کی میزان ہے صفت مشبہ (مثلاً رحیم و کریم وغیرہ) ہکا وزن بھی قرار دیا گیا ہے۔ اسینطخ فارسی میں خفتہ
ورفتہ و مودہ وغیرہ کا وزن اسم مفعول اور صفت مشبہ میں مشترک ہے سعدی شعر باطل است
آنکہ مدعی گوید و خفتہ را خفتہ کے کنہ بیدار و ولہ نام نیک رفتگان ضائع مکن و تا با نبد نام نیک
برقرار و انکی صورت ظاہری پر نظر کرنے کے انکو اسم مفعول کہہ دینا ہے تو جہی کی بات ہے ہوا
کہ اسم مفعول اُس شے کا نام ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا اب یہاں خفتہ پر کس کا خواب اور رفتگان
پر کسکی رفتار واقع ہوئی۔ دوسرا اسم حالیہ کی شکل میں جیسے روان و درخشان و دمان و جہان جیسے
آب روان و مہر درخشان و پیل دمان و برق جہان اضافت کے ساتھ تا معنی حال کا شائبہ ترا
سعدی شعر نہ مروست آن بہ نزدیک خرومند کہ یاپیل دمان پرکار جوید و لہ گفت احوال برق
جہانست و دے پیدا و دیگر دم نہانست و فردوسی کا موس کے قتل کی داستان میں لکھتے ہیں
شعر چنین ست رسم جہان جہان و گے باغم دور و گشتا دمان و ارد شیر کے خاتمہ کا میں لکھتے ہیں
شعر بیتا ہمہ دست نیکی بریم و جہان جہان را سپہ پریم و اسے روزگار بے ثبات ناپائدار۔
جانتا چاہیے کہ جہان بالکنسر تیزی سے نکلتا ہے والا یعنی بے ثبات غیر قرار کیونکہ جہتیں بالفتح سے
مشتق ہے اور وہ معنی میں کودنے کے ہے لیکن جب نام ایک شے کا رکھ دیا اسکے کسرہ حرف اول
فتح سے بدل دیا تا معنی صفتی سے ذہول ہو جائے یعنی وہ صفت کا صیغہ نہ سمجھا جائے جس طرح
ہے تسمیہ صیغہ صفت پر بڑھائی جاتی ہے جیسے دلسوز سے دلسوزہ اسوجہ سے جیسے وینا
نابا دار کا جہان نام رکھا ہے دولت زوال پذیر کو بھی جہان سے کنایہ کرتے ہیں نظامی کا شعر ہے

شعر جهان خوش بدان نیست کار سے بہت بہ ہر بخیر و فطش کنی پائے بہت بہ دور کبھی دو اسمون
کی ترکیب سے معنی صفت مشبہ کے حاصل کرتے ہیں جیسے سرو بالا، گلغدار، میر نجات صاحب گل کشتی کا شعر
شعر سرو بالا صنیع آمدہ خوش بر سر پا بہ از سر صدق بگویم ہم نام خدا بہ اس مقام پر یہ بات یاد رکھنے
کے قابل ہے کہ معنی صفت کے فقط اس ہیئت خاص ترکیبی سے کہ منکلم نے دو کلموں کو ہنزلہ ایک
کلمہ کے قرار دیا ہے پیدا ہوتے ہیں اور درحقیقت یہ ہر دو اسم آپس میں ایسی نسبت رکھتے ہیں کہ اگر ان
سے لحاظ افراد اٹھا دیا جاوے تو یا تو ترکیب اضافی متحقق ہوگی اور اضافت بھی۔ یا تشبیہی جب کو بیانیہ
کہتے ہیں جیسے خورشید چہر سرو بالا یا حقیقی جیسے جامہ یار سا۔ سعدی فرماتے ہیں شعر ہر کرا جامہ یار سا
مینی بہ پارسا دان و نیکمر دان مگر بہ اور کبھی یہ دو تون ترکیب میں مقلوب بھی ہو جاتے ہیں اوّل
یعنی قلب تشبیہی جیسے ابرش سپہر مد چلج کا شعر ہے شعر مہر منوچہر چہر آرش ابرش سپہر چہر فغفور
فرحید راجہ شعارہ پٹانی یعنی قلب اضافت حقیقی جیسے چور پیشہ سپاس اندیشہ سعدی فرماتے ہیں
شعر نکند چور پیشہ سلطانی بہ کہ نیاید زر گرگ چو پانی بہ یا ترکیب تصانی متحقق ہوگی جیسے رویاہ لب خشک
زبان دراز سینہ صاف جامی شعر تو آب رحمتی آن بہ کہ گاہے بہ کنی بر حال لب خشکان ننگاہے بہ
اور اکثر اس ترکیب کا قلب بھی متعمل ہے جیسے سیاہ رومی نیک خوی مرغولہ موسیٰ تشنہ لب جیسے۔ ع
ماتنہ لبانیم توئی آب حیات بہ یا باہم ظن و منظوف کا علاقہ متحقق ہوگا یعنی ان دونوں اسموں
کے درمیان میں بر یاد زکالنا پڑے جیسے ارڈا دوش اے کیسکہ ارڈا ہر دوش دار در حمل اے کیسکہ
در دل اور حم ست فردوسی شعر سخا ہم بر گاہ ضحاک راہ مران ارڈا دوش ناپاک راہ اب انہی صنفیہا
صفات کی ترکیب اور ڈھنگ سے ضبط کیجاتی ہے تا ناظرین نغز خیال بلند اندیش لطف اندوز ہوں
اور اس اختراع نادر کی داد دیں۔

گوہر ازین بیش ز کانیکہ زاد	نادرہ چندین دژ بانیکہ زاد
ہر خرفش ز یوہر معنی ست مین	گر نشناسی بخرامت نشین

وہو ہذا جن دو اسموں کی ترکیب اسنادی سے معنی وصفی حاصل ہو کر متعلق مسند الیہ کو موصوف
بنانا چاہیں اس مرکب کو مین صفت مشبہ ترکیبی کہتا ہوں ان میں مسند مقدم ہو تو اکثری اور موخر
تو اتلی پھر ہر ایک مین مسند مسند الیہ بلاتاویل بنے تو صغری جیسے اکثری مین پاک نظر تو اتلیں حیرتم

صفت مشبہ ترکیبی کا
دونوں اسموں سے اگر
لحاظ ادعت اٹھا لیا
جائے تو اضافت ترکیب
اضافی کی تشبیہی ہو
میں ترکیب تصانی کی دو تون اسموں
صفت مشبہ ترکیبی کے دونوں اسموں
صفت مشبہ ترکیبی
کے دونوں اسموں
میں ظن و منظوف
کا علاقہ ۱۲

ایک نادر طرز ہر
بیان صفت مشبہ ترکیبی کا

عصمت بنیاد تقدس و شرف قدسی نفس کشادہ روخیزہ چشم نگارین مثال نازین پر وبال شہزاد تخت
 خالی کیسہ تنگ سرمایہ سنگدل پاک گوہر یعنی آنکہ نظر او پاک ست و آئین او نوست و چشم او سیرت الخ
 اور اقلی میں کہ درت رفتہ سراپا نگار سرگرم - دلرباں سر بلند جگر خون سراپا ناز و سیرت نوابان دراز سید صفا
 یعنی آنکہ کہ درت اور رفتہ است سراپا ہے اور نگار مت بسر او گرم است الخ اور جو بروقت اسناد لفظ مثل مقدر
 باننا پڑے تو و سطلی جیسے اکثری میں ماہ طلعت خورشید رخ غنچہ طبع یا قوت لب گوہر دندان یعنی آنکہ طلعت
 او مثل ماہ ست و رخ او چون خورشید است و لب او مانند یا قوت ست الخ - اقلی و سطلی جیسے تن البز
 و آبرش سپہر یعنی آنکہ تن او مثل البز کوہ است و آبرش او چون سپہر است اور جو لفظ مثل و مثل لفظ مندیہ
 مقدر ماننا پڑے تو کبریٰ جیسے اکثری میں صدف دمان سلیمان جاہ ننگندہ حشمت خیم مرتب و آرا
 منظر فر یعنی آنکہ دمان او مثل دمان صدف است جاہ او چون جاہ سلیمان است حشمت او مانند حشمت سکندر
 است الخ - اقلی کبریٰ جیسے جامہ پارسا - یعنی آنکہ جامہ او مثل جامہ پارسا است لے کیلکہ زمی پارسا یا
 گرفتہ واللہ تعالیٰ شانہ اعلمہ بالصوات

بحث الفعل

جو کلمہ کہ اپنے معنی بتلانے میں مستقل ہو محتاج انضمام کلمہ دیگر نہ ہو یعنی وہ معنی مستقل بالمفہومیت
 ہوں اور اس سے تینوں زمانوں میں سے کسی ایک معین زمانے کا اقتران بھی مفہوم ہو تو فعل
 کہلاتا ہے اور مشہور یہ ہے کہ زمانے تین ہیں ماضی حال مستقبل ماضی گزرے ہوئے زمانہ کو کہتے ہیں
 مستقبل آنے والے زمانہ کا نام ہے حال ان دونوں زمانوں کے درمیان کا وقت - اس سے
 یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ درحقیقت زمانے دو ہیں ماضی یا مستقبل اور حال ایک آن کا نام ہے
 اور یہ آن ماضی اور مستقبل کے درمیان فصل مشترک ہے بطرح نقطہ خط میں لیکن مجازاً زمانے کی
 ایک تقسیم سے جس قدر حصے کیے جائیں ان اقسام متساویہ میں سے جس قسم میں یہ آن دائرہ سائر ہوگی
 اس قسم کو بہ نسبت اقسام گذشتہ و آئندہ حال کہتے ہیں جیسے زمانہ کو صدیوں برسوں مہینوں دنوں
 گھنٹوں منٹوں وغیرہ میں وہ آن ہوگی وہ ہی حال کہ نام سے مشہور ہے چنانچہ ماہ حال سال حال
 محاورہ اور زبان زد ہے - واضح ہو کہ فعل ان تینوں معنوں کو مشتق ہے حدیث یعنی معنی مصدری
 جو مدلول مادہ فعل ہے - اور نسبت جانب کسی نہ کسی فاعل معین کے اور اقتران زمان جہر بیات

بحث فعل

توضیح فعل

توضیح زمانے و وقت

توضیح حال

فصل کا حدیث
نسبت و اقتران
زمان جہر بیات

فعل کی دلالت کرتی ہے لیکن مادہ اور ہیأت کے جدی جدی معنوں پر دلالت کرنے سے فعل صرفہ
 سے خارج ہو کر مرکبات میں داخل نہیں ہوتا اس واسطے کہ یہ ہیأت اجزائے مترتبہ فی التکلم وسمع نہیں
 ہے صرف مادہ کی تبعیت میں ملحوظ و مسوع ہو جاتی ہے اور مرکب کے لئے لحاظ تبعیت کفایت نہیں کرتا واللہ
 تعالیٰ اعلم بالصواب جیسے کروزید یا عمرو وکنزید یا عمرو یعنی کرنا زید یا عمرو کا زمانہ ماضی اور حال مستقبل
 میں پس دلالت فعل کی ان تینوں معنوں کے مجموعہ پر دلالت مطابقی ہوئی اور اس مجموعہ میں نسبت
 فاعلی ایک ایسا جزو ہے کہ وہ غیر مستقل بالمفہومیت ہے اس واسطے کہ وہ آلہ اور واسطہ ارتباط فعل بافاعل
 ہے اور آلات وروابط معنی حرفی غیر مستقل بالمفہومیت ہیں اور ظاہر ہے کہ مجموعہ مرکب میں ایسے جزو کی خلوت
 جو معنی حرفی غیر مستقل ہو اس مجموعہ مرکب کو غیر مستقل بنا دے گی تو فعل مستقل بالمفہومیت نہیں رہ سکتا پھر معنی فعل
 کا محکوم بہ واقع ہونا محال ہو جائیگا ایسوجہ سے حضرت جاسی قدس سرہ العزیز نے کافیہ کی دلیل حصر مادل
 علی معنی فی نفسہ میں دلالت کو اعم یعنی مطلق رکھا ہے اور مطلق کا تحقق کسی نہ کسی فرد میں ہوا کرتا ہے
 تعریف اسم میں مطابقی کی اور تعریف فعل میں تضمنی کی ضمن میں متحقق ہوگا مگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی
 کیا معنی کہ یہ امر حق و مسلم ہے کہ تضمنی بغیر ضمن مطابقی کے نہیں پائی جاتی تو تضمنی کے استقلال اور
 مطابقی کے عدم استقلال کا کیونکر حکم لگا سکتے ہیں۔ ہاں البتہ اجمال و تفصیل کا فرق کر دینے سے کچھ بات
 بنجائیگی یعنی معنی فعل کو اگر نظر اجمالی دیکھا جائے ایک گول مول مستقل بالمفہومیت ہونگے اور اگر نظر
 تفصیلی ملاحظہ ہوں عقل تو بال کی کھال کھینچ ڈالتی ہے تو اسکے کل اجزا نسبت حدث وغیرہ سب کو
 الگ الگ بکھیر کر رکھ دے گی پھر معنی فعل کے مستقل بالمفہومیت نہ رہینگے چنانچہ میرزا بدر رحمۃ اللہ تعالیٰ الشرح
 مواقف امور عامہ کے موقف ثانی وجود و عدم کی بحث میں فرماتے ہیں وہکذا ینبغی ان ینفہم معنی الفعل
 فان معناه معنی اجمالی مستقل بالمفہومیت بحلہ العقل الی الحدیث والنسبۃ والنسبۃ
 الی الھاعل المعین واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

مادہ حدث پر
 ہیأت اعم ان پر
 دلالت مرکبات
 فعل مرکب میں

مجموعہ فعل
 میں نسبت
 سے داخل ہے
 فعل کے مستقل
 میں معنی حرفی
 مادل
 معنی دلالت کو
 حصر میں اعم رکھنے
 کی وجہ سے

معنی تضمنی
 مطابقی کے عدم
 استقلال کا
 معنی فعل کو
 اجمالی اور تفصیلی
 کا فرق کر دینے سے
 کچھ بات

معنی فعل کو
 اجمالی اور تفصیلی
 کا فرق کر دینے سے
 کچھ بات

تقریب فعل لازم

تقریب فعل لازم
 اعتبار عدم ضرورت
 کا اہم مادہ

افعال دو قسم کے ہوتے ہیں لازم اور متعدی لازم وہ فعل ہے کہ فاعل پر تمام ہو جائے محتاج مفعول بہ
 کا نہ ہو یعنی اس فعل کا فاعل سے تجاوز کو کے مفعول بہ پر ہو چنانچہ تقدیر آیا تحقیقا کوئی ضروری نہ ہو
 پس تعریف لازم میں اعتبار عدم ضرورت سے اس امر کا فائدہ ہے کہ اگر افعال لازم کہیں
 مفعول بہ کے ساتھ تعلق پر ہیں ہماری تعریف کے منافی نہ ہوگا اور یہ بات عربی فارسی اردو

فردوسیؒ فرماتے ہیں شہر زرومی و مصری و از بربری و سواران شایستہ لشکری و گزین کریم
وہ و دودہزار و ہند رزم جو ہے وہمہ نامدار و زانتر شخسان و از موبدان و جہان دیدہ و نامور بخوان
ہم ہی برو باخویشتن شصت مرد و پڑو ہندہ روزگار خبر و اسے گزین کرد و باخویشتن برو و کہ اگر خست
شاہ بودی کہ من و بیایم بنزدیک این انجن و نمی ماندی زندہ از لشکرت و ہم ہی برسرنیزہ بود سرت
مولوی معنویؒ شہر بچنین در گریہ و در نالہ او پڑے شہر دی جرم چندین سالہ او و یہاں یا تومی و ہم ہی
زائد مانین یایاے تختانی کو جس طرح اس شعر میں می اور ہم ہی ہر دو جمع ہو گئے ہیں ان میں سے ایک کو
زائد ماننا چاہیے۔ مولوی معنویؒ شہر آن ولی حق چو پیدا شد ز دور و از سر پالیش ہی می تخت نور
اور ماضی کامل ہو یا ناقص انکے اخیر میں ضمائر مرفوعہ متصلہ کے لاحق کرنے سے چھہ صیغہ پیدا
ہوتے ہیں جیسے ان جدولوں سے واضح ہے۔

جدول تصریف ماضی کامل

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم

جدول قسم اول تصریف ماضی ناقص

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می گفت	می گفتند	می گفتی	می گفتید	می گفتم	می گفتیم

جدول قسم ثانی تصریف ماضی ناقص

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتے	گفتندے	.	.	گفتے	.

یہاں چونکہ صیغہ واحد حاضر میں دو یا تے مچھول کا اجتماع ایک ناموزون ساختہ تھا تو وہ صیغہ بہت
کم مستعمل ہوا اور ایسی متابعت سے صیغہ جمع حاضر اور جمع حاضر کی مطاوعت سے متکلم مع الغیر
کو فصحا نے اپنے کلام میں بہت کم استعمال کیا جس سے عوام انکو متروک الاستعمال تصور کرنے
لگے مگر حقیقت ایسا نہیں جیسے عوام کا خیال ہے بلکہ بطریق شد و زست مستعمل ہو بھی جاتے ہیں
چنانچہ صیغہ حاضر فردوسیؒ کے اس شعر میں شہر مرا کاش ہرگز نہ پروردیے و پور پروردہ بودی
جدول نامہ فارسی کے مطابق

داستان شکار آملی
مسکندر بر جنگ فوج
شاہ باغستان سپاہ
اسم یک نام بچانے
کا داستان

جہاں سے لفظ
ہم ہی کا زائد اس میں
کا اضافہ کرتے ہیں
بخلاف طوالت موجب
ملالت اسکو جادو
میں نہیں بیان کیا
ہے

یہاں مچھول والی
ہم ہی نہیں ہے
واحد جمع حاضر اور
جمع متکلم
میں ایک الٹا
تبدیل

نیاز روئے پڑ مولوی معنوی شہر شاو گشتی ہر کہ رویت دیدے ہر دینت ملک جہان از نیلے ہر
 و کہ در نماز استادہ بدر رویے ریگ پڑ ریگ کر تفسیر بچو شاد آب دیگ ہر گشتی سرشت بر سبزہ و گلست
 یا سوارہ بر براق و بدلست پڑ ایسے میگفتی۔ اور صیغہ جمع شکم جیسے مولانا سے روئے کے اس شعر
 میں شہر پس زمیہا بگفتند مے مرغ پڑ بیزین باران پڑ او می چو مرغ پڑ گستریدی دران پڑ اوجاہ
 عدل و انصاف و عبادات و وفا پڑ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ جانتا چاہیے کہ اگر کسی امر متوقع پر
 دلائل خارجیہ سے ایسا ثبوت ہم پہنچ جائے کہ اُسکے وقوع متوقعہ میں کسی نوع کا شک باقی
 نہ رہے تو ایسے متوقع بلکہ یقین الوقوع کو بجائے صیغہ مضارع فیضی کے ساتھ بیان کرتے ہیں
 سعدی شہر گزشت آنچہ در ناصوابی گزشت پڑ درین نہر ہم در نیابی گزشت پڑ انے اگر ایں باقی عمر
 نیز بغفلت سپاری مثل عمر گزشتہ بگرو پڑ مولوی معنوی شہر پیش شیخ آمد کہ اسے شیخ دشت پڑ یقین
 دان کہ مرا استاد گزشت پڑ گریہ استاروم دست تہی پڑ او مرا بکشد اجازت میدہنی پڑ ابے یقین دان
 کہ استاد مرا بکشد النہ۔ فغانی کا شعر ہے شہر تو لے گل بعد ازین باہر کہ می خواہد دلت بنشین پڑ کہ من
 چون لالہ باداغ جہایت زین چمن رفتم پڑ ولے مے باید و صبرے کہ آرد تاب دیدارش پڑ فغانی گروے
 داری تو باش اینجا کہ من رفتم پڑ بس میں فارسی میں ان دو کمال و ناقص ماضیوں کا اور ان تین
 تصریفوں کا قائل ہوں۔ تصریف تین ہیں ایسے کہ می اور ہی کو ایک ہی سمجھتا ہوں۔ پس است و
 بود و شاید و باید و توانست و تواند و توان کی ترکیب سے میرے نزدیک فعل مفرد نہیں رہتا جملہ جملہ
 ہے پھر ان حمل قطبیہ کو بیضا صیغے ماننا ماضی قریب ماضی بعید ماضی مشکلی ماضی مع القدرت وغیرہ
 کے ساتھ ملقب کرنا بڑی مساحت ہے اسکی کچھ تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ بیان مستقبل کے ضمن میں عرض
 کروں گا اگرچہ اس میں ایک جمہور قواعد نگاروں کا خلاف ہے مگر خدا داد کے نزدیک جو امر محقق ہو
 پیش کر دینا انصاف ہے۔ تخریر حمل خلیہ ہوں یا فعل مفرد یہاں ایک امر جو بڑے بڑے فاعل
 انشاء پر دازوں کا منزلۃ الاقدام بنا ہوا ہے واجب العرض ہے عرض کرتا ہوں ذرا توجہ کے ساتھ
 ملاحظہ فرمائیں وہ یہ ہے کہ تو اند اسی جگہ بولا جاتا ہے کہ جہان اُسکا فاعل عبارت میں مذکور ہو
 جیسے قطعہ بندہ بہان بہ کہ زلفیہ خویش پڑ عذر بدر گاہ خدا آورد پڑ ورنہ سزاوار خداوندیش پڑ
 کس نتواند کہ بجا آورد پڑ اس میں لفظ کس فاعل نتواند کا مذکور ہے برخلاف توان کے کہ اسکی

صیغہ ماضی کو
 جہاں سے لائے ہیں
 بہت

است بود و شاید
 باید و توان و تواند
 کی ترکیب سے وہ
 مرکب کلام بناتا
 ہے کہ نہیں رہتا
 توان و تواند
 کا ماہر الامتیاز

فاعل کا عدم ذکر واجب ہے جیسے شعر توان در بلاغت سبحان رسید نہ دکنہ بچون سبحان رسیدہ
بعض وقت اسکے مفعول کو چھائل بالمصدر صورت میں ماضی کی ہوا کرتا ہے حذف کرتے ہیں فردوسی
شعر کیے آئندہ از نامداران گوان پس چون بست توان کے توان بے کے توان کرد۔ اس کے فاعل کا عدم ذکر اس وجہ
سے واجب ہے کہ یہ لفظ توان در اصل صیغہ جمع غائب تو انہ کا مخفف ہے اور صیغہ ہائے جمع غائب کا
مجهول مستعمل ہو کرتے ہیں جیسے اس شعر میں سعدی شعر چو دارند گنج از سپاہی در لیغ و در لیغ آیدش
وحت بروں بہ تیغ یعنی سپاہی سے خزانہ در لیغ رکھا جائے لفظ ظہوری شعر خبر از راز نہائش داوند
سواو خط پیشانیش داوند و لہ گر کسی سرور و سور سازند و ز خاک پاک بیجا پور سازند یعنی معوج
کو اسرار نہائی کی خبر دی گئی ہے لہ اگر سرور و سرور کے لئے اکسیر بنائی جائے بیجا پور کی خاک سے
بنائی جائے سعدی شعر مشو تا توانی ز رحمت بری کہ رحمت برنت چو رحمت بری ہا اسی طرح
آغاز حکایات میں اکثر مستعمل ہے جیسے بوستان میں ہے شعر حکایت کنند از جفا گترے کہ فرما ہا
داشت بر کشورے چنانچہ عزنی میں حکلی ان کے ساتھ حکایت شروع کرتے ہیں مدخل ان
یعنی تمام حکایت تاویل میں مفرد کی ہو کر فعل مجهول حکلی کا مفعول الم یستی فاعلہ بنجاتا ہے۔ یہ امر
کچھ فارسی کی خصوصیات سے نہیں ہے اردو میں بھی یہی بات ہے آثار حکایات میں جیسے
کہتے ہیں کہ کسی شہر میں کوئی بادشاہ تھا یہاں بھی مدخل کہ یعنی تمام حکایت تاویل میں مفرد کے
ہو کر حکایت کنند اور کہتے ہیں کا مفعول الم یستی فاعلہ ہے۔ مترجم شمشیر خانی صاحب سردر سلطانی
خاتمہ کتاب میں لکھتے ہیں نشر آوردو القرین جو لقب ہوا اسکی کئی وجہیں لکھی ہیں اور ممکن ہے
کہ ان خیال سے جیسے حکایت کنند سے حکایت کنندگان اور دارند گنج از سپاہی در لیغ سے در لیغ
دارندگان مفہوم ہوتا ہے انکی جانب یہ جمع کی ضمیر (جو فاعل اس فعل کی ہے) راجع ہو۔ اور یہی
تاویل صیغہ مفرد معلوم مخدوف الفاعل میں کیجاتی ہے چنانچہ میرسن دہلوی نے باغ و بہار کی آغاز و نشان
میں اسی تاویل کی مطابقت کی ہے جہاں لکھا ہے کہنے والے نے کہا ہے کہ آگے روم کے ملک
میں آفرید مولوی معنوی کے اس شعر میں شعر زندہ شد او چون پیر را بدیدہ گوئیائیم
فر اور آفریدہ غرض اگر صیغہ جمع غائب تو انہ بلا تخفیف سالم مذکور ہو تو اسکے فاعل کو ذکر کرنا اور حذف
دونوں امر متساوی ہیں در صورت حذف وہی دو قائلین یا بمنزلہ مجهول قرار دین یا اس فعل سے

ظنا توان کی تحقیق
صیغہ جمع غائب
کا بجا استعمال
م
چنانچہ از نامداران گوان
پس چون بست توان کے توان
بے کے توان کرد۔ اس کے
فاعل کا عدم ذکر اس وجہ
سے واجب ہے کہ یہ لفظ توان
در اصل صیغہ جمع غائب تو
انہ کا مخفف ہے اور صیغہ
ہائے جمع غائب کا مجهول
مستعمل ہو کرتے ہیں جیسے
اس شعر میں سعدی شعر چو
دارند گنج از سپاہی در لیغ
و در لیغ آیدش داوند وحت
بروں بہ تیغ یعنی سپاہی
سے خزانہ در لیغ رکھا
جائے لفظ ظہوری شعر خبر
از راز نہائش داوند سواو
خط پیشانیش داوند و لہ
گر کسی سرور و سور سازند
و ز خاک پاک بیجا پور
سازند یعنی معوج کو اسرار
نہائی کی خبر دی گئی ہے لہ
اگر سرور و سرور کے لئے
اکسیر بنائی جائے بیجا پور
کی خاک سے بنائی جائے
سعدی شعر مشو تا توانی
ز رحمت بری کہ رحمت برنت
چو رحمت بری ہا اسی طرح
آغاز حکایات میں اکثر
مستعمل ہے جیسے بوستان
میں ہے شعر حکایت کنند
از جفا گترے کہ فرما ہا
داشت بر کشورے چنانچہ
عزنی میں حکلی ان کے ساتھ
حکایت شروع کرتے ہیں
مدخل ان یعنی تمام حکایت
تاویل میں مفرد کی ہو کر
فعل مجهول حکلی کا مفعول
الم یستی فاعلہ بنجاتا ہے۔
یہ امر کچھ فارسی کی
خصوصیات سے نہیں ہے
اردو میں بھی یہی بات ہے
آثار حکایات میں جیسے
کہتے ہیں کہ کسی شہر میں
کوئی بادشاہ تھا یہاں بھی
مدخل کہ یعنی تمام حکایت
تاویل میں مفرد کے ہو کر
حکایت کنند اور کہتے ہیں
کا مفعول الم یستی فاعلہ
ہے۔ مترجم شمشیر خانی
صاحب سردر سلطانی خاتمہ
کتاب میں لکھتے ہیں نشر
آوردو القرین جو لقب ہوا
اسکی کئی وجہیں لکھی ہیں
اور ممکن ہے کہ ان خیال سے
جیسے حکایت کنند سے حکایت
کنندگان اور دارند گنج
از سپاہی در لیغ سے در
لیغ دارندگان مفہوم ہوتا
ہے انکی جانب یہ جمع کی
ضمیر (جو فاعل اس فعل کی
ہے) راجع ہو۔ اور یہی
تاویل صیغہ مفرد معلوم
مخدوف الفاعل میں کیجاتی
ہے چنانچہ میرسن دہلوی نے
باغ و بہار کی آغاز و نشان
میں اسی تاویل کی مطابقت
کی ہے جہاں لکھا ہے کہنے
والے نے کہا ہے کہ آگے روم
کے ملک میں آفرید مولوی
معنوی کے اس شعر میں شعر
زندہ شد او چون پیر را
بدیدہ گوئیائیم فر اور
آفریدہ غرض اگر صیغہ جمع
غائب تو انہ بلا تخفیف سالم
مذکور ہو تو اسکے فاعل کو
ذکر کرنا اور حذف دونوں
امر متساوی ہیں در صورت
حذف وہی دو قائلین یا
بمنزلہ مجهول قرار دین یا
اس فعل سے

جو صیغہ اسم فاعل کا مفہوم ہوتا ہے اسکی جانب ضمیر جمع کو راجع کر دین اور اگر صیغہ میں تخفیف کر کے تو ان کہا جاتا ہے تو عدم ذکر فاعل کا بمنزلہ بشرط کے ہو کر واجب ہو جاتا ہے تا تخفیف لفظ تخفیف معنی پر وال ہو جائے اب تو ان کے ساتھ فاعل کا ذکر ناخطا ہوگا واللہ تعالیٰ بشانہ اعلم بالصواب اسکی نظیر لفظ خواہی اور اسکا مخفف خواہ عنادیہ ہے چنانچہ بیان حروف عناد میں عرض کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ الحاصل فرق تواند و توان میں معلوم ہو گیا کہ ذکر فاعل تواند میں واجب اور عدم ذکر فاعل توان میں مشروط ہے پس محقق صاحب طبع رسالۃ سنجی و قیغہ رسی میں نے بطریق کیا۔ آتا و فن۔ آماسن حضرت صہبائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ تحقیقات غوامض سخن عین جو فرمایا ہے توان در محل تواند نیز آید نظیری گویند نگارے تمذ خود ارم قمر ہیکل فلک شیوہ بہر کس بد کند خاطر نباشد روے ہیویش مزاج نازکی دارد کہ بہر تیج مے رنجہ چو مے رنجہ کنے نتوان لصد جان کرو خوشنودش چ غلط نسخہ پر اعتماد کر لیا الحق غلط نویس کا بتون کے تصرفات بجا ایسے ہی دھونکے میں والدیت ہیں ورنہ یہ شعر اسطرح ہے شعر مزاج ناز کے دارد کہ بہر تیج مے رنجہ چو رنجید از کے نتوان لصد جان کرو خوشنود اور نسخہ مطبوعہ بھی یوں ہی ہے پس توان کا تواند کی جگہ استعمال ثابت نہ ہوا واللہ تعالیٰ اعلم او مطلق ماضی پر الف تاند بھی لایا جاتا ہے اس میں خصوصیت صیغہ واحد غائب کی کچھ نہیں ہے گفتا گفت صیغہ غائب سے گستر دیا گستر دی صیغہ حاضر سے آبا و ما آبا دم صیغہ شکم سے سعد می شعر بگفتا سن گلے ناچیز بودم و لیکن مدے با گل شستم و فردوسی شعر نگہ کن کرین بد گستر با و اباشاہ ایران چہ بر خور دیا و ولہ زہر نیکوئی بہر ذر بود دیا چنان کرد لم رنگ بر دو دیا و ولہ زنامر دمی خویش ترسید یا زجان در وانم تو بریدیا و ولہ من از بادشاہیت آباد ماہ بزرگان خندہ بینا با

المضاع

حال اور استقبال کے دونوں زمانوں میں شرکت رکھنے والے صیغہ کا مضارع نام ہے اور لغت میں ایک ہستان سے دو دودھ پینے والے بچوں کو آپس میں مضارع کہتے ہیں تو مناسبت ظاہر ہے کہ حال استقبال کے دونوں زمانے اسی ایک صیغہ کے ساتھ جبکہ مضارع نام ہے وابستہ ہیں تو صیغہ مضارع کو حالی و استقبالی ہر دو معنوں کے وضع میں مشترک ماننا بہ نسبت ایک کو حقیقت دوسری کو مجاز کہنے کے اولیٰ و اضرب ہوگا بلکہ معنی امر کے لئے بھی صیغہ مضارع کا مشترک ہے، اس واسطے کہ امر چاہے

سخن
 خدا غمِ نبض
 خنکِ صلیبی
 ظنِ کویا
 توانِ کویا
 استمالِ کویا
 فریادِ کویا
 کی فریادِ کویا

سید پران کے متبع کرنے
کے "استمان میں"

عالم بین کو قیہ چاہے
سے رستم کے نجات
دلانے کے درستان میں
سے بیرون رفتن چاہے
آپسے خیال میں آگین
کی کو ہمیش کو رہے

مضارع كلبان .
 كنت مضطرباً ولم تستدأني أبداً .

حال اور استقبال
میں تو صیغہ مضارع
مستقبل کے لئے بھی
مضارع صیغہ

غائب ہو یا حاضر یا مستحکم اُس میں یہی ہوتا ہے کہ اگر کو اپنے حکم کرنے کے بعد نامور سے ایقاع فعل
مطلوب ہوتا ہے غائب جیسے نظامی شہر چین داد فرمان بہیلا ربارہ کہ باماندار کس امر و کار و ولہ
بفرمودتازین برابرش نہند ولہ فسوں نامہ زندراتر کنند و اگر نہ بزدان و فست کنند
حاضر جیسے فردوسی پیران کے قتل کی داستان میں لکھتے ہیں شہر گزیشان وہی تابوران شوند
برایشان نہ سازمی بکینہ گزند اے ایشان رارہ بدہ تابوران روند ^{لے راہ} ^{لے راہ} پھر اگر کاف اور تا مصدری
اُن پر آتا ہے تو ان صیغوں کو مصدر بنا کر تاویل میں مفرد کے کر دیتا ہے۔ لیکن صیغہ واحد حاضر
میں علامت حاضر یاے تحتانی کا حذف کرنا تخفیف کثرت استعمال کے اقتضا سے ہے چنانچہ نادا
میں اکثر ترخیم کا قاعدہ جاری ہے کیا معنی کہ ندا اور مخاطبہ کی کثرت سے احتیاج پڑتی ہے جس شے
کی احتیاج اس کثرت کو پہنچے اُس میں تخفیف آسانی اور سہولت کا موجب ہے۔ اور اسی صیغہ مفعول کا معنی
مضارع عرفی مستعمل ہونا ہمارے اُس دعوے کا مؤید اور ان معنوں کے باہم مشترک ہونے کی قوی دلیل
ہو سکتی ہے۔ تہران قلم و سخن خاقانی ^{اسو اسطے کہ در اصل مضارع ہے امر کو بھی شامل ہے} شہر دانی چہ کن بنا خوش و خوش کم کن آرزو پسرغ
دش زنا کس کس کم کن آشیان اے دانی چہ کنی ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰} ^{۹۹۱} ^{۹۹۲} ^{۹۹۳} ^{۹۹۴} ^{۹۹۵} ^{۹۹۶} ^{۹۹۷} ^{۹۹۸} ^{۹۹۹} ^{۱۰۰۰} ^{۱۰۰۱} ^{۱۰۰۲} ^{۱۰۰۳} ^{۱۰۰۴} ^{۱۰۰۵} ^{۱۰۰۶} ^{۱۰۰۷} ^{۱۰۰۸} ^{۱۰۰۹} ^{۱۰۱۰} ^{۱۰۱۱} ^{۱۰۱۲} ^{۱۰۱۳} ^{۱۰۱۴} ^{۱۰۱۵} ^{۱۰۱۶} ^{۱۰۱۷} ^{۱۰۱۸} ^{۱۰۱۹} ^{۱۰۲۰} ^{۱۰۲۱} ^{۱۰۲۲} ^{۱۰۲۳} ^{۱۰۲۴} ^{۱۰۲۵} ^{۱۰۲۶} ^{۱۰۲۷} ^{۱۰۲۸} ^{۱۰۲۹} ^{۱۰۳۰} ^{۱۰۳۱} ^{۱۰۳۲} ^{۱۰۳۳} ^{۱۰۳۴} ^{۱۰۳۵} ^{۱۰۳۶} ^{۱۰۳۷} ^{۱۰۳۸} ^{۱۰۳۹} ^{۱۰۴۰} ^{۱۰۴۱} ^{۱۰۴۲} ^{۱۰۴۳} ^{۱۰۴۴} ^{۱۰۴۵} ^{۱۰۴۶} ^{۱۰۴۷} ^{۱۰۴۸} ^{۱۰۴۹} ^{۱۰۵۰} ^{۱۰۵۱} ^{۱۰۵۲} ^{۱۰۵۳} ^{۱۰۵۴} ^{۱۰۵۵} ^{۱۰۵۶} ^{۱۰۵۷} ^{۱۰۵۸} ^{۱۰۵۹} ^{۱۰۶۰} ^{۱۰۶۱} ^{۱۰۶۲} ^{۱۰۶۳} ^{۱۰۶۴} ^{۱۰۶۵} ^{۱۰۶۶} ^{۱۰۶۷} ^{۱۰۶۸} ^{۱۰۶۹} ^{۱۰۷۰} ^{۱۰۷۱} ^{۱۰۷۲} ^{۱۰۷۳} ^{۱۰۷۴} ^{۱۰۷۵} ^{۱۰۷۶} ^{۱۰۷۷} ^{۱۰۷۸} ^{۱۰۷۹} ^{۱۰۸۰} ^{۱۰۸۱} ^{۱۰۸۲} ^{۱۰۸۳} ^{۱۰۸۴} ^{۱۰۸۵} ^{۱۰۸۶} ^{۱۰۸۷} ^{۱۰۸۸} ^{۱۰۸۹} ^{۱۰۹۰} ^{۱۰۹۱} ^{۱۰۹۲} ^{۱۰۹۳} ^{۱۰۹۴} ^{۱۰۹۵} ^{۱۰۹۶} ^{۱۰۹۷} ^{۱۰۹۸} ^{۱۰۹۹} ^{۱۱۰۰} ^{۱۱۰۱} ^{۱۱۰۲} ^{۱۱۰۳} ^{۱۱۰۴} ^{۱۱۰۵} ^{۱۱۰۶} ^{۱۱۰۷} ^{۱۱۰۸} ^{۱۱۰۹} ^{۱۱۱۰} ^{۱۱۱۱} ^{۱۱۱۲} ^{۱۱۱۳} ^{۱۱۱۴} ^{۱۱۱۵} ^{۱۱۱۶} ^{۱۱۱۷} ^{۱۱۱۸} ^{۱۱۱۹} ^{۱۱۲۰} ^{۱۱۲۱} ^{۱۱۲۲} ^{۱۱۲۳} ^{۱۱۲۴} ^{۱۱۲۵} ^{۱۱۲۶} ^{۱۱۲۷} ^{۱۱۲۸} ^{۱۱۲۹} ^{۱۱۳۰} ^{۱۱۳۱} ^{۱۱۳۲} ^{۱۱۳۳} ^{۱۱۳۴} ^{۱۱۳۵} ^{۱۱۳۶} ^{۱۱۳۷} ^{۱۱۳۸} ^{۱۱۳۹} ^{۱۱۴۰} ^{۱۱۴۱} ^{۱۱۴۲} ^{۱۱۴۳} ^{۱۱۴۴} ^{۱۱۴۵} ^{۱۱۴۶} ^{۱۱۴۷} ^{۱۱۴۸} ^{۱۱۴۹} ^{۱۱۵۰} ^{۱۱۵۱} ^{۱۱۵۲} ^{۱۱۵۳} ^{۱۱۵۴} ^{۱۱۵۵} ^{۱۱۵۶} ^{۱۱۵۷} ^{۱۱۵۸} ^{۱۱۵۹} ^{۱۱۶۰} ^{۱۱۶۱} ^{۱۱۶۲} ^{۱۱۶۳} ^{۱۱۶۴} ^{۱۱۶۵} ^{۱۱۶۶} ^{۱۱۶۷} ^{۱۱۶۸} ^{۱۱۶۹} ^{۱۱۷۰} ^{۱۱۷۱} ^{۱۱۷۲} ^{۱۱۷۳} ^{۱۱۷۴} ^{۱۱۷۵} ^{۱۱۷۶} ^{۱۱۷۷} ^{۱۱۷۸} ^{۱۱۷۹} ^{۱۱۸۰} ^{۱۱۸۱} ^{۱۱۸۲} ^{۱۱۸۳} ^{۱۱۸۴} ^{۱۱۸۵} ^{۱۱۸۶} ^{۱۱۸۷} ^{۱۱۸۸} ^{۱۱۸۹} ^{۱۱۹۰} ^{۱۱۹۱} ^{۱۱۹۲} ^{۱۱۹۳} ^{۱۱۹۴} ^{۱۱۹۵} ^{۱۱۹۶} ^{۱۱۹۷} ^{۱۱۹۸} ^{۱۱۹۹} ^{۱۲۰۰} ^{۱۲۰}

مولوی معنوی شہر وقت غارت خواب ناید خلق را پتانہ بر باید کسے زودلق را پتا صاحب فرہنگ
 رشیدی تقدیم بابہر لون کے قابل بن اس دلیل سے اُسکا ثبوت دیتے ہیں چرا کہ با از حروف زیادت
 و حروف زائد در میان کلمہ معقول نباشد تسامح اس قول کا ظاہر ہے چنانچہ صاحب جواہر الحروف نے
 اسکو رد کیا ہے پس تحقیق یہی ہے کہ لون نے پر مقدم کیا جاوے اسلئے کہ با اگر حرف زائد ہے
 لیکن وہ اپنے فعل مدخول کے مثبت ہونے پر دلیل ہے اور درود نفی کا اسپر ایک عارضی امر ہے
 چونکہ نفی اور اثبات میں تناقض ہے اور اجتماع نفیضین محال ہے اگر چہ یہاں اجتماع متناقضین ممکن
 کس واسطے کہ اثبات و نفی یہاں جمع نہیں پڑے بلکہ آلات و اذوات اثبات و نفی کے اجتماع سے
 صرف صورت اجتماع نفیضین کی سی ہو گئی ہے تو بھی اسکا استعمال بہت کم رہا نہایت کم کہ خاص
 خاص ہی لوگ ان استعمالات پر واقف ہیں یعنی اذوات اثبات و نفی یعنی با و لون ایک فعل پر بہت
 کم جمع کیے جاتے ہیں مگر جب کبھی جمع ہوتے ہیں وہ با جو آلہ اثبات فعل ہے اُس فعل معرض نفی
 کا کالجڑ بنا دیا جاتا ہے اب اتصال فعل کے ساتھ اسکو واجب ہو جاتا ہے۔ اور کالجڑ بننے میں اس
 بے ثبوت کو اذوات نفی پر ترجیح کی وجہ یہی ہے کہ فعل معرض نفی قبل ان دونوں نفی و اثباتی حالت کے
 اپنے درجہ اطلاق میں زیادہ تر مناسبت اثبات سے رکھتا ہے کیونکہ مثبت فرد کامل ہے بلکہ مثبت
 اسی مطلق کے پیرایہ میں استعمال پاتا ہے اور فرد کامل علامت وجہ اشناس بنے نے نیاز ہو ا کرتا ہے
 یعنی علامت وجہ اشناس کا اسپر لانا ضروری اور واجب نہیں ہو ا کرتا ہاں فرد ناقص کے لئے
 علامت و ممیز ضرور ہے چنانچہ اصول جبریہ کو ملاحظہ فرمائیے کہ اثبات و نفی یعنی جمع و تفریق کے
 لئے یہاں علامتین مقرر ہیں ایک سیدھے پڑے ہوئے خط کا ایک سیدھے کھڑے ہوئے خط سے
 تقاطع جس سے چار قائے پیدا ہو جائیں جیسے یہ شکل + اثبات یعنی جمع کے لئے اور صرف
 ایک پڑا ہوا سیدھا خط جیسے - نفی یعنی تفریق کے لئے موضوع ہے ہا این ہمہ اگر کوئی مسئلہ
 حروف مثبتہ سے آغاز کیا جاتا ہے اسپر علامت اثبات نہیں لائی جاتی حروف معدود صرف
 اُنکے اطلاق پر چھوڑ دیئے جاتے ہیں جیسے ب - ۳ بخلاف نفی کہ اگر کوئی مسئلہ حروف
 منفیہ سے شروع کیا جاتا ہے علامت نفی کا اسپر لانا ضرور اور واجب ہو جاتا ہے جیسے ب
 + ۳ اور یہی حال واحد و جمع کا ہے یعنی واحد کو فرد کامل اور جمع کو فرد ناقص سمجھنا چاہیے اسوجہ سے

رشیدی عکس تیب
 کے قابل بن
 چونکہ فی و اثبات
 ایک فعل پر جمع پڑا
 ہے اسلئے کہ با اگر حرف
 زائد ہے لیکن وہ اپنے
 فعل مدخول کے مثبت
 ہونے پر دلیل ہے اور
 درود نفی کا اسپر ایک
 عارضی امر ہے چونکہ
 نفی اور اثبات میں
 تناقض ہے اور اجتماع
 نفیضین محال ہے اگر
 چہ یہاں اجتماع
 متناقضین ممکن
 کس واسطے کہ
 اثبات و نفی یہاں
 جمع نہیں پڑے بلکہ
 آلات و اذوات
 اثبات و نفی کے
 اجتماع سے صرف
 صورت اجتماع
 نفیضین کی سی
 ہو گئی ہے تو بھی
 اسکا استعمال
 بہت کم رہا نہایت
 کم کہ خاص خاص
 ہی لوگ ان
 استعمالات پر
 واقف ہیں یعنی
 اذوات اثبات و
 نفی یعنی با و
 لون ایک فعل پر
 بہت کم جمع کیے
 جاتے ہیں مگر جب
 کبھی جمع ہوتے
 ہیں وہ با جو آلہ
 اثبات فعل ہے اُس
 فعل معرض نفی کا
 کالجڑ بنا دیا
 جاتا ہے اب اتصال
 فعل کے ساتھ اسکو
 واجب ہو جاتا ہے
 اور کالجڑ بننے
 میں اس بے ثبوت
 کو اذوات نفی پر
 ترجیح کی وجہ یہی
 ہے کہ فعل معرض
 نفی قبل ان
 دونوں نفی و
 اثباتی حالت کے
 اپنے درجہ
 اطلاق میں
 زیادہ تر
 مناسبت
 اثبات سے
 رکھتا ہے
 کیونکہ
 مثبت
 فرد
 کامل
 ہے
 بلکہ
 مثبت
 اسی
 مطلق
 کے
 پیرایہ
 میں
 استعمال
 پاتا
 ہے
 اور
 فرد
 کامل
 علامت
 وجہ
 اشناس
 بنے
 نے
 نیاز
 ہو
 ا
 کرتا
 ہے
 یعنی
 علامت
 وجہ
 اشناس
 کا
 اسپر
 لانا
 ضروری
 اور
 واجب
 نہیں
 ہو
 ا
 کرتا
 ہاں
 فرد
 ناقص
 کے
 لئے
 علامت
 و
 ممیز
 ضرور
 ہے
 چنانچہ
 اصول
 جبریہ
 کو
 ملاحظہ
 فرمائیے
 کہ
 اثبات
 و
 نفی
 یعنی
 جمع
 و
 تفریق
 کے
 لئے
 یہاں
 علامتین
 مقرر
 ہیں
 ایک
 سیدھے
 پڑے
 ہوئے
 خط
 کا
 ایک
 سیدھے
 کھڑے
 ہوئے
 خط
 سے
 تقاطع
 جس
 سے
 چار
 قائے
 پیدا
 ہو
 جائیں
 جیسے
 یہ
 شکل
 +
 اثبات
 یعنی
 جمع
 کے
 لئے
 اور
 صرف
 ایک
 پڑا
 ہوا
 سیدھا
 خط
 جیسے
 -
 نفی
 یعنی
 تفریق
 کے
 لئے
 موضوع
 ہے
 ہا
 این
 ہمہ
 اگر
 کوئی
 مسئلہ
 حروف
 مثبتہ
 سے
 آغاز
 کیا
 جاتا
 ہے
 اسپر
 علامت
 اثبات
 نہیں
 لائی
 جاتی
 حروف
 معدود
 صرف
 اُنکے
 اطلاق
 پر
 چھوڑ
 دیئے
 جاتے
 ہیں
 جیسے
 ب
 -
 ۳
 بخلاف
 نفی
 کہ
 اگر
 کوئی
 مسئلہ
 حروف
 منفیہ
 سے
 شروع
 کیا
 جاتا
 ہے
 علامت
 نفی
 کا
 اسپر
 لانا
 ضرور
 اور
 واجب
 ہو
 جاتا
 ہے
 جیسے
 ب
 +
 ۳
 اور
 یہی
 حال
 واحد
 و
 جمع
 کا
 ہے
 یعنی
 واحد
 کو
 فرد
 کامل
 اور
 جمع
 کو
 فرد
 ناقص
 سمجھنا
 چاہیے
 اسوجہ
 سے

وجہ نامی تقدیم
 حرف نفی بر
 حرف اثبات
 چونکہ فی و اثبات
 ایک فعل پر جمع پڑا
 ہے اسلئے کہ با اگر حرف
 زائد ہے لیکن وہ اپنے
 فعل مدخول کے مثبت
 ہونے پر دلیل ہے اور
 درود نفی کا اسپر ایک
 عارضی امر ہے چونکہ
 نفی اور اثبات میں
 تناقض ہے اور اجتماع
 نفیضین محال ہے اگر
 چہ یہاں اجتماع
 متناقضین ممکن
 کس واسطے کہ
 اثبات و نفی یہاں
 جمع نہیں پڑے بلکہ
 آلات و اذوات
 اثبات و نفی کے
 اجتماع سے صرف
 صورت اجتماع
 نفیضین کی سی
 ہو گئی ہے تو بھی
 اسکا استعمال
 بہت کم رہا نہایت
 کم کہ خاص خاص
 ہی لوگ ان
 استعمالات پر
 واقف ہیں یعنی
 اذوات اثبات و
 نفی یعنی با و
 لون ایک فعل پر
 بہت کم جمع کیے
 جاتے ہیں مگر جب
 کبھی جمع ہوتے
 ہیں وہ با جو آلہ
 اثبات فعل ہے اُس
 فعل معرض نفی کا
 کالجڑ بنا دیا
 جاتا ہے اب اتصال
 فعل کے ساتھ اسکو
 واجب ہو جاتا ہے
 اور کالجڑ بننے
 میں اس بے ثبوت
 کو اذوات نفی پر
 ترجیح کی وجہ یہی
 ہے کہ فعل معرض
 نفی قبل ان
 دونوں نفی و
 اثباتی حالت کے
 اپنے درجہ
 اطلاق میں
 زیادہ تر
 مناسبت
 اثبات سے
 رکھتا ہے
 کیونکہ
 مثبت
 فرد
 کامل
 ہے
 بلکہ
 مثبت
 اسی
 مطلق
 کے
 پیرایہ
 میں
 استعمال
 پاتا
 ہے
 اور
 فرد
 کامل
 علامت
 وجہ
 اشناس
 بنے
 نے
 نیاز
 ہو
 ا
 کرتا
 ہے
 یعنی
 علامت
 وجہ
 اشناس
 کا
 اسپر
 لانا
 ضروری
 اور
 واجب
 نہیں
 ہو
 ا
 کرتا
 ہاں
 فرد
 ناقص
 کے
 لئے
 علامت
 و
 ممیز
 ضرور
 ہے
 چنانچہ
 اصول
 جبریہ
 کو
 ملاحظہ
 فرمائیے
 کہ
 اثبات
 و
 نفی
 یعنی
 جمع
 و
 تفریق
 کے
 لئے
 یہاں
 علامتین
 مقرر
 ہیں
 ایک
 سیدھے
 پڑے
 ہوئے
 خط
 کا
 ایک
 سیدھے
 کھڑے
 ہوئے
 خط
 سے
 تقاطع
 جس
 سے
 چار
 قائے
 پیدا
 ہو
 جائیں
 جیسے
 یہ
 شکل
 +
 اثبات
 یعنی
 جمع
 کے
 لئے
 اور
 صرف
 ایک
 پڑا
 ہوا
 سیدھا
 خط
 جیسے
 -
 نفی
 یعنی
 تفریق
 کے
 لئے
 موضوع
 ہے
 ہا
 این
 ہمہ
 اگر
 کوئی
 مسئلہ
 حروف
 مثبتہ
 سے
 آغاز
 کیا
 جاتا
 ہے
 اسپر
 علامت
 اثبات
 نہیں
 لائی
 جاتی
 حروف
 معدود
 صرف
 اُنکے
 اطلاق
 پر
 چھوڑ
 دیئے
 جاتے
 ہیں
 جیسے
 ب
 -
 ۳
 بخلاف
 نفی
 کہ
 اگر
 کوئی
 مسئلہ
 حروف
 منفیہ
 سے
 شروع
 کیا
 جاتا
 ہے
 علامت
 نفی
 کا
 اسپر
 لانا
 ضرور
 اور
 واجب
 ہو
 جاتا
 ہے
 جیسے
 ب
 +
 ۳
 اور
 یہی
 حال
 واحد
 و
 جمع
 کا
 ہے
 یعنی
 واحد
 کو
 فرد
 کامل
 اور
 جمع
 کو
 فرد
 ناقص
 سمجھنا
 چاہیے
 اسوجہ
 سے

فرد کامل کے علامت
 وجہ اشناس سے
 بنے نیاز ہو ا کرتا ہے
 اصل جبریہ سے
 مشتق ہو

واحد کو فرد کامل اور جمع کے فرد ناقص
 ہونے پر عمل جبریہ سے مشتق

مطلق صیغہ واحد پر ڈال ہو جاتا ہے اور جمع کے لیے علامت ند وغیرہ کی ضرورت پڑتی ہے دیکھئے
 اصول جبر یہ میں جب حروف بعد و بعد و سے خالی ہوں واحد واحد شمار ہونگے جب واحد سے متجاوز
 ہوں پھر تعین عدد اور انکا اظہار واجب ہو جاتا ہے جیسے مسئلہ ب + ب + ب = دب = دب + دب = دب
 ہوگا۔ نیز واحد کا فرد کامل ہونا اس سے بھی مفہوم ہوتا ہے کہ وہ اصل ہر کثرت ہے کیا معنی کہ
 اس کے کسور سے کثرت داخلی اور افزائش سے کثرت خارجی پیدا ہوتی ہے۔ غرض فرد کامل علامت
 سے نے نیاز ہوا کرتا ہے تو فعل مثبت کو فعل مطلق کے ساتھ زیادہ تر مناسبت بلکہ کمال اتحاد ہوا
 تو ادلة مثبتہ کو فعل مطلق کا کالجزر بنانے کا ہر طرح کا استحقاق ہے۔ اور اس سے یہ بات سمجھ جائے
 کہ اب سیم ہی پر (چونکہ وہ درحقیقت نون نفی اور بابے اثبات زائدہ ہے) پھر ایک بابے زائدہ
 لانا جائز نہیں کس واسطے کہ وہ سیم ہی ایک حرف جدا گانہ اور نہ ہی ایک صیغہ مستقل سمجھا گیا ہے نہ
 امر نفی تو اب اس نظر اجمالی نے اس پر بابے زائدہ کا لانا جائز کر دیا فرخی کا شعر ہے شجر آئین نہ وہر
 تو داری و توانی پر آئین نہ وہر نگہ دار و بگذار پر فوٹی یزدی شجر بیازاد ترک بساوس کن پر
 ریا راز بنجیر محبوس کن پر دگر نہ کن آشنائی بن پر مفروش زہد ریائی بن پر مگر استعمال اس سیم کا
 جب ہی تک جائز ہے کہ وہ افعال کے ساتھ متصل ہو جائے ہو ورنہ وہی نون نافیہ بابا محض
 متمم یعنی لفظ نہ لایا جائیگا۔ تحقق وانا بہار فرزاد نے در صورت فصل بھی سیم ہی کو تجویز فرمایا ہے مگر
 اس سیم کو نون نفی کی طرح مرکب بہ بابے مخفی جو منظر حرکت و متمم کلمہ ہے مانا ہے دوران اشعار کو سند
 گردانا ہے حکیم سنائی پر شعر بر سر جو تو شد دین من و دین من پر کہ تم شب پوش و قبا بادت و مہ
 زین و فرس پر ناصر خسرو شعر بر راہ امام خود بھی ناز و پر اور امشناس و تمہ اماش را پر خاقانی مصرع
 پر حصر آیت با عقلی تمہ سر باد و تمہ دستار پر میرے نزدیک وہی نہ ہے غالباً یہ تحریف خوانی
 ہے البتہ کسی استاد اہل زبان کے مادہ تاریخ میں یہ لفظ واقع ہو یہ امر طے ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ
 شانہ اعلم بالصواب فعولن پر بنجائے نون نافیہ الف کے ساتھ نا بھی آتا ہے نظامی شعر
 در انجائے کاندیشہ نادید جائے در واز محمد قبول از خدائے خواجہ حافظہ شعر ہرگز نہ شامل تو
 سروے پر نارستہ ز بوستان شامی پر آوریہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بنا سبت جواب بطا و
 جنسی مضارع غیر وعائہ میں الف کو محض زائد بھی لے آتے ہیں جیسے لفظ باد نظامی کے اس شعر

واحد کے فرد کامل ہونے پر
 دوسری دلیل

نہایت ہی خود بخود
 ممکن ہے کہ
 بنجائے زائدہ لانا
 سے جائز ہو

اس سیم ہی کے فعل متصل
 واقع ہو کر
 نافہ بابے زائدہ لانا جائے گا۔

صاحب جام
 در صورت فصل
 بھی سیم ہی کو
 تجویز فرمایا ہے

افعال بحالے نون نافیہ
 الف کے ساتھ نا کر بھی آتا ہے

مضارع غیر
 وعائہ میں الف
 محض زائد لایا جائے گا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

مفعول نہ ہے اور یہی حال تو ان اور تو اند کی ترکیب کا ہے چنانچہ ان کے جز ثانی کی مصدریت ان اشعار سے بالتصریح واضح ہے۔ سعدی شعر و خوابند بودن بخش فریق و ندامت کد امان و ہندم طریق و خیزن شعر گزند لیب خامہ ات ترک نو لگوید خیزن و گلشن بمرغان چمن بیت الحزن خواہد شدن و تو ان اور تو اند جیسے سعدی ہر کا شعر ہے شعر نہ ہر جام مرکب تو ان تاختن و کہ جاما سپر باید آنداختن و خیزن شعر تو بخیز از قصوری ادر اک خودی و موجود نہان نمی تواند بودن و واضح ہو کہ تو اند اور خواہد اور ان کے مفاعیل کا (جو حاصل بالمصدر صورت ماضی میں ہے) فاعل علی سبیل القناع ایک ہی ہے جیسے زید تو اند کرد میں تو انائی رکھنے والا اور کرنے والا زید ہی ہے اس طرح خالہ خواہد گفت میں خواہند یعنی ارادہ کرنے والا اور کہنے والا خالہ ہی ہے اور اسی وجہ سے کہ انکا جز ثانی حاصل بالمصدر ہے ضمائر متصلہ مرفوعہ جو خاصہ فعل میں اسی خواہد مضارع پر لگائے جاتے ہیں مصدر ماضی صورت پر نہیں لگائے جاتے جیسے خواہد کرد خواہند کرد و خواہی کرد و خواہم کرد۔ اس طرح باید و شاید و است و بود و باشد کو مع ان کے ہم و خبر کے ماضی قریب و بعید و شکی و غیرہ نام رکھے ہیں کس واسطے کہ وہ حاصل مفہوم اس مرکب کا ہے۔ شاید اس ترکیب کے مستقبل کے نام سے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہو کہ اہل زبان نے مبتدی کو جب اس لفظ مشترک کند کے مثلاً دونوں معنی جدے جدے سمجھاے تو یوں تشریح کی کہ این صیغہ دو معنی دار و یک معنی حالت و معنی دیگر استقبال کہ آن را عبارت خواہد کرد تعبیر تو ان نمود پس یہ مفاد نقل ہوتے ہوئے مسامت سے عین صیغہ مستقبل بن گیا چنانچہ حضرت نظامی نے معنی استقبال کو اس نوع کی عبارت میں ادا فرمایا ہے شعر شب شب قدر وقت وقت دعاست یافت خواہی ہر آنچہ خواہی خواست و اسے بیانی ہر چہ طلبی۔ ہماری اس تحقیق پر اگر کوئی شبہ کرے کہ صیغہ مضارع کے معنی استقبالی کی تفہیم میں خواہد کو جو خود مضارع خواستن کا ہوئے آنا مستلزم دور ہے پھر تفہیم امکان سے دور ہے کیا معنی کہ اس خواہد کی استقبالیست خود بہم ہوئی اور اپنے معنی استقبالی کی تعیین کے لئے ایک دوسرے امر خارج کی محتاج تو اور فحی استقبالیست کی تعیین اس قسم کے لفظ سے کب ممکن ہے بقول مصرعہ او خوشن گم ست کرار ہری کند و میں عرض کرنا ہوں کہ یہ کو بیان فعل آتی مطلب ہے تو خواہد کا اشتراک و

تو ان اور تو اند کی ترکیب کا ہے چنانچہ ان کے جز ثانی کی مصدریت ان اشعار سے بالتصریح واضح ہے۔ سعدی شعر و خوابند بودن بخش فریق و ندامت کد امان و ہندم طریق و خیزن شعر گزند لیب خامہ ات ترک نو لگوید خیزن و گلشن بمرغان چمن بیت الحزن خواہد شدن و تو ان اور تو اند جیسے سعدی ہر کا شعر ہے شعر نہ ہر جام مرکب تو ان تاختن و کہ جاما سپر باید آنداختن و خیزن شعر تو بخیز از قصوری ادر اک خودی و موجود نہان نمی تواند بودن و واضح ہو کہ تو اند اور خواہد اور ان کے مفاعیل کا (جو حاصل بالمصدر صورت ماضی میں ہے) فاعل علی سبیل القناع ایک ہی ہے جیسے زید تو اند کرد میں تو انائی رکھنے والا اور کرنے والا زید ہی ہے اس طرح خالہ خواہد گفت میں خواہند یعنی ارادہ کرنے والا اور کہنے والا خالہ ہی ہے اور اسی وجہ سے کہ انکا جز ثانی حاصل بالمصدر ہے ضمائر متصلہ مرفوعہ جو خاصہ فعل میں اسی خواہد مضارع پر لگائے جاتے ہیں مصدر ماضی صورت پر نہیں لگائے جاتے جیسے خواہد کرد خواہند کرد و خواہی کرد و خواہم کرد۔ اس طرح باید و شاید و است و بود و باشد کو مع ان کے ہم و خبر کے ماضی قریب و بعید و شکی و غیرہ نام رکھے ہیں کس واسطے کہ وہ حاصل مفہوم اس مرکب کا ہے۔ شاید اس ترکیب کے مستقبل کے نام سے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہو کہ اہل زبان نے مبتدی کو جب اس لفظ مشترک کند کے مثلاً دونوں معنی جدے جدے سمجھاے تو یوں تشریح کی کہ این صیغہ دو معنی دار و یک معنی حالت و معنی دیگر استقبال کہ آن را عبارت خواہد کرد تعبیر تو ان نمود پس یہ مفاد نقل ہوتے ہوئے مسامت سے عین صیغہ مستقبل بن گیا چنانچہ حضرت نظامی نے معنی استقبال کو اس نوع کی عبارت میں ادا فرمایا ہے شعر شب شب قدر وقت وقت دعاست یافت خواہی ہر آنچہ خواہی خواست و اسے بیانی ہر چہ طلبی۔ ہماری اس تحقیق پر اگر کوئی شبہ کرے کہ صیغہ مضارع کے معنی استقبالی کی تفہیم میں خواہد کو جو خود مضارع خواستن کا ہوئے آنا مستلزم دور ہے پھر تفہیم امکان سے دور ہے کیا معنی کہ اس خواہد کی استقبالیست خود بہم ہوئی اور اپنے معنی استقبالی کی تعیین کے لئے ایک دوسرے امر خارج کی محتاج تو اور فحی استقبالیست کی تعیین اس قسم کے لفظ سے کب ممکن ہے بقول مصرعہ او خوشن گم ست کرار ہری کند و میں عرض کرنا ہوں کہ یہ کو بیان فعل آتی مطلب ہے تو خواہد کا اشتراک و

پہلے بیان شدہ کہ خواہد مضارع استقبالیست بہم خود استقبالیست نہیں کر سکتا

اسکے جواب

و ابہام ہماری تفہیم میں حرج اندر نہ ہوگا کس واسطے کہ خواہد خواہستن سے (جو معنی ارادہ کرنے کے ہے) مشتق ہے اور ارادہ خواہی استقبال ہو خواہی حالی وہ فعلی ارادی جو اپنے بعد مذکور ہوگا اٹکا وقوع بعد اس ارادہ ہی کے ہوگا پھر اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ ماضی و حال و مستقبل زمانے کے ٹکڑے اور حصے ہیں اور کیا ضرور ہے کہ ارادہ کا فعل پر جو تقدم ہے وہ زمانی ہی ہو تو عرض کرتا ہوں کہ تقدم ارادہ کی تعمیم جو ذاتی اور زمانی کو شامل ہے اس تفہیم کے کچھ مضربین کیا سنی کہ اہل عرف ذاتی اور زمانی کے دقیقون سے غافل ہیں اس وقت یہ شعر سعدی کا بلا کلف تاویلی درست ہو جاتا ہے شعر خلاف پیمبر کسے رہ گزید پاکہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید یعنی پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف راہ اس شخص نے اختیار کی جو کبھی بمنزل مقصود کو پہنچا نہیں چاہتا ماضی و حال و مستقبل از قسم مفرد ہیں کہ نوع کلمہ سے ہیں اور یہ است و بود و باشد و باید و شاید و توانست و تواند و خواست و خواہد وغیرہ کی ترکیب سے جل فعلیہ بنتے ہیں جو نوع کلام سے ہیں اس واسطے کہ جو کلمات کہ علامت قرار دیے گئے ہیں وہ خود فعل ہیں اگر وہ لازم ہیں تو بعد ان کے صورت ماضی میں جو حاصل بالمصدر مذکور ہوگا وہ انکا فاعل ہوگا جیسے بالیت کرد و باید کرد و شایست کرد و شاید کرد۔ اگر متعدی ہیں تو انکا مفعول بہ ہوگا جیسے توانست کرد و تواند کرد و خواست کرد و خواہد کرد۔ چونکہ یہ کرد مثلاً بتاویل حاصل بالمصدر ہے اس پر کاف مصدر یہ نہیں لاتے مگر جب یہی خواہ مضارع پر آتا ہے اور مضارع بغیر تاویل مصدر نہیں مستقل ہوتا تو اسپر کاف مصدر یہ لانا ضرور پڑتا ہے سعدی کا شعر ہے شعر جو خواہد کہ ویران کند عالمے ہند ملک در نیچہ ظالمے یعنی اگر خداوند جل و علا عالم را ویران کروں خواہد ملک را در نیچہ ظالم می بند۔ پہلن بھی کند تاویل میں مفرد یعنی مصدر کے ہو کر خواہد کا مفعول بہ ہے پس جیسے اس مضارع کند پر خواہد کے آنے سے مستقل فعل مستقبل نہیں کہا جاتا اس طرح ترکیب غیر مضارع کو بھی سمجھنا چاہیئے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ اس طرح است و بود و باشد کس واسطے کہ ایفعال ناقصہ ہیں اور افعال ناقصہ اسم دخیل کو چاہتے ہیں تو ان کے اندر ایک ضمیر مستتر ہے وہ انکا اسم اور وہ کلمہ جو ان کے قبل مذکور ہے وہ انکی خبر جیسے کردہ است و کردہ بود و کردہ باشد بخلاف می اور بھی کہ یہ صرف ناتمام یا دوام یا حال کی علامتیں ہیں اپنی استقلالی اور افرادی حالت میں ان سے کوئی معنی مفہوم نہیں ہوتے

وہ سریشیکا کہ استقلال زمانہ کی
ایک قسم کی تعمیر کیے ضرور ہیں
زمانہ روزانی ہو سکتا ہے۔

اس وقت دلبر و دانشمند و رشاد و نایب
و بلند و خدا بند کو ان کے
مذہب سے کیا تعلق ہے۔

ہی خواہد مضاعف ہو
آتا کہ اور مضاعف
تاریخ من مصدر
ہو کہ اس کا مفول یہ
ہو جاتا کہ کوئی آتش
مستقل من یعنی فریضہ
کے ہیں پہنچتا ہے
است واد وانشاء
کہ کتب میں

فی اونی علامت
کیسب سے ہیں

توانی ترکیب سے فعل مفرد کا مفرد ہی رہیگا کلمہ سے نکلکر نوع کلام میں داخل نہ ہوگا۔ کبھی اس ترکیب میں فصل واقع ہوتا ہے سعدی رح کا شعر ہے شعر در ان ساعت کہ خواہند این دآن مردہ
 سخا بہند از جہان بیش از کفن بزود۔ کبھی یہ ترکیب معکوس ہو جاتی ہے نظامی رح شعر مذکور کہ پردہ
 خواہ ترا کہ دای دودہ خورد خواہ ترا و لہ درین باغ رنگین چو کبک و تدرودہ نگل در چمن ماند خواہند ہر
 اور یہی ترکیب مفید معنی مستقبل خواست کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے فردوسی رح فرماتے ہیں ع
 بدن سوزگی جان ہی رفت خواست و اسے خواست رفت پس جیسے خواست کو علامت مستقبل اور
 خواست رفت کو ایک صیغہ نہیں کہتے خواہد کو بھی ایسا ہی سمجھنا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم صیغہ مضارع
 مجازاً کبھی کسی نکتہ کے لئے بجائے صیغہ ماضی مستعمل ہوتا ہے مثلاً شکم کو جب حکایت حال
 ماضی مطلوب ہو یا فاعل کے غلبہ و قدرت کا اظہار تو صیغہ مضارع مثبت میں حال ماضی بیان
 کیا جاتا ہے یعنی اس امر کا اظہار ہے کہ فاعل مقتدر نے اس طرح کا کام پہلے تو کیا ہی ہے
 اور آئندہ بھی کر سکتا ہے سعدی رح شعر گلستان کند آتش بر خلیل پگروے باتش برد
 زاب نیل و چنانچہ یہ سب قصے ہو چکے ہیں۔ اگر اس مضمون کا انکار منظور ہو صیغہ مضارع منفی
 میں ادا کیا جاتا ہے یعنی یہ مطلب ہے کہ یہ امر نہ کبھی کسی سے زمانہ ماضی میں ہوا نہ اب
 نہ آئندہ کبھی ہو سکے سعدی رح شعر کس نہ بیند کہ لشکان حجاز و برب آب شور گرد آئند
 چنانچہ اس نکتہ کی تصریح سعدی رح کے اس شعر سے واضح ہے شعر در اقبال تا یئد بو بکر سعدی
 کہ ماورن زاید چو قبل و بعد یعنی چون اونرا دکی جگہ نزیاد مستعمل ہے لفظ قبل و بعد کا اسی نکتہ کے
 اظہار اور تاکید کے لئے ہے۔ واضح ہو کہ مضارع پر یا و مجہول کبھی حسن کلام کے لئے محض زائد آتا
 کبھی شرط کبھی استمرار کبھی تمنا کے لئے جسطرح ماضی میں فردوسی رح کا شعر ہے شعر ^{اول} کہ گوئی
 ہی آنچنان بایدے اگر نیستی مہر نغز اندے و لہ اگر ہودے پند آموز گارے پر آوروے
 من زجانت دمارے و لہ جہاندار گردا گردا گر باشدے و ز فرمان اد کے گزر باشدے و لہ اگر
 جویدے ہمنبر و شہنم و تن و نام اوزیر پائے افگم و مولوی معنوی رح شعر گر نیند و واقفان
 امر کن و در جہان رگشتہ بودی این سخن و وانی میں کسی اہل زبان کا شعر ہے شعر روزی
 بود کہ عشق تو لب آیدے و یا آن دلت بہر من بگرایدے و اور جیسے ماضی میں الف زائد لایا

فصل ہی واقع ہوتا ہے ترکیب
 اور یہ ترکیب معکوس
 بھی ہو جاتی ہے
 کی ترکیب
 افادہ بھی
 کا ہوتا ہے

صیغہ مضارع کا
 مجازاً کبھی
 استعمال کی جاتا ہے
 کی خواست

مضارع میں یا مجہول زائد استمرار اور
 تناسل شرط کے لئے لائی جاتی ہے

صیغہ مضارع
 جہاں اسکے نکتہ
 صیغہ مضارع
 کو جہاں سے
 ہو جاتا ہے
 ماضی میں

صیغہ مضارع
 میں بھی الف
 زائد لایا جاتا ہے

جاتا ہے جیسے گفتا مضارع میں بھی لپاتے ہیں فردوسی کا شعر ہے **شعبہ** گر ایزد نمین نہ
 بہ بخشاید **تن** زرم جویم نفرساید **اولہ** پرزادہ یاسا و خشیاب کہ دل را بہرت مہی بخشاید
ولہ من اکنون زہر سو فراوان سوار **فرستم** مہمہ درخور کارزار **زبیرن** مگر آگہی یا بماند **بیرن**
 کار ہشیار بشتابا **امسا** سبط **ضیفہ** امر پر بھی **الف** زائد لے آتے ہیں فردوسی کا شعر **شعر**
 خرومند شاہی دن کہترا **تو** خود چشم **دل** باز کن بنگرا **اور** مضارع کے اخیر میں ضمائر مرفوعہ
 متصلہ کے لاحق کرنے سے چھ جینے پیدا ہوتے ہیں جیسے جدول مذیلہ ہے واضح ہے

جدول تصریف مضارع

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گوید	گویند	گوئی	گوئید	گویم	گوئیم

جدول تصریف حال

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
می گوید	می گویند	می گوئی	می گوئید	می گویم	می گوئیم

یہ بھی سن لیجئے کہ فارسی میں مصدر سے امر کے اشتقاق کر نیکا طریقہ نہایت پریشان قانون کلی
 کے احاطہ میں قدم رکھنے سے آبی قواعد کلیہ کے حلقہ میں داخل ہونے سے سرتابی کرتا ہے اور
 میں اول سے کابل سست طبیعت ضعیف القلب خلق ہوا ہوں اسپران پریشانیوں اور آلام کا تمام
 بس اس سے میرا دل و دماغ کسی قابل نہ رہا اول تو والدین کے انتقال پر ملال سے ہم سب بالکل
 نے سہارا ہو گئے تھے مگر پھر بھی برا در مظلوم مغفور نے وہ وہ عنایات وہ وہ ناز برداریاں کیں کہ سب
بچہ بچلا دیئے گویا ہمارے لئے رہنمائی قسمت نے صحرا سے لے آب و علف سے ایک دو جہ پر پھر اور
 شجر بار ورتک پہونچا دیا تھا جس سے ایک زمانہ اسکے ہوا دار روح افزا سایہ میں اسکے ترسیوے
 اوزنا زہر طرب کھاتے آسودگی کے ساتھ گزار رہے تھے کہ اچان چکھٹا دھت کی تند باد اور مرگ
 مفاجات کے جھکڑ نے آسکو چڑ سے اکھاڑ پھینکا **انا للہ وانا الیہ راجعون** جوش غم میں یہ
 چند مصرعے زبان قلم سے نکل گئے۔

خوآن سایہ از فرق بن شد جدا	ندانم بسر زندہ ام یابا
----------------------------	------------------------

صنیعہ حاضر جمع
 پر بھی الف زائد
 لا یا جاتا ہے

۱۱ بیا
 ۱۲ بیا
 ۱۳ بیا
 ۱۴ بیا
 ۱۵ بیا
 ۱۶ بیا
 ۱۷ بیا
 ۱۸ بیا
 ۱۹ بیا
 ۲۰ بیا
 ۲۱ بیا
 ۲۲ بیا
 ۲۳ بیا
 ۲۴ بیا
 ۲۵ بیا
 ۲۶ بیا
 ۲۷ بیا
 ۲۸ بیا
 ۲۹ بیا
 ۳۰ بیا
 ۳۱ بیا
 ۳۲ بیا
 ۳۳ بیا
 ۳۴ بیا
 ۳۵ بیا
 ۳۶ بیا
 ۳۷ بیا
 ۳۸ بیا
 ۳۹ بیا
 ۴۰ بیا
 ۴۱ بیا
 ۴۲ بیا
 ۴۳ بیا
 ۴۴ بیا
 ۴۵ بیا
 ۴۶ بیا
 ۴۷ بیا
 ۴۸ بیا
 ۴۹ بیا
 ۵۰ بیا

[illegible]

دل بوس و دیوید
خون گریستن و بید

یہاں سے اپنے
 محل کو پہنچا
 تھے اپنے اور
 اس کا کسی وجہ

اب اکتاب قیامت کی خار گداز پیش ہے اور ہم سایہ پروردگار کا دماغ ضعیف علاوہ برین و مستون کی ناچاقیان و رثا کی ناحق کی نا اتفاقیان اُس پر طرہ یہ کہ مجھ جیسا ضعیف القلب پست ہمت خاندان کا سر پرست بنایا جانا اور منکوب جو اس بنا دیا میرے مصائب اور پرگندہ خاطری کو دو بالا کر دیا حضرت من بامد الغیظم اگر آپ کی آرزو کی کا خوف اور ماتھ پکڑے کی لاج یعنی ظلم اٹھانے کی شرم نہوتی میں بھول کر ایک حرف کے لکھنے کا نام نہ لیتا اور جو کچھ لکھ رہا ہوں معلوم نہیں کیا لکھ رہا ہوں اللہ تعالیٰ بخش اپنے فضل و کرم سے اس کو عام قبولیت عطا فرمائے اور آپ کے بھی پسند آجائے آمین آمین اللہم آمین بطیفیل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔ شعر

چہ میگفتم و در چہ پرداختم ۛ کجا بودا شہب کجا تا ختم ۛ واضح ہو کہ مضارع جیسے وہ معنی حال اور استقبال میں مشترک ہے معنی امر کے لئے بھی مشترک ہے جیسے اوپر مذکور ہوا اگر میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مضارع صیغہ امر کے لئے اصل ہے جس طرح لغزگو نکتہ سنج اسد اسد خان غالب پنج آبنگ میں نکتہ سراہین ”مضارع در گران مایگی پائے کم از مصدر نیارد ہجوں مصدر وجوب ذاتی دارد و خود منشاء پیدائی فراوان افعال ست و آخر ہر مضارع جز دال نیست چون کند و گوید“ اور پھر فرماتے ہیں ”امر از مضارع میزاید قاعدہ آن بر افگندن دال سبت نہیں چون کن از کند و گوئی از گوید“ اور یہ بھی کہہ نہیں سکتا کہ اس کا عکس ہے یعنی امر حاضر کو اصل قرار دیا جائے اور اسی امر کے اخیر میں دال ساکن ماقبل مفتوح کے الحاق سے مضارع بنایا جائے اس واسطے کہ یہاں دونوں تقدیر پر آنکھ بند کیئے بلار عایت غیبت و حضور و تکلم غائب سے حاضر اور حاضر سے غائب بنالیا گیا چاہیئے تھا کہ اگر ایسا بنایا بھی جاتا غائب غائب سے حاضر حاضر سے شکم شکم سے بنایا جاتا

ہاں ایک اور بات یہاں کہہ سکتے ہیں مگر وہ ایک دقیق نظر پر مبنی ہے مجملہ عرض کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں وہ یہ ہے کہ وال ساکن باقبل مفتوح کو مطلقا علامت مضارع نہ کہیں اور غے بھی یوں ہی کیا معنی کہ اگر یہ علامت تھی تو حقوق غماز کے وقت کس لیے ثابت نہ رہی پھر تو یہ علامت علامت نہ ہوئی یعنی لازم نہ ہوئی عرض متعارف ہو گئی بلکہ حق یہ ہے کہ یہ وال ساکن باقبل مفتوح یا ہی حاضر و مہم متکلم کی طرح واحد غائب کی ضمیر بارز ہی یعنی مطلق مضارع جو لا بشرط شے کے درجہ میں ہے وہ یہی امر حاضر مستعمل کی صورت ہے اور بوجہ اپنی حیثیت اطلاق کے خارج میں وجہ نہیں مکتھا کسی نہ کسی فرد میں غائب ہو یا حاضر یا متکلم اس کا تحقق ہوتا ہے لیکن صیغہ امر حاضر مستعمل مشہور اور مطلق مضارع میں اتنا فرق ہے کہ امر حاضر میں ضمیر خطابی یا سی معروف مخدوف منوی ہے یعنی وہ یا خطابی اگرچہ محفوظ نہیں مگر نیت اور لحاظ میں اس کا اعتبار ضرور ہے کس واسطے کہ وہ مرخم ہو بخلاف مطلق مضارع کے کہ وہاں ان میں سے کسی شے کا اعتبار نہیں چنانچہ بعض وقت مضارع حاضر مطلق مضارع کی زمی میں آتا ہے جیسے شعر دانی چہ کن بنا خوش و خوش کم کن آرزو الخ جیسے پندہ مذکور ہوا پس اب باعتبار اس تحقیق کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو ان مطلق مضارع ہے اگرچہ وہ ابداً مخدوف الفاعل مستعمل ہوتا ہے اسبوجہ سے اس کا حصول تو اتند سے (جو صیغہ جمع غائب ہے) قرار دیا گیا اس تحصیل و تخریج سے اس کی اطلاقی حیثیت میں کوئی نقصان نہیں پہونچتا کس واسطے کہ افراد و جمع اسی طرح غیب و حضور و تکلم اسی مطلق پر انکی خاص خاص علامات کے داخل کر نیسے حاصل ہوتی ہیں اگر اب ان علامات کو اس نہر سے اٹھا دیوین پھر وہی اطلاقی حالت باقی رہ جائیگی اسبوجہ سے کہ وہ مطلق ہے اور کل افراد کے ساتھ اس کا تعلق مساوی ہے کبھی تو وہ غائب کے موضع میں مستعمل ہوتا ہے جیسے سعدی کا شعر ہے شعر تو ان در بلاغت سبحان رسیدہ نہ در کنہ بچون سبحان رسیدہ کہنی حاضر کے جیسے ولہ میز تا بر ہی اسی سود کا این رنجیست و کلازق اوجز بمرگ نتوان رست کہنی متکلم کے جیسے ولہ چہ کم باکہ تو ان گفت کہ اوہ در کنار من و من مجورم اسید طرح انکی جمع - حافظہ کا شعر ہے شعر این حال عجب باکہ تو ان گفت کہ ماہ بلبانیم کہ در موسم گل خاموشیم غرض صیغہ جمع غائب سے اس کی تخریج کی خصوصیت (بادجو ویکہ ہر چہ صیغوں کے ساتھ اس کا تعلق برابر ہے) اسوجہ سے ہے کہ صیغہ جمع غائب اور یہ تو ان بمثلہ صیغہ مہول یعنی مخدوف الفاعل

امر و مضارع کے لئے
اصل کو کسی چیز نے
دلیل ہے کہ
بجیل منفع علامت
مضارع مستعمل
ہو نہیں

صیغہ امر حاضر مستعمل
مطلق مضارع کا اعتبار

تو ان میں سے کسی شے کا اعتبار نہیں چنانچہ بعض وقت مضارع حاضر مطلق مضارع کی زمی میں آتا ہے جیسے شعر دانی چہ کن بنا خوش و خوش کم کن آرزو الخ جیسے پندہ مذکور ہوا پس اب باعتبار اس تحقیق کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو ان مطلق مضارع ہے اگرچہ وہ ابداً مخدوف

فان کو اتند سے اس کا حصول تو اتند سے (جو صیغہ جمع غائب ہے) قرار دیا گیا اس تحصیل و تخریج سے اس کی اطلاقی حیثیت میں کوئی نقصان نہیں پہونچتا کس واسطے کہ افراد و جمع اسی طرح غیب و حضور و تکلم اسی مطلق پر انکی خاص خاص علامات کے داخل کر نیسے حاصل ہوتی ہیں اگر اب ان علامات کو اس نہر سے اٹھا دیوین پھر وہی اطلاقی حالت باقی رہ جائیگی اسبوجہ سے کہ وہ مطلق ہے اور کل افراد کے ساتھ اس کا تعلق مساوی ہے کبھی تو وہ غائب کے موضع میں مستعمل ہوتا ہے جیسے سعدی کا شعر ہے شعر تو ان در بلاغت سبحان رسیدہ نہ در کنہ بچون سبحان رسیدہ کہنی حاضر کے جیسے ولہ میز تا بر ہی اسی سود کا این رنجیست و کلازق اوجز بمرگ نتوان رست کہنی متکلم کے جیسے ولہ چہ کم باکہ تو ان گفت کہ اوہ در کنار من و من مجورم اسید طرح انکی جمع - حافظہ کا شعر ہے شعر این حال عجب باکہ تو ان گفت کہ ماہ بلبانیم کہ در موسم گل خاموشیم غرض صیغہ جمع غائب سے اس کی تخریج کی خصوصیت (بادجو ویکہ ہر چہ صیغوں کے ساتھ اس کا تعلق برابر ہے) اسوجہ سے ہے کہ صیغہ جمع غائب اور یہ تو ان بمثلہ صیغہ مہول یعنی مخدوف الفاعل

چونکہ تو ان میں سے کسی شے کا اعتبار نہیں چنانچہ بعض وقت مضارع حاضر مطلق مضارع کی زمی میں آتا ہے جیسے شعر دانی چہ کن بنا خوش و خوش کم کن آرزو الخ جیسے پندہ مذکور ہوا پس اب باعتبار اس تحقیق کے یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو ان مطلق مضارع ہے اگرچہ وہ ابداً مخدوف

فان کو اتند سے اس کا حصول تو اتند سے (جو صیغہ جمع غائب ہے) قرار دیا گیا اس تحصیل و تخریج سے اس کی اطلاقی حیثیت میں کوئی نقصان نہیں پہونچتا کس واسطے کہ افراد و جمع اسی طرح غیب و حضور و تکلم اسی مطلق پر انکی خاص خاص علامات کے داخل کر نیسے حاصل ہوتی ہیں اگر اب ان علامات کو اس نہر سے اٹھا دیوین پھر وہی اطلاقی حالت باقی رہ جائیگی اسبوجہ سے کہ وہ مطلق ہے اور کل افراد کے ساتھ اس کا تعلق مساوی ہے کبھی تو وہ غائب کے موضع میں مستعمل ہوتا ہے جیسے سعدی کا شعر ہے شعر تو ان در بلاغت سبحان رسیدہ نہ در کنہ بچون سبحان رسیدہ کہنی حاضر کے جیسے ولہ میز تا بر ہی اسی سود کا این رنجیست و کلازق اوجز بمرگ نتوان رست کہنی متکلم کے جیسے ولہ چہ کم باکہ تو ان گفت کہ اوہ در کنار من و من مجورم اسید طرح انکی جمع - حافظہ کا شعر ہے شعر این حال عجب باکہ تو ان گفت کہ ماہ بلبانیم کہ در موسم گل خاموشیم غرض صیغہ جمع غائب سے اس کی تخریج کی خصوصیت (بادجو ویکہ ہر چہ صیغوں کے ساتھ اس کا تعلق برابر ہے) اسوجہ سے ہے کہ صیغہ جمع غائب اور یہ تو ان بمثلہ صیغہ مہول یعنی مخدوف الفاعل

بجائے دیدار ان کا
قد و قامت

ان کو اصل نہ لکھا
یہ کہ غیبت و حضور
یکساں ہوئے

و ان کا مفعول
بھی محذوف ہوتا ہے

و ان کا مفعول
بھی محذوف ہوتا ہے

و ان کا مفعول
بھی محذوف ہوتا ہے

بجائے حلیہ و
حالت ہوتا ہے

بجائے اس حلیہ و
حالت ہوتا ہے

مبتعل ہوتے ہیں اگرچہ تاہم ان ہر دو کے استعمال میں جواز و وجوب کا فرق ہے یعنی صیغہ جمع سالم
سے فاعل کا حذف و ذکر دونوں امر جائز ہیں حذف جیسے نظامی ہر شجر سریر و سر پرودہ و تاج و تخت
نچھڑا کہ آنر تو اہم نہ سخت و فاعل کا ذکر نہ تو ظاہر ہے۔ اور اس صیغہ مخففہ نہ تو ان میں حذف
یعنی عدم ذکر فاعل واجب ہے جیسے اوپر مذکور ہوا مگر ترجیح کے لیے اس قدر مناسبت کافی ہے اور
اسکو اطلاقی حالت میں رکھنے میں (باوجودیکہ موقع حضور یا تکلم کا ہے) یہ نکتہ ہے کہ کسی شے کا
ثبوت یا اسکی نفی عام طور سے ہر ایک شخص نے لے جب محقق ہو گئی تو مخاطب یا متکلم کے لیے بھی
بالضرورت وہ اثبات یا نفی متحقق ہو جائیگی تو اب جزیرہ گرتوان رست اور نتوانی رست اور باکہ توان
گفت کہ ادانہ اور باکہ توانم گفت کہ ادانہ کا ایک مفاد ہوگا اسکا کہ جب کوئی بھی چھوٹ نہیں سکتا اور کوئی بھی نہیں کہہ سکتا
تو اس مخاطب کا چھوٹنا اور اس متکلم کا کہنا بھی ناممکن ہوگا اس واسطے کہ یہ دونوں اسی کوئی کے
افراد میں سے ہیں اور یہ بھی معلوم کر لیجئے کہ توان کا مفعول کبھی محذوف ہوتا ہے کبھی مذکور
محذوف جیسے ان مثالوں میں البوطالب کلیم شجر کز اقبال ثانی صاحب قرآن و شکار سے چنین
صید وحشی توان۔ اسی توان کرد۔ ظہوری شجر مرگ یا وصال سخن ختم میکنم و زین بیش با فراق مدارا
نمی توان و اسی نمی توان کرد اگر مذکور ہو یا تو یہ مقدم ہوگا یا مؤخر پھر یہ دو حال سے خالی نہیں یا حال
بالمصدر یعنی مفرد بلا تاویل ہوگا یا جملہ بتاویل مفرد ہوگا اور پھر یہ حاصل بالمصدر یا بصورت ماضی ہوگا
جیسے توان کرد و توان گفت یا بصورت مصدر اصلی جیسے حافظہ کا شعر ہے شعر تا بود کہ دست
در کمر او توان زدن و در خون دل نشسته چو یاقوت احمدیم و اور جملہ جیسے سعدی رہ فرمانے ہیں مصر
توانم آنکہ نیازم اندرون کسے و لے نیازم اندرون دل کسے۔ آن اسم اشارہ۔ جملہ نیازم اندرون
کسے بوجہ کاف مصدر یہ تاویل میں مصدر یعنی مفرد کے ہو کر منشار الیہ۔ اشارہ مع منشار الیہ
مفعول بہ۔ اور بعض وقت یہ کاف مصدری حذف بھی کیا جاتا ہے اور کبھی اس کاف مصدری
کا حذف اور توان کی ضمیر فاعلی کا حذف یعنی یہ دونوں حذف جمع پڑ جاتے ہیں جیسے توان
برخیزم بجائے توانم کہ برخیزم شیخ العارفین کے اس شعر میں شعر زاہد از پائے خم بادہ چسان
برخیزم و من نیفتادہ ام انسان کہ توان برخیزم و کمال اسمعیل مصرعہ آن قدر بارہ بدل نہ کہ توان
برخیزم و اسکا حاصل توانم برخاست پر جا ٹھہرتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

خیر مضارع ہو یا امر حاضر جسکو جی چاہے اصل قرار دیجئے غرض مصدر ہے اُس اصل کا اشتقاق گیارہ باب پر کیا جاتا ہے اس واسطے کہ علامت مصدر کے ماقبل گیارہ حرفون میں سے کسی نہ کسی ایک حرف کا ہونا ضروری ہے اور وہ گیارہ حرف یہ ہیں۔ ا۔ خ۔ ز۔ ر۔ س۔ ش۔ ت۔ م۔ ن۔ و۔ می۔ جن کے مجموعہ کو ان جملوں پر ترکیب دے سکتے ہیں میزان خوش فرس وی از سخن فرداں و از سخن شرف دے و شرفم از سخن دے و فراز سخن شویم و سخن شانی ورزم و شرف آموزی سخن و از سفر خوش نیم و ازین سفر خوشم و ز بنفر خوش مانی و ناز فرخ بیم و ش و خوشان دین فرسم و خوف شرف سازیم و از سر خفیم شنو و سیف را خوش مزین و سیف مرا خوش زن و خون ریز سام فش و زمی فنا سر خوشم اور اسید طرح ذرا غور سے بہت سے جملے اور بھی چائل ہو سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ مصدر ہے اشتقاق مطلق مضارع کا ہوتا ہے اور اوپر یہ بات ثابت کر دی گئی ہے کہ وہ امر حاضر غنی کی صورت پاتا ہے تو یہاں اس اشتقاق کی بحث میں وہ مطلق امر کے ساتھ تعبیر کیا جائے گا۔

باب الف

اس باب میں تین قاعدے جاری ہیں اثبات۔ تبدیل۔ اسقاط۔ اثبات یعنی بعد حذف علامت مصدر جو ہائے امر کے لئے ایک ضروری امر ہے اُس صیغہ کو جس ہیأت میں ہو اُسی ہیأت و صورت پر ثبات رکھنے اور اُس میں کسی نوع کا تصرف نہ کرنے کو ہم اثبات کہتے ہیں۔ جیسے کشادن سے کشا و کشائی۔ زادن سے زا و زامی۔ جانا چاہیے کہ جو کلمات کہ الف اور او مدہ پر ختم ہوتے ہیں بوقت ترکیب اُن پر تحمل حرکت کے لئے یا سے زائد ضرور لائی جاتی ہے اور اور بعد انحرال اور قبل ترکیب وجود اس یا کا کچھ ضروری نہیں سمجھا جاتا پس یہاں بھی یا کے ساتھ اور بغیر یا دونوں طرح استعمال جائز ہے اول جیسے شہر بکشا می تیر مژگان و بریز خون حافظہ کہ چنان کشندہ راکش کس استقامی ثنائی یعنی بغیر یا طالب آملی شہر بکشا کمین فتنہ بانگیر غمزہ و در تاز رخس نازے و شبیز غمزہ اور جب انکے اخیر میں ضمائر وغیرہ ملحق ہوتے ہیں تو صرف تحمل حرکت کے لئے اس یا کا داخل کرنا واجب ہو جاتا ہے جیسے کشاید کشائی کشایم و کشائندہ مگر چونکہ اس یا کا وجود اس اشتقاق میں ضروری نہیں ہے اصل قاعدہ کے زیادات میں اسکو شمار نہیں کیا۔ دوسرا تبدیل یعنی بعد حذف علامت مصدر اُس الف کو ہمزہ سے بدل دینا جیسے داون سے وہ

باب الف
قاعدہ اثبات الف
بعد حذف علامت مصدر

جس کا اخیر الف ہو
اسکے بعد یا زائد
بھی لا جا جائے

مثلاً بکشا کمین
کین کشادن
کمین تازن
مثلاً بکشا کمین
فوتہ از ناز و غمزہ
کہ شہوت را برانگیزد

قاعدہ تبدیل

سلطان زربندہ قونیار و ستاد باج و مگر اسکا استعمال بہت کم ہے اور اسکی مخفف شدن ہی کا استعمال بحث مصدر میں اور اسکے مزید علیہ ستادن ہی کا بحث مضارع میں اکثر ہے اور شدن میں تا قرشت مضموم نہیں بلکہ بعد حذف الف اسکا فتح بحالہ باقی ہے ظاہر و حید کا شعر ہے شعر درین بارگہ بے گواہ و سند و بود گرم بازار داد و ستد و آب صاحب درفش کاویانی جناب غالب دہلوی کے اس اعتراض کو بجز اسکے اور کیا کہا جاوے کہ جناب نے تحقیق نہیں فرمائی ہے صاحب برہان پر صرف پناغصہ اتارا ہے جہاں فرمایا ہے "ستادن کجا و معنی کر فتن کجا سخن اینست کہ ایستادن و استادن ستادن یعنی پیام آمدہ است الخ۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں "ستاد و مخفف ستاند نحو اہد گفت مگر کور سواد و ستادن ہستادن را یکے نخواہد ہست مگر کور مادر زاد اگر ستاد کو مخفف ستاد کا نہ کہیں بلکہ اصلی اور مستقل اور کامل بلا تخفیف و حذف مصدر مانین جس طرح وہی فرماتے ہیں "استادن مصدر نیست دیگر بسین مضموم و تا مضموم و در معنی باگر فتن مراد و مضارع ستاند و امر آن ستان الخ علاوہ برین کہ خلاف تحقیق ہے اور یہ بات بھی لازم آئیگی کہ ضابطہ اشتقاق گیارہ باب پر نہ تھمیکا بلکہ ایک اور باب بارہواں تاے قرشت کا زیادہ کرنا ہو گا یہ خلاف راے جمہور و استقرار ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور استادن کا مصدر مضارع استانیدن بھی مستعمل ہے مولوی معنوی رح شعر مرکب استانید و پس آواز دادہ آن سلام و آن امانت باز دادہ اسطرح فرستادن سے فرست بعض وقت اسکا دوسرا حرف تا بھی حذف کیا جاتا ہے مگر استعمال اس مخدوف الحرفین کا مشع میں اکثر ہے جیسے فریس فریبندہ بحث مصدر اس مشع کی مستعمل نہیں اور بحث مضارع مشع اگر مستعمل ہے مگر غیر مشع ہی فصیح مانی گئی ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب النحۃ

اس باب میں صرف تبدیل کا ایک قاعدہ جاری ہے لیکن تبدیل کبھی زامی مجملہ سے جیسے آموختن سے آموز۔ اس لفظ پر ایک بات یاد دہانی کہ اکثر فارسی قواعد نگاروں کا یہ قول ہے کہ آموختن لازم اور متعدی ہر دو آتا ہے چنانچہ مصنف قواعد فارسی روشن علی انصاری نے لازم اسکو بتلایا ہے جس کا ترجمہ ہندی میں سیکنا ہے اور متعدی جبکا ترجمہ سکنا اسطرح مرزا غالب دہلوی و بیچ آہنگ میں فرماتے ہیں "آموختن ہم لازمی ہم متعدی است الخ یہ ناصواب ہے کیا معنی کہ

یہاں مخفف شدن کا استعمال
اسکا مزید علیہ ستادن
کا بحث مضارع میں اور اسکے
مزید علیہ ستادن ہی کا بحث

شعار معنی کر فتن کجا
سخن اینست کہ ایستادن
و استادن ستادن یعنی پیام
آمدہ است الخ۔ دوسری جگہ

استادن کا مصدر
استانیدن آتا ہے

فرستادن کی بحث مضارع
صفت نا و زیادتی
یا کمیتہ و فتن کجا
مخدوف الحرفین کا مشع
میں اکثر ہے جیسے
فریس فریبندہ بحث
مصدر اس مشع کی
مستعمل نہیں اور بحث
مضارع مشع اگر
مستعمل ہے مگر غیر
مشع ہی فصیح مانی
گئی ہے واللہ تعالیٰ
اعلم بالصواب۔

آموختن کو متعدی
سیکنا ہے اور لازم
اسکو بتلایا ہے جس
کا ترجمہ ہندی میں
سکنا اسطرح مرزا
غالب دہلوی و بیچ
آہنگ میں فرماتے
ہیں "آموختن ہم
لازمی ہم متعدی
است الخ یہ ناصواب
ہے کیا معنی کہ

جیسے خوردن یعنی کھانا کسی نہ کسی خوردنی چیز کا ہوتا ہے سیکھنا بھی کسی نہ کسی علم و ہنر کا ہوتا ہے
خلاصہ کلام یہ ہے کہ باعتبار معنی اول متعدی بیک مفعول اور باعتبار معنی ثانی متعدی بدو مفعول ہوگا
ہاں معنی اول کو بہ نسبت معنی ثانی کے لازم کہہ سکتے ہیں مگر یہ لازم اضافی ہوگا حقیقی اور ان موضع
میں جہاں کہیں لازم مطلقاً بیان کیا جاتا ہے تو اس سے فرد کمال یعنی لازم حقیقی مراد ہوتا ہے ورنہ
کردن بسیط کو (جیسے فردی رہ کا شعر ہے شعر پہر وزین و زمان کردہ است) گم و بیش گیتی بر آوردہ است
اے پہر وزین و زمان ساختہ است) نسبت کردن مؤلف کے جیسے حضرت خسرو کے اس شعر میں شعر
دیدہ کج راز مرہ دامن کن و دیدہ ز صاحب نظران دامن کن کسی نے لازم نہ کہا۔ لیکن سراج المحققین
مصنف چراغ ہدایت جناب آرزو نے اسکا لزوم معنوی اور طرح ثابت کیا ہے اسکے حاصل معنی
خوگرفتن یعنی عادی ہونے کے بتلاے ہیں جہاں فرمایا ہے ”آموختن معروف و این گاہے متعدی
آید و گاہے لازم اول مشہور است دوم آنجا کہ حرف با بمفعول آید چنانکہ راقم گوید شعر در لعل یار و چو موجم
ہمہ تن آغوش است و حسرتم بسکہ بخیارہ کشیدن آموخت و ہماشاے تو ترسم کہ نظر نکشاید دیدہ
نے روے تو آن بس بہ ندیدن آموخت و تیر می گزارش ہی ہے کہ میرزا سعد الدین راقم کے ان
اشعار میں لفظ آموخت اپنے مشہور معنوں میں مستعمل ہوا ہے کیا معنی کہ شعر اول میں ضمیر مشکلم منصوب
جو حسرتم کے متصل ہے آموخت کا مفعول اول ہے اور چونکہ یہ آموخت متعدی بیک مفعول ہے
بواسطہ با و تقدیرہ جو بخیارہ میں ہے متعدی بدو مفعول بنا دیا گیا یعنی حسرت مرا بخیارہ کشیدن
آموخت۔ اسی طرح شعر ثانی میں نظر مقدم مفعول اول بہ ندیدن بواسطہ باے تقدیرہ مفعول ثانی یعنی دیدہ
کہنے روے تو آن نظر را ندیدن آموختہ است۔ اور نظر کا دیدن کے ساتھ انتساب کلام اسانڈہ میں
موجود ہے چنانچہ پاک بین دور بین کے ساتھ اسکو متصف کرتے ہیں صائب کا شعر ہے شعر
دروادخی کہ رو بقفا میر و ند خلق و در قعر چاہم از نظر دور بین خویش و خصوصاً دوسرے شعر میں
اکثر لنخون میں بجائے با و تقدیرہ زای ثانیہ ہے اسوقت یہ آموخت ثانی بحالہ اپنے ایک مفعول
بر قانع ہوگا اور وہ مفعول بھی مجزوف جسکا ندیدن بیان پڑا ہوا ہے یعنی دیدہ کہ در فراق رو
تو ندیدن آموختہ است۔ ترسم کہ ہماشاے تو نظر نکشاید۔ اور ممکن ہے کہ مفعول ثانی کشیدن ہوا و
بخیارہ اسکا متعلق۔ اور اس قسم کا تقدیرہ جو بواسطہ روابط ہر کلام عرب میں کثیر الوقوع ہے

مثال کردن بسیط

مثال کردن متعدی

جناب آرزو

آموختن کو لازم کہ

بدو مفعول کی کار

نکستہ

اکثر لنخون میں

بجائے با و تقدیرہ

زای ثانیہ

سے متعلق

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

بجائے با و تقدیرہ

آختن اور آہنچتن مقتضاب ہیں انکا مضارع یا امر متعمل نہیں مگر فصحاے عجم نے از و اور آہنچ استعمال فرمایا ہے فردوسی ^{۱۳۸} شعر گہر آنکہ از فریزدان بود نیاز و بید دست و بد نشود اسکا مصدر مضارع آزدین بھی متعمل ہے فردوسی ^{۱۳۹} شعر نیازید گر گین میلا و دست بدان راہ رفتن میان را بہست اس میں یا ہی تحتانی بوقت ترکیب بانون نافیہ الف کی بدل لائی گئی ہے جیسے آید سے نیاید کہتے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یا ختن بالیا سے بغیر ترکیب آختن کا مبدل ہو چنانچہ فردوسی کا شعر ہر شعر زمان تا زمان دست بر یافتی سرکش ز مرگان بیند اختی کمال آجیل شعر ہر فرومایہ کہ او سوے بلند می یازد زود برگردد و دوسر زیر شود ہچو بخار اسید طرح آہنچتن بھی مقتضاب نہیں اسکا مضارع آہنچد باثبات خاں معجمہ آتا ہے میر معری کا شعر ہے شعر چون ہرزم اندر بر آہنچی تو تیغی از نیام چون بصید اندر تواز تر کش کشی تیر گزین بستہ گرد و سر کشان را دست خصمان را دہن چہ بستہ گرد آہوان را چشم و گوران را سترین اسکا مصدر مضارع آہنچیدن بھی متعمل ہے ابوالمؤید شعر چون بر آہنچیدن تیغش بدید در تن شیرریان شد زہرہ آب اسی سے ہر دم آہنچ بمعنی اڑو تاکہ بدم بسوے خود کشندہ است و دو آہنچ و دو کش مطبخ و حمام وغیرہ و عالم آہنچ باوشاہ کی صفت ہے کہ وہ عالم کو اپنے زیر حکم کھینچتا ہے۔ اور اسکا مخفف آہنچتن بتخفیف یا اور ہنچتن بحد الف بھی متعمل ہے فردوسی ^{۱۴۰} شعر ز آہنچتن تیغہا از غلات کہ قاف را و ردل افتاد کا پٹہ ابو شکور شعر چنانچہ مرغ ہوا پر و بال ہر ہنچد تو بر خلایق بر پر مروی بر تیغ مگر چونکہ یہ تصریف استعمالات شاذہ سے ہے باب الخاء میں قاعدۂ اثبات کو نہیں بڑایا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

باب الراء

اس باب میں تین قاعدے جاری ہیں اثبات و زیادت و اسقاط مع الزیادۃ۔ اول یعنی اثبات جیسے گستردن سے گستر خوردن سے خور اور یہ مصدر بمعنی لازم بھی آیا ہے فردوسی کا شعر ہے ^{۱۴۱} شعر در انداخت تیغ پرند آدرش ہمچو است از تن گسستن سرش ہر تیغ برگردن رخس خورد ہر پیر پر برگستوان نہر ہر جسکا حاصل معنی ٹکرانے اور لگنے کے قریب قریب ہو۔ اور بھی سن لیجیے کہ خوردن اور اسکی ہر دو ہنچتن (بوجہ داو معدولہ) لفتح خاں معجمہ چاہیے اسکو ضمہ کے ساتھ پڑھنا ناصواب ہے سعدی ^{۱۴۲} شعر کن نمازبران ہیکس کہ ہنچ نکرد کہ عمر در سر تحصیل مال کرو خورد

آختن اور آہنچتن
مقتضاب ہیں
انکا مضارع
از و اور
آہنچد کلام
سادہ
ہیں اسلئے
ہیں

آہنچتن اور ہنچتن
آہنچتن سے
مخفف ہیں

باب الراء
باب الراء
خوردن بمعنی لازم

اور کبھی جو اس ہلکہ مضموم الماقبل کا قافیہ واقع ہو جاتا ہے جیسے فردوسیؒ شعر ترازین جهان
روز بروز دلتست نہ ہنگام تیمار و پرم دلتست و مولوی معنویؒ شعر ہر کہ تریاک خدائی را بخورد و
گر خورد زہرے گلوش کہ ببرد و زلالی شعر خنایان ساغکہ در خون غولہا خورد و بہ تحفہ پیش شاہ غزویؒ
ولہ تعریف عصا میں لکھتے ہیں شعر ز رنگ زندہ اش فیروزہ مرده و رگ کان ز مردیش خورد
اس سے دھوکا نہ کھائیں کہ خوردن بالضم متعل ہے بلکہ یہ وہی تلافی حرکت ماقبل روی ہے جسکو
فصحاے متاخرین نے بھی جائز رکھا ہے جیسے ہش تحفہ ہوش کا خوش کو قافیہ کر دیتے ہیں :-
فردوسیؒ شعر پس گہم اشکش تیغ ہش و کہ بارے دل بود و باغ خوش و اور اسی قبیل سے ہے کردہ کہ
برودہ بالضم کے ساتھ قافیہ کرنا۔ فردوسیؒ شعر منہ دیدہ اندانچہ من کردہ ام و غم و رنج و سختی کہ من برودہ
ولہ ازان دشمنان بگند شصت مرد و نہاد یکے پہلوے دستبر و اور اسی قبیل سے ہے گرد بالکسر
گرد بالضم کا قافیہ پڑنا۔ فردوسیؒ شعر ہمہ پاک در پاس گرد آمدند و بردخمہ یزد گرد آمدند و اینطرح
کرد بالفتح کا گرد بالکسر کے ساتھ قافیہ واقع ہونا خاقانیؒ شعر اصنعت چرخ دوست کر دوش و دوزخ
زیر و جیم گردش و واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب دوسرا زیادت یعنی قبل راے ہلکہ کے یا تحتانی
زیادہ کیجاتی ہے جیسے مردن سے میراوریہ مشہور ہے استنبہا دکی ضرورت نہیں اور کبھی بغیر اس
زیادتی کے اسکا مضارع مرد بھی متعل ہو جاتا ہے امیر خسروؒ فرماتے ہیں شعر زندہ باقی کہ چہاں
آفرید و کے مرؤ آن زندہ کہ جان آفرید و مولوی معنویؒ شعر بہر یزدان میزید نے بہر گنج و
بہر یزدان می مرؤ نر خون و رنج و فردوسیؒ شعر مگر خاریا سنگ خارا خوردند و چوروزی سر آید
خوردند و مردند و مولوی معنویؒ شعر صد چراغت از مردار بیستند و باش فلغ چون یگانہ نیستند
ولہ قطبان نک میزند از تشنگی و از پئے ادبیر خود یا بدرگی و ولہ تحفہ اے سگ چون منافق بیتی و
ہم منافق می مری تو چینی و ولہ اگر سر ہمہ سوے خنجر بریم و بردوزی بزاویم و دروزی مریم و
اسکو میر و کا تحفہ کہنے میں سراسر تکلف ہے کیا ضرورت ہے کہ مردن سے میرا و اور میرا سے
پھر مرد بنایا جائے تیسرا اسقاط مع الزیادۃ یعنی بعد اسقاط علامت مصدر را ہلکہ کو حذف
کرنے سے فقط ایک حرف کاف باقی رہ گیا تو اسپر نون زیادہ کر دیا جاتا ہے جیسے کردن سے
کن بالضم اور یہ نون کی زیادتی ویسی ہی ہے جیسے زدن سے زن میں ہے اور طلاف

خوردن کا
کاف قافیہ بھی
جورای بن
مضموم

خوردن کا خوش کے ساتھ قافیہ
فردوسیؒ شعر
پس گہم اشکش
تیغ ہش و کہ
بارے دل بود
و باغ خوش
و اور اسی
قبیل سے ہے
کردہ کہ

گرد بالکسر
بالضم کے
ساتھ قافیہ
کرنا

مردن میں قاعدہ
بلا زیادت
انسان کا
بھی جاری
ہوتا ہے

شعر مردان کی
چو

اسقاط مع الزیادۃ

قیاس فتح کاف کو ضم سے اس لئے بدل دیا کہ اس تغیر غیر قیاسی پر وہ دلیل ہو اور نیز امر کردن کے ساتھ التباس کا کھٹکا نہ رہے۔ اور اس کی بحث امر باثبات رائے پہلے بھی بطریق شذوذ مستعمل ہو جیسے کرندہ مرادف کنندہ ساسان پنجم اپنی ہمتگیر از دساتیر کے نامہ جمشید میں کہتا ہے "و تو بشید کنندہ و کرندہ کردہ و آفریدہ رائے بینی و بینائی" واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

باب الزاء

اس باب میں مصادر کثیر الاستعمال میں سوا ایک مصدر زون کے اور صا و قلیل الاستعمال میں سوا نے آزون کے پایا نہیں گیا۔ اور اس باب میں فقط زیادت مفرد کا ایک قاعدہ جاری ہو اور وہ زیادت صرف ایک حرف نون کی زیادتی ہے جیسے زون سے زن اور آزون سے آزن۔ فردوسیؒ شعر بنزدیک آن گرگ باید شدن پسر و چشم اورا بہ تیر آزون و فرخیؒ شعر چشم مخالفان بیازن بہ تیر و پشچون کف و ملے بزر آزدی پسر و ذوالفقار علی شروانیؒ شعر کشف کردار ہر کو و کشید از طوق امرت سر و بسان خارش پیش کرد و شست چرخ تیر آزن و اور جم کے ساتھ آجدن اسکا بدل ہے اور زون مخدوف الصدر اسکا مخفف بھی آیا ہے فردوسیؒ شعر بنزدیک آن گرگ باید شدن و ہمہ چرم ادرا بہ پیکان زون و اسے بہ پیکان خستن۔ اور یہ مصدر رنگ کرنے اور استرہ وغیرہ سے بدن پر زخم لگانے اور ریل اور چکی وغیرہ پر ٹانگی لگانے اور تیر یا نیزہ یا سوئی وغیرہ چوڑنے کے معنوں میں آیا ہے باعتبار اسی اخیر معنی کے بحیث زون و آون برجامہ کشیدن سے کنایہ کرتے ہیں فردوسیؒ شعر بزد نیزہ بر میان دودہ و کہ شد سنگ خارا بخون آزدہ و ولہ ہمہ راہ بیراہ گنبد زودہ و جہان شد چو بیابا بزر آزدہ و ولہ بداغ جگر شان کنی آزدہ و کہ بخشایش آرد بر ایشان دودہ و مگر زون بمعنی خستن و بمعنی ضرب میں یہی فرق ہے کہ اول آزون کا مخفف ہے اور یہاں فارسی مثلثہ کے ساتھ بھی بولا جاتا ہے اور ثانی یعنی زون بمعنی ضرب کا لفظ بلا تخفیف ہے اور یہ نون زیادتوں میں اکثر داخل ہوتا ہے خواہ افعال ہوں خواہ اسما۔ افعال جیسے کردن و دانستن و مانستن کی بحث امر اور اسموں میں جیسے نازنین کی زنا اور ہنگنان کے کاف کے بعد۔ کسوا سطلے کہ اصل نازنین کے لفظ ناز پر یا و نون نسبت کا لگا یا گیا ہے زمین کی طرح اور اصل ہنگنان کی ہمہ پر الف و نون جمع کا ہے چنانچہ ہنگنان کو بھی فصحا بے عجم نے اپنے کلام میں برتا ہوا ہے منوچہری کا

کردن کے لئے
نون نون کی وجہ

لفظ

سسان و زون
زود و شش و پون
ایک شاذ و زود
ایران سے
رنگ لباس
شاہی کسکوت
قلندری اختیار کی
تھی اس واسطے کہ
سسان کہنے لگے

نہیں
نہیں زون حلق
دور بجا و شرف
باہن مرادست ہینہ

نون نون
نون نون
نون نون

نون نون
نون نون

ہنگنان ہنگان
کا مزید علیہ ہے

شعر ہے شعر نودن ہیکان را غرض و صلت ملک و اور اغرض و صلت شاہ گہان مست و عید
حسن غزنوی شعر آرامش و رامش ہیکان بلدر راست و نزد ہیکان صورت ابن حال عیان است
اور اس میں کاف عجمی ہمہ کی ہائے مخفی کا مبدل ہے۔

باب السین

باب السین

اس باب میں تین قاعدے جاری ہیں: تبدیل اور حذف صرف اور حذف مع الزیادۃ۔ اول یعنی
تبدیل سین بزاے مجھے جیسے غاستن سے سفیر جسکا اللفہ خستن بھی آیا ہے یہ لورانیوں کا محاورہ ہے
اور اسی امالہ کے ساتھ بحث امر متعل نہ ہے۔ سین اور زاء مجھے بوجہ قرب مخرج ایک دوسرے سے
بدل پڑ جاتے ہیں جیسے ایاز و ایاس اول تو مشہور ہے ایاس جیسے شیخ عطار کا شعر ہے شعر
گر تو مرد طالع و حق شناس و بندگی کردن بیانموز از ایاس و دوسرا یعنی تبدیل سین بلام جیسے
گسستن سے گسل۔ لام اور سین میں کوئی قرب مخرج بھی نہیں اور نہ ہی معلوم کیا مناسبہ حاصل
ہے کہ ایک دوسری کا بدل پڑ جاتا ہے چنانچہ صاحب جواہر الحروف نے یہ دو لفظ سیج و لیج
بمضی رخسار اسی مبادلت کی سند میں پیش کیے ہیں اور ممکن ہے کہ یہاں حذف مع الزیادۃ ہو یعنی
بعد حذف سین مہملہ لام زیادہ کیا گیا۔ اور لام کا زیادات اور و عامون میں حروف علت کی طرح
داخل ہونا ثابت ہے جیسے لفظ الف میں جو ایک حرف کا نام ہے یعنی قاف و کاف میں حروف
علت اور الف میں لام و عامہ پڑا ہے تو اب یہ گسستن و گسل کی بحث کی طرح حذف مع الزیادۃ کے
قاعدہ میں درج ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب تیسرا تبدیل سین بباے ہوز جیسے گاسستن
سے کا و خواستن سے خواہ جستن و رستن بفتح ہا سے جہ درہ۔ یہ تبدیل موافق قیاس ہے
جیسے خروس و خروہ اماں و اماہ۔ اور کسرۃ ماقبل ہا، بضرورت ہا سے ظاہر ہے اسکی تحقیق
بیان اضافت میں آچکی ہے خصوصاً جہ میں یہ بھی ممکن ہے کہ جیستن اسکی اصل ہو بوجہ حذف
یاے تختانی و تبدیل سین با ہجہ رگیلا مولوی بغوی کا شعر ہے شعر چون بدیدم صبح روت
وزمان بر جیستم گرم و در کار آمد موقوف مطرب یستم ثانی حذف صرف جیسے دسستن سے دان دسستن
سے مان زسستن سے زمی آراستن فیہ راستن نے آرا و پیر آراے و پیراے (یہ وہی یاے
زائد ہے کہ جسکا حال کشادہ کے ضمن میں بیان ہوا) اور گریستن سے گرمی و گریستن سے گرمی

سین اور لام
میں مبادلت

حذف صرف

اور زیدین مصدر جعلی ہے اور استعمال اسی جعلی کا اکثر ہے رستین اور اسکی بحث ماضی ذرا کم متعل
 ہے شیخ اوحسنی کا شعر ہے شعر رستین گیردت ز خوردن رشت ۛ بدرت باید آمدن ز بہشت ۛ
 تاج بہا شعر باقناعت ہمیشہ باید رستیت ۛ بر تربوت طمع بیاید رستیت ۛ ثالث حذف مع الزیادۃ
 یعنی بعد حذف سین کبھی صرف ایک حرف نون زیادہ کیا جاتا ہے جیسے شکستن سے
 شکن اور نون کا زیادات میں داخل ہونا باب الزاء میں بیان کیا گیا۔ کبھی صرف واو زیادہ کیا جاتا ہے
 جیسے بستن و رستن و شستن بضم ہا ہے جو جونے و رو و روئے و شو و شوئے بضم ہا یعنی بعد اسقاط
 علامت مصدر سین بھی حذف کر دی گئی صرف ایک حرف مضموم رہ گیا تہ بننا سبت اسی ضمہ کے حروف
 زیادات علیہ میں سے واو زیادہ کر دیا گیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں واو سین کا مبدل ہوا میں کوئی
 مناسبت خاص ہے کہ جس سے ایک دوسرے کا بدل پڑ جاتا ہے اور بعض اسموں میں بھی یہ مبادلت
 واقع ہے چنانچہ صاحب جواہر الحروف نے اسی کی سند میں یہ دو لفظ بالتس و بالتو بمعنی ترجیح پیش کیا ہو
 اور یہ تکلفات اس لئے کیے جاتے ہیں کہ کیف ما التفت کسی حرف کو کسی حرف کا بدل قرار دیدینا خلاف
 تحقیق ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ یاے تخفانی بعد ان واؤن کے زائد محض ہے جطح الف
 مدہ کے بعد زائد ہوتی ہے۔ اور کبھی دو حرف زیادہ کیے جاتے ہیں اور وہ کبھی نون و وال ہونگے
 جیسے بستن سے بند پیستن سے پیوند۔ اور کبھی یا و نون جیسے شستن سے نشین۔ اسکا تعدیہ نشا ختن
 و نشاستن و نشانستن و نشاندن آتا ہے۔ فردوسی ۛ شعر باکرام شانہ بنوا ختش ۛ برخویش بر تخت
 بنشا ختش ۛ اسدی شعر ہم از تخم شہ بادشاہی نشاست ۛ برورسم پاژانچہ بدر درانت ۛ مولوی
 معنوی ۛ شعر اکنون کہ بدانتہم چند انکہ توانستم ۛ بہر تو نشانستم از مات سلام اللہ ۛ نظامی شعر نشاندش
 بدانش در آموختن ۛ کہ گوہر شود سنگ زافروختن ۛ اور اس مصدر اور اسکے کل مشتقات سے نون
 اول اصلی حذف بھی کیا جاتا ہے جیسے نشستن سے شستن و شست و شین اور اسکا تعدیہ شاندن آتا ہو
 امیر خسرو شعر شست صراحی بدوزانو بہ پیش ۛ دقہر ز شاند بزانوے خویش ۛ نظامی ۛ شعر کمر بندو
 بیدارسی بخت بین ۛ کلہداری کن سر تخت شین ۛ مولوی معنوی ۛ شعر بہر این مقدار آتش شاندن ۛ
 آب پاک و بول یکسان شد بفن ۛ اسکا متعلق جو در اصل اسکا مفعول ہے اکثر حروف صلہ برودر کے
 ساتھ متعل ہوتا ہے یہ ظاہر اور معروف ہے اور کبھی بغیر حرف صلہ جیسے شعر مذکور میں سر تخت شین

حذف زیادہ نون

حذف زیادہ واو

حذف ماضی نون
 حذف ماضی واو
 نشستن کا تعدیہ
 نشا ختن و نشاستن
 و نشاندن و نشانستن
 آتا ہے

شستن کی بحث
 مصدر و بحث
 حذف و شین
 شستن و شین
 متعل و شین
 بلا نون بھی

اس حذف و شین کا
 تعدیہ شاندن آتا ہے

اور کبھی را کے ساتھ جیسے فردوسی کا شعر ہے شعر چو بشنید رستم میان را بہ بست و وزا تجا کہ
رخش را بہ رشت و وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ۔

باب نشین

اس باب میں پانچ قاعدے جاری ہیں اثبات و زیادت و حذف و تبدیل صرف و تبدیل مع الزیادۃ
اول یعنی اثبات جیسے گشتن بالضم سے کش بالضم کبھی بحکم ضرورت اُن الفاظ کے ساتھ ہوتا ہے جتنا
جنگا قبل روی مکسور ہے فردوسی کا شعر ہے شعر دو بہرہ ز توران سپہ کشتہ شدہ ز خون شان برین
چون گل آعشتہ شدہ دوسرا قاعدہ یعنی زیادت جیسے شدن سے شو بالفتح یہاں بھی اُسی قسم کا اشباع
ہے جس کو ہم رستن و جستن بالضم میں بیان کر آئے ہیں یا یہ بات کہ دراصل یہ شدن شودن کا مخفف ہے
اور یہی مخفف کثیر الاستعمال اور اصل بہت کم مستعمل ہے۔ نظامی کا شعر ہے شعر پشیمان شو اکنون کہ
چون گاہ شود نہ ندرد پشیمانی آنگاہ سودہ صاحب غواض سخن حضرت صہبانی رحمۃ اللہ علیہ نے فردوسی
کا یہ شعر سند میں نقل فرمایا ہے شعر چو تور آ پنخان دید غمگین بشودہ بدان کش چنین بخت برگشتہ بودہ
جس طرح بود سے بدن بھی آیا ہے لیکن بودن میں برعکس اصل کثیر الاستعمال ہے اور مخفف قلیل انشاء
تعالیٰ شانہ اسکی تحقیق باب الواو میں کیا یگی پس یہ مصدر باعتبار اس اصلیت کے باب الواو میں
درج ہونا چاہیے تھا لیکن مصادر کی کثیر الاستعمالی صورت بالواو باندھے گئے ہیں۔ اور نشین کا
بحث امر میں بخوف التباس امر شستن فتح سے بدلہ یا گیا۔ تیسرا یعنی حذف جیسے برشتن کو
را کے اشباع سے برشتن بنالیا پھر بحث امر میں نشین کو حذف کر کے بری بنالیا جیسے گستن
و گریستن سے امر گری بنالیا گیا ہے اُن اتنی بات ہے کہ گستن و گریستن ہر دو مستعمل ہیں اور
برشتن یا تختانی کے ساتھ میری نظر سے نہیں گزرا۔ اگر اسکے عدم استعمال پر نظر کرتے اسکو
حذف مع الزیادۃ کی فصل میں درج کر دین گنجائش رکھتا ہے مگر تبدیل صرف میں داخل کرنا چاہیے
یا نہ تختانی کو نشین منقوطہ کا مبدل قرار دینا بالکل خلاف تحقیق ہے۔ پانچواں قاعدہ تبدیل مع الزیادۃ
یعنی کبھی نشین معجمہ کو راسی مہملہ سے بدل کر بعد میں دال زیادہ کیجاتی ہے جیسے گشتن سے گردوشتن
سے نور و بفتح واو یعنی طے کردن و پیچیدن اور کبھی نشین معجمہ کو سین مہملہ سے بدل کر اُس سے
قبل یا سے تختانی زیادہ کیجاتی ہے جیسے نوشتن سے نویس بکسر واو یعنی کتابت گو بحث مصدر

نشین
کبھی کبھی
کبھی کبھی

باب نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

نشین

بحکم ضرورت کسر واؤ فتح سے بدل دیا جاتا ہے اسکی بحث مصدر بحالے واؤ ہائے موحده کے ساتھ
بھی مستعمل ہے جیسے نبشتن نبشتہ وغیرہ اور شستن بالکسر سے (جو کہ تاکہ وغیرہ کے کاتنے کے
معنوں میں ہے) ریس اور ریسیدن اسکا مصدر مضارعی ہے۔

نوشتن میں واؤ
یا موحده سے
پہلے نبشتن بھی
ہو جاتا ہے

باب الفار

اس باب میں چھ قاعدے جاری ہیں اثبات و زیادت و تبدیل فقط و تبدیل مع الزیادۃ و حذف فقط
و حذف مع الزیادۃ۔ اول اثبات جیسے بافتن سے باث و شکافتن سے شکاف اور شکفتن بھی اسی
قاعدہ میں داخل ہے کسوا سٹے کہ شکفد اسکا مضارع آتا ہے فردوسی کا شعر ہے ^{اول مستحق} شعر چشمش گون
دواہر و مکان و تو گفستی ہی بشکفد ہر زبان و شکفیدن اسکا مصدر مضارعی آیا ہے۔ فردوسی شعر چہ نامہ بر سام
یہ زم سید و زشاوی رخس ہچو گل بشکفید و اور شکفتن متعدی بھی آیا ہے ہاتنی کا شعر ہے شعر اے غافل یادہ گو
چہ گفستی و وے خار جفا چہ گل شکفتی و مولوی معنوی شعر سید الأعمال بالذیات گفت و نیست
خیرت بسے گلہا بشکفت و اسکا امر بحسب قیاس شکفت ہونا چاہیے تھا مگر وہ مستعمل نہیں جیسے بودن کا
مضارع بود۔ اور حال المصدر بوش مستعمل مگر اسکا امر بحسب قیاس بوش مستعمل نہیں۔ دوسرا زیادت جیسے
خفتن بالضم یعنی نوم سے خفت بالضم سوائے اس ایک صیغہ امر کے اور بحث مضارع مسموع نہیں
سعدی فرماتے ہیں شعر شتر بچہ باورش خویش گفت و پس از رفتن آخر زمانے بخت و ولہ سراز
خواب بر کردہ شوریدہ گفت و مرافتہ خوانی و گوی مختف و یہ خلاف قیاس باوجود التباس صیغہ ماضی
جائز رکھا گیا ہے جنہوں نے اسکو خفتیدن سے فرمایا ہے یہ انکا عدم اعتنا ہے بلکہ خفتیدن خود اس
خفت سے بنا ہے یعنی خفتن کا مصدر مضارعی ہے اور خفتن کا امر خواب قرار دینا بھی نہیں چاہیے
کیا معنی کہ خواب مصدر جعلی خوابیدن کا امر ہے اسکا تعدیہ خوابا ئیدن اور اسکا مخفف خوابیدن مستعمل
ہے نظامی شعر ہی سروش بہالین خوابیدہ و سرشک از لالہ و گل ہر و منیدہ و اسکا بیان بحث
مصدر میں گزر چکا ہے۔ اور خفت بھی ایک جداگانہ امر ہے جسکا مصدر وغیرہ مستعمل نہیں بیند و بین
کی طرح کہ انکی بحث مصدر موجود نہیں اور خمپیدن مصدر جعلی ہے۔ اور خفتن بالفتح یعنی خمیدن و کج شدن
مقضب ہے اسکی بحث امر میری نظر سے نہیں گزری ناخر سر و شعر امر وز ہی ضعیف بینی و این ہوتا
خفتہ نزارم و میر غری شعر اے دہانت تنگ و زلفت خفتہ از بہر نیست و پشت من چون زلف داری

باب الفار
قاعدہ اثبات فا
ثبات و زیادت
تبدیل فقط
تبدیل مع الزیادۃ
حذف فقط
حذف مع الزیادۃ
شکفتن
مصدر مضارعی
شکفتن
شکفتن
شکفتن

دوسرا قاعدہ زیادت
خفتن خفتیدن کا مضارع
خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر

خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر
خفتن خفتیدن کا مصدر

ولم همچون دیوان و تیسرا قاعدہ تبدیل فقط اور یہ تبدیل کبھی تو باریک موجدہ سے جیسے کو فتن سے کو ب
یا فتن سے یاب اور یہی مصدر کبھی داو کے ساتھ بھی مستعمل ہے حکیم نزاری قہستانی شعر بیک غمزدہ رک جانش
بکا دو پشود گم درو سہے و خود را بنیاد و پے نیاید۔ اس طرح شیفتن بمعنی دیوانہ و پریشان شدن بھی
جس سے شیفتہ شستن ہے بحث ائمین داو اور باریک موجدہ ہر دو کے ساتھ مستعمل ہے حکیم اسدی
شعر ز خواری در بنجے کہ آید شیب و کہ گیتی چنین ست بالا و شیب و فردوسی شعر چو در خنجر روز
بگو بخت شب و ہمیرفت شیوان دل و خشک لب و کبھی صرف داو سے جیسے رفتن سے رو بالفتح
کا فتن سے کا و گشتن سے گو اور گوے شفتن سے شنو جاتا چاہیے کہ شنودن و شنیدن ان ہر دو کو جدا
مستقل مصداق اصلی قرار دینا میری سمجھ میں نہیں آتا کیا معنی کہ شفتن سے بقاعدہ تبدیل گشتن و رفتن کی
طرح امر شنو حاصل ہوا اور بحسب ضابطہ مشہور امر حاضر اور علامت مصدر کے درمیان یاے تختانی کی زیاد
سے مصدر جعلی شنودن بنا لیا گیا چنانچہ قدما کے کلام میں یہ بھی مستعمل ہے اور نوشیدن بمعنی سمع اور اس کا
مزید علیہ نوشیدن اسی شنودن کا قلب ہے مولوی معنوی شعر لیک نادانستہ آرم این زمان و تاکہ ہر
گوشتے نوشد این نہان و کہ توجہ دانی تانوشی قاشان و زانکہ نہانست بر تو حالشان و کہ
ماہری از دعوت دعوت تراہ مانوشیم این دم تو کا فراہ مگر اسکا مزید علیہ نوشیدن کثیر الاستعمال ہے۔
یہ قاعدہ قلب کا اور مصدر رون میں بھی جاری ہے جیسے نکستن بضم تین گستن کا قلب ہے مولوی
معنوی شعر گندم ارشکست و زہم و سکت و بروکان آمد کہ نک نان درست و فردوسی شعر غل و
بند و زہم سگستم نہم و دوان آدم پیش شاہ رومہ نہ ممکن ہے کہ نوشیدن مصدر جداگانہ مستقل ہوا و
نوشیدن بمعنی سمع اسکا مخفف و اللہ تعالیٰ اعلم۔ سو ہی شنودن کبھی تخفیف و او سے شنیدن کر لیا
جاتا ہے اور کبھی تخفیف یاے تختانی سے شنودن اور کبھی بحکم ضرورت داو اور یا تختانی دونوں
حذف کر دیئے جاتے ہیں فردوسی شعر گریزان بالا چرا بر شدی و چو آواز شیر تریان بشدی
اور کبھی بزبادی الف انشیدن بھی کہا جاتا ہے مولوی معنوی شعر دید صد چند ان کہ وصف اشنیدہ بود
کے بود خود ویدہ مانند بشنودہ مگر شفتن صرف سمع یعنی سننے کے معنوں میں آتا ہے اور شنودن
و شنیدن سننے اور سونگھنے کے ہر دو معنوں میں مستعمل ہے جیسے فیضی کا شعر ہے شعر فیضان کہ مقیم
بیشہ بودند و بوسے ز روندگان شنودند و فردوسی شعر کہ داند کہ گیتی چہ اور انمودہ چہ گویم کہ گوش

تیسرا قاعدہ تبدیل فقط
یا فتن سے یاب اور یہی مصدر کبھی داو کے ساتھ بھی مستعمل ہے حکیم نزاری قہستانی شعر بیک غمزدہ رک جانش
بکا دو پشود گم درو سہے و خود را بنیاد و پے نیاید۔ اس طرح شیفتن بمعنی دیوانہ و پریشان شدن بھی
جس سے شیفتہ شستن ہے بحث ائمین داو اور باریک موجدہ ہر دو کے ساتھ مستعمل ہے حکیم اسدی

شعر ز خواری در بنجے کہ آید شیب و کہ گیتی چنین ست بالا و شیب و فردوسی شعر چو در خنجر روز
بگو بخت شب و ہمیرفت شیوان دل و خشک لب و کبھی صرف داو سے جیسے رفتن سے رو بالفتح
کا فتن سے کا و گشتن سے گو اور گوے شفتن سے شنو جاتا چاہیے کہ شنودن و شنیدن ان ہر دو کو جدا

مستقل مصداق اصلی قرار دینا میری سمجھ میں نہیں آتا کیا معنی کہ شفتن سے بقاعدہ تبدیل گشتن و رفتن کی
طرح امر شنو حاصل ہوا اور بحسب ضابطہ مشہور امر حاضر اور علامت مصدر کے درمیان یاے تختانی کی زیاد
سے مصدر جعلی شنودن بنا لیا گیا چنانچہ قدما کے کلام میں یہ بھی مستعمل ہے اور نوشیدن بمعنی سمع اور اس کا

مزید علیہ نوشیدن اسی شنودن کا قلب ہے مولوی معنوی شعر لیک نادانستہ آرم این زمان و تاکہ ہر
گوشتے نوشد این نہان و کہ توجہ دانی تانوشی قاشان و زانکہ نہانست بر تو حالشان و کہ
ماہری از دعوت دعوت تراہ مانوشیم این دم تو کا فراہ مگر اسکا مزید علیہ نوشیدن کثیر الاستعمال ہے۔
یہ قاعدہ قلب کا اور مصدر رون میں بھی جاری ہے جیسے نکستن بضم تین گستن کا قلب ہے مولوی

معنوی شعر گندم ارشکست و زہم و سکت و بروکان آمد کہ نک نان درست و فردوسی شعر غل و
بند و زہم سگستم نہم و دوان آدم پیش شاہ رومہ نہ ممکن ہے کہ نوشیدن مصدر جداگانہ مستقل ہوا و
نوشیدن بمعنی سمع اسکا مخفف و اللہ تعالیٰ اعلم۔ سو ہی شنودن کبھی تخفیف و او سے شنیدن کر لیا
جاتا ہے اور کبھی تخفیف یاے تختانی سے شنودن اور کبھی بحکم ضرورت داو اور یا تختانی دونوں
حذف کر دیئے جاتے ہیں فردوسی شعر گریزان بالا چرا بر شدی و چو آواز شیر تریان بشدی
اور کبھی بزبادی الف انشیدن بھی کہا جاتا ہے مولوی معنوی شعر دید صد چند ان کہ وصف اشنیدہ بود
کے بود خود ویدہ مانند بشنودہ مگر شفتن صرف سمع یعنی سننے کے معنوں میں آتا ہے اور شنودن
و شنیدن سننے اور سونگھنے کے ہر دو معنوں میں مستعمل ہے جیسے فیضی کا شعر ہے شعر فیضان کہ مقیم
بیشہ بودند و بوسے ز روندگان شنودند و فردوسی شعر کہ داند کہ گیتی چہ اور انمودہ چہ گویم کہ گوش

این نیار و شنود و اور شنیدن کے دونوں معنی اس ایک شعر سے واضح ہیں حافظہ شعر بے خوش
 تو سر کہ زیاد و صبا و شنید و از یار و شناسنا شنید و چوتھا تبدیل مع الزیادۃ یعنی نے کو باہر و
 سے بدل کر قبل اس لیے کے نون زیادہ کیا جاتا ہے جیسے سفتن بالضم سے سنب شعر خنجر او سر فلن گزین
 بود گردن شکن و تیر او پولاد سنب روح او سندان گزار و شنیدن اس کا مصدر مضارع ہے۔ پانچون
 حذف فقط جیسے پرزفتن سے پرزیر۔ چھٹا حذف مع الزیادۃ جیسے گزفتن سے گیرہان لیے
 تختانی اشباع کسر و سے پیدا ہو گئی۔ جاتا چاہیے کہ اس لفظ گزفتن کی حرکات میں اختلاف ہو کہ قول تحقیق
 کسر و کاف فارسی و فتح را و مہملہ ہے چنانچہ فردوسی فرماتے ہیں شعر سر و دل پر از کینہ کرو و برفت و
 تو کوئی کہ عہد فریدون گرفت و کبھی حکیم ضرورت ان الفاظ کے ساتھ ہم قافیہ کر دیا جاتا ہے جنکا حرف
 ثانی رومی کسور و مضموم ہے۔ مولوی معنوی شعر یک بیک را حاجہ بستن گرفت و تا پدید آید گہر
 بنگر گشت و فردوسی شعر یک و شتبان گوشہ ہا برگرفت و غریوان از و ماند اندر شکفت و اسکے
 نظائر بہت ہیں جیسے رفتن کو خفتن و آشفتن کے ساتھ ہم قافیہ کرنا فردوسی شعر چو رفتند بیدار
 دل رفته بود و کہ بخت چنان بادشہ خفته بود و ولہ سیاوش بگفت آن کجا رفته بود و وزان کو رسوداہ
 آشفته بود و ولہ شبار و ز مادر ز می خفته بود و ز می خفته و ہم زہش رفته بود و واللہ تعالیٰ اعلم
 اور یہ مصدر لازم بھی آیا ہے۔ حافظ فرماتے ہیں شعر گرفت ہچو لالہ دلم در ہوا بے سرو و اے مرغ
 وصل کے شوی آخر بدم ما و ولہ گرفت در تو گریہ حافظ بھیج رو و حیران آن دلم کہ کم از سنگ خارہ نیست و

باب المیم

اس باب میں سوائے ایک مصدر کے اور کوئی نظر نہیں آیا اور اس میں صرف ایک حذف مفرد کا
 قاعدہ جاری ہے جیسے آمدن سے آ اور آ می یہاں بھی زیادتی یا بے تختانی کی اسی قسم کی غیر ج
 ہے جسکی تحقیق مکرر کر لفظ خدا یا کی تحقیق اور بیان اضافت اور اسی بحث کی باب الف میں مصدر
 کشادن کے ضمن میں گزر چکی ہے حاشا و کلا یہ (ے) ہرگز میم کے بدلے میں آئی ہوئی نہیں ہے
 جیسے اور قواعد نگاروں نے عدم اعتنا سے لکھ دیا خصوصاً مصنف جو اہل لغت و محقق فرزانہ بہار اور
 انکے اتباع صاحب تحقیق القوانین صاحب ہفت قلزم صاحب قوانین و نگیری وغیرہم سے سخت تعجب ہے
 کہ وہ تحقیقات کے لیے درپے اور پھرنے انہوں نے بلا سنا سبت کیسی آکھ بند کئی آ می میں (جو آمدن سے

تو تھا قاعدہ
تبدیل مع الزیادۃ

پانچون قاعدہ
حذف صرف کا

مع الزیادۃ
گزفتن کی سے
کجا حرکت کا بیان

رفتن با فتح کا فتن
بالضم کے ساتھ
ہم قافیہ ہو جانا

گزفتن بمعنی
لازم کی سند

باب المیم

تبدیل کے اور قاعدہ آ می اور آستین و غیرہ
کے اور قاعدہ آستین و غیرہ میں یا تختانی و غیرہ
میں کا بیان کرنا ضرور اعتنا و خلاف تحقیق ہے

امر حاضر کا صیغہ ہے) یا سی تختانی کو میم کا بدل کہہ دیا اس طرح آرا سے وپیراے میں (جو آزاد ہنر
 وپیراے میں سے امر حاضر کے صیغے ہیں) یاے تختانی کو سین مہملہ کا بدل کہہ دیا ہے یہ خلاف تحقیق
 ہے یہ وہی یاے زائدہ ہے جو الف بدہ کے بعد و صورت عدم ترکیب جواز جیسے آوا می آوا و آرا
 پیرا و پیراے اور وقت ترکیب تحمل حرکت کے لئے وقایہ وجوباً زیادہ کی جاتی ہے واللہ تعالیٰ
 اعلم بالصواب کبھی حکم ضرورت اس مصدر آمدن کا ایک الف حذف بھی کر دیا جاتا ہے مولوی
 معنوی شعر رحمت اندر رحمت آید تا بسر پر یکے رحمت فرواے پس پر اے فرومیا۔

باب النون

باب نون

اس باب میں صرف ایک اثبات کا قاعدہ جاری ہے جیسے اکلندن سے اکلن اکلندن سے
 اکلن کندن سے کن۔ واللہ تعالیٰ اعلم

باب الواو

باب الواو

یہ باب دو قاعدوں کو مشتمل ہر اثبات اور تبدیلی۔ اثبات جیسے غنودن سے غنو۔ سعدی شعر
 لغنوم زان رو خیالش رانی بنیم بخواب و دیدہ گریان من یک شب غنودی کا شکے و بودن کا
 صیغہ امر حاضر مستعمل نہیں لیکن قیاس یہی چاہتا ہے کہ بوا اسکا امر ہو کیونکہ بود بودے بوم اسکا
 مضارع مستعمل ہے فردوسی شعر کہ تاسن گیتی بوم زندہ را و زترکان اگر شاہ و گر بندہ را و
 اور بوجو یعنی آرزو و اشتیاق آتا ہے وہ بویہ کا مخفف ہے چنانچہ بویہ بھی خود مستعمل ہے فردوسی
 شعر ترابویہ دخت مہراب خاست و دلت خواہش سام یزم بکاست و اس طرح حاصل بالمصد
 بوش بمعنی تقدیر اساتذہ کے کلام میں مستعمل ہے کیا متے کہ یہ حاصل بالمصدر امر حاضر پرشین
 باقبل کسور لاتی کہنے حاصل ہوتا ہے فردوسی شعر بہ بخشود یزدان نیکی دہش ہیکے بودنی
 داشت اندر بوش و ولہ نمیشبہ چنین بودمان از بوش و برسم بوش اندر آمد روش و اور اسکا
 مخفف بدن اور اسکی تمام بحث اسی تخفیف کے ساتھ بھی مستعمل ہے مولوی معنوی شعر چست
 دنیا از خدا غافل بدن و نے تماش و لقرہ و فرزندوزن و فردوسی کا بوجو یہ شعر ہے شعر چو پیہم
 وارش بند و نر زاد و زدیہم داران نیا دزدیاد و اگر ماد و شاہ بانو بدے و مرا سیم دزد تا بانو بدے
 ولہ کہ پیش از تو شامان فراوان بند و ہمہ تاجداران گہان بند و ولہ بایرانیاں گفت بیدارید

آئین کا ایک
 حکم ضرورت
 حذف بھی ہو جاتا ہے

قیاس چاہتا ہے
 کہ بودن کا امر

بوجو یعنی آرزو و اشتیاق
 بویہ کا مخفف ہے
 بودن کا مشتق نہیں

بودن کا مخفف واد
 بدن بھی مستعمل ہے

کہ میں کر دم آہنگ دیو سپید و ثنائی تبدیل جیسے نمودن سے نما اور نما ہے یہاں امر میں فتح
 زن کا ضمہ ہے بدلہ لیا گیا اور مبدلہ پر دلالت کرنے اور بالودن سے پالا اور پالائے یہاں بھی یک
 تحتانی بعد مدہ نائد ہے جکا کئی بار ذکر ہو چکا ہے یہاں ایک بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بالودن
 پانی شراب تیل جیسے مائیات کے چھاننے صاف کرنے کو کہتے ہیں اگرچہ وہ بالفعل مائی نہوں بعد
 پکھلانے کے ان میں مائیت و سیلان پیدا ہو جیسے سونا چاندی نظامی و شعر گہر سفت نتوان با سودگی
 بود نقرہ محتاج بالودگی و بعض وقت مطلق پاک و صاف کرنے کے معنوں میں استعمال کر لیا جاتا ہے
 فروسی و شعر بہ داور پاک بنمود شان و زلود گہا بہا لود شان و جسطرح پختن آٹے خاک راکھ
 جیسے خشک چیز کو چھاننے صاف کرنے کو کہتے ہیں بعض وقت مطلق کسی مسئلہ کے تفتیش کے
 موضع میں مستعمل ہوتا ہے۔ جاتا چاہیے کہ ایک قاعدہ زیادتی کا بھی اس باب میں جاری ہی چونکہ وہ
 مضار شاذۃ الاستعمال میں ہے ہمنے اسکو ذکر کیا جیسے ہسودن سے ہسود اس میں
 دو طرح تخفیف کی جاتی ہے ایک تو باے سوجدہ کو حذف کر کے ہسودن کہتے ہیں دوسرا باء فارسی
 کو حذف کر کے ہسودن کہتے ہیں ابو الفرح کا شعر ہے شعر بعون عدل تو صیاد عدل ہسود و
 سرون آہوے نخیر بے وسیلہ دام و ولہ کوہ ہسود زخم تیرش و گفت و صاعقہ است این
 نہ تیر داغوشا حکیم سوزنی شعر بخاک وادی آن چہرہ کہ آبلہ کرد و باستین حریر ارچہ نرم ہسودی
 فروسی و شعر نگہ کرد پیکار دو پیل مست و خروشان چور عد و ہسوداں دوست و ولہ تان را
 بشاہ نو آئین نمود و کہ بودند چون گوہر نابسود و

قاعدہ تبدیل

بالودن مائیات کے
 چھاننے کے لیے نمودن
 ہون خواہی بالودگی
 ہون خواہی بالودگی

میں میں مائیت و سیلان
 پیدا ہو جیسے سونا چاندی
 نظامی و شعر گہر سفت
 نتوان با سودگی

بود نقرہ محتاج بالودگی
 بعض وقت مطلق پاک و صاف
 کرنے کے معنوں میں استعمال
 کر لیا جاتا ہے

فروسی و شعر بہ داور پاک
 بنمود شان و زلود گہا بہا
 لود شان و جسطرح پختن
 آٹے خاک راکھ

جیسے خشک چیز کو چھاننے
 صاف کرنے کو کہتے ہیں
 بعض وقت مطلق کسی
 مسئلہ کے تفتیش کے

موضع میں مستعمل ہوتا ہے
 جاتا چاہیے کہ ایک
 قاعدہ زیادتی کا بھی
 اس باب میں جاری ہی

چونکہ وہ مضار شاذۃ
 الاستعمال میں ہے ہمنے
 اسکو ذکر کیا جیسے
 ہسودن سے ہسود اس میں

دو طرح تخفیف کی جاتی ہے
 ایک تو باے سوجدہ کو
 حذف کر کے ہسودن کہتے
 ہیں دوسرا باء فارسی

کو حذف کر کے ہسودن کہتے
 ہیں ابو الفرح کا شعر ہے
 شعر بعون عدل تو صیاد
 عدل ہسود و

سرون آہوے نخیر بے وسیلہ
 دام و ولہ کوہ ہسود زخم
 تیرش و گفت و صاعقہ
 است این

نہ تیر داغوشا حکیم سوزنی
 شعر بخاک وادی آن چہرہ
 کہ آبلہ کرد و باستین
 حریر ارچہ نرم ہسودی

فروسی و شعر نگہ کرد
 پیکار دو پیل مست و
 خروشان چور عد و ہسوداں
 دوست و ولہ تان را

باب الیاء

باب الیاء

قاعدہ حذف

قاعدہ زیادتی

اس باب کے مضامین فقط دو قاعدے حذف مفرد اور زیادت مفرد کے میرے دیکھنے
 میں آئے۔ اول حذف جیسے رسیدن سے رس بریدن بالضم سے بر بالضم بمعنی قطع گزیدن
 بالفتح سے گز۔ دوسرا زیادت مثلاً گزیدن بالضم سے گزین اور بریدن بالضم بمعنی قطع کا
 امر جیسے بر بالضم مخذوف الیا آتا ہے جیسے قاعدہ اولی حذف میں عرض کیا گیا بریدن بالضم زیادتی
 نون بھی آتا ہے جس کا حاصل بالمصدر برینش و برین مستعمل ہے مولوی معنوی شعر چون برید
 اودا و اور ایک برین و ہجو شکر خدوش و چون انگبین و نظامی و شعر دلے باید اندیشہ را نیز دستہ

برینش نیاید ز تمشیر کند و جانتا چاہیے کہ اسی باب الیادین دیدن ایک ایسا مصدر ہے کہ باعتبار بحث امر کے مقضیٰ ہے یعنی دیدن مصدر اور ہے بن مشتق اور ان کے باہم کچھ تعلق اشتقاق نہیں ہے دیدن کا مضاعف اور امر نہیں آتا اور بین کا مصدر اور ماضی نہیں آتا بان معنوں میں تبادول ہے ان بارہ میں مولانا صہبائی رحمہ اللہ نے لکھا ہے زبان ہون چیدن سے چین اور یہ مصدر مع کل شققا بتخفیف یا چدن و چدر چن بھی کلام فصحا میں مستعمل ہے فردوسی رح شعر بھی گل چدن ز لب زود بارہ رزنا چو گلستان و گل در کنارہ ولہ ترا از رو جنگ و پیکار نیست و اگر گل چنی را ہنے خار نیست و ولہ بہار آمد از گلستان گل چنم و زردے زمین شاخ سہل چنم و واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

بحث الحرف

جو کلمہ کہ اپنے معنوں پر بنفسہ دلالت نہ کرے یعنی اپنی مفہومیت میں مستقل نہ ہو کیا معنی کہ جبکہ دوسرے کلمہ اسکے ساتھ نہ لے اسکا معنی کچھ نہ سمجھا جائے وہ حرف ہے جیسے از و در و پر حروف کئی قسم کے ہیں حروف جر حروف مشبہ بالفعل و نہ نے مشبہ نیست نہ نفی جنس کا۔ تاویلی کہ جنکی ترکیب سے وہ مرکبات صفت مشبہ منفیہ کا کام دیتے ہیں جس طرح لفظ با صفت مشبہ مثبتہ کے معنی پیدا کرتا ہے۔ حروف نواصب اسم حروف شرط حروف جازمہ حروف عاطفہ۔

اول حروف جر چونکہ یہ حروف معنی فعل کو اپنے متصل و مایلی تک پہنچا دینے کے لئے موضوع بین حروف صلہ و روابط بھی انکو کہا جاتا ہے اور جر یعنی کشیدن بھی ہے تو یہ حروف بھی معنی فعل کو اپنے لائق و متصل تک پہنچ لاتے ہیں اور جر عربی میں ایک اعراب مخصوص کا نام بھی ہے یعنی کلام عرب میں کسی کلمہ پر ان حروف کے داخل ہونے کا اثر اس اعراب خاص کے پیرایہ میں ظاہر ہوتا ہے تو حروف جر کے ساتھ اسکو لقب کرتے ہیں چونکہ اعراب کی بحث زبان عرب کے ساتھ مختص ہے اعجام ان دقیقوں سے بے بہرہ ہیں پس یہ تسمیہ اس وجہ کے ساتھ مخصوص بزبان عرب ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور حروف جر میں سے ایک تو لفظ آزر ہے اور ہکا مخفف از یہ کئی معنوں میں مستعمل ہے ایک از ابتدائیہ اور از ابتدائیہ ایک امر متدی کی ابتدا کے لئے موضوع ہے یعنی از اور اسکا مجرور جس فعل کے ساتھ متعلق ہو وہ فعل امر متدی ہونا چاہیے مگر عام ہے کہ متدی بنفسہ ہو جیسے عرفی کا شعر ہے شعر از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم و

مصدر دیدن کی تحقیق

چین بتخفیف یا چدن

بحث الحرف

حروف جر کا بیان اور اسکی وجہ تسمیہ

معنی فعل کو اپنے متصل و مایلی تک پہنچا دینے کے لئے موضوع بین حروف صلہ و روابط بھی انکو کہا جاتا ہے اور جر یعنی کشیدن بھی ہے تو یہ حروف بھی معنی فعل کو اپنے لائق و متصل تک پہنچ لاتے ہیں اور جر عربی میں ایک اعراب مخصوص کا نام بھی ہے یعنی کلام عرب میں کسی کلمہ پر ان حروف کے داخل ہونے کا اثر اس اعراب خاص کے پیرایہ میں ظاہر ہوتا ہے تو حروف جر کے ساتھ اسکو لقب کرتے ہیں چونکہ اعراب کی بحث زبان عرب کے ساتھ مختص ہے اعجام ان دقیقوں سے بے بہرہ ہیں پس یہ تسمیہ اس وجہ کے ساتھ مخصوص بزبان عرب ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور حروف جر میں سے ایک تو لفظ آزر ہے اور ہکا مخفف از یہ کئی معنوں میں مستعمل ہے ایک از ابتدائیہ اور از ابتدائیہ ایک امر متدی کی ابتدا کے لئے موضوع ہے یعنی از اور اسکا مجرور جس فعل کے ساتھ متعلق ہو وہ فعل امر متدی ہونا چاہیے مگر عام ہے کہ متدی بنفسہ ہو جیسے عرفی کا شعر ہے شعر از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم و

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ جہان رفتم کیا معنی کہ رفتن خود ایک امر متدبہ نظامی و شعر
 ز دروازہ سدرہ تاساق عرش قدم بر قدم عصمت افگندہ فرش قدم بر قدم خود امتداد پر
 وائل ہے یا منش اور سبب کسی امر متد کا ہو جیسے نظامی و شعر برون جبت ازین گنبد چار بند
 فرس راند بر سفت چرخ بلند کیا معنی کہ باہر کو دجانا امر متد نہیں اس واسطے کہ ایک ہی پھلانگ
 میں باہر کو دجا سکتے ہیں بلکہ دوسرے کسی ایک امر متد یعنی فرس راندن بر سفت چرخ کا سبب
 اور فرس راندن بلاشبہ امر متد ہے اور ابعد اس امر متد کی (جہم محو و از دلالت کرتا ہے)
 مکان یا زمان یا موصو اسکے کسی تیسری شے سے بھی ہو سکتی ہے مگر علمائے نحۃ کا اس میں اختلاف
 ہے بعض غیر زمان میں اسکا استعمال حقیقت اور زمان میں استعارہ اور مجاز جانتے ہیں۔ اور
 غیر زمان خواہی مکان ہو یا غیر مکان جیسے نظامی و شعر گوئی زجاے نگہدار جائے و گرنہ
 سپارم بہر زیر پایے اور غیر مکان کوئی شخص وغیرہ جیسے نظامی و شعر بے منزل آمدن
 تا تہ و نشاید ترا یافت الا تہ و اور بعض صرف مکان کے لیے حقیقت باقی زمان ہو یا غیر زمان
 میں استعارہ اور مجاز مانتے ہیں اور بعض تینوں حالتوں میں اسکا استعمال کو حقیقتہ جائز رکھتے ہیں۔
 واضح ہو کہ لفظ ابتداء سے خود یہ بات سمجھ میں آگئی ہوگی کہ جو شے لا بدایۃ لہ ہوگی اس پر
 از کالانا محال ہے جیسے لا نہایۃ لہ پر تاے انتہائیہ لانا باطل ہے پس بذازل تا ابد جیسے
 نظامی و شعر میں شعر محمد کا زل تا ابد ہر چہ بہت و بآرایش نام او نقش بست و
 متاؤل ہے یعنی اول خلقت سے آخر خلقت تک کی مدت طویل کو ازل اور ابد کے ساتھ ساتھ
 کر لیا اس واسطے کہ آپ کی ذات پاک صاحب لولاک لما خلقت الافلاک باعث کائنات سبب
 وجود مخلوقات ہے اور کل کائنات اور جمیع مخلوقات میں سے کوئی بھی ازلی اور ابدی نہیں
 ازل اور ابد اسی کی ذات تبارک و تقدس ہے واللہ تعالیٰ اعلم و سیطرہ غیر مکان وغیر زمان
 سے مکانیات و زمانیات مراد ہیں نہ کہ جو شے مکان و زمان سے باہر ہو پس ازلا مکان
 یا تا لا مکان کہنا جیسے مولانا المولوی المعنوی کے اس شعر میں شعر آن سید حیران شد از بزل
 او و می از لا مکان ایمان او و متاؤل ہے یعنی بڑی بعید سافت کو لا مکان کے ساتھ
 استعارہ کر لیا اس واسطے کہ لا مکان ایمان کا محزون نہیں صرف یہ بات ثابت کرنی ہو کہ ہمارے

ایمان کی طرح نمونہ نہیں اور بیان مقربان حضرت پرزدان جل جلالہ کے ایمان کی طرح امن کا ایمان بھی نے لوث اور کامل تھا۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ ۝

واضح ہو کہ از کا استعمال جب کبھی معنوں میں یہ ہوتا ہے تو جدا شناس اور علامت خاص اسی معنی ابتدائیہ کی یہ ہے کہ اسکے مقابلہ میں تا انتہائیہ یا جو اس لفظ معنی تاکو ادا کرے لانا درست ہو اول ظاہر ہے جیسے از خانہ تا مسجد رفتہ ثانی جیسے نظامی کے اس شعر میں شعر سرفراہ در بیت اقصا کشاد ۛ زناف زمین سربا تصا نہاد ۛ اسے از ناف زمین تا اقصا رفتہ۔ جسطح نبات عرب نے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ میں تاویل کی ہے چنانچہ شیخ رضی استرآبادی شرح کافیہ میں فرماتے ہیں اھن معنی اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وافر الیہ فالبناء ہنہنا افادت معنی الاقتصاء اور کھنی یہ از ابتدائیہ بقریئہ مقام حذف بھی کیا جاتا ہے جیسے اس شعر میں نظامی شعر محمد کازل تا ابد ہر چہ ہست ۛ لے کرازل تا ابد الخ ولہ سکندر کہ کرداں عمارت گری ۛ کجاتا کجا سدا سکندری ۛ اسی از کجا تا کجا۔ اسی قبیل سے ہے سرتاپا اے از سرتاپا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ دوسرا از بیانیہ جو ایک امر مبہم سے مقصود متکلم کیا ہے اسکے اظہار و تبیین کے لیے موضوع ہے یعنی از اپنے مجرور کے ساتھ ملکر منظر و مفسر و مبین اس امر مبہم کا بنجاتا ہے جو مقصود ہے اور وہ امر مبہم ہی قبل از بیان کے ہو جیسے اس شعر میں نظامی شعر بر انگشت رزمے چو بارندہ میخ ۛ تگ گشت پریکان و باران ز تیغ ۛ خواہی بعد جیسے اس شعر میں سعدی شعر برگل تیغ از خم افتادہ لالی ۛ ہجو عرق بر عذار شاہد غضبان ۛ جامی شعر بشیر بنی و چربی از زبانم ۛ نہاد می لقمہ خوش درد نامم یہاں لالی اور لقمہ کا بیان خم اور زبان ہیں۔ علامت اور جدا شناس لفظی اسکا یہی ہے کہ سچا اسکے موصول مع مقتضیات لایا جاسے تو معنی میں کوئی قباحت نہ آئے جیسے امثلہ مذکورہ میں اسی لالی کہ آن خم ست و لقمہ کہ آن زبان من ست و تگ گاہ او کہ پریکان ست و باران او کہ تیغ ست اور یہ از بیانیہ بقریئہ مقام حذف بھی کیا جاتا ہے مولوی معنوی شعر تابرون آرد زمین خاک رنگ ۛ ہر چہ اندر حجب دار و لعل و رنگ ۛ لے از لعل و از رنگ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ ۝

تیسرا تبغیضہ اور وہ وہ حرف از ہے کہ جس اسم پر وہ از داخل ہوتا ہے اسکے قبل یا بعد جو ہم مرفوع یا منصوب مذکور ہو وہ اس مجرور از کے بعض افراد میں سے ہو اول یعنی مرفوع جیسے اس شعر میں

از ابتدائیہ کی علامت

از ابتدائیہ بقریئہ مقام حذف کیا جاتا ہے

از ابتدائیہ بقریئہ مقام حذف کیا جاتا ہے

از ابتدائیہ بقریئہ مقام حذف کیا جاتا ہے

بعدی شعر ملک صلح از پادشاهان شام و برون آمد می صبح دم با غلام و نامی یعنی منصوب
 جیسے اس شعر میں فولہ کیے راعب آمد رضا حیدلان و کسے گفت شکبہ خواہ از فلان و یہاں اسم مفعول
 یعنی ملک صلح مجرور یعنی پادشاهان شام کے بعض افراد میں سے ہو۔ اسے صیغہ ہم منصوب کیے را
 یعنی جس شخص کا حال بیان کرتے ہیں صاحب دلوں کے بعض افراد میں سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 چوتھا از انتزاعیہ وہ یہ ہے کہ مجرور از سے صرف موضع انفصال و اشتراک کا ظاہر کرنا مقصود و متکلم
 یعنی اس سے مبدئیت کسی امر مستند کے بیان کرنی مقصود نہ ہو اور اسکو انفصالیہ بھی کہہ سکتے ہیں
 جیسے سعدی شعر ز گوش پنبہ پروں آرد و خلق بدہ و اگر تو سے ندی داد روز دماے ہست و
 نظامی شعر ستانی زبان از قبیلان روز کہ تاز از سلطان گویند باز و ولہ زہر شاہ کا د جہان را
 پدیدہ بدست تو داد آفرینش کلید و یعنی ہر پادشاہ کہ در وجود آمدہ کلید سلطنت از دست او گرفته
 تو سپرد و کبھی بقرینہ مقام یہ از انتزاعیہ حذف بھی کیا جاتا ہے سید حسین خالص کا شعر ہے شعر
 وعدہ وصلے کہ اے مہ پارہ یادت رفتہ است و چارہ در دمن بیچارہ یادت رفتہ است و اے از یادت
 رفتہ است پانچواں از اعراضیہ جیسے اس شعر میں سعدی شعر گفتم میان عالم و عابد چہ فرق بود
 تا کردی اختیار از ان این فریق را و ولہ دل آرمے کہ داری دل در بند و اگر شمع از ہمہ عالم فرو بند و
 چھٹا تفضیلیہ جو بفضل علیہ پر لایا جاتا ہے تا مفضل کا اپنے وصف مقصود میں مفضل علیہ سے
 بڑھا چڑھا رہنا ثابت ہو سعدی شعر سرسنگ لطیف خوں دلدار و بہتر ز فقیہ مردم آزار و
 نظامی شعر تونی کا فریدی ز یک قطرہ آب و گہرے روشن تر از آفتاب و کبھی مفضل کو
 کبھی مفضل علیہ کو بوجہ کسی نکتہ کے مذکور نہیں کرتے مثلاً اعلام اس امر کا منظور ہوتا ہے کہ
 اسکی عوہیت حصر بیان کو مانع ہے وغیرہ فلک اول یعنی حذف مفضل سعدی کے اس شعر میں
 شعر چو دانشور این در معنی بسفت و بگفت این کرین بہ محالست گفت و اے چیزے بہتر از این
 اور ثانی یعنی حذف مفضل علیہ جیسے نظامی کے اس شعر کے مصرعہ ثانی میں شعر کران خوبتر
 جانا شد و گر و چو آن خوبتر گفتمی آن خوبتر و اے خوبتر از ہمہ چیز چنانچہ عربی میں اللہ اکبر
 اکبر من کل شیئ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور کبھی مفضل علیہ مفضل پر مقدم بھی ہو جاتا ہے
 مگر ہر حال میں حرف تفضیل کا اتصال مفضل علیہ کے ساتھ ضروری ہے فارسی میں اداء تفضیل تر

از انتزاعیہ

از اسم اعظم و کبھی
تلفظ صرف لایا جاتا ہے

از اعراضیہ

از تفضیلیہ

مفضل مفضل علیہ
کے مضاف میں کوئی
نکتہ مقصود ہو

کبھی مفضل علیہ مفضل پر مقدم بھی ہو جاتا ہے
 مگر ہر حال میں حرف تفضیل کا اتصال مفضل علیہ کے ساتھ ضروری ہے فارسی میں اداء تفضیل تر

یا ترین ہیں اور کبھی بغیر اداۃ کے بعض اسم جو تفضیل سے تفضیل کہیں مفضل بن جاتے ہیں چنانچہ حضرت نظامی
 کا یہ شعر ان دونوں وعودن (یعنی تقدیم مفضل علیہ اداۃ تفضیل) کی شہادت ہے شعر امیدم پرست
 ز اندازہ بیش و کم نلا امیدم ز در گاہ خویش و سعیدی و شعر چون در آید نہ از توئی بسخن و گزہ بدالی
 اعتراض کن و کبھی معنی تفضیل سے بجز دیگر بجاتی ہے اداۃ تفضیل اس پر لاکر بیشتر و بیشتر کہتے ہیں
 کبھی ان اداۃ سے تفضیل مراد نہیں ہوتی ہے جیسے نظامی کے اس شعر میں شعر شکر کہ این نامہ
 بعنوان رسید و پیشتر از عمر بہایان رسید و در صیغہ تفضیل کو بعد حذف حرف جر جانب تفضیل علیہ
 اضافت بھی کر سکتے ہیں مگر اس میں شرط ہے کہ مفضل بعض افراد مفضل علیہ سے ہو غیر اضافت یعنی حالت
 تحلیل و انفصال ان شرطوں سے بری ہے ہر حال میں مفضل مفضل علیہ کو بتوسط حرف جر بیان کر سکتے
 ہیں گلتان میں ہے شر اجل کائنات از رونے ظاہر آدمیت و اقل موجودات سگ و باغی
 خردمند ان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔ آدمی اجل کائنات است و سگ اول
 موجودات۔ یہ دو مثالیں اضافت کی ہیں اس عبارت میں آدمی اور سگ (جو مفضل ہیں)
 بعض افراد مفضل علیہ (یعنی کائنات و موجودات سے) ہیں یہ امر صحت اضافت کے لئے
 شرط ہے بخلاف حالت تحلیل کے کہ اس میں خواہی مفضل مفضل علیہ کے افراد سے ہو یا نہ ہو
 سب درست ہے اول ظاہر ہے جیسے گوہر بہتر از سنگ است تو گوہر نوع سنگ و افراد سنگ سے
 ہے اور اسی مثال آدمی اجل کائنات کو آدمی اجل از کائنات بھی کہنا درست ہے اور ثانی یعنی
 جہاں مفضل افراد مفضل علیہ سے نہو جیسے سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس کہنا درست او
 اضافت کے ساتھ سگ بہتر آدمی است نہیں کہہ سکتے اس واسطے کہ سگ موصوف مردوم
 ناسپاس کے افراد سے نہیں اس طرح زید بہتر از حارست جائز ہے بہترین حارست اضافت
 کے ساتھ جائز نہیں۔ پس ان دو استعمالوں میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوگی یعنی استعمال موط
 از حلقہ تفضلیہ عام ہے اور اضافت کے ساتھ خاص جیسے زید بہترین مردانست و بہتر از مردان
 ملودہ اجتماع ہے اور زید بہتر از حارست مادہ افتراق۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ مفضل جس پر
 حرف تفضیل لاحق ہوتا ہے وہ اسم شتمن معنی وصفی ہونا چاہیے اور بعض جگہ اسم غیر شتمن معنی وصفی
 یا اعلام پر لاحق ہو جاتا ہے تو ان اسموں سے انکے اوصاف مغربہ مراد ہو کر تشریح صیغہ صفت کے

بعض اسم جو تفضیل سے تفضیل کہیں مفضل بن جاتے ہیں چنانچہ حضرت نظامی کا یہ شعر ان دونوں وعودن (یعنی تقدیم مفضل علیہ اداۃ تفضیل) کی شہادت ہے شعر امیدم پرست ز اندازہ بیش و کم نلا امیدم ز در گاہ خویش و سعیدی و شعر چون در آید نہ از توئی بسخن و گزہ بدالی اعتراض کن و کبھی معنی تفضیل سے بجز دیگر بجاتی ہے اداۃ تفضیل اس پر لاکر بیشتر و بیشتر کہتے ہیں کبھی ان اداۃ سے تفضیل مراد نہیں ہوتی ہے جیسے نظامی کے اس شعر میں شعر شکر کہ این نامہ بعنوان رسید و پیشتر از عمر بہایان رسید و در صیغہ تفضیل کو بعد حذف حرف جر جانب تفضیل علیہ اضافت بھی کر سکتے ہیں مگر اس میں شرط ہے کہ مفضل بعض افراد مفضل علیہ سے ہو غیر اضافت یعنی حالت تحلیل و انفصال ان شرطوں سے بری ہے ہر حال میں مفضل مفضل علیہ کو بتوسط حرف جر بیان کر سکتے ہیں گلتان میں ہے شر اجل کائنات از رونے ظاہر آدمیت و اقل موجودات سگ و باغی خردمند ان سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔ آدمی اجل کائنات است و سگ اول موجودات۔ یہ دو مثالیں اضافت کی ہیں اس عبارت میں آدمی اور سگ (جو مفضل ہیں) بعض افراد مفضل علیہ (یعنی کائنات و موجودات سے) ہیں یہ امر صحت اضافت کے لئے شرط ہے بخلاف حالت تحلیل کے کہ اس میں خواہی مفضل مفضل علیہ کے افراد سے ہو یا نہ ہو سب درست ہے اول ظاہر ہے جیسے گوہر بہتر از سنگ است تو گوہر نوع سنگ و افراد سنگ سے ہے اور اسی مثال آدمی اجل کائنات کو آدمی اجل از کائنات بھی کہنا درست ہے اور ثانی یعنی جہاں مفضل افراد مفضل علیہ سے نہو جیسے سگ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس کہنا درست او اضافت کے ساتھ سگ بہتر آدمی است نہیں کہہ سکتے اس واسطے کہ سگ موصوف مردوم ناسپاس کے افراد سے نہیں اس طرح زید بہتر از حارست جائز ہے بہترین حارست اضافت کے ساتھ جائز نہیں۔ پس ان دو استعمالوں میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہوگی یعنی استعمال موط از حلقہ تفضلیہ عام ہے اور اضافت کے ساتھ خاص جیسے زید بہترین مردانست و بہتر از مردان ملودہ اجتماع ہے اور زید بہتر از حارست مادہ افتراق۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ مفضل جس پر حرف تفضیل لاحق ہوتا ہے وہ اسم شتمن معنی وصفی ہونا چاہیے اور بعض جگہ اسم غیر شتمن معنی وصفی یا اعلام پر لاحق ہو جاتا ہے تو ان اسموں سے انکے اوصاف مغربہ مراد ہو کر تشریح صیغہ صفت کے

بنادینے جانے ہیں مولوی معنوی ^{۱۸} شجر کہ پروا خود ز تو چو پان تریم نہ چون تیغ گردیم ہر یک سروریم
 اے پاسبان ترو مرنی تریم نیم ولہ لیک ازان فرعون تر آبدیدید ہم در اہم مکر اور در کشید
 اے مکار تر و نظامی ^{۱۹} شجر سخاے از تیغ بولاد تر و زبان از سخن سخت بنیاد تر و اے از تیغ سخت
 و تیز تر۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ساقوان استعانت کے لیے صائب کا شعر ہے شعر کی شویہ
 غبار کلفت از دل عند لیسان را بہ دران گلشن کہ انجون خود خسار می شود بہ اے بخون خود نظامی
 شجر مگر شاہ زان داد چو گان بن کہ نماز و کشم ملک بر خویشتن نہ اے تا بد و کشم۔ اس شعر بن معنی
 استعانت کے جب ہی درست ہونگے جب منج ضمیر مجرور کا چو گان کو بنائیں اور اگر شاہ کی جانب ضمیر
 راجع ہو تو از انشراحہ یا ابتدائیہ سمجھا جائیگا مگر تقدیر اول راجع ہے کیا معنی کہ مبالغہ اس تقدیر پر
 زیادہ ہوگا اس واسطے کہ ملک سے مراد مطلق ملک یعنی تمام جہان تقدیر اول پر لے سکتے ہیں تقدیر
 ثانی پر حجب زوکی ضمیر مجرور شاہ یعنی دارا کی طرف راجع ہوئی مضاف الیہ ملک کا محذوف مانا جائیگا
 مطلق چھوڑا نہ جائیگا اے ملک شاہ ملک دارا پس ظاہر ہے کہ دارا کے پاس سے سو اس کے
 ملک کے تمام جہان کہاں سے لے سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ آٹھواں اجلیہ یعنی
 یعنی برائے۔ انوری شجر دریدہ فتح جاے سازی بہ از کوری دشمنان لوارا بہ اے برائے کور
 کردن دیدہ دشمنان کذا فی الشجر۔ نوان سببیہ سعدی شجر ہر آنکس کہ عیش نگونید پیش
 ہنر و انداز جاہلی عیب خویش ولہ آگینہ ہمہ جایابی ازان نے محل است بہ لعل و شوار بدست آید
 ازان ست عزیز ولہ اسیر بند شکم را دوشب نگیر و خواب بہ شے ز معدہ سنگی شے ز دل تنگی بہ اے
 بسبب گرانی معدہ و بسبب تنگی دل۔ اجلیہ اور سببیہ میں فرق یہ ہے کہ مجرور از اجلیہ کا فعل مذکور
 کے لیے علت غائی ہوتا ہے جبکہ وجود اس فعل سے مؤخر ہے اور مدخل از سببیہ کا فعل مذکور کی
 علت مؤثرہ فاعلی ہوتا ہے جبکہ وجود اس فعل پر مقدم ہے جیسے مثلہ سے ظاہر ہو واللہ تعالیٰ
 اعلم بالصواب دسواں از محللہ اضافت۔ رائے محللہ کی طرح یہ بھی مضاف الیہ پر لایا جاتا
 اور مضاف کا مقدم مؤخر بلا فصل اور فصل کے ساتھ ہونا سب طرح جائز ہے لیکن یہاں اس
 عمل تحلیل سے اکثر تخصیص مضاف الیہ کی مطمح نظر ہو ا کرتی ہے جیسے پاس از خدا و غم از آسیب
 و عذر از تقصیر فردوسی ^{۲۰} شجر پاس از خدا وند خورشید و ماہ کہ دیدم تر ازندہ در جایگا ہ

من
 از تیغ بولاد تر و زبان از سخن سخت بنیاد تر و اے از تیغ سخت
 و تیز تر۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ساقوان استعانت کے لیے صائب کا شعر ہے شعر کی شویہ
 غبار کلفت از دل عند لیسان را بہ دران گلشن کہ انجون خود خسار می شود بہ اے بخون خود نظامی
 شجر مگر شاہ زان داد چو گان بن کہ نماز و کشم ملک بر خویشتن نہ اے تا بد و کشم۔ اس شعر بن معنی
 استعانت کے جب ہی درست ہونگے جب منج ضمیر مجرور کا چو گان کو بنائیں اور اگر شاہ کی جانب ضمیر
 راجع ہو تو از انشراحہ یا ابتدائیہ سمجھا جائیگا مگر تقدیر اول راجع ہے کیا معنی کہ مبالغہ اس تقدیر پر
 زیادہ ہوگا اس واسطے کہ ملک سے مراد مطلق ملک یعنی تمام جہان تقدیر اول پر لے سکتے ہیں تقدیر
 ثانی پر حجب زوکی ضمیر مجرور شاہ یعنی دارا کی طرف راجع ہوئی مضاف الیہ ملک کا محذوف مانا جائیگا
 مطلق چھوڑا نہ جائیگا اے ملک شاہ ملک دارا پس ظاہر ہے کہ دارا کے پاس سے سو اس کے
 ملک کے تمام جہان کہاں سے لے سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ آٹھواں اجلیہ یعنی
 یعنی برائے۔ انوری شجر دریدہ فتح جاے سازی بہ از کوری دشمنان لوارا بہ اے برائے کور
 کردن دیدہ دشمنان کذا فی الشجر۔ نوان سببیہ سعدی شجر ہر آنکس کہ عیش نگونید پیش
 ہنر و انداز جاہلی عیب خویش ولہ آگینہ ہمہ جایابی ازان نے محل است بہ لعل و شوار بدست آید
 ازان ست عزیز ولہ اسیر بند شکم را دوشب نگیر و خواب بہ شے ز معدہ سنگی شے ز دل تنگی بہ اے
 بسبب گرانی معدہ و بسبب تنگی دل۔ اجلیہ اور سببیہ میں فرق یہ ہے کہ مجرور از اجلیہ کا فعل مذکور
 کے لیے علت غائی ہوتا ہے جبکہ وجود اس فعل سے مؤخر ہے اور مدخل از سببیہ کا فعل مذکور کی
 علت مؤثرہ فاعلی ہوتا ہے جبکہ وجود اس فعل پر مقدم ہے جیسے مثلہ سے ظاہر ہو واللہ تعالیٰ
 اعلم بالصواب دسواں از محللہ اضافت۔ رائے محللہ کی طرح یہ بھی مضاف الیہ پر لایا جاتا
 اور مضاف کا مقدم مؤخر بلا فصل اور فصل کے ساتھ ہونا سب طرح جائز ہے لیکن یہاں اس
 عمل تحلیل سے اکثر تخصیص مضاف الیہ کی مطمح نظر ہو ا کرتی ہے جیسے پاس از خدا و غم از آسیب
 و عذر از تقصیر فردوسی ^{۲۰} شجر پاس از خدا وند خورشید و ماہ کہ دیدم تر ازندہ در جایگا ہ

اسے سپاس خداوندی و شکر اعلیٰ پس ماہنامہ اسب و ہریت بہ نامہ شکر و سپاس
 سایہ خدا اے غم آسب و ہر و کلمہ بندہ بمان کہ ز قصیر خویش بہ عذر و گناہ و
 عذر قصیر خویش - بیان اس تحلیل سے شایع کو چھٹکا منظور ہوتا ہے تاہم شایع اکل تقید و قید
 پر تفصیلی اور واضح طور پر نظر ڈالے جو در صورت ترکیب اضافی اجمالی نظر کو مضمونی بھی کیا یعنی کہ اضافت
 میں قید یعنی مضاف علیہ خارج ہوا کرتا ہے اور تقید داخل تو شاید شایع اس تقید پر توجہ نہ کرے اس
 قید کو اتفاقی سمجھے تو وہ بندہ اضافت یعنی تقید از کے ساتھ کھولہ بیجا قی ہے مگر چونکہ صحت اضافت
 کے لئے مناسبات شئی ہین یعنی کوئی مناسبت ہو صحت اضافت کے لئے کافی ہے کہ مین یہ از
 محلہ راے مخصصہ کے معنی دیگا جس طرح عربی مین لام تھمیفض جیسے سپاس از خداوند مین یعنی سپاس جو
 خاص خداوند عالم کے لئے ہے۔ اور کہ مین سبب کے معنی دیگا جیسے غم از آسب و ہر مین یعنی غم جو سبب
 آسب و ہر کے ہو اسی طرح اور مناسبات کو قیاس کر لین پس از مادی کو (جس کا بیان بھی آگیا بندہ اللہ کا)
 اسی محلہ کی قسم مین داخل کر سکتے ہین مگر اسوجہ سے کہ اضافت مین اضافت حقیقی اصل ہو اور اضافت
 حقیقی مین مقصود مضاف ہی ہو کرتا ہے اور مادی مین مضاف کا مقصود ہونا ضروری نہیں
 مادی کو قسم جدا گانہ بتا دیا واللہ تعالیٰ اعلم بالحق۔ گیارہواں از مادی وہ از ہے جو مادہ پر داخل
 ہوتا ہے تا ظاہر ہو جا کہ جو اسم ماقبل از مذکور ہے مجرور از اس کا مادہ ہے خواہی یہ مادہ حقیقہ ہو یا
 ادعاے محض اول جیسے ان شعر مین سعدی م شعر شمشیر نیک زاہن بد چون کند کے و ناکس
 بہ تربیت نشو اے حکیم کس و ثانی جیسے اس شعر مین نظامی م شعر ز لعل و زور گردن و گوش پر
 لب از لعل کافی و دندان زور پر یعنی لب و دندان کا مادہ ادعاء بیان کیا جاتا ہے کہ لعل و زور
 اس زکو غم از آسب و عذر از قصیر کی طرح محلہ اضافت نہیں کہہ سکتے کسوا سطر کہ محلہ مضافیہ
 پر داخل ہوتا ہے اور مادی کا حال یہ ہے کہ اگر مجرور از مادہ حقیقہ ہے اور اس سے بعد حذف
 حرف جر ترکیب اضافی بنائی جائے تو محلہ کی طرح مجرور از اپنے قبل کے اسم کا مضاف
 الیہ ہوگا جیسے شمشیر از آہن انگشت از زر سے شمشیر آہن انگشت زر اور اگر مادہ ادعا ہے مجرور از
 اپنے ماقبل کے اسم کا مضاف ہوگا جیسے مثال مذکور مین لب از لعل دندان از زور سے لعل لب
 و دندان مرکب اضافی ہوگا بغرض ما بالامتیاز مادی حقیقی اور ادعا کی کا بھی وہی ہے مگر اصل

میں تحلیل سے
 شایع کو چھٹکا
 منظور ہوتا ہے

جسٹ اضافت
 کے لئے کافی ہے
 کہ مین یہ از
 محلہ راے مخصصہ
 کے معنی دیگا جس
 طرح عربی مین
 لام تھمیفض جیسے
 سپاس از خداوند
 مین یعنی سپاس جو

از مادی

مجرور از مادہ حقیقی
 بھی ہوتا ہے اور
 ادعا کی کا بھی

مین مقصود اور محط نظر وہی مسم ہوگا جو ماقبل از کے مذکور ہو اگر چہ مرکب اضافی بنانے کے بعد مادی حقیقی مین مضاف مقصود ہو جاتا ہے جو قبل ترکیب اضافی ماقبل از کے تھا اور مادی داعی مین مضاف ایہ مقصود ہو کر تا ہے جو قبل ترکیب اضافی یہ بھی ماقبل از کے مذکور ہو ہے جیسے اشلہ سے ہو یا ہے اور اضافت ان ہر دو قسم مادی یعنی حقیقی و داعی کی اضافت بیانیہ کہلاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب بارہوان از برائے قسمت و توزیع یہ وہ از ہے کہ جو بمقسم علیہ پرایا جاتا ہے میر مرتضیٰ رضی کا شعر ہے شعر برادرانہ بیانیہ قسمت کیم رقیب و جہان و ہر چہ در دست از تو یار از من ہے اے جہان قسمت تو دیا قسمت من - خواجہ فضل الدین کاشی رباعی ابرازد بہقان کہ نالہ میر وید از تو و دشت از بخون کہ لالہ میر وید از تو و طوبی و بہشت و سلسبیل از زائد و مادی کی کہ نالہ میر وید از تو و تیر ہوان از جو بجائے راے مفعولی کے مستعمل ہوتا ہے سعدی شعر شب سروشان بر وہ از دیدہ خواب و چو حرا با تامل کنان از آفتاب ہے آفتاب را بعض فسخون مین بغیر زے کے تامل کنان آفتاب ہے - مفید بلخی شعر چون گزم از آن شوخ ہوسناک مفید ہمن کہ بچون صدف آبلہ دندان دارم ہے اے لب آن شوخ را - ممکن ہے کہ یہاں از زائد مفعول بہ پرایا گیا ہو - چود ہوان از جو بجائے در مستعمل ہوتا ہے نظامی رح شعر چہل روز خود را اگر فتم زام و کا دیم از چہل روزہ گرد و تمام ہے پند ہوان از جو بجائے استعمال کیا گیا ہے نظامی شعر نشست از بر بارہ روزہ و بر آہست لشکر بر رسم نبرد شعر فریب خوش او ختم ناخوش بہ است ہے بر افشا ندن آب ز آتش بہ است ہر شعر اے پسر از ملک و جوانی منازہ نازد و کن کہ شد او بے نیاز و واضح ہو کہ بر جوان کا صلہ واقع ہوتا ہے وہ دوشی پرایا ہے ایک تو کوئی کمال یا جمال وغیرہ جس کے سبب انسان ادا اور نازک رہا ہے شعر ناز بین دولت نازل کن - از من ناصر پیر این سخن و دوسرا وہ کہ اس کے ناز اور خوش و کمزور کرنا ہے جیسے مصرعہ ناز بر کن کہ خریدار است و شوق ادا مین بعضی حقیقی بعضی استعلا کی ہے یہی کہ کہ نسبتیہ پیرس خواہ کہ موضع اول مین مستعمل ہو اس کو بھی بقرار دینا نہیں چاہیے بلکہ اس موقع مین اگر خود مستعمل ہو اس کو معنی از کہ نامناسب ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب سو کہ ہوان از جو بے مرکبہ اتصالیہ کی جگہ مستعمل ہوتا ہے جمال الدین سلمان کا شعر ہے شعر جان زندگی از چشمہ پر نوش تو دارد و دبستگی از سبیل گلپوش تو دارد ہے اے دبستگی یا سبیل علیہ شش تو الہ - ستر ہوان از جو صفت یعنی وہ حرف از کہ در اصل ضلہ صیغہ صفت

از برائے قسمت

از معنی مادی مفعولی

از بے در

از بے

معنی صواب

نورانیہ

نورانیہ

از معنی بنامی

مرکبہ اتصالیہ

جو صفت

اور مرکب وصفی کے درمیان میں لایا جاتا ہے جیسے دست از کار رفته آب از سرگزشتہ کی معنی کہ در اصل اور حقیقت کے اعتبار سے دست اور آب موصوف ہے از کار رفته و از سرگزشتہ صلاہ موصول محذوف کا۔ موصول جملہ کے ساتھ بلکہ دست اور آب کی صفت ہوئی جسکی تقدیر دست کہ از کار رفته است و آب کہ از سرگزشتہ است ہے اس صفت میں موصوف کسرہ توصیف سے نے نیلہ ہو جاتا ہے اور جب اس مجموعہ سے صیغہ صفت کا بنایا جاتا ہے کاف موصولہ اور است رابطہ اسنادی جو علامت جملہ ہے حذف کروایا جاتا ہے تا یہ مرکب کلامی قوت میں مفرد کے ہو جائے اس واسطے کہ صیغہ صفت مشبہ کے نوبع کلمہ سے ہیں آب و راغور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حروف روابط مطلقا جزو صفت واقع ہو سکتے ہیں کوئی خصوصیت حروف از کی اس بارہ میں صریح صاحب جو اہل الحروف نے فرمائی ہے سمجھ میں نہیں آتی چنانچہ در و بر و بار و موحده و بار و مرکب برابر جزو صفت واقع ہیں جیسے پائے در ماندہ چشم در براہ گوشت بر آواز سر بر زانو نہادہ۔ دل باہر ساختہ۔ دست بدل اسکا ذکر صفت مشبہ کے بیان میں گزر چکا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْغُیُوبِ۔ کبھی یہ از جزو صفت بقریئہ مقام حذف بھی کیا جاتا ہے صائب کا شعر ہے شعر بر دست کار رفته نباشد گرفت و گیر نہ چون بہکد و در کمر مار سیکم اگر چہ سے پوچھیے اس از جزو صفت قرار دینا ایک اصطلاح جدید بحث کلفت ہے اور حقیقت انتزاعیہ انفصالیہ از ہے جو صلہ کرشتن و رفتن کا واقع ہوا ہے۔ اٹھا ہوا انہ از جو صلہ بعض افعال کا واقع ہوتا ہے جیسے پرسیدن فراموش کردن یا آمدن یا و کردن یا دو ہانیدن وغیرہ اگر یہ فعل لازم ہے مجرور از فاعل ہوگا جیسے جامی شعر جو ایش داد یوسف کا ہے پریزا وہ نیاید با تو کس را از پری یادہ اے در مقابل تو کسے را پری یاد نمی آید۔ اگر متعدی ہے مجرور از مفعول ہوگا سعدی شعر یکے پرسید زان گم کردہ فرزند کہ اے روشن گہر پیر خردمند یہاں از پرسیدن کے مفعول اول پر واقع ہوا ہے ورنہ اکثر مفعول ثانی پر لایا جاتا ہے سعدی شعر حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہتر است۔ حافظ شعر کلک شکن تو روزیکہ ز مایا کند بہر واد و و صد بندہ کہ آزاد کند بہ باقر کاشی شعر تو خود کے می کنی از من فراموش کہ کجا جان سے کند اتن فراموش اس حرف صلہ کو نہ معنی راے مفعولی سمجھنا چاہیے نہ زائد محض اگر معنی مفعولی ہوتا فعل لازم پر معنی فاعل کے نہ دیتا بلکہ یہ امر خصوصیات محاورہ سے تعلق رکھتا ہے۔ افسوس ان از زائدہ اور یہ وہ حرف ہے

حرف روابط مطلقا
ہو سکتے ہیں خصوصیت
از کی اس بارہ میں
صریح صاحب جو اہل الحروف

از جزو صفت
کا حذف

از صلاہ

از موصول پر پرسیدن
و فراموش کردن
یا آمدن یا و کردن
یا دو ہانیدن وغیرہ

کہ اگر وہ کلام نے حذف کر دیا جاسے معنی میں کوئی خرابی نہ آئے۔ لیکن اس کا لانا فائدہ سے خالی
 بھی نہیں کچھ نہیں تو اپنی جنس کی تاکید ہی اُس سے حاصل ہوتی ہے چنانچہ جمال بن نصیر نے شرح
 خبامی کے من زائدہ کے حاشیہ میں فرمایا ہے وہی ہا بواسطہ استقام المعنی وفائد
 التأكيد غالباً کما هو شان المحروف الزائدہ جیسے از بہر اجزائے از پے بلکہ اُس کے ساتھ
 جو معنی برائے کے ہو زاید لایا کرتے ہیں چونکہ از کو اپنے مجرور سے مقدم اور را کو مؤخر ہونا ضروری ہو
 از برائے کی طرح از اور را متصل نہ ہونگے اپنے مجرور کے آگے اور پیچھے مرہن گے جیسے مولوی معنوی
 کا شعر ہے شہر ساحران با موسیٰ از استیزہ را نہ برگرفتہ چون عصائے اوعصائے اے برائے استیزہ۔
 ازیر اور اس کے مخف زیر میں بھی از اور را ایسی قسم کے ہیں اس واسطے کہ اصل اسکی از میں را و ز میں را
 جسکو بعد حذف لون ازیر زیر کہا کرتے ہیں مولوی معنوی در شہر گبول را کہ گرد غم نگرود ازیر
 غم ز خور دن کم نگرود سید حسن اشرفی شہر از عیب بہر بہر زانی بخود آسا ہے زیر کہ خرد مند نیا سود
 زا غیارہ اور یہی مخف زیادہ مستعمل ہے۔ بلکہ یہ تینوں حرف ایک مجرور پر داخل ہو جاتے ہیں جیسے
 میر معری کے اس شعر میں شہر از بہر ترا تو بہ دسو گند شکستہ بر کف قدح بادہ نہادیم دگر تیجہ اے بہر تو
 انوری شہر فاتحہ دغش از زمانہ ہی خواست شیر سپہ از برائے لوح سترن را اے برائے لوح سترن
 مولوی معنوی شہر نامہ خواند از پے تعلیم را نہ حرف گوید از پے تفہیم را اور اسی قبیل سے ہیں
 از اول از نخست از آغاز از پیش از پس از عقب از کجا از ناگاہ مولوی جامی کا شعر ہے شہر بہان
 صورت کرا اول ز دہرورہ در آمد بار نے روشن تر از ناہ اے اول بار۔ نظامی در شہر طراز سرنامہ بود
 از نخست بنامے کرونا ما باشد درست فردوسی در شہر از آغاز بنوشت نام خدا ہے کہ بودست ہواہ
 باشد بجای ہے حافظ در شہر خلاص کجا باشد آن غریق را کہ سیل محنت عشق ز پیش و پس باشد
 سعدی در شہر برگ عیشے بگور خویش فرست کہس نیار و پس تو پیش فرست حافظ در شہر گرم
 نہ پیر مغان در بردے بکشاید کہام رہ بزم چارہ از کجا جویم اے کہام جا جویم یعنی در کہام جا جویم
 کمال اسماعیل شہر چہ لطف بود کہ تشریف دہوی از ناگاہ کہ یادت ازین رنجور و ناتوان آورد کہ فتاب
 شریعت بطالع مسعودہ با وجہ سعاد ز ناگہاں آورد کہ کیا معنی کہ اول و نخست و پیش و پس وغیرہ
 ظروف کے صیغے ہیں بلا واسطہ حرف جو مفعول فیہ واقع ہو جاتے ہیں اب اگر یہ از عبارت سے

از اور را اور
 از اور را اور
 از اور را اور

از اور را اور
 از اور را اور

از اور را اور
 از اور را اور
 از اور را اور

از اور را اور
 از اور را اور
 از اور را اور

حذف بھی کر دیا جاوے معنی اسطرح بنے زمین کے استقامت معنی میں ذرا فرق نہ آئیں گے جیسے اسئلہ سے
 ہویدا ہے اور یہ از اسی مفعول فیہ والے معنی ظرفی کی تاکید بھی کر دیتا ہے جو ان ظروف سے ضمناً مفہوم
 میں پس اس صورت میں یہ از بمعنی و ظرفیہ ہوگا چنانچہ خود لفظ در اس موقع میں متعل ہے حضرت امیر خسرو
 فرماتے ہیں شعر بود در اول کس ازو پیش نہ پند در آخر کس ازو پیش نہ حافظہ شعر کہو پیش بتان
 از سر جان می سوزد و پئے تکلف تن اولائق قربان نشود و ولہ دیس آئینہ طوطی صفم داشتہ اندہ انچہ است اول
 گفت ہمان می گویم مگر فرق ان دونوں التزامہ میں یہ ہے کہ جواز کہ برآے و بہر دراکے ساتھ
 آتا ہے اس برآے و بہر دراکے معنوں میں ہوتا ہے جو اسکے متصل صریح مذکور ہیں اور جواز کہ ان ظروف
 کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے وہ در (یعنی فی) کے معنوں میں ہوتا ہے جو کہ ان ظروف سے ضمناً سمجھے
 جاتے ہیں اور یہ بھی سن رکھیے کہ لفظ آگاہ میں گاہ بمعنی وقت ہے جیسے سحر گاہ میں اور نافی کے
 لیے تو ناگاہ نے وقت کے معنوں میں ہوا اور جو فعل اچانک بختہ ہوتا ہے وہ بھی وقت ہی ہوتا ہو
 اسوجہ سے اس لفظ کو مفاجات میں استعمال کرتے ہیں اور مفاجات بھی بمعنی عجلت ہے چنانچہ مصباح
 میں ہے فاجاء مفاجاً ای عاجلہ اور اس قسم کی ترکیبیں عربی میں بھی مستعمل ہیں جیسے کہتے
 ہیں جاء فلان فی حاجتہ ثم رجع من فورہ کما فی المصباح اے رجع فی ساعۃ التی وصل فیہا
 چنانچہ محاورہ اردو میں نے الفور کہا جاتا ہے غرض از ناگاہ اور از نخست از آغاز میں ایک ہی طرح کی
 زیادتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب اور یہ از جب اپنے ماقبل کے کسی کلمہ کے ساتھ اتصال
 پاتا ہے فتح ہمزہ نقل کر کے ماقبل کو دیا جاتا ہے جیسے کہ وزیر نظامی شعر ہر آن فتح کا قبالش آورد
 پیش بہ فضل خدا وید نژدہ خویش امیر خسرو شعر منکہ سپہ را بو غار اندہ ام بہ نژدہ باز می و و غا
 را ندہ ام چنانچہ ضمائر متصلہ کے بیان میں بطور نظیر کے اسکا بھی کچھ بیان آگیا ہے ۔
 الکشافی نا مرکب یہ کئی معنوں میں مستعمل ہے ایک تو انتہائی سادہ بلا تزیین معنی موصول شرطی اور
 یہ از ابتدائہ کے مقابلہ میں آتا ہے تو یہ بھی ایک امر متبادل ذات یا بالعرض کے لیے موضوع ہوگا
 اسطرح اسکے استعمال کو مکان اور زمان جیسے از دہلی تا اگرہ و از صبح تا شام اور غیر مکان و زمان
 میں از ابتدائیہ پر قیاس کر لینا چاہیے علامت اور جد اشناس تا انتہائیہ کا یہ ہے کہ اسکے مقابل
 میں از ابتدائیہ کا لانا درست ہو نعمت خان حالی کا شعر ہے شعر کیے بشرط کہ فردا دست کوچ تا دہلی بہ

از اسی ہے اور از
 اول کے دونوں
 زمانہ زمین فرق

نہ گاہ اچانک
 معنی برون و بجا

آز آگاہ کے ساتھ
 اصل پاتا ہے الف کی حرکت ثانیہ
 سے کر الف کو کر دیتے ہیں

تا انتہائیہ سادہ

علامت تا انتہائیہ

توان بجز چل و زیا دو ماہ رسیدہ اے از پنج تا دہلی۔ صائب شعر جابے نیز وی کہ دل بدگمان
 مہن پتا باز گشتن تو بصد جان نمی روفد اے تا زمان مراجعت تو۔ غیر مکان و زمان جیسے مولوی معنویؒ
 شعر پس سلیمان از دلش آگاہ شدہ کہ دل اوتاد دل اوزاہ شدہ حافظ شیراز شعر فرق ست آب خضر
 کہ ظلمات جابے اوست پتا آب ماکہ منبخت اللہ اکبر ستہ اور بوقت قیام قرینہ اسکا حذف کر دینا بھی
 جائز ہے عثمان خان بخاری کا شعر ہے شعر ملکش زہان چندان کر بندہ تہنطنطین پتا اوتاہ تہنطنطین
 یہاں بار موحہ بمعنی تہنہن ہے بلکہ وہ بائے موحہ ہے جو تہا انتہائیہ کے بعد اکثر مستعمل ہر نظامی
 شعر بے منزل آمد زن تا تو پتا شاید تریافت الا تو پتا دوسرے تہا انتہائیہ متضمن معنی موصول شرطی
 اسکے مقابل تہا انتہائیہ متضمن معنی موصول شرطی بھی آتا ہے کیا معنی کہ یہ تا چونکہ بعض موضع میں
 نائب مناب کہ کا بنجاتا ہے تو لفظ کہ کی طرح اپنی ابتدا اور انتہاے زمانی کے ساتھ معنی ہوتی
 کو بھی متضمن ہو جاتا ہے اور یہ دونوں تہا انتہائیہ ہو خواہ انتہائیہ بدایت و نہایت زمانی ہی کے
 ساتھ مختص بہن غیر زمان میں خواہ مکان ہو یا غیر مکان اسکا استعمال سموع نہیں ابتدائیہ جیسے
 شعر تا عشق تو در سینہ مکان کرو کرا جاہ کس دید در آفاق بیک شہر دورا جاہ ابے از زمانیکہ عشق
 تو در سینہ من الخ چونکہ یہ موصول معنی شرط کو متضمن ہو تو جملہ تا عشق تو در سینہ مکان کرو شرط ہوگا
 اور کرا جاہ استفہام انکاری یعنی دیگر کس را در ان سینہ جابے نماذ اسکی جزا۔ اور جب کہ یہ تہا تے
 معنوں کو شامل ہے فقط حرف از اسکی جگہ نیابت کے لئے کافی ہو نہیں سکتا یعنی تا عشق تو در سینہ
 کی جگہ صرف از عشق تو در سینہ الخ کہنا درست نہ ہوگا تیسرا تہا انتہائیہ متضمن معنی موصول شرطی جیسے
 نظامی رح کا شعر ہے شعر چراغے کہ تا او نیفر وخت نور پتا چشم جہان روشنی بود دورہ شعر تا بقا
 و جہان بود ممکن پتا ذات پاکت ہمیشہ باقی باوہ اے تا زمانیکہ جہان را بقا ست اور یہ جملہ شرط ہو
 ذات پاکت باقی باوہ جزا اور لفظ ہمیشہ کا تاکید معنی شرط کے لئے لایا گیا۔ دوامیت معنی شرطی
 سے اشارہ مفہوم بہن نہ مفہوم تا واللہ تعالیٰ اعلم جو تھا ان معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جہاں
 عربی میں حتی مستعمل ہوتا ہے جیسے غزنی شیرازی کے اس شعر میں شعر منم آن قطره کہ صد سینہ
 دل کروم داغ پتا باز لوک مرہ غلطیدہ بدامان رفتم پتا پنچوان تا علت و سبب کے لئے یعنی مدخل
 اس تا کا علت غائی اور سبب فعل ہوا کرتا ہے غزنی شعر تا بزرگان لغو گرد آشتا دیہہ را بزرگان پتا

حرف تا انتہائیہ

تہا ابتدائیہ تہنطنطین

تہا انتہائیہ عرضیہ

تہا معنی حتی

تہا علت و سبب

تالزومب

دیدہ برنیش زدن کی غرض کہو علت غائی کہو مرگان معشوق کے ساتھ جو کرنا ہے چھٹا تالزومب
 جو کہ دوام و ملین شدت التزام پیدا کرنے کے لئے لایا جاتا ہے جس سے معلوم ہو جا کہ در صورت
 وجود امر اول ترتیب امر ثانی میں کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی جیسے گلستان میں ہے شعر
 فراش باد صبار گفت تا فرش زمر دین بگستر و فدایہ ایر بہاری را فرمود تا بنات نبات را در مہدین
 پیرو و لیکن گستر و پرو و دو کو بسکون راضی نہ پڑھنا چاہیئے نظامی رح شعر نفرمود تا کوس روین
 زدن نہ سراپردہ بر پشت پروین زدند کیا معنی کہ گفت و فرمود کا مفعول یعنی مامور یہ ہنوز مذکور نہوا
 تھا کہ ترتیب امر ثانی کا ہو گیا جس سے معلوم ہو جاے کہ منہ سے بات پوری نہکلنے نہیں پاتی کہ
 تعمیل اسکی ہو جاتی ہے اسی قبیل سے ہے تا اس شعر میں نظامی رح شعر نشد نہ تنے تا نہ خست
 بزور سرے تا نیند خست یعنی دشمن پر جاتے نہیں پاتا کہ جگہ اس سے خلی کر دیتا ہے یا اس
 تن کو جان سے خالی کر دیتا ہے اور کسی سر پر مارنے نہیں پاتا کہ اس سر کو گرا دیتا ہے غرض خول تا
 اور اس کے ماقبل میں ملازمہ ہونا چاہیئے اگرچہ ادعائی ہی کیوں نہواوریہ تالزومب تا بیانیہ کیطرح
 کاف کے ساتھ بھی مستعمل ہے نظامی شعر دروئی رفت چون تند باد کہ تا چشم برہم نہد سر نہا
 محتمل ہے کہ مصرعہ ثانی روئی کی صفت ہو اور کاف صلا یا صفت کا ہو جو جگہ کو بتا دے مفر کرنے
 کے لئے لایا جاتا ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ سا توان بیانیہ جو کہ کاف بیانیہ کے قائم مقام
 ہو جاتا ہے جس طرح کاف تا کی جگہ استعمال پاتا ہے نظام دست غیب کا شعر ہے شعر
 بیاد اوچو جام چند در محفل زوم نہ سینہ کندم آنقدر تا ناخن بر دل زوم نہ اسی آنقدر کہ ناخن بر دل زوم
 لیکن فرق اتنا ہے کہ اگر مقام مقام استغراب و تردد و انتظار نہیں ہے تو کاف اصل اور تا اسکا
 نائب سمجھا جائیگا جیسے نظام دست غیب کے شعر سے واضح ہے اور اگر مقام استغراب و انتظار کا ہو
 تو اسکا عکس یعنی تا اصل اور کاف اسکا قائم مقام سمجھا جائیگا جیسے بہ بنیم کہ چہ معاملہ پیش آید نظامی
 شعر دبیران نگر تا بزور سپید قلم چون تراشد از مشک بیدہ اور یہ تا اور کاف ہر دو ایک محل میں
 جمع ہو جاتے ہیں اس وقت کوئی کبیکانائب نہوگا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ نظامی رح شعر
 بہ بنیم کہ تا کردگار جہان و درین آشکارا چہ دار نہان شعر جہد ناما کہ بجایے سی و در و کش تا
 بہ دواے سی و اول میں کاف مقدم ہے ثانی میں موخر۔ آٹھواں تالزومب اپنے متعلق کے

تالزومب

تالزومب تا کی

مضمون جملہ کی تاکید کرتا ہے سعدی رح شعر صاحب غرض تا سخن نشنوی ؛ اگر کار بندی پشیمان شوی ؛ اور تازہ نہاریہ اکثر شفی پر داخل ہوتا ہے اور کبھی مثبت پر بھی آجاتا ہے سعدی رح شعر بران ہاش تاہر چہ نیت کنی ؛ نظر و صلاح رعیت کنی ؛ چنانچہ خود لفظ زہار اور ہرگز جل ثبتہ پر داخل ہوتے ہیں سعدی رح شعر غم زیر دستان بخور زہار ؛ بترس از زبردستی ردو کار ؛ صائب رح شعر در ملک خویش رخنہ فگدن بچقل نیست ؛ زہار بستہ دار زبان سوال را ؛ نظامی رح شعر گرازے شدم ہرگز آلودہ کام ؛ حلال خدایر نظامی حرام ؛ محفل ہے کہ تاہر چہ نیت کنی مین تا بران کا بیان ہو۔ نوآن تا اسمی جبکہ ترجمہ طرف اور سوے کیا جاتا ہے حضرت امیر خسرو معراج مین فرماتے ہیں شعر باز کشادست در آسمان ؛ پامی برون ز زمین تا زمان ؛ اے بسوے زمان بطرف زمان یہاں زمان سے تسمیۃ الثئی باسم لازمہ آسمان مرا ہے کیا معنی کہ مقدار گردش آسمان کا زمانہ نام ہے واللہ فکالی اعلم بالصواب۔

الثالث۔ لفظ در استعمال اسکا ظرفیت کے لئے یعنی مجرور اس در کا ظرف مکان یا زمان ہو استعمال حقیقی ہے جیسے آب در کوزہ و خواب در شب اور استعمال غیر ظرف مین مجاز ہو گا جیسے نجات و صدق ست اور کبھی براہ الی اور برا مفعولی وغیرہ کے معنوں مین مجازاً استعارہ کر لیا جاتا ہے اور اس اختیار مجاز یعنی غیر معنی حقیقی کے لئے استعارہ کرنے مین مقصود مکمل کوئی نہ کوئی نکتہ ہوتا ہے جیسے شمس ظاہر ہے۔ اول بمعنی بر امیر خسرو شعر عمر ابد باد بعیش اندیش ؛ این غزل اندر لب خنیاگرش ؛ اے بر لب خنیاگر نظامی شعر بغوغاے لشکر در آمد شکیب ؛ کہ دست از عنایت و پا از کرب ؛ اے بسبب غوغاے لشکر صبر و شکیب بیرون رفتہ خصوصاً جب اسکے مدخل کے صلہ مین از واقع ہو۔ نظامی رح شعر رطب چین در آمد زوشینہ خواب ؛ دماغ پر آتش دہانے پر آب ؛ ولہ در آمد ز من نالہ ناگہی ؛ گزاندیشہ پر گشتم از خود تہی ؛ ولہ غنودہ تن مردم از رخ تاب ؛ نظر بر زمانے در آمد ز خواب ؛ شفائی شعر زہ کر دکان غمزہ غماز شفائی ؛ کو حوصلہ کر عہدہ این ناز و آید ؛ اے بر آید۔ مدار قافیہ ناز و آید پر ہے دوسرا بمعنی الی سعدی رح شعر غیر از تو ملاذ و طہارم نیست ؛ ہم در تو گر یزم ار گر یزم ؛ اے سوے تو گر یزم۔ نظامی رح شعر چنان دید در قاصد راہ سنج ؛ کہ از جوش دل مغزش آید بر سنج ؛ اے جانب قاصد تیرا بے قرب (جسکو اردو مین پاس کے ساتھ ترجمہ کر سکتے ہیں) آتا ہے۔ امیر خسرو شعر دل تہو دادست نشانی مرا ؛ در تو رسم گر برسانی مرا ؛ تیرے پاس پہونج جاؤں چوتھا بمعنی پیش نظامی رح شعر

پیشانی بہ نیت

بیان لفظ در استعمال حقیقی و مجاز مین

در سبب

در سبب

در جہان و مفعول
در جہان و مفعول

در اتصالیہ

در ضمیمہ

در تائید و تاکید

مشوعاصی اندر خداوند خویش و خداوند کلمہ بیوند خویش و ولہ زبس زنگی کشتہ بر خاک راہ و زمین
گشتہ در آسمان و سیاح و اسے پیش آسمان۔ پانچوان جو بجایے رہے علامت مفعول کے مستعمل ہوتا ہے
نظامی شعر ز تو آیتے درین آموختن و زمین دیو را دیدہ پر دوختن و اسے از تو آیتے مر دوختن۔ چھٹا
تیمیزیہ جو معنی تیز کے دیتا ہے شعری شعر بنی آدم اعضاے یکدیگر اند و کہ در آفرینش ز یکدیگر جوہر اند
اسے از روئے آفرینش۔ سائوان و اتصالیہ جو بجایے ہائے اتصال مستعمل ہوتا ہے مولوی معنوی شعر
خیمہ و خیمہ طناب اندر طناب و تشکر آنکہ گردنیدارم ز خواب و نظامی شعر سنان در سنان رستم چون کو
خار و سپر بر سپر بستہ چون لاله زار و لیکن امین بہ نسبت ہائے الصاق کے زیادہ مبالغہ ہو کیا حنی کہ
خیمہ و طناب اس کثرت سے جمع ہو گئے تھے کہ الصاق و اتصال باہمی تو کیا ہے ایک دوسرے میں
یو جہ تنگی مکان گھس گئے تھے محتمل نہیں کہ یہ در ضربی ہو مگر مصرعہ ثانیہ کے مقابل کی وجہ اتصالیہ کی
مؤید ہے۔ آٹھوان ضربی جو دو مقداروں کے بیچ میں ضرب کے لیے لایا جاتا ہے وہ مقدارین
خواہی کم منفصل ہوں خواہی متصل مگر یہ دونوں مقدارین یعنی مضروب و مضروب فیہ ایک نوع کے
ہونی شرط ہے جیسے وہ در وہ گرد گرد کم منفصل جیسے فردوسی کا شعر ہے شعر نہ اند نہ آدم نہ اند چہاں
و کم متصل جیسے نظامی شعر بر آفاق کشور کشائی کنی و جہاں در جہاں بادشاہی کنی و کسواسطے
کہ بیان وسعت مملکت و ممالک زیر فرمان کا بیان کرنا منظور ہے اسی قبیل سے ہرچین و چین
صحرا و صحرا اور یہ کثرت و ابوہ سے کہتا ہے اسکو اتصالیہ نہیں کہہ سکتے چونکہ اتصالیت
پر دلالت کرتا ہے اور در ضرب پر اور جمع اور ضرب میں جو فرق ہے ظاہر ہے مثلاً صد کو صد کے
ساتھ جمع کرین دو صد حاصل ہوئے اور اگر صد کو صد کے ساتھ ضرب دین دس ہزار حاصل ہو
توان و زائدہ تاکید یہ جو اجد اسم مجوز بہ بایاد کے آتا ہے اور اسے بایاد کے معنوں کی تاکید
کرتا ہے۔ اول جیسے بذریاد اس شعر میں شعر بدیاد و منافع بیشمار است و اگر خواہی سلامت
بزکنار است و دوسرا جیسے مولوی معنوی شعر در شود چون ماہی اندر آب در و از نہیب من بشود
زیر و زبر و بلکہ کبھی تاکید پر تاکید بڑا دی جاتی ہے ولہ صد ہزار ان طفل می کشت از برون و مو
اندر صدر خانہ در ورون و اور کبھی اصل حرف کو حذف کر کے اسی تاکید کو باقی رکھتے ہیں جیسے
مولوی معنوی کا شعر ہے اے آلت زر گر بدست کفش گو و ہرچو دانہ کشت کردہ یک درو اے در یک

درآمد ترنہ

نہ

دستوران زائد جو زینت کلام کے لئے اکثر مصداق اور ان کے مشتقات پر زیادہ کیا جاتا ہے جیسے درختن
 و درواذن سعدی و شعر گو دروند یک صلاصہ کرم و غزائل گوید نصیب برہم و نظامی و شعر زمانہ
 چنین پیشہ پرہیز و یکے درستانیکے دروند یکجہتی بقدرتہ مقام حذف بھی کر دیتے ہیں نظامی و
 شعر زن آن بہ کہ زلیور بود پاسے او و اے درپائے او۔ اور یہ حذف اکثر اسمائے ظروف میں چونکہ
 وہ خود متضمن معنی در و بر ہوا کرتے ہیں جاری ہے امیر خسرو شعر نیم شب آن یک الہی زوور و
 آمد و آورد و براتی ز نور و اے در نیم شب نظامی و شعر نہ خلوت بدی کا فریش نہ ہو و نہ چون
 کردہ شد بر تو رحمت فرود و اے در خلوت الہ مولوی معوی و شعر جان بابا چونکہ ساحر خواب شد
 کارا و نے رونق و بے آب شد و اے در خواب شد۔

لفظ برکات
 استعمال
 بر کسی یعنی فوق
 اس پر تسمیہ لگا کر
 برہ کہتے ہیں
 یعنی از ہل
 بر کسی و حرفی
 میں تاہ الامتیان

الترادیم لفظ بر ایک تو اس لفظ کا استعمال استعمال کے لئے حقیقت ہے جیسے بادشاہ بر تخت
 نشست است اسکا مزید علیہ ابر بھی آیا ہے فردوسی و شعر ابر بارہ جنگجوئے سوارہ برون رفت از قلعہ
 دیو سار و دوسرا یہ بر کسی بھی ہوا کرتا ہے بمعنی فوق جیسے ادا ت تفضیل لگا کر برتر کہتے ہیں اور ہاے
 نسبت و تسمیہ کے الحاق سے برہ وابرہ و آبرہ بمعنی رومی جامہ مقابل آستر کہا کرتے ہیں عنصری کا
 شعر ہے شعر عارضش را جامہ پوشیدست نیکوئی و فرہ جامہ کا زابرہ مشک است و آتش آستر و تیسرا یہ
 اسمی بمعنی نزدیک بھی آیا ہے نظامی و مصرعہ کہ بسیار ناید بر اندکے و اور مانہ الفرق حرفی و اسمی
 میں یہ ہے کہ معنی اسمی میں خواص اسم کے عروض کا وہ متحمل ہوتا ہے جیسے ادا ت تفضیل و ہاے تسمیہ
 و نسبت کا الحاق جس طرح اوپر گزرا اور اسکا مضاف واقع ہونا اور علامت اضافت کا قبول کرنا
 فردوسی و شعر بفرمان بزدان میان را بہ بست و نشست از بر رخس چون پیل مست و اے فوق
 بہشت رخس۔ نظامی و شعر نشست از بر بارہ رہ نور و بر آہست لشکر برہم نہرو و چوتھا استعمال
 مجازی یعنی بمعنی ذمہ و لزوم بھی مستعمل ہو جیسے سعدی و شعر برتست پاس خاطر بیچارگان و شکر و
 بر ما و بر خداے جہان آفرین جزا و کیا معنی کہ استعمال حقیقی یہاں خصوصاً بر خدائی میں محال ہو
 پانچواں برسببہ جو سبب پر دخل ہوتا ہے یعنی مجبور بر اپنے متعلق کے لئے سبب واقع ہو مثلاً کسی
 نے اپنے نوکر کو گالی دی اُس پر نوکر نے نوکری چھوڑ دی تو کہہ سکتے ہیں کہ فلان بروشنا ترک ملازمت کر
 نظامی و شعر معنی دگر بارہ ہوا زود و بیاد ز رزان خفگان و سرود و بہر سوز و ہوا تازہ کہ ہوا زود

بر لڑو
 سببہ

مگر خوش بچشم بہ آواز نو و اسے آواز نو سبب خوش خشن شود و کہ مے ناب می خورد و بر باگت رود و بہ
 فلک ہر زمان می رساندش در وہ و کہ نہ بچید زمان پس سر از آواز و بہ ہمہ سال مے خورد و بر باد و بہ
 یعنی حرفیان گدشت مکی یاد و در آگ و رنگاب کا سامان طبیعت کو مے خوری پر ابھارتا ہے اور نیز مچھ
 پرستی کا سبب بن جاتا ہے چھٹا برا جلیہ جو یعنی برائے کے آتا ہے نظامی رہ ششم فرستاد تری نما و ارا و
 کہ نسبت بر خدمت کا را و دباے براے خدمت کا را و مابہ الامتیا ز سبب اور اجلیہ بیان از مین مذکور ہو چکا
 ہے۔ ساتواں برا اتصالیہ جو یعنی ہائے اتصال کے مستعمل ہوتا ہے نظامی رہ ششم زبیں فردی ہا
 کہ آن زن نمودہ زبان بر زبان کہش مے ستودہ ملک را بدیدار آن دلنوازہ زبان بر زبان بیشتر شنید
 نیازہ آٹھواں جو یعنی مقابل و پیش و نزد کے آتا ہے نظامی رہ ششم بجابے میا و کہ جنہم زجا
 نذر دپریشہ بر پیل پاے ہاے مقابل پیل ثبات ندارد و کہ بزاری نمود از پے زرخوش ہا سب
 بر مرد گوہ فروش ہاے پیش مرد و کہ بفرمان شدہ کر ووسی شتاب ہا رسانید نہ را بران آفتاب ہ
 اے نزد آن آفتاب و کہ یکے بر صد آید نہ صد ہر یکے ہاے یک نزد صد آید نہ صد نزدیک محتیل ہ
 کہ یہ بر اسمی ہو یہاں فلک کسر اضافت کے ساتھ مستعمل ہوا ہو۔ نواں بر یعنی الی حافظہ شعر
 مرثہ سیاحت ار کرد بر خول ہا اشارت ہا ز فریب او میندیش غلطی مکن نگار ہا جدال سعدی شعر دیک
 حور بہشتی ریلود وینا کرد ہا کے التفات کند بر بتان یغمائی ہا اور اسی معنی میں ہے۔ بر من منکر بر کم
 خویش نگہ نظامی رہ ششم سکندر بتاریکی آرد شتاب ہا رہ روشنی خضر یا بدہر آب ہا۔ دسواں ہر جو
 بمعنی در ظرفیہ مستعمل ہوتا ہے علی خزین شعر ساتی تنگدل مرا چند بہانہ میدہی ہا بادہ ناب کفرت
 شور شراب بر سرم ہاے در سرم دار قافیہ شراب و کباب وغیرہ ہر ہے۔ نظامی رہ شعر جلال
 از ہوا بر زمین بردہ بیخ و پس آہنگ شد در زمین چار بیخ ہاے در زمین بیخ بردہ۔ گیارہواں
 بر مفعولی جو بجایے را علامت مفعول کے مستعمل ہوتا ہے۔ ضائب شعر بر جرم من بخش کہ آوردم
 شفیع ہا اشک ندامت و عرق انفعال را ہاے جرم مرا بخش الخ بار ہواں بر بمعنی با وجود۔ نظامی
 شعر بران فحلی اسکندر فلیقوس ہا مکر التفاتے بچندین عروس ہاے با وجود مردی و مذکری۔
 تیر ہواں ہر زائدہ تاکید یہ جو بعد اسم مجرور یا یا مجرور بہ کے آتا ہے اس سے محض تاکید معنی پایا
 جہاں سابق مقصود ہوتی ہے اول جیسے بہ پسر بر اس مصرعہ میں چو قی تا ختن رستم مکاری بہ پسر ہر

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

چھٹا جلیہ

دوسرا لب برو کی کہ اس شعر میں شعر دوش دو بوسہ بر کجا لب بر لب بد نہ چہ بختیق
 چون بد چو شکرہ فردوسی شعر تہ روے آہن گرفته بر زہ درفش سید بستہ بر خود بر کبھی اس تاکید
 بر کو باقی رکھ کر اصل موکہ کو حذف کر دیتے ہیں مولوی معنوی ^{۱۹۵} شعر چون نویسی کا غذا سپید بر آن
 نوشتہ خواندہ آید در نظر ہے بر کا غذا سپید مولوی معنوی ^{۱۹۵} شعر ہی بلال خوش نوامی خوش صہیل
 میزند بر بر وزن طبل حیل ہے بر سندنہ چو دیوان بر زائدہ ترینہ جو زینت کلام کے لئے خیال
 پر لایا جاتا ہے فردوسی شعر سز و گری سرش در کنارہ زمانی بر آستانی از کارزارہ ولہ کہ بر گوی
 ہاں کہ آن شیر مردہ چگونہ خراہد بدشت نبروہ اور بوقت قیام قرینہ یہ لفظ بر حذف بھی کر دیا جاتا ہے
 مولوی معنوی ^{۱۹۵} شعر عا در اتو باد وادی در چہان ہاؤ فگندی در عذاب و اندان ہا اسی بر باد وادی
 فردوسی قتل کاموں کے داستان میں لکھتے ہیں شعر عثمان را بہ پیچید و اور از زین ہا نگون اندر
 افگند ز روے زمین ہا اے بز روے زمین یعنی بر سطح زمین واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 الخامسین۔ رامکب۔ یہ کمی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ایک تو بمعنی برائے تخصیص یعنی مفید معنی
 تخصیص سہی ہر جہ درویشان راست وقف محتاجان ست اے ہر چیز مخصوص بدیشان
 است الم اور جیسے منت مرخاے را غو جل ترکیب اسکی بعینہ الحمد للہ کی سی ہے یعنی منت ابتدا
 خداے را جابر مجبور متعلق فعل یا شبہ فعل کے ہو کر خبر چونکہ یہاں تخصیص اسے حاصل ہے لفظ مرکو
 بعضوں نے زائد محض جانا اور کسی نے کاتب کی غلط نویسی پر حمل کیا مگر میرے نزدیک نہ وہ زائد
 محض ہے نہ زلت قلم کاتب بلکہ اسی را کے اختصاصیت کی بیان اور تاکید ہے کیا معنی کہ اختصاص
 کلی مشکک ہے کمی و زیادتی یعنی شدت و ضعف کی اس میں گنجائش ہے تو یہ مجھے مزید اختصاص کا افادہ
 کر چکا چنانچہ صاحب مہبت غلطی نے اس کی تصریح کی ہے یعنی در باب تقدیم مفعول و زیادتی مر
 (کہ ہر دو امر مفید حصہ ہیں) فرماتے ہیں گو تخم تخصیص امریت کہ قبول شدت و ضعف وار و پس منفریت
 کہ از تقدیم ہم افادہ حصہ بود انتہی پس بیان بھی قبل از الصاق تخصیص ضعیف تھی بعد اسکے قوی
 ہو گئی خصوصاً گلستان میں غلطی کاتب کا احتمال ہو نہیں سکتا کیا معنی کہ لفظ گلستان میں اساتذہ
 سے مروی ہے جیسے شعر چو دید از دور آن گلگون قبارہ گلستان گفت منت مرخا را اگرچہ یہاں گلستان
 سے کتب مخصوص مراد ہو نہیں سکتا ہم ایک تلمیح لطیف ہے مولوی معنوی شعر بلبلان را جانی میزید چہ

برائے خواندہ ترینہ

بیان را
لا یعنی بر تخصیصمرخا
زائد نہیں ہے
یا کہ اختصاص
سے ہے

مرجل اور چین خوشتر وطن ہے اور کبھی اس معنی کی تعین و تاکید کے لئے لفظ براے کا بھی استعمال ہوتا ہے
 ہیں انوری شعر ہر ان مثال کہ توقع تو بران نہ بود زمانہ طے نکند جز براے حنا راہ چونکہ تاکید اور بیان
 کا منصب اپنے مبین و موکد سے موخر ہوتا ہے اور یہاں براے ہو یا م لفظ از سے (جسکے بیان اور تاکید کے
 لئے یہ براے و مر لائے جاتے ہیں) مقدم ہونے سے را کو زائد محض سمجھنا نہیں چاہیے اسکے فطائر موجود
 ہیں چنانچہ مے و بحام بلور کو ملاحظہ فرمائیے باے موحہ ظرفیہ پر در مقدم ہے انشاء اللہ تعالیٰ باوجود
 میں اسکا بیان آویگا۔ دوسرا را تو سکنیہ یعنی وہ را کہ مفید معنی تو سہل و توسط ہے جیسے مصرعہ خدا را ہون
 بیدل بخشاے ہے تیسرا علیہ یعنی مدخول اس را کا اکثر مفعول لہ واقع ہوتا ہے جو علت غائی اپنے فعل
 کی ہوتا ہے جسکے ساتھ یہ ر متعلق ہے مولوی معنویؒ شعر در ہزاران کے بنو نہ سر سبز سنگ ہے
 خاک شوتا گل بروید رنگ رنگ ہے سالہا تو سنگ بودی دلخوش ہے آرمون را یک زمانی خاک باش
 اے امتحان اے از براے امتحان چنانچہ بجائے را از براے بھی آیا ہے مولوی معنویؒ شعر از براے
 آرمون مے آزمود ہے را کہ بس مروانہ و جانباز بود ہے یعنی آرمون را خاک باش کے متعلق ہے
 اور اس خاک بودن کی علت غائی ہے اس طرح مصلحت را ز لای دیوانہ کے بازار حلب میں جانے
 کی داستان میں لکھتے ہیں شعر مصلحت را آتش اندر خانہ زد ہے تند گشت و باگ بر دیوانہ زد ہے
 چوتھا را سبب یعنی مدخول ر ا فعل متعلق کا سبب ہو سعدیؒ شعر قضا را من و پیرے از فاریاب ہے
 رسیدیم در خاک مغرب آب ہے اے بہ سبب قضاے الہی یعنی قضا را متعلق رسیدیم کے ہے اور
 سبب اس رسیدن کا تقدیر الہی ہے جو اس نے سابق ہے پس را علیہ و را سبب میں وہی فرق ہو
 جوازا جلیہ اور سبب میں تھا کبھی اس راے مفعول لہ کو سیاق و سباق کے اعتماد پر حذف بھی کر دیتے
 ہیں مولوی معنویؒ شعر مصطفیٰ آمد عیادت سوئے او ہے چون ہمہ لطف و کرم بدخسے او ہے
 اے براے عیادت الخ پانچواں را یعنی براستعلا نظامیؒ شعر بدہ جزیرہ از ماہر کینہ را ہے قلم و کمش
 رسم دیرینہ را اے بر رسم دیرینہ۔ فردوسیؒ جو ب گز سے رسم کے تیر بنانے کی داستان میں لکھتے
 ہیں شعر چو بشنید رسم میان را بہ سبت ہے از انجا گیکہ رخش را بر نشست ہے اے بر رخش۔ نظامیؒ
 شعر شہ از ہول آن بازی سہناک ہے تر سید کا فتد سپہ را ہلاک ہے اے بر سپاہ۔ مولوی معنویؒ شعر
 راست می فرمود آن بحر کرم ہے من شمار از شما شفق ترم ہے انے بر شما۔ چٹاراہ یعنی دظرفیہ امیر خسروؒ

را تو سکنیہ
را علیہ

حرف

را علیہ کا حذف

حرف استعلا

را ظرفیہ

را بمعنی از

دہلوی شعر مخبر کبر مفسدان سینہ لہ لہشت مدہ صحبت دیرینہ را بہ اسے در سینہ نظامی شعر کہ چون
 ضحیٰ را شاہ چین بار دادہ عروس عدن در بدینار دادہ اسے در ضحیٰ ساتوان را بمعنی از نظامی شعر کہ
 بانگشادہ لب آگیزہ کہ آید لب غنچہ را بوبے شیر بہ لب غنچہ بوبے شیر آید ولہ لب غنچہ را کایدش
 بوبے شیر بہ کام گل سرخ در دم جہیر استشہاد اس شعر ثانی سے ایک امر لطیف پر مبنی ہے یعنی
 کایدش میں شین ضمیر متصل منصوب مفعول ہے اور باقی ضائرین مفعولیت پر علامت لفظ را ہے جو
 یہاں بسبب تعذر کے لاحق نہیں ہوئی چنانچہ حالت انفصال میں اور اور کہتے ہیں پس کایدش کی
 تعبیر کاید اور ہوگی جیسے در لہج آدم میں در لہج آدم را کے ساتھ تعبیر کجاتی ہے اور یہاں اور میں را
 اپنے معنی مفعولیت پر نہیں بلکہ از کے معنوں میں ہے یعنی لب غنچہ را کہ آید از بوبے شیر چنان چنان
 کن واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب آٹھواں را بمعنی با۔ بنجر کا شئی شعر ختم الرسل اگرچہ خود دات از کم
 آن نسبت کہ داشت ہارون کلیم را بہ اسے با کلیم۔ نوآن را محللہ اضافت وہ یہ ہے کہ اسکا مضاف الیہ
 پر دخل کرنا ترکیب اضافی کو تحلیل کر دیتا ہے جس طرح عربی میں لام اختصاص مضاف الیہ پر دخل
 ہوئیے جیسے غلام نہید سے غلام نہید اب یعنی بعد تحلیل مضاف کو مضاف الیہ سے
 مقدم و موخر بفصل و بلا فصل سب طرح بلا کٹھکے لاسکتے ہیں تا تحلیل بخوبی محقق ہو جائے سعدی
 شعر شوز تختان آرزو خواہند بہ مقبلان را زوال نعمت و جاہ بہ اسے زوال نعمت و جاہ مقبلان ولہ
 کسانرا نشد ناوک اندر حریر کہ گفتی بدوزند سندان بہ تیر بہ اسے ناوک کسان نظامی شعر کہ از بندہ
 صراف گوہر فروش بہ سخن را گوہر بر آمو و گوش بہ اسے گوش سخن ولہ چہل روز خود را اگر غم زمام بہ اسے زمام
 خود۔ دسواں را زائد محض جو کسی معنی کا افادہ نہیں کرتا صرف براے بیت آتا ہے خواجہ جمال الدین
 سلمان کا شعر ہے شعر امید زندگانی را کہ داروہ تن رہجو من جان روان ست بہ اسے امید زندگانی
 کہ دارد۔ اگر غور کیجئے تو اس قسم کی ترکیبوں میں چونکہ علامت مفعول کو ظاہر نہیں کرتے تو یہ را
 زائد قرار دیا گیا۔ ورنہ دراصل داروہ فعل اس میں ضمیر ستر جانب کہ راجع اسکا فاعل اور امید زندگانی
 را مضاف مضاف الیہ ملکہ داروہ کا مفعول ہے اور را علامت مفعول کا مفعول پر لانا زائد نہیں کہلاتا
 واللہ تعالیٰ اعلم اس طرح سید حسن اشرفی کے شعر میں شعر یارب بے ساز کہ آن سرور روان را بہ
 آروہ را بخت عے الزم جہان را بہ اسے عے الزم جہان یہاں مجمل ہے کہ مجموعہ علی الزم کو ایک لفظ

را بمعنی یا
 را محللہ اضافت

را زائد محض

دیکر یعنی عے کی ترکیب سے قطع نظر کر کے را کو بمختی برقرار و یا ہو اور عے کو جز و لفظ چہ ہر کلمہ قرار دینا
ایسا ہی ہے جیسا و لیکن کا واو جو ہر کلمہ قرار دینا غلطہ چنانچہ اسکا بیان حروف مشبہ بالفعل میں
اویگا انشاء اللہ تعالیٰ غرض اہل فارس اپنے استعمالات میں عربی الفاظ میں تصرفات کو جائز دیکھتے
ہیں جیسے حور کو جو جو جمع کا صیغہ ہے الف و نون لگا کر اپنے قاعدہ پر جمع کر لیتے ہیں منجر حوران
بہشتی را و زخ بود اعراف و اور کبھی اس را اور اس کے دخول میں فصل بھی واقع ہو جاتا ہے سعدی
شعر دانکہ را بادشہ بیند از دہ کسبش از خیل خانہ نواز دہ اسے آرا کہ حافظہ شعر محرم را ز دل شید بخود
کس نے بنیم ز خاص و عام را اے کس را نے بنیم صاحب قوانین و تنگی بری وغیرہ نے قاعدہ فصل پر
توجہ نہ کی راہ محض کہ ہدایا اللہ تعالیٰ اعلمہ بالوصوہ اور کبھی عیاق و سابق کے اعتماد پر را علامت دخول
حذف بھی کر دیا جاتا ہے مولوی معنویؒ شعر مصطفیٰ آمد عیادت سوے او اے برے عیادت الخ
اور جیسے طعام خوردم آب نوشیدم سعدیؒ شعر بروزگار سلامت شکستگان دریاں کہ جیر خاں
مسکین بلا گرداند اے شکستگان را دریاں و بلا را بگرداند ولہ مرا یکدم بود برداشتند و بکشتی و
در ویش بگذاشتند اے در ویش را بگذاشتند

حذف را علامت دخول

بیان کا

کاف علیہ

السَّادِسُ حروف صمدہ و روابط میں سے کاف یعنی کہ بھی ہے اور یہی معنوں میں مشتمل ہوتا ہے
ایک تو کہ جلیہ چو علت پر دخل ہوتا ہے یعنی دخول کاف اپنے قبل کے لئے علت ہوتا ہے اور وہ عام
ہے خواہ علت موثرہ اور سبب ہو خواہ علت غائی جسکو غرض کہتے ہیں اول کاف تعلیلیہ و سببیہ ہی کہلاتا ہے
جیسے حافظہ کا شعر ہے شعر بے سجادہ رنگین کن گرت پیر معان گوید کہ سالک بیخبر بود راہ و ہم
منزلہا کیا معنی کہ سالک کی خبر داری اور نشیب و فراز راہ سے آگاہی اسکی اتباع اور پیروی
کرانے میں تاثر رکھتی ہے اسکی علت اور اسکا سبب ہے دوسرے کاف غائیہ جو غرض اور غایت فعل
پر دخل ہوتا ہے سعدیؒ شعر غریب آشنا باش و سیاح دوست کہ سیاح جلاب نام نکوٹ و ولہ
انگور نو آورده ترش طعم بود و روز دوسہ صبر کن کہ شیرین گردد کہ کیا معنی کہ مسافر کے ساتھ مروت
کرنے کی غرض اور علت غائی اپنی نیک نامی کا اشتہار ہے اسید طرح صبر کی علت غائی شیرینی انگور
ہے اور کاف علت وقت قیام قرینہ حذف بھی کر دیا جاتا ہے نظامیؒ شعر اگر نیک بشا ختم شاہ را
شناسد لب ہر کس ماہ را اے کہ شناسد ہر کس ماہ را یعنی اگر من شاہ را بخوبی بشناسم عجب نیست

کاف غائیہ

حذف کاف علیہ

کاف تشبیہ

چرا کہ ہر کس در شب ماہ را شناسد تیسرا کہ تشبیہ جو جملہ تشبیہ پر داخل ہوتا ہے یعنی یہ کاف علیہ کی طرح ہے مگر وہ غلت پر آتا ہے اوزیہ تشبیل پر بیدل شعر کن گردن فرازی تا ناسازد و ہر پامالت ہ کہ نے آفرین مجرم نہ کشیدہ ہا بویا گرد و پنہ غنی شہر اگر شہرت ہوں دہری اسپر دام غلت شوق کہ در پرواز وار و گوشہ گیری نام غفار را چوتھا کاف تفریعہ جسکو عربی میں فائے ساتھ اردو میں تو کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہیں نظامی در شعر سو مخزن آرد دم اول پسچ ہ کہ سستی نکر دم در ان کار بیچ یعنی کہتے ہیں مخزن الاسرار چونکہ میری اول تصنیف ہے میں تازہ دم تھا تو میں نے اس میں مضامین لطیف و معانی نازک کے ایہ ادا میں درستی نہ کی۔ اس طرح اس شعر میں نظامی در شعر ہریرا سے پسند و زیر ان شدند ہ کہ از جملہ دور گیران شدند ہ پانچواں کاف شرطیہ جو جملہ شرطیہ پر آتا ہے یعنی دخول اسکا شرط ہوتا ہے نظامی در شعر نہ خلوت بدی کا فریش نبود ہ نہ چون کردہ شد بر تو رجعت فرود ہ اے وقتیکہ آفریش نبود عراقی کا شعر ہے شعر گفتہ بودم کہ بیایم کہ بجان آئی تو ہمن بجان آدم اکنون تو چرا مے نانی ہ اے ہر گاہ کہ بجان آئی تو۔ اور کبھی اس معنی کی تبیین تعیین کے لئے لفظ ہر گاہ جو متضمن معنی شرط ہے اسکے ساتھ ملایا جاتا ہے جیسے مصرعہ ہر گاہ کہ رفت گر بکویت ہ چھٹا کہ جزائیہ جو جزا پر دخل ہوتا ہے تا شرط و جزا میں ارتباط پیدا کرے جس طرح عربی میں فا اور قدیم اردو میں لفظ تو۔ اس فاکے لئے جملہ اسمیہ کا واجب ہونا خصوصیات زبان سے ہے صائب شعر گر ہمہ خانہ کعبہ است کہ تعمیر کن ہ تا تو ان کرو عمارت دل ویرانی را ہ اے اگر خانہ کعبہ بھی ہے تو تعمیر نہ کر۔ اس طرح جملہ کہ مر ج نہ نشینی مرزا اسماعیل کے شعر میں شعر بر خیز چنان از سر دنیا کہ پس از مرگ ہ اگر خشت کنند کہ مر ج نہ نشینی ہ مگر صاحب جو اسر الحروف محقق فرزانہ بہار اس کاف کا زہار یہ نام رکھتے ہیں اور اسکے قبل ان صلیہ اور مابعد فعل منفی و نہی کا ہونا مشروط کرتے ہیں میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی ایک تکلف معلوم ہوتا ہے یہ خصوصاً مشروط مابعد کے منفی ہونیکے صرف معنی زہار کی رعایت سے ہے حالانکہ لفظ زہار اور ہرگز جملہ مثبتہ پر آتے ہیں جس طرح بیان تازہ زہار یہ میں عرض کر چکا ہوں چنانچہ اس شعر میں دیکھیے اسی قسم کا کاف جملہ مثبتہ پر موجود ہے شعر رہزن در خفت ست مشو امین ازو ہرگز خود ام و زہرہ است کہ فرود بہرہ یعنی اگر آج نہ لیکیا تو کل لیجا ایگہا جناب بہار کی راے پر یعنی اگر زہار یہ کہا جائے یہ ترجمہ ہوگا کہ اگر آج نہیں لیکیا ضرور کل لیجا ایگہا کیا یعنی کہ زہار و ہرگز مثبتہ میں معنی ضرور کے دیتا ہو جیسے

کاف تفریعہ

کاف شرطیہ

کاف جزائیہ

صلح علیہم السلام
ال کاف کو زہار یہ کہ میں
اور جو نہم ظہرنا
سہم و دہا کہ میں

غیر زیر دستان بخور نہ بہار دے ضرور طہیز و نجی غنوار ہی کر۔ اندر گرمہ خانہ کج ہے کہ تعمیر کن نہ ہمارے
کہنا اور اگر خود امر و زبردہ است کہ فردا ببرد و کونہ کہنا بخلم ہے و احد تعالیٰ اعلم بالصواب ساقان کہ لزوم
جو دو جلوئے در میان داخل ہوتا ہے جن میں باہم علاقہ علت و معلول کا ہو یعنی ماقبل بالبعد کے لئے
علت ہو اور بالبعد اسکا معلول جن سے دخول نکات اپنے ماقبل کے لئے لازم ہو جیسے عرفی کا شعر
شعر ہر سوختہ جانے کہ بکشمیر و زایدہ گرم رخ کباب است کہ بابال و پرایدہ آٹھوان کاف فجائیہ جس کو
اتفاقہ بھی کہتے ہیں وہ ایسے دو جلوئے در میان داخل ہوتا ہے کہ جن میں ایسا علاقہ نہیں ہوتا کہ جس
مداخل کاف کو اپنے ماقبل سے استلزام ثابت ہو جیسے عرفی کا شعر ہے شعر شب گذشتہ بزانو نہاد بودم
کہ افتاد خرد و ارادان خرابہ گر دے اے ناگاہ افتاد الخ فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ لزوم میں جلوئے ماقبل
کے لئے دخول کاف لازم ہوتا ہے اور ماقبل کاف بالبعد کی علت یعنی یہاں کشمیر میں آنیکو بابال
ہو جانا لازم اور بابال و پربو نیکی دخول کشمیر علت اور گرم رخ کباب است جملہ معترضہ تجلاب فجائیہ
کہ اس میں باہم اتفاقی نسبت ہوتی ہے علاقہ لازمہ اس میں نہیں ہوتا یعنی یہاں سر بزانو نہاد و اور گزر
کردن خرد میں کوئی ایسا علاقہ نہیں کہ جس سے حکم استلزام کا لگایا جائے یا بمعنی اسکا اتفاقہ نام
رکھنا نامناسب نہ ہوگا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ اور کبھی تبیین و تعیین معنی فجائی کے لئے کاف
کے ساتھ لفظ ناگاہ بھی بڑھا دیا جاتا ہے امیر خسروؒ دل گم گشتہ را در ہر خم ریش ہی جستم
کہ ناگہ چشم بدخوسوے رویش رفت و جان گم شدہ اور معنی اتفاقی مفاجات کے کوئی منافی نہیں
واللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ نہ تو ان کہ عاطفہ جس کا ترجمہ عرفی میں لفظ بل کے ساتھ کر سکتے ہیں اور یہ دو
معنوں میں مستعمل ہوتا ہے ایک تو وہ کہ جس میں ابطال معطوف علیہ و اثبات معطوف کا کیا جاتا ہے
اور پھر یہ بھی دو حال سے خالی نہیں یا تو بلا قصد ترقی ہوگا جیسے اس شعر میں سعدیؒ شعر نہ از
جہل مے بشکنم پائے خرہ کہ از جور سلطان بیدا گر دے اے بلکہ از جور سلطان الخ یا اس میں ترقی
مطلوب ہوگی جیسے سعدیؒ شعر نہ قدے کہ مردم بصورت خوردہ کہ ارباب معنی بکاغذ برندہ اس
بلکہ ارباب معنی الخ چونکہ ہمیں معطوف علیہ سے ایک نوع کا اعراض کیا جاتا ہے اس کاف کا اخر یہ
نام رکھتے ہیں کیا معنی کہ اضراب یعنی اعراض ہے چنانچہ کہتے ہیں اضرب علیہ ای امر غنی
کما فی المنتہی الارب اور اضرب علیہ نے امر ضمت عنہ ترکا و اھمالا و دوسرا بلا قصد ابطال

کاف لزوم

کاف فجائیہ اتفاقہ

کاف عاطفہ اضافیہ

کاف اضرب معنی
مطلوب مقصودکاف اضرب معنی
مطلوب مقصودکاف عاطفہ سادہ
بمعنی واو

صرف ایک بات سے دوسری بات کی طرف سہل دیتے ہیں اس وقت اسکا استعمال بجائے
 واو عاطفہ ہوگا سعدی شعر اسے بسا سب تیز رو کہ باندہ کہ خرننگ جان بنزل بردہ اسے
 و خرننگ ام ممکن ہے اس شعر کو بھی پہلی قسم میں داخل کریں مگر اس وقت اسکا معطوف علیہ متاثر ہوگا
 یعنی باندہ سے جان بنزل نبرد کے معنی مراد لیں اسے بیا سب تیز رو جان بنزل نبرد بلکہ خرننگ
 جان بنزل بردہ اور عربی میں بھی لفظ بَلْ صرف واو عاطفہ کی جگہ مستعمل ہو جیسے اس آیت شریف
 میں بعض مفسرین کی رائے ہے کَمَا قَالَ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ مِنْ قَرَابَتِهِمْ مُحِيطٌ بَلْ هُوَ
 قَرِيبٌ مِّنْهُم مَّحِيطٌ اے وہو قرآن مجید۔ یہ بھی سن لیجئے کہ جبکہ یہ کاف کئی معنوں میں مستعمل تھا مزید توضیح
 و تعیین معنی خاص اضربانی کے لئے لفظ بَلْ جو عربی میں اضرب کا کلمہ ہے اسپر لاکر بلکہ کہا کرتے ہیں
 جیسے کاف نتیجہ کے ساتھ تائے نتیجہ بھی لایا جاتا ہے اور جس طرح را بمعنی براے یا از بمعنی براہ کے
 ساتھ ہر و براے استعمال کیا جاتا ہے بلکہ مطلقاً کاف عاطفہ پر بل زیادہ کر کے بلکہ کہا کرتے ہیں
 نظامی شعر ہر شمش تے بلکہ لولو سنے ہر وندہ چو لولو براہریشے ہر یہاں صرف عطف بلا قصد
 ترقی ہے۔ اور کبھی اُس اصل کاف کو حذف کر دیتے ہیں صرف کلمہ عربی لفظ بل کو باقی رکھتے ہیں
 امیر خسرو شعر ہدیہ بسے بہر خداوند تاج ہدیہ نہ بل مکتے را خراج ہر یہاں ترقی مقصود ہے اور کبھی
 وقت قیام قرینہ کاف مع لفظ بل حذف کیا جاتا ہے سعدی شعر ترا با چنین تندی و سگری ہر
 نہ ہندارم از خاک از آتشی ہر بلکہ از آتشی عربی شعر ہر چار سوئے سخن نقد را بجی دارم ہر نہ ہچو ماہ ز راند
 آفتاب عیار ہر اے بلکہ آفتاب عیار۔ اور یہ لفظ بلکہ بعض وقت فصحاء متاخرین نے باشد و شام
 کی طرح موضع ظن میں استعمال کیا ہے۔ طغرا شعر گر بطغر انظرے میکنی امر و لیکن ہر بلکہ از در فراق
 تو لغیر از سد ہر فیاض لاہجی شعر در سر و گل و یاسمین آن نور ندیدم ہر ہنگامہ مرغان چین بلکہ تو با
 محیر سعید اشرف شعر گر بر آید خطت شود لکیر ہر بلکہ خیریت در آن باشد ہر اور فارسی قدیم میں لفظ
 وَاَنْ لَفَتْحِ وَاَوْ اَضْرَابِ کِلئے مستعمل ہو وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ۔ و سوال کہ تفضیلیہ جو بفضل علیہ
 پر داخل ہوتا ہے جیسے اس شعر میں سعدی شعر از دست تو مشت بردمانان خوردن ہر خوشتر کہ بدست
 خویش نان خوردن ہر ولہ کم آوازہ ہر گز نہ بہنی نخل ہر جوے مشک بہتر کہ یک تودہ گل ہر اور باقی
 حالات کو از تفضیلیہ کے حالات پر قیاس کر لیں وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ۔ گیارہواں کاف مقولہ

وقت قیام قرینہ
 حذف کاف اضرب

کاف تفضیلیہ

کاف تمولیہ

جو جملہ مقولہ پر داخل ہوتا ہے اور یہاں فعل اس مقولہ کا مقدر ہونا شرط ہے سعدی نے شعر بخت بد
 و ہفتان روشن ضمیر کہ پس حق پرست بن ست ابے امیر ذراے گفت کہ پس الخ ولہ بھی گفت گریان
 بر احوال طے و بسبح رسول آمد آواز دمنے و پنجشید ثانی تم دو دیگر عطا ہے کہ ہرگز نکر و اصل گوہر خطا ہے
 اے پنجشید و گفت کہ ہرگز اصل صنیل خطا نکند یہاں ذرا ہی توجہ سے یہ بات سمجھ میں آجائیگی کہ یہ کاف
 مقولہ بمعنی گفتن نہیں بلکہ بحسب اقتضائے مقام کوئی مشتق اس گفتن سے پہلے مقدر ماننا ہو گا یہ
 کاف مع اپنے مفعول کے اسکا مقولہ یعنی مفعول ثانی منجائے پس جس صورت میں کہ فعل گفتن مفعول
 ہوتا ہے یہ کاف اسی مقولہ پر داخل ہوتا ہے اگر مقدر ہو اسی مقولہ پر مگر اول ہی کو کاف مقولہ اور ثانی
 کو بیانیہ کہنا صرف اصطلاح ہے۔ غرض و اصل کاف مقولہ وہ کاف ہے کہ جملہ مقول پر جو اس
 فعل کا مفعول ثانی ہے داخل ہوتا ہے چونکہ شان مفعول افراوے بذریعہ اس کاف کے یہ
 جملہ مفرد کی تاویل میں کر لیا جاتا ہے جس طرح عربی میں لفظ انک سعدی نے شعر فریدون گفت
 نقاشان چین را کہ پیرامون خرگاہش بدوزند نقاشان چین مفعول اول سے ہے اور جملہ مفعول
 کاف مفعول ثانی یعنی مقولہ فریدون چونکہ جملہ صلاحیت مفعول بننے کی نہیں رکھتا کاف مصدری
 اسپر لایا جاتا ہے تا وہ فعل مصدر کی تاویل میں ہو کر مفرد بنجائے اے دوختن پیرامون خرگاہ یعنی
 فریدون نے نقاشان چین سے پیرامون خرگاہ سینے کو کہا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اس مادہ کا
 کے فعل کا مفعول ثانی مقولہ کہلاتا ہے تو بوجہ مجاورت مقولہ اس کاف کا نام بھی کاف مقولہ رکھ دیا
 گیا ورنہ اور جملوں پر بھی جو مفعول بعض افعال کے واقع ہیں اور وہ افعال بھی اس قول یعنی گفتن کے
 مادہ سے نہیں یہ کاف مصدری لایا جاتا ہے اور وہاں بھی یہی تاویل مقصود ہوتی ہے جیسے
 خواہم کہ ترا نہ بینم اے خواہم ناودین ترا سعدی نے شعر شنیدم کہ مردے براہ حجاز و بہر خطوہ کردی
 دو رکعت نماز اے شنیدم نماز کروں مردے بلکہ تمام حکایت کے جملے تاویل میں مفرد کے ہو کر معطوف
 معطوف علیہ بنکر شنیدم کا مفعول ہونگے اسنطر ح ولہ بامید بیشی ندا و نخورد و خرمند داند کہ ناخوب
 ہے کہ ناخوب کر و تاویل میں مفرد کے ہو کر داند کا مفعول ثانی کیا معنی کہ داند افعال قلوب سے ہے
 جو وہ مفعول کو چاہتا ہے اور مفعول اول مضمون مصرعہ اول یعنی بامید بیشی ندا و نخورد و خرمند پس
 مناسب تھا اس کاف کا مصدر یہ نام رکھتے اور بوضوح استعمال کو معنی قول کے ساتھ مخصوص کرتی

اس کاف مقولہ کا مصدر یہ نام
 رکھنا مناسب ہے

جیسے عربی میں اس اُن کا مصدر یہ نام ہے اور اس اُن کی بدولت بڑے بڑے قصے حکمی و قیل
کے مفعول واقع ہو جاتے ہیں۔ اگر خصوصیت معنی قول کا لحاظ کیا جائے تو اس کو ان للتفسیر کی طرح
کاف تفسیر کہنا چاہیے قولہ تعالیٰ و تبارک۔ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَّا آفَقْتُ بَيْنِي وَبِهِمْ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ
اور سَادَ يَتَنَا أَنِ يَا ابْنَ آدَمَ اور کبھی وقت قیام قرینہ یہ کاف مصدری حذف بھی کیا جاتا ہے
سعدی و شعر حذر کن زانکہ دشمن گوید ان کن + اے گوید کہ ان کن یعنی گوید کہ روں آنرا۔ اس طرح عربی
میں ان مصدری حذف کیا جاتا ہے مع البقاء علی طرفہ بن العبد شاعر زمانہ جاہلی کا شعر قصیدہ
ثبانیہ سبع مخلقه میں ہے شعر اَلَا اِيْهَاذَا لَوْلَا مَعِيَ اَلْحَضَرُ الْوَعَا وَ اَنْ اَشْهَدَ اللّٰهَ اَنْتَ
هَلْ اَنْتَ مَجْلِدِي + اے اَنْ اَحْضَرُ الْوَعَا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ بارہواں کہ دعائیہ جو
جملہ دعائیہ پر داخل ہوتا ہے سعدی و شعر ز عہد پدر یادم آید ہی + کہ باران رحمت برو ہر دمی +
نظامی و شعر مرزاں کریمان صاحب زمان + توئی ماندہ باقی کہ باقی بان + ولہ تختین شملے
جہاندار گشت + کہ بادا جہاندار با کام جفت + اگر غور کیجے تو یہ کاف دعائیہ بھی مفسرہ ہے یعنی دخول کا
فعل مخذون کے مفعول مقدر کی تفسیر ہے اور اس کی تقدیر یہ ہے کہ دران حال یاد میکنم پدر ابدع
کہ تفسیرش باران رحمت برو ہر دمے اور نیز مفعول مقدر عام بھی نکال سکتے ہیں یعنی دعا میکنم
را پیچیزے کہ تفسیرش اینست کہ باران رحمت از مفسر الفتح کو تفسیر سے عام رکھنے میں کوئی قباحت
نہیں جیسے اس آیت وافی ہدایہ میں ما کی تفسیر ان اقذیہ سے کی گئی اِذْ اَوْحَيْنَا اِلٰی اُمِّ الْ
سَّائِمِیْنَ اَنْ اَقْذِفُوْهُ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب + اور کبھی یہ کاف حذف بھی کیا جاتا ہے
نظامی و شعر بمرگ ہمہ شہر زین شہر دور + نگریکے در بود نا صبور + اے کرین شہر دور باو تیر ہوا
کاف قسمیہ جو جواب قسم یعنی مقسم پر آتا ہے نظامی و شعر بدار اے گیتی ودانے راز + کہ دارم
بہ ہیود دارانیا + شیدا شعر مرکہ نیست بزور لب ہواے قدح + بجان بادہ کہ جان میدم برا
قدح + اور کبھی یہ کاف قسم حذف بھی کر دیا جاتا ہے شعر برخشندہ آذرباستا ورنہ + بخورشید روشن
بچرخ بلند + بروم اندر آرم ز گرد سپاہ + کم چشم خورشید روشن سیاہ + اے سوگند بخورشید روشن
کہ در روم سپاہ آرم از چو دیوان کہ تشبیہ جو تشبیہ مرکب میں مشبہ پر داخل ہوتا ہے وحید کا شعر ہے
شعر عیان از خم نیل اَنْ عکس لب + کہ فانوس نارنج در تیرہ شب + اے چنانکہ فانوس نارنج از خم نظامی

ان کاف کو در صورت
توضیح معنی قول
کاف تفسیر کہنا چاہیے

کاف دعائیہ

حذف کاف دعائیہ

کاف قسم

حذف کاف قسم

کاف تشبیہ

شعر کے پیشہ وگروں میں ازخوب تیر کہ باشد گیا بر لب آبگیر و اسے چنانکہ باشد چنانچہ یہ کاف لفظ چنان کے ساتھ موجود ہے۔ نظامی بہ شعر گرا سودہ ورناتوان میفریم چنان کا نویدی چنان نیز میفریم اگر ذرا غور کیجے اس کاف کا تشبیہی نام رکھنا اطلاق تجویزی ہے ورنہ یہ کاف بیانیہ ہے جو بعد لفظ چنان کے واقع ہوتا ہے بلکہ یہ کاف اسمی موصولہ ہے اور لفظ چنان جو تشبیہ مرکب میں مستعمل ہوتا ہے وہ یہاں ان امثلہ میں مندر ہے پس چنانکہ میں بعینہ ترکیب اور معنی لفظ کما کے سے ہونگے کما سوا سطر کے چنان کا فریدی کا ترجمہ عربی میں کما اخلقیتی کیا جائیگا ظاہر ہے کہ اس میں کاف حرف تشبیہ اور صا موصولہ ہو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب + چند ہوں کاف بیانیہ جو کسی امر مبہم کے جملہ بیانیہ پر داخل ہوتا ہے نظامی بہ شعر چنان وارم اے داور کار ساؤ کہزین بانیان شوم نے نیاز و ولہ چنان گریم کن غرم را یم تو کہ خرم دل آیم چو آیم تو کہ اور کبھی یہ کاف حذف بھی کیا جاتا ہے شعر چنان بر عشر تم قاسم فضائے آسمان گنگست و بہر جا بست منگے از فلاخن رو بآورد و اسی کاف فضائے آسمان اللہ صاحب جو اہر الحروف نے نظامی کے ان شعر میں شعر جزا و ہر کسے باتو سر میزند و چوزلف تو سر بر کمر میزند + اے ہر کسے کہ باتو کاف بیانیہ محذوف مانا ہے مگر میرے نزدیک اس کاف کو بیانیہ کہنا درست نہیں بلکہ یہ کاف محذوف کاف موصولہ چنانچہ اسکا بیان موصول کی بحث میں گذر چکا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب سولہواں کہ تردید جو بجائے لفظ یا حرف تردید کے مستعمل ہوتا ہے شعر حسن معشوق بہتر است کہ آن و آن ازین بہتر است و این از آن و اے حسن معشوق بہتر است یا آن معشوق - حافظہ شعر چشم صاحب نظران در پے و نیاست کہ نیست و سر خط سادہ و لان نقش تناسل کہ نیست و اے در پے و نیاست یا نیست - و نقش تناسل یا نیست - یہاں اس تردید سے کمال تقریر مطلوب ہے جو نتیجہ اس نفی و اثبات حصر کا ہے۔ اور کبھی اس معنی کی تعین و تبیین کیلئے لفظ تردید یا کے ساتھ بھی یہ کاف مستعمل ہوتا ہے جیسے شعر یا کہ قلم موید نیم ہے نوشت و یا کہ رگ ابرسیہ بود و نوشت و واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب ستر ہواں کہ زائدہ مولوی معنوی بہ شعر اینچنین قفل گر ان را اے وود و کہ تو اند جز کہ فضل تو کشود و اے جز فضل تو کہ تو اند کشود - ولہ جز کہ صاحب ذوق نشاء طعوم و شہدانا خوردہ کے دانی زبوم و باقی بہ شعر طرازندہ دستبان کہن چینین شد حلی بند بکر سخن

کاف بیانیہ

کاف تردید

کاف زائدہ

کہ از فرو اقبال شاہنشہی کہ از فتنہ شد آن ہمالک تہی ہاے از فتنہ الہ سعدی در شعر باز می گفت
 این سخن بایزید کہ از منکر این ترم کرمید ہاے از مرید الہ اگر غور کیا ہے ان کا فون میں تاویل
 کیا جاسکتی ہے جس سے وہ زیادت محض سے نکل جائیں اور یہ بھی سن لیجئے کہ سوائے ان
 حرفی کا فون کے جو اوپر مذکور ہوئے ہیں کاف اسی بھی ہوتا ہے جس کا بیان بحث اسم میں گزر چکا
 اور وہ یا تو صرف موصول ہوتا ہے جیسے اس شعر میں سعدی در شعر گزند کسانش نیاید پسند کہ ترسد
 کہ در ملکش آید گزند ہاے کیسکہ ترسد الہ کبھی اس کاف سے تعمیم و تشکیک مراد ہوتی ہے جیسے گرجا وادان
 ماندن امید نیست اور کبھی استفہام اور اس سے یا تو استخبار منظور ہوئے یا اثبات یا انکار مگر باعتبار
 مفہوم لفظ استفہام اسکا استعمال معنی استخبار میں حقیقت ہے کیا معنی کہ یہ معنی طلب کو مضمون ہے
 جیسے درخانہ کیست اور باقی اثبات و انکار میں معنی طلب اپنی حقیقت پر نہیں رہے اول یعنی اثبات
 میں تقریر مطلب مقصود ہے جیسے اس شعر میں انوری عم کہ بر فروزد ہر باد او مطلع صبح ہ سعدی در شعر
 بامرش وجود از عدم نقش بست کہ داند جزا و کردن از نیست ہست یعنی وہی ہر باد او مطلع صبح روشن
 کرتا ہے اور وہی نیست سے ہست کرنا جانتا ہے یعنی اسکے سوا دوسرا کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ اس
 مجاز کے اختیار کرنے میں نکتہ یہ ہے کہ اس سے حصر کا افادہ ہو کیا معنی کہ جب ماسوائے اس حکم
 کی نفی کی گئی تو فقط اسی کے ساتھ وہ حکم مقصور و محصور رہ جاتا ہے تو اسی کے ساتھ اس حکم کا
 اثبات لازم آجاتا ہے چنانچہ اس مثال میں از نیست ہست کردن کہ داند غیر انہی داند کے مساوی
 ہے اور وہ مستلزم ہے از نیست ہست کردن ہم اود اذ کو۔ اور استفہام انکاری میں جمیع افراد سے
 انکار مقصود ہوتا ہے نظامی در شعر کرا اور خرد راے باشد بلند نگوید سخنہاے ناسودمند ہاے
 کسے را پاہر کرا یعنی جنہ افراد بذریعہ اس کاف کے مسئل ہیں ان سبے شکم مضمون جملہ مغل
 کاف کا انکار ثابت کرتا ہے اور مضمون جملہ دیگر کا جو اسکا ضد ہے ثبوت دیتا ہے جیسے اس شعر
 میں غنیمت شعر کہ میگوید کہ بر عزم سفر بست و بقتل عاشق مسکین کمر بست یعنی کوئی بھی نہیں کہتا
 کہ معشوق نے سفر کے لئے کمر باندھی ہے اس نے عاشق مسکین کے قتل کے لئے کمر باندھی ہے
 یہاں منظور یہی نکتہ ہے کہ افراد نافی کی تعیم حاصل ہو جائے۔ دوسرے یہ تاویل بھی ممکن ہے کہ بیان کہ
 استفہامیہ زبرد توں رخ کے لئے لایا گیا ہو یعنی معشوق کے کمر باندھنے پر سب نے یہ خیال کیا بلکہ کہہ دیا ہو کہ

دستی موصول
 کہ استخباری
 کہ تقریری

سہرہ نگاری

استفہامیہ
 دستوری تاویل

بقصد سفر کرنا بھی ہے تو تکلم سبکو ڈانٹ بتلاتا ہے اس غلط خیالی سے پھیر لاتا ہے مگر معنی ازل
بہ نسبت اس معنی ثانی تو بیخی کے ابلغ ہیں اس واسطے کہ یہاں صرف ایک تکلم تنہا بنکر ہے اور اول
میں جمیع افراد یک زبان منکر ہیں غرض استفہام افکاری میں تعین ایک امر کی مطلوب ہے اور تقریری میں
تخصیص ایک امر کی (جو مساوی مضمر ہے) مقصود ہے فانہم واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب واضح ہو کہ
کاف استفہام ذوالعقول کے لئے موضوع ہے اور اسکے مقابل لفظ چہ غیر ذوی العقول کے لئے اور
جہان ذوی العقول اور غیر ذوی العقول میں تعین نہ ہو سکے وہ بھی (بحکم آنکہ نتیجہ تابع اس کے ہوتا ہے)
غیر ذوی العقول میں مندرج ہوگا جیسے دور سے ایک شیخ معلوم ہوا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ انسان ہے
یا غیر انسان تو نہاں سوال میں این چیست کہا جائیگا ذاین کیست۔ اور یہ بھی سن لیجئے کہ جب
یہ کاف چہ کے ساتھ جمع ہوتا ہے یہ مرکب معنی برائے چہ کے دیتا ہے ظہورنی شعر درع زرگرسہ
چشمے بخوان تو بنشست و مرا گزشت چنین پشت دست خای کہ چہ پوسید اشرف شعر زہر در چشم
میکنی بیار کہ چہ پنگہ دو سپہ چرانی بلالہ زار کہ چہ پڑاے چرا اگر چہ بحث حروف موقع کاف اسی کا تھا
مگر نظر توضیح ہمیں فکر دیا۔ اور کبھی دو کاف دو نوع کے ایک جگہ جمع پڑ جاتے ہیں مگر یہ شاذ ہو
مولوی معنوی شعر سوے منر لہا دوید و بانگ داشت پڑ کہ کہ بروردانہ ام غارت گماشت پڑ اسی بانگ
داشت کہ کلام کس بروردانہ ام الخ۔

الساابع بے مفروہ حروف چند معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے کبھی الصاق کے لئے یعنی دخول
و مجرور با کے ساتھ الصاق ثابت کیا جاتا ہے خواہی بصوق حقیقی ہو خواہی مجازی اول بصوق حقیقی
جیسے کلمی یعنی عنہ شعر در بدل بودش و سودا بسر و خورد تم تلخترش چون شکر و دوسر بصوق مجازی
جیسے حافظہ شعر آخر بسر گزرن لیدوست و انگار کہ خاک آستانم پڑ یہاں بصوق حقیقی نہیں کیا معنی
کہ حقیقت گزرنانہ کے قریب ہوگا نہ عین سر و وضع ہو کہ مثال اول در بدل و سودا و تلخترش
بعینہ ایسی ترکیب ہو جیسے علی میں یہ داء چنانچہ علامہ خضی الباء للاق کی شرح فرماتے
ہیں نحو بہ داء ای التصیق بہ و قولک مرہات یہ ای الصقت المرہات یہاں کان یقرہ منہ
مگر باعتبار مذاق فارسی بدل و بسر کی با کو طرفیہ معنی در دل و در سر بھی کہہ سکتے ہیں۔ دوسرا با اتصالیہ
نظامی شعر خاوندانی و مایندہ ایم پڑ بنیر وے تو یک بیک زلفہ ایم پڑ اے یک متصل بیک۔

کہ اور استفہام
کا موضوع متبادل

کہ اور چہ ایک جگہ
جمع ہو کر بھی چہ کا
دینے ہیں
عقل نظامی شعر
پورین بحر ناز کہ چہ
بارون کج شان کہ چہ

دینے کی دو کوئی
ایک جگہ اجتماع

بائے الصاق

بائے الصاق

اس کو کل افرادی سے کنایہ کرتے ہیں یعنی ہر ہمہ زندہ ایم۔ ولہ رسیدن لشکر بہ لشکر فرازہ زمانہ دیکھنے
 کبشیا و بازہ تیسرا باب مصاحبت و محبت جسکا مجرور اپنے فعل کے ساتھ تعلق رکھنے میں دوسری ایک شے
 کا ساتھ دیتا ہے جیسے کہا جاتا ہے اسپ را برون خریدم اسے بازین و ہمراہین خریدم الہامی شعر پنجہ ز چوسو
 تربت من گامے چندہ گفت این گور غلانیست ہر شلے چندہ ہاے اتصالیہ اور محبت میں فرق یہی ہو
 کہ ہاے محبت و مصاحبت کی جگہ لفظ ہمراہ یا مع بیان کیا جائے معنی میں کوئی فرق نہ آئے مہذا باب محبت
 عام ہے اور اتصالیہ خاص کیا معنی کہ اتصال کیلئے محبت و مصاحبت لازم ہے اور مصاحبت کیلئے اتصال
 لازم نہیں جیسے مثال مذکور اسپ را برون خریدم یعنی اسکے یہ معنی ہیں کہ زمین کا اشتراک اور محبت اسکے
 ساتھ صرف خریداری میں ہے اور یہ ضرور نہیں کہ وقت اشتراک گھوڑے پر زین کسی ہوئی بھی ہو چوتھا بار
 استعانت جو مدخل با فعل متعلق کیلئے آئے ہوتا ہے یعنی فاعل اپنے فعل میں مجرور یا سے مدولیتا ہے
 نظامی شعر نباشد چنین نامہ ترویر خیزہ نوشتہ بچندین قلم ہاے تیرہ یہاں قلم آئے نوشتن ہے اور
 نویسنہ اپنے لکھنے میں قلم سے استعانت لیتا ہے ولہ بشمئیر کش برآر و آب ہاے میانجی کنادر بر آفتا
 سعدی شعر در گہچنان مدوز کارہلی ہاے بگردوش از پنج برنگسلی ہاے پانچوان باتوسلی جو مدخل ہاے
 مہات میں وسیلہ پکڑ جاتا ہے شیخ ابوسعید البونخیر ہر رباعی یارب بر سالت رسول الثقلین ہاے یارب بغیر
 کنندہ بدرو حنین ہاے عصیان مراد ونیمہ کن در عصات ہاے یحییٰ حسن بخش و نبی بحسین ہاے اے طفیل
 حسن و بوسیلہ حسین رضی اللہ عنہا چھٹا باب معنی ہاے جسکا مجرور غایت اور غرض فعل متعلق کی ہوتا ہے
 اور جسکا وجود خارج میں فعل متعلق سے موخر ہوتا ہے جیسے شعر اگر بسیر چمن میروی قدم بردار ہاے کہ
 ہاے چورنگ حنّامی رود بہار از دست ہاے برائے سیر چمن یعنی قدم برداشتہ چلنے کے بعد سیر چمن کا
 حصول ہوگا۔ سأتوان باء علت و سبب جسکا مجرور علت و سبب فعل متعلق کی ہوتا ہے جس کا
 وجود اس فعل سے مقدم ہوتا ہے۔ انیس خسرو شعر بیک آمدن رلودی دل فوین حد چوسو ہاے چوزید
 اگر بدینسان دوسر بار خواہی آمد نظامی شعر مشوران بخود کامی ایام را پ قلم در کش اندیشہ خام ہاے
 اے بعلت خود کامی یعنی خود کامی پہلے سے شخص میں موجود ہے جو شورشن کا سبب اسی طرح
 محبوب دل بکا آنا پہلے ہے اور دل لیجانا بعد میں اسی طرح نظامی کا یہ شعر شعر بیاساقی آن جام
 یاقوت بار ہاے بیاد شہنشاہ بکام سید ہاے ایسی قسم کا با سبب یہ ہے جو بر سبب میں مذکور ہونا آٹھوان باب

باب مصاحبت

باب اتصالیہ اور
باب محبت کا
باب الامتیاز

باب استعانت

باب توسل

باب غایت یعنی برا

باب علت و سبب

باب ضمیمہ و مرقا

باوجود معاوضہ و مقابلہ جبکہ مجرور ایک دوسری شے کے مقابلہ و معاوضہ میں واقع ہوتا ہے نظامی
 شعر گرائین نامہ اس بزرگفتی و بعمہ کے کجا گوہر سے سستی و اسے عوضِ نذر و لہ بذر یا کندہ بیج دریا
 پدید کہ دریا بدریا توانی خرید و توان بھیجی موافقت حافظہ شعر ساقی بنور بادہ برافروز جام و
 مطرب بلکہ کہ کار جهان شد بکام مانا اے موافق کلام مانا عارض اصفہانی شعر شاید بعد عا تو کو گویم حکایت و
 یکبار عرض حال مرا میتوان شنید و اے موافق دعاے تو و سوال بکلیات جیسے شعر صائب کنون
 کہ در دبیر زمان نمائند است و آن نہ کہ راہ چارہ و تدبیر نسپر نرم و اے لایق دامن بزریری گیارہ جوان با تو تصرف
 سعدی و شعر چنانکہ دست بدست آید ملک با ما بدستہاے و گراہچین بنواہد رفت و احو تصرف و دستہا
 و گراہ حقیقت میں یہ باظرفیہ ہے مگر معنی تصرف اور قبضہ کے اس عبارت سے بطریق کنایہ لئے گئے ہیں
 بارہوان باقی مقدار یہ جو بیان عدد و قدر کے لئے لایا جاتا ہے یعنی اسکا مجرور اکثر کم منفصل متصل کی
 تعیین مقدار کا افادہ کرتا ہے سعدی و شعر بد نیم بضیہ کہ سلطان ستم روادار و زیند لشکر یانش ہزار مرغ
 بہ سیخ و نظامی شعر بجومی ستانزد ہقان پیر و بن می فرستد بدیوان میر و اے قدر چو قدر من سعدی
 شعر اگر باریفقان نباشی شفیق و بفرنگ بگزید ازوے رفیق و کبھی مقدار کمی کے غیر میں بھی متعل
 ہوتا ہے جیسے نظامی و شعر نہ من ز بہن شدم کاژدہا بخاریدن سمر نکردش رہا و اے قدر زمانہ غارید
 اور کبھی لفظ قدر و مقدار کا صریحاً اس با کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے جیسے سعدی و شعر اگر ختم گیری
 بقدر گناہ و بدوزخ فرست و ترا زوخواہ و ولہ اگر جرم بخشی بمقدار جوہ و نماز گرفتاری اندر وجود و
 تیر جوان با تو تیز جہاں کا دخل ایک امر مبہم کا رفع ابہام کرتا ہے نظامی شعر درختے سہی سز و در باغ
 شرع و زینے باصل آسمانے بفرع و اے ازوے اصل و ازوے فرع و ولہ و شاقان موکب و
 رود خیز و بدیدار خوب و بر رفتار تیز و سعدی و شعر بخیل ارچہ باشد تو نگر مال و بخواری چو مجلس خود گوشت و
 چو دہوان باقی قسم جو مقسم بہ پردخل ہوتا ہے جیسے بایز و اس شعر میں نظامی و شعر و گرنہ بابز کہ تا بودہم
 نئے دامن لب نیا لودہ ام و پند رہوان یا ابتدائیہ جیسے شعر بنام جہاندار جان آفرین و حکیم سخن
 بزر بان آفرین و اگر غور کیجئے تو یہ باے الصاق ہے جو معنی قسم و معنی ابتدا کو مقسم بہ و مبتدا بہ تک
 پہونچانے اور اسکے ساتھ متصل کر نیکی لئے لایا جاتا ہے پس با میں نہ معنی قسم کے ہیں نہ ابتدا کے
 بلکہ یہ معنی اُس کے متعلق کے ہیں وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ سوہوان یا بمعنی تا انتہائیہ نظامی و شعر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

باب موقوفہ

ان کے باقیات

باب

باب مقدار

خبر و شعرا
نہ خانہ کجائے

پیشکش کنندہ

اسے لایق بابر

بائے تین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



۱۶
باجی تا انتہائے

سہر آہنگ تاسیاقہ از تیر و تیغ و برآور و کوہے زوریا بخیج و ولہ چانست فرمان کہ فردا پکا براریم
 ہرے زماہی بجاہ و کبھی تانہ تہائیہ اور یہ بادونون ایک جگہ جمع پڑ جاتے ہیں نظامی و شعر بہتر
 آہدین تا بتوہ نشاید ترا یافت الای توہ ستر ہوان باہینی الی یعنی سو و طرف نظامی و شعر بدانش ترا
 رہنمون کر وہ اند کہ مال ترا حکم خون کر وہ اند کہ اے بسوے دانش سعدی و شعر مکن التفات
 بمان نخیل و سیر نام مال و منالی نخیل و آٹھار ہوان باہینی پیش شیدا کا شعر ہے شعر مر کہ نیست
 بدور کسبت ہواے قدرج و بجای بادہ کہ جان میدہم براے قدرج و اے پیش دور کسبت کبھی لفظ پیش
 اس باکے ساتھ مذکور بھی ہوتا ہے نظامی و شعر کمر بکمر تاجداران دہر و بہ پیش جہاندر پیر و زہر و نیسوان
 باہینی نزد نظامی شعر کہ مایم خلاصان وارا و بس و بدار از ما خاص تر نیست کس و اے نزد ارا و بولی
 معنوی و شعر میر بیرون جست و دلبوسی بدست و نیم شب آمدنزا ہد نیم مست و اے نزد اہد کبھی
 لفظ نزد بھی اس باکے ساتھ مذکور ہو جاتا ہے سعدی و شعر اے سیر ترانان جوین خوش نہ نماید و شوق
 مست آنگہ بنزدیک تو زشت ست و بیسوان باہینی و نظامی و شعر چنین تا بمقدار ہفتاد و ہر و بہ تیغ آمد
 از رومیان ورنہ و اے زیر تیغ و تحت سیوف کبھی خود لفظ زیر بھی اسکے ساتھ مذکور ہوتا ہے نظامی
 شعر زبون تر زن صیدے آور زیر و کہ چرنی نخیل و ز پہلوے شیر و اکیسوان باہینی و شعر بیہ
 داخل ہوتا ہے فردوسی و شعر ببالاے تو در چین سر و نیست و چو خسار تو تابش پر و نیست و اے
 مانند بالاے تو سعدی و شعر مگر ملائکہ بر آسمان و گر نہ بشر و بحسن صورت او بر زمین نخواہد بود و احو
 چون حسن فیضی شعر نطقش بہ بہار شادمانی و قہر ش بسوم قہر گانی و اے مانند بہار و بکوار بسوم
 اور کبھی کلمہ تشبیہ خود اس باکے ساتھ مذکور ہو جاتا ہے فردوسی و شعر لبانش بانند یک دانہ نار و
 بیاوردہ از جنت کروکار و ولہ ببالا بکوار و سر و بلند و دوار و کیان و دو گیسو کند و باہینی و شعر
 ظرفیہ جوہر کے معنی دیتا ہے یعنی دخول اس کا ظرف واقع ہوتا ہے نظامی و شعر بہر گوشہ کا فہم
 شناخومت و بہر جا کہ یا شتم خدا دانست و اے در ہر گوشہ و در ہر جا اور کبھی تعین و تبیین معنی
 ظرف کے لئے خود لفظ در اکثر بعد دخول باکے آتا ہے جیسے شعر مشہور ”بدر یاد و منافع میثاست“
 نین اور کبھی اس باے ظرفیہ سے مقدم بھی ہو جاتا ہے فردوسی شعر لعلگون و بیجام بلور و
 بخورند تاور سر افتاد شور و نظامی شعر کم با تو کار بے درین کارزار و کہ اندر گیزی بسورخ مار و

باہینی الی

باہینی پیش

باہینی نزد

باہینی نزد

باہینی

باہینی

وہینی کی باہ
ظرفیہ سے تعین

اور کبھی یہ بائے ظرفیہ مع کلمہ مبنیہ حذف بھی کرو یا جاتا ہے۔ مولوی معنوی ^{۱۳۳} شعر بزرگ را علم و فن
 آموختن و دادن تیغ است و بست را بنزن و اسے بدست را بنزن یعنی سخن و ادب تیغے بدست
 را بنزن ہے مگر اول نسخہ صحیح ہے و ^{۱۳۴} لعلی اکلمہ بالاصواب تیسواں باب استعمال بمعنی بر نظامی ۶۷
 شعر بہ نسبت زین کو سے ہفتاد راہ و بہ ہفتم فلک بوزوہ بارگاہ و اسے بہ ہفتم فلک۔ کبھی محو فر بلکہ بعد
 تبیین تعیین معنی استعمال کے لئے لفظ بزرگ بھی لایا جاتا ہے۔ فردوسی ^{۱۳۵} شعر منم کہ خداے جهان
 سر بسر و نشاید نشستن بیکجانے برب و اسے بیکجاے سعدی ^{۱۳۶} شعر تو کے بشنوی نالہ داد خواہ و بکیون
 برت کلمہ خواہ گاہ و اسے برکیوان کلمہ خواہ گاہ تو۔ چوتیسواں باب تعدیہ جو کہ فعل لازم کے اصلی فعل پر
 داخل ہوتا ہے اور اعتبار معنی تصیر سے وہ فعل لازم متعدی بنا لیا جاتا ہے اور یہی خصوصیت
 معنی تصیر کی ہے کہ سوائے بانے منفرد کے اور حروف کو تعدیت کے ساتھ ملقب ہونے نہیں ہتی
 ورنہ تعدیت بمعنی ایصال سب حروف پر کو حاصل ہے فردوسی ^{۱۳۷} کا شعر ہے شعر در الوان آن
 پیرو سر پر ہنر و بزرگی بیکسر نامور و در اصل یہاں زادن یعنی پیدا ہونا لازم تھا اور یکسر و لمکا فاعل
 اب باب کے داخل ہونے بمعنی جتنا متعدی ہو گیا اور دخول بہ مفعول بہ و اللہ تعالیٰ اکلمہ چھپسواں
 باب صلوہ جو بعض افعال کا صلہ واقع ہوتا ہے جیسے دم بدر ویشان داد۔ جان بجانان رید سپرم
 بتو مایہ خویش را بہ گفتم تو نمودم بزید وغیرہ اور جان افعال کے معنی میں ہو جیسے بخشیدن و حوالہ کرنا
 بخنے دادن شعر اے دوست اگر جان طلبی جان تو بخشم و از جان چہ عزیزست بگو آن تو بخشم
 ع بجنون حوالہ کر دم ہمہ کار و بار خود را و غیرہ و اللہ تعالیٰ اکلمہ چھپسواں باب زائد اسم فعل حرف
 ان ہر سہ نوع کلمہ پر داخل ہوتا ہے جیسے بخرو و بسان و بہ تنہا و بہ بزار و بہ بسیار و بخرو وغیرہ نظامی
 شعر می کوست حلوائے بہر غم کشی و نذیرہ بجز آفتاب آتشی و ولہ شنیدم کہ رستم سواد لیو و بہ تنہا
 بجاوے کردنی چوشیزہ انوری شعر ز کتالی خود آچنخان بہ بزارم و کہ کاشکے پدرم نیز کتختا تشدی
 نظامی شعر زن از دم زموزی بہ بسیار بہ سگ از دم مردم ازار بہ و فردوسی ^{۱۳۸} شعر ز توران
 نخوانیم یک تن ہر وہ کہ یکسر زانند اندر نہر وہ و لہ ابانکہ کاوس روزنہر وہی بلیتن را اندر و ہر وہ
 ستایسواں باب معنی بائے مرکب۔ نظامی شعر چو شد کار خاقان ز قیصر بساز و بلشکر گز خوشن گشت باز
 اے کار خاقان بساز شد۔ آٹھایسواں معنی باوجود۔ نظامی شعر چو زدہ بگردن زرگان دمیدہ بدان

حذف بار ظرفیہ

استعمال بمعنی

باب کے تعدیہ

اور ظرف بزرگ

نوع تعدیہ

کیون

باب کے صلوہ

باب کے زائدہ

باب کے باء مرکب

باب کے باوجود

خردی آوزد خوہر اپدید : اے باوجود آن خردی و کائنات تعالیٰ اعظم باد صواب

الثامن : اے مرکب اور اسکا مزید علیہ ابا فردوسی رح شعر اباد دیگران مرمر اکا رنیت : برین در
مرا جابے گفتار نیست : اسی باد دیگران ۔ یہ اے مرکب اے مفرد کی طرح کئی معنوں میں مستعمل ہے
ایک تو معیت کے لیے جیسے نظامی رح شعر زائد لیشہناے چنین مہوناک : دو بشکر غنودند بارس واک
اے مع ترس واک ۔ دوسرا عطف کے لیے بجائے واو عاطفہ مستعمل ہوتا ہے سعدی رح شعر فرست
نیام آنکہ یارش در بر : با آنکہ دو چشم انتظارش بردر : اے و میاں آنکہ ظہوری شعر تفاوت کفر و دین
آمد بمعنی : میان عدل او با عدل کسری : اے میان عدل او و عدل کسری ۔ تیسرا بمعنی الی سوچی
شعر بر نیت بگویم حدیثے درست : اگر گوش بایندہ واری نخست : اے جانب بندہ : ولہ آن پرچہ
کہ مارا نگران میدارد : چشم با ما و نظر با دیگران میدارد : اے چشم سوے ما و نظر سوے دیگران ۔ فیضی
شعر بقتد بہ تیج پیش و پس را : با و نگراشتند کس را : اے سوے او نگراشتند : چوتھا با ظریفیہ بخنے در
حافظ رح شعر در نمی گیر دنیا زونا ز ما با حسن دوست : خرم آن کرنا ز نینان بخت برخوردار داشت :
اے در حسن دوست جمال الدین سلمان رح شعر جان بیمارم با استقبال آمد تاللب : قوتے از تو مگر
باجان بیمار آمدست : اے در جان بیمار ۔ پانچواں بمعنی براستعداد نظامی رح شعر شبانی کندر گ
باگو سفند : ہماں شیر باگور نار و گزندہ : اے برگور ۔ چھٹا بمعنی از نظامی رح شعر زمین خورد و باخوشت
دیر نیست : ہنوز زش ز خوردن شکم سیر نیست : اے از خوردن شان ۔ محمد قلی سلیم رح شعر حسن با مہر فا
یرگاہ است : ہر کہ عاشق میشود دیوانہ است : اے از مہر و وفا ۔ بعض مقننین کی رائے باقر کاشی
کے اس شعر میں بمعنی از تفضیلیہ ہے شعر بیچان ترست زلف تو با گفتہاے من : شیرین تر است
لعل تو یا قند عسکری : اے از گفتہاے من و از قند عسکری : ساتواں با بجائے رائے محکمہ مستعمل
ہے فردوسی قصہ حضرت یوسف علیہ السلام میں لکھتے ہیں شعر کم و بیش بابا تو یاور نہ : تو کوئی کہ با
ما برادر نہ : اے ما برابر اور نہ یعنی برادر ما نہ ۔ آٹھواں با قبضہ اور تصرف کے معنوں میں آتا ہے
سعدی رح شعر ہنوز نگران است کہ ملکش باد گوان است ۔ نظامی رح شعر لیک بلکہ کہ دارم از پدران
عیب باشد کہ بہت باد گران : اے در تصرف و قبضہ دیگران : توان بمعنی اختصاص نظامی رح شعر
تاج داری سزائے گوہر ترست : تاج بہا است لیک بر ترست : اے تلج مختص بہا است ۔ نہواں بمعنی با جو

سیان با مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب

بائے مرکب
پیش وقابل
بائے مرکب
پیش وقابل
بائے مرکب
پیش وقابل

امیر خسرو شعر باہمہ این قوت و جوش سپاہ و نیستم اندر پئے آزار شاہ و ابے باوجود این ہمہ قوت و جوش
گیا رہوان باہمہ تقابل و پیش۔ امیر خسرو شعر با تو برابر نشوم در صاف و گرچہ بدوزم لبان کوہ قاف و
فردوسی شعر کہ خرد غلامی چو باغ بہشت و کہ باو نماید رخ جو زشت و اسے پیش او مقابل او بار ہوا
باسعاوضہ کے لئے خواجہ صفی شعر فرما کہ وہ غم را با جان نمی فروشد و مسکین گران خرید است از ان غیر شد
تیرہوان با استعانت کے لئے حکیم سنائی قدس سرہ شعر کیے با چشم دل بند درین زندان خاموشان و کہ اینجا
صد ہزار ان کس ندیان ندیم بینی و مژدوی معنوی شعر کہ بیاور مطہرہ اینجا بہ پیش و تا بشویم حلا را ہست
خویش و اسے بہت خویش و محمد سعید اشرف شعر خط شکن آفت قطع محبت میشود و با سیاہی طفل را
ما در لپ تان می برد و اسے سیاہی۔ چو رہوان با عطفہ چو چاہے و معنی داو عطفہ ہے علی خراسانی۔
شعرے دو چون باد بر شیب و فراز این جہان و پیش عاشق در طلیعت کوہ با صحرانگیست و اسے کوہ و
صحر۔ فردوسی شعر فرنگیس بارنج دیدہ پسرد بخواب اندر آوردہ بودند سر و اسے فرنگیس و پسرا و۔
یعنی بودند کا صیغہ جمع لانا با معنی داو عطف ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پند رہوان با چو با و مفرو کی طرح
صلہ بعض افعال کا واقع ہوتا ہے سعدی شعر بر آورد و سر مرد بسیار دان و چنین گفت با خضر کاروان
شعر بالطف ساعدید ریضانی رسد و پیش لب سخن بسیجانی رسد و مصرعہ گفت با سن فروش باغت و
اسے فروش با سن ہمنے ان سیات کو مجمل طور پر ذکر کیا ہے مثلاً با معنی از کہد یا اور اس میں تفصیل نہیں
کی کہ از تو کسی قسم کا ہوتا ہے یہاں کس معنی میں ہے چونکہ بیان از میں ایک ضروری تفصیل مذکور ہوئی
ہے اگر اس پر توجہ اور نظر ہے تو خود مبتدی اس معنی کی تعین کر لے سکتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
اور یہ بات بھی بخود سن رکھئے کہ یہ حروف جیب مکر کسی اسم پر وارد ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک
حذف کر دیا جاتا ہے حزن کا شعر ہے شعر بنام حسرتے نظارہ حسنے کہ اشکم را و چو آب تیغ از مرہگان
چکیدن باز میدارد و یہاں دو از چاہئے ایک صلوہ چکیدن کا دوسرا باز میدارد کا۔ حکیم سنائی
قدس سرہ فرماتے ہیں شعر زہر جا بگزرم اہل غلامت و نمایند بار باب سلامت و کہ این رد کردہ
در گاہ عشق است و ز چشم افتادگان شاہ عشق است و یہاں ایک از بعضیہ دوسرا افتادگان کا
اور یہ بھی یاد رکھئے کہ اس بارہ میں دونوں حروف ایک جنس کے ہونا کوئی شرط نہیں بلکہ دونوں
مختلف کے دو حرف کا جملہ بھی ایک کے حذف کا باعث ہو جاتا ہے سعدی شعر پند است

بائے مرکب عطفہ

بائے مرکب صلوہ

شکر کہ متم برآمد و در گردن او بماند برآمد بگوشه و بیان برآمد بگوشه سے ایک لفظ از حوصلہ بگوشه
 کا ہے مخدوم ہے لے از بیالیعی ہمارے اوپر سے گز گیا۔ اور یہ بھی یاد رکھیے کہ اس حرف کے باب
 میں حرف از کی کوئی خصوصیت نہیں جمیع حروف اس باب میں متعاضی الاقدام ہیں صائب مصرعہ عیب
 بعیب خود رسیدن نہیں رسید بیان دو با چاہیے ایک صلہ رسیدن کا دوسرا نہیں سندا۔ نظامی شعر
 شہ از روم شد بازین خویش بود بروم آمدن آسمان بیش بود بیان ایک با صلہ آمدن کا دوسرا نہیں
 یعنی در بروم آمدن۔ ظہوری شعر شیر در مہر برہ لیسیدن و گرگ در خون خویش خیسیدن و اور دو کا خون
 کا ایک جگہ جمع ہو جانا بحکم شذوف ہے چنانچہ بیان کاف میں مذکور ہوا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 التاسع فرایہ بھی کئی معنوں میں مستعمل ہے ایک تو بجائے ماے صلہ مستعمل ہے سعدی شعر بہ بیاری
 تن فرا خاک داد و در گرد عام برآمد چو باد و دوسرا فرایہ بمعنی در سعدی شعر مجمل ستائش فرایہ مشو
 اے در چہ مشو۔ تیسرا فرایہ بمعنی بر استعلا سعدی شعر بگفتا فراتر مجالم نامند و بماندم کہ نیروی بالہ نامند
 اے برتر۔ چوتھا فرایہ بمعنی پیش سعدی شعر چراغ یقینم فرارہ دار و زبدر و غم دست کوتاہ دار و اے
 پیش راہ من دار۔ پانچواں فرایہ جو محض تزیین و تحسین کلام کے لئے لایا جاتا ہے جیسے فرایہ غیر
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

العاشی۔ بسا اور اس کا مخفف بس۔ یہ حرف انشاء تکثیر کے لئے لایا جاتا ہے جیسے عربی
 بین دُبَّہ و ثَرِبَّہ۔ نصاب ابو نصر میں ہے شعر آن و لو گر تہمتے کی دلانہ و دُبَّہ
 دُبَّہ و نہ بٹ بسا ہم کو بیان تقلیل و تکثیر کی حقیقت و مجاز اور اس کے دخول کی تنکیر و تعریف کا
 اختلاف جو ائمہ نحاة عرب کے باہم واقع ہوا ہے بیان کرنا فضول ہے اعجام ان دقائق سے عاری
 ہیں بس۔ چونکہ یہ لفظ بسا انشاء تکثیر محققہ ثابتہ عند المتکلم کے لئے موضوع ہے و جنس
 کے ساتھ متعلق ہو اس فعل کا ماضی ہونا شرط ہے خواہی وہ صریح صیغہ ماضی کا ہو جیسے سعدی شعر
 اے بسا سپ تیر رو کہ بماند و کہ خرننگ جان بنزل برود بیان کاف اول بسا کا جواب ہے اور
 کاف ثانی جو صدر مصرعہ ثانی سے عاطفہ ہے ولہ بسا نابار و بسا کام گار و بسا سرقد و بسا گلزار
 کہ کرد پیراہن عمر جاگ و کشید سر در گریبان خاک و خواہی صیغہ ماضی صریح نہ ہو یعنی ظاہر
 صیغہ مضارع کا ہو مگر وہ ماضی کے معنوں میں متادل کر لیا گیا ہو کس واسطے کہ تکثیر تحقق پر صیغہ ماضی

دو حرف ذوا ایک
 لے کے ہون ذوا ہون
 کی کا جمع ہون
 بین ایک حرف
 کر دیا جاتا ہے
 صائب مصرعہ عیب
 بعیب خود رسیدن نہیں رسید بیان دو با چاہیے ایک صلہ رسیدن کا دوسرا نہیں سندا۔ نظامی شعر
 شہ از روم شد بازین خویش بود بروم آمدن آسمان بیش بود بیان ایک با صلہ آمدن کا دوسرا نہیں
 یعنی در بروم آمدن۔ ظہوری شعر شیر در مہر برہ لیسیدن و گرگ در خون خویش خیسیدن و اور دو کا خون
 کا ایک جگہ جمع ہو جانا بحکم شذوف ہے چنانچہ بیان کاف میں مذکور ہوا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 التاسع فرایہ بھی کئی معنوں میں مستعمل ہے ایک تو بجائے ماے صلہ مستعمل ہے سعدی شعر بہ بیاری
 تن فرا خاک داد و در گرد عام برآمد چو باد و دوسرا فرایہ بمعنی در سعدی شعر مجمل ستائش فرایہ مشو
 اے در چہ مشو۔ تیسرا فرایہ بمعنی بر استعلا سعدی شعر بگفتا فراتر مجالم نامند و بماندم کہ نیروی بالہ نامند
 اے برتر۔ چوتھا فرایہ بمعنی پیش سعدی شعر چراغ یقینم فرارہ دار و زبدر و غم دست کوتاہ دار و اے
 پیش راہ من دار۔ پانچواں فرایہ جو محض تزیین و تحسین کلام کے لئے لایا جاتا ہے جیسے فرایہ غیر
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 العاشی۔ بسا اور اس کا مخفف بس۔ یہ حرف انشاء تکثیر کے لئے لایا جاتا ہے جیسے عربی
 بین دُبَّہ و ثَرِبَّہ۔ نصاب ابو نصر میں ہے شعر آن و لو گر تہمتے کی دلانہ و دُبَّہ
 دُبَّہ و نہ بٹ بسا ہم کو بیان تقلیل و تکثیر کی حقیقت و مجاز اور اس کے دخول کی تنکیر و تعریف کا
 اختلاف جو ائمہ نحاة عرب کے باہم واقع ہوا ہے بیان کرنا فضول ہے اعجام ان دقائق سے عاری
 ہیں بس۔ چونکہ یہ لفظ بسا انشاء تکثیر محققہ ثابتہ عند المتکلم کے لئے موضوع ہے و جنس
 کے ساتھ متعلق ہو اس فعل کا ماضی ہونا شرط ہے خواہی وہ صریح صیغہ ماضی کا ہو جیسے سعدی شعر
 اے بسا سپ تیر رو کہ بماند و کہ خرننگ جان بنزل برود بیان کاف اول بسا کا جواب ہے اور
 کاف ثانی جو صدر مصرعہ ثانی سے عاطفہ ہے ولہ بسا نابار و بسا کام گار و بسا سرقد و بسا گلزار
 کہ کرد پیراہن عمر جاگ و کشید سر در گریبان خاک و خواہی صیغہ ماضی صریح نہ ہو یعنی ظاہر
 صیغہ مضارع کا ہو مگر وہ ماضی کے معنوں میں متادل کر لیا گیا ہو کس واسطے کہ تکثیر تحقق پر صیغہ ماضی

کے تصور نہیں یعنی حیدر ماضی ثبوت و تحقیق کے لیے موضوع ہے اور بمعنی مضارع متحد و محذوف
 بردال بن پس ثبوت امر محقق کا باطنی ہے بخوبی ہوگا ایسی وجہ سے امر یقین الوقوع جملے مضارع صیغہ
 ماضی کے پیرایہ میں بیان کیا جاتا ہے سعدی ہر شعر گزشت انچہ در ناصوابی گزشت ہرین نیز ہم
 در نیابی گزشت ہرین سے در نیابی بگزد کی جگہ در نیابی گزشت فرمایا عرض اگر فعل متعلق بسا غیر ماضی ہو
 بجانب ماضی متادل ہوگا نظامی ہر شعر بسا شیر درندہ و سہنک ہر کہ از نوک خارے در آید بجاک ہر
 یعنی بہت سے شیر درندہ ہرین کہ بک نوک خار سے خاک میں گئے ہرین سعدی ہر شعر بسا نام کوئی
 پنجاہ سال ہر کہ یک نام شش کند پائمال ہر اسے کرد پائمال چنانچہ نخاہ عربے آبہ وانی الہدایہ رُبسا
 یَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ مین یَوَدُّ کو معنی یَوَدُّ متاویل کی ہے حارث بن حارثہ یسکری
 شاعر ایام جاہلی صاحب قصیدہ ہفتم سبتہ معلقہ کہتا ہے شعر اذ نَشْنَا بَيْنَهَا السَّمَاءُ وَرَبِّهَا
 بِمَلْئِ مِنْهُ النَّوَّاءُ اور یہی واضح ہے کہ اس کے جواب میں کاف کا لانا لفظاً ہو یا تقدیراً واجب سمجھا گیا ہر اول جیسے اوپر
 کے اشلہ سے مستشہد ہر اور ثانی یعنی تقدیر ایسے سعدی شعر بسا اہل دولت بیازی نشست ہر کہ دولت فیش بیازی
 زرت ہر بسا اہل دولت کہ بیازی نشست یعنی بہت دولت مند کہ ہر اول میں ہر کہے تو ان کے ہاتھ سے دولت نکل گئی
 یہاں کاف اول جو جواب بسا ہے محذوف ہے اور کاف ثانی جو مذکور ہے جزائیہ ہے واللہ تعالیٰ
 اعلم بِالضَّوَابِ اور کبھی اظہار تاسف و تحسّر وغیرہ کے قصد سے اُس پر حرف نہ بھی لایا کرتے ہرین
 جیسے ع اے بسا آنو کہ خاک شدہ ہر کبھی الف بسا کا اسکے دخول پر لاحق کرتے ہرین انہیں ایسی
 وحدت مان لی جاتی ہے کہ گویا یہ مع دخول کے ایک کلمہ ہے مولوی معنوی ہر شعر بسا کسنا کہ نان خورد
 دلشاد او ہر مرگ اور گردگیر در گلو ہر اسے بسا کس کہ انہ اس باب میں ایک لغت بس بھی ہے جیسے اس
 رہا بھی مین جو فردوسی نے ہر مالش سلطان محمود غزنوی ایاز کے سبزہ عارض و خطا خسار کی توصیف
 مین لکھی ہے زیاعنی منت سبت بنا چشم تو تیر بدست ہر بس کس کہ زیر چشم ست تو بخت ہر گروشد
 عارضت زندہ غدرش بہت ہر کہ زیر تیر سر ہمہ کن خاصہ زست ہر سعدی ہر شعر بس قاسم خوش
 کہ زیر چادر باشد ہر چون باز کنی مادر و مادر باشد ہر ولہ بس نامور بریر زمین دفن کردہ اند ہر کہ ہستی
 بروے زمین یک نشان نماند ہر یہاں کاف جوابی مقدر ہے یعنی بس نامور کہ انہ اور بسے کو بعض
 اس باب میں لغت مستقل جلتے ہرین اور بعض بس کا خرید علیہ مانتے ہرین جیسے عربی مین اسی

نظامی ہر شعر بسا
 خورک کو دیکھ کر چلے
 از خوش تہ تعبیر چلے
 ہر کہ نامور ہرین خالک
 غرض ہر کہ نامور ہرین

بسا کے جواب میں
 کاف کا مقدر
 غرض ہر کہ نامور ہرین

اظہار تاسف و تحسّر
 کیلئے اُس پر حرف نہ
 بھی لایا کرتے ہرین
 جیسے ع اے بسا

نظامی ہر شعر
 بس کہ کو کبیر ہرین
 بس کہ کو کبیر ہرین

رَبِّ کے باب میں آٹھ لغات مروی ہیں چنانچہ علامہ رضی نے شرح کافیہ میں اسکی تصریح فرمائی ہے
 فی باب ثمانی لغات اشہرھا ضمیمہ المراء وفتح الباء المشددة الخ اور انکام دخول مفرد وجمع دونوں
 طرح مستعمل ہر مفرد کی اشلہ اوپر مذکور ہوئیں جمع کی مثال جیسے سعدی شعر بسیار خوب رویان نو خاستہ
 بسیار و سنان آریستہ ولہ باستند گردان لشکر شکن بسیار شیر مردان شمشیر زن و نظامی شعر بسیار گفتینہا
 کہ باشد نہفت و بدگیر زبان بایدش باز گفت و اسید طرح بسے میں مفرد و جمع دونوں استعمال جائز ہیں
 نظامی شعر کران آب صافی بسے ساخورد و بہیتی بدہر اندران کس نخورد و ولہ بسے سالہا نہ کہ گوہر پرست
 دنیا و درین گوہر بدست و خصوصاً اس لفظ بسے کا استعمال صدر کلام کے ساتھ مخصوص نہیں چنانچہ اوپر
 کی مثالوں سے واضح ہے یہ بات بھی یاد رکھئے گا کہ بس بھی بمعنی بسیار کے آتا ہے اور اسکا مرکب علیہ
 بسے اور بسیار بھی مستعمل ہے چونکہ یہ حرف رَبِّ کے معنوں میں نہیں ہے اُن شرطوں کے ساتھ شرط
 بھی نہیں بعدی شعر ندایم غیر از تو فریاد رس و تویی عاصیا نرا خطا بخش و بس و اسے خطا بخند بسیار
 در صورت عطف یعنی خطا بخش و بس۔ یہاں بس بمعنی کافی کے ہونگے اب یہ لفظ عربی الاصل ہوگا
 فارسی نہ رہیگا ولہ در اقصاء عالم بگشتم بسے و بسیر بر دم ایام باہر کے و لے بسیار گشتم نظامی
 شعر نظامی بسیار صاحب آوازہ کہن گشتی و ہچان تازہ و لے بسیار صاحب آوازہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
الحادی عشر و اقسامیہ واضح ہو کہ محاورہ عرب میں و اقسامیہ کا صدر کلام میں واقع ہونا اور اُس کے
 مقسم کا اسم ذات ہونا واجب ہے اور فارسی میں دو اسموں کے درمیان میں لایا جاتا ہے غالباً ہوی
 شعر نہ ہمین نالہ و فغان بلہم پن و جان آفرین کہ جان بلہم و اسی قبیل سے ہے جو محاورہ اردو میں
 کہتے ہیں میں جانوں میرا خدا۔ بتقدیر و اقسامیہ جو کہ اصل میں و او عاطفہ ہی ہے۔ اس ترکیب عطفی کو
 معنی لزوم کے لئے گئے ہیں اور یہی معنی لزومی اس مرکب کے معنی قسم کو لازم کرتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
الثانی عشر حروف جر میں سے حروف تشبیہ میں جیسے چون اسکا مخفف چو۔ جاننا چاہئے کہ
 ایک شئی کی شئی آخر کے ساتھ کسی حتی میں کسی غرض سے مشارک ہونے کو علی غیر الوجه الاستعارہ
 و تجرید بتلانی کا نام تشبیہ ہے۔ استعارہ بھی خواہ تحقیقی خواہ کنائی۔ تحقیقی وہ جسمین عین مشبہہ او
 لوازم مشبہہ کے مذکور ہوں جیسے فردوسی در ہفت خوان رستم کی پہلی منزل میں لکھتے ہیں شعر کمند
 کیانی بیند اخت شیر و بخت اندر آوزد گوری دلیر و اور کنابی جس میں عین مشبہہ اور لازم مشبہہ مذکور ہو

بسیار و سنان آریستہ ولہ باستند گردان لشکر شکن بسیار شیر مردان شمشیر زن و نظامی شعر بسیار گفتینہا کہ باشد نہفت و بدگیر زبان بایدش باز گفت و اسید طرح بسے میں مفرد و جمع دونوں استعمال جائز ہیں نظامی شعر کران آب صافی بسے ساخورد و بہیتی بدہر اندران کس نخورد و ولہ بسے سالہا نہ کہ گوہر پرست دنیا و درین گوہر بدست و خصوصاً اس لفظ بسے کا استعمال صدر کلام کے ساتھ مخصوص نہیں چنانچہ اوپر کی مثالوں سے واضح ہے یہ بات بھی یاد رکھئے گا کہ بس بھی بمعنی بسیار کے آتا ہے اور اسکا مرکب علیہ بسے اور بسیار بھی مستعمل ہے چونکہ یہ حرف رَبِّ کے معنوں میں نہیں ہے اُن شرطوں کے ساتھ شرط بھی نہیں بعدی شعر ندایم غیر از تو فریاد رس و تویی عاصیا نرا خطا بخش و بس و اسے خطا بخند بسیار در صورت عطف یعنی خطا بخش و بس۔ یہاں بس بمعنی کافی کے ہونگے اب یہ لفظ عربی الاصل ہوگا فارسی نہ رہیگا ولہ در اقصاء عالم بگشتم بسے و بسیر بر دم ایام باہر کے و لے بسیار گشتم نظامی شعر نظامی بسیار صاحب آوازہ کہن گشتی و ہچان تازہ و لے بسیار صاحب آوازہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

و اقسامیہ کا بیان

تعریف تشبیہ

استعارہ تحقیقی

استعارہ بالکنائہ

نسبت نظامی و شجرہ گزراں سنگ یا شکرانہ درخت رہا کہ بہ ہذا اشارت ہے کہ نسبت نظامی
 دل میں جانور ذی ہر کے ساتھ تشبیہ دیکر اس کے لئے استخوان ثابت کیا گیا ہے شجرہ گزراں
 تیرہ ریستان جو شہنشاہ شہرہ اور استعجاز تخیلیہ و جہ فقدان مشارکت سرے سے داخل نہیں ہو
 تشبیہ ہی نہیں جیسے مثال مذکور میں زمین کے مشابہہ فہنی کے لئے استخوان ثابت کرنا استعجازہ تخیلیہ ہو
 اور تجرید وہ ہے کہ ایک شے ذی صفت سے ایک اور شے جو اوصاف میں اسی ذی صفت کے مثل ہو
 انتزاع کرین تا معلوم ہو کہ مشترع غنہ اس صفت میں ایسے کامل ہے کہ اس سے ایک اور شے جو
 اسی صفت کے ساتھ ہو حاصل ہو سکتی ہے جیسے حکمی غنہ شجرہ باروے تو آفتاب دیدم و از لطف تو
 پیچ و تاب دیدم و ولہ شجرہ زخار و گیسوے پر پیچ و تاب و بیاوردہ اندر کند آفتاب و ہاں جگہ چہرہ
 کی تجلی اور نورانیت میں سبالغہ منظور ہے یعنی فروغ تجلی چہرہ اس درجہ کو پہنچا کہ اس سے ایک آفتاب
 حاصل ہو گیا سعدی در شجرہ امرو زخار ماے بغیلان کشیدہ تیغ و گوئی کہ خود بنود درین بوستان گلے و نظمی
 شجرہ خش بنفشہ گل انداختہ و بنفشہ نگہبان گل ساختہ یعنی زخار باعتبار نگینی و باز کی اس کمال کو
 پہنچا ہے کہ اس سے ایک گل نکل سکتا ہے تجرید کے بھی اقسام ہیں اگر منظور ہو علم بیچ کا مطالعہ فرمائیں
 اب معلوم ہوا ہو گا کہ تشبیہ میں پانچ چیز کی ضرورت ہے اول تو وہ دو شے جو باہم مشارک ہیں جنکو طریق
 تشبیہ بھی کہتے ہیں جن میں سے اول کا مشبہ ثانی کا مشبہ بنام ہے تیسری وہ جو اس مشارکت کی دلالت کے لئے
 آئے ہے یا یوں کہیے کہ وہ کلمات کہ ایک کو دوسرے سے مانند کر نیکاد واسطہ ہیں جنکو اداءہ التشبیہ
 ہیں جو تھے وہ معنی جو اس مشارکت کی وجہ ہیں ان دونوں مشارکوں کے ساتھ قائم اور ان میں موجود
 امر تشبیہ میں اس کا وجود شرط مانا گیا ہے اگر یہ نہ پایا جائے ایک کو دوسرے سے مشابہت نہو اس کا
 وجہ التشبابہ و تشبیہ نام ہے پانچوں غرض تشبیہ جو اس فعل تشبیہ کی علت غائی ہے اگر یہ نہ ہو
 تشبیہ ایک فعل عبث ٹھہر جائے مگر ارکان و اجزائے تشبیہ چار ہی مانے گئے ہیں غرض تشبیہ چونکہ
 علت غائی ہوا غایت کا خارج ہونا ناگزیر ہوا ارکان میں داخل نہیں سکتی یعنی تشبیہ کا جز نہیں سکتی لہذا بیان رحمہم اللہ کا
 مذہب محقق ہی ہے جنہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا غرض خارج کو رکھ کر یعنی جزو داخل تشبیہ کا بنادیا
 غرض یہ پانچ چیزیں تشبیہ کے لئے اگرچہ ضروری ہیں مگر ان میں سے دو ہی شے اصل میں ایک تشبیہ
 دوسرے تشبیہ اور اداءہ تشبیہ اسکے تسمیہ سے ظاہر ہے کہ وہ فقط ایک الہ ہے نظامی نہ فرماتے ہیں شجرہ

تشبیہ
 تشبیہ

تشبیہ میں پانچ
 چیز ذکر ہوا ہے

تشبیہ میں پانچ چیز ذکر ہوا ہے
 تشبیہ میں پانچ چیز ذکر ہوا ہے

تشبیہ میں دو چیز
 تشبیہ میں دو چیز

ایک شے کو دوسری
شے کے ساتھ
تشبیہ دینے سے
کیا منظور ہو

اقوی اور اکمل
وجود محال ہو تا تو
نہی کو تشبیہ ناقص
ہے

کبھی میں تشبیہ
بنا دیا جاتا ہے

الشی خواہ باس و خواہی نہ با مد وجہ و مغلطہ اعراض ہے جو اطراف کے ساتھ قائم اور انہیں سے ماخوذ اور منترع
ہے مگر مشبہ بہ میں یہ بات بطریق اصالت اور مشبہ میں بطور فرعنیت کے موجود ہوتی ہے اور غرض تشبیہ
وہ علت غائی اس فعل تشبیہ کی ہے وہ اس سے خارج ہے یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ
جب ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ تشبیہ دیجاتی ہے تو ناقص کو کامل کے ساتھ ملحق کر دینا
مقصود ہوتا ہے اسی وجہ سے مشبہ بہ کا بہ نسبت مشبہ کے رتبہ میں اقوی اور اکمل ہونا ضروری سمجھا گیا
ہو تا مشبہ ناقص مشبہ بہ کامل کے ساتھ ملحق ہو جائے اور اس لحوق کی بدولت وہ ناقص اس کامل سے صورت
پزیر کمال ہو جیسے نید چون شیرست میں زید کو شیر کے ساتھ ملحق ہوئیے جرأت اور دلیری جو وصف مشترک ہے
زید میں بھی معتبر ہو گئی۔ مگر جس جگہ کہ مشبہ ہے اقوی اور اکمل کا وجود حقیقتہ ہو یا ادعاء محال ہو ضعیف اور
ناقص ہی مشبہ بہ بنا دیا جاتا ہے مگر وہ ضعیف و ناقص مخاطب کے نزدیک وصف مقصود میں زیادہ مشہور
ہونا ضرور ہے جیسے لعل سحانہ تعالیٰ شانہ کو آفتاب کے ساتھ تشبیہ دینی جامی حمد میں فرماتے ہیں شعر
وجودش آن فروزان آفتابست کہ درہ درہ ازوے نور یابست و اور اسی قبیل سے ہے صلوٰۃ سیدنا
ومولانا محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو صلوٰۃ سیدنا ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ تشبیہ دینی جیسے
اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید
اس واسطے کہ جیسے آپ کی ذات اکمل اور سائر انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے آپ پر انعامات بھی اسی
نسبت اکمل اور افضل ہیں مگر چونکہ یہاں مشبہ اس کمال تنفرہ اور تمام فضیلت میں ہے کہ بغیر تنزل
فہم کرنا معتذر کیا محال تو ایک وجود حقیقی اور کمال اصلی کو ناچار وجود مجازی کمال ظلی مشہر کے ساتھ تشبیہ
دی تا ہماری فہم میں آجائے اور حوصلہ اور اک کو خرق نکرے اور وہ رحمت نامتناہی جو ہمارے حضرت
ہمارے سوا ہمارے ہادی ہمارے پیشوا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی عقل قاصر اور ک
متناہی اسکے دریافت کر نیسے سخت عاجز ہے تو ناچار اس رحمت الہی کے ساتھ جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام کے شال حال تھی اہم سابقہ اور عرب کے نزدیک مشہر تھی تشبیہ دی کہ تا سمجھ میں آجائے
آن فضا لمہا سے پنہان شان کہ آن و در نیاید در حواس و در بیان و بیج ماہیات اوصاف جلال و
کس نداند جز آثار کمال و آن کمال و آن جلال و آن وجود و بر نذر اند ز قہر ش تار و پود و اور کبھی عین
مشبہ بہ بنا دیا جاتا ہے معلوم ہو جائے کہ اس سے افضل تو کیا مساوی البرتبہ بھی موجودات میں حقیقتہ ہو

لفظاً نہو یا تقدیراً ان کا اعتبار تشبیہ میں ضرور ہے بخلاف استعارہ اگرچہ اس میں بھی علاقہ تشبیہ موجود ہے مگر شک نہ ہو کہ انکی معیت کا اذکار تا ہے اداۃ تشبیہ لفظاً تو کیا تقدیراً بھی بیان نہیں کیے جائینگے جسے فروسی ^{۱۲} شہر بشیر بر آکر زمان شیر دست ^{۱۱} چھپ نک چینیاں بر شکست ^{۱۰} سا توان مشہد اور مشبہ مذکور باقی محذوف جیسے زید شیرست نظامی ^۹ شہر سکندر محیط است ^۸ من جوے آب ^۷ منہ تہمت سایہ بر آفتاب ^۶ آٹھوان مشبہ بہ مع اداۃ مذکور ہو باقی محذوف مثلاً کوئی پوچھے زید چگونہ است در شجاعت جواب دیا جیسے چون شیرست - بندہ حکمی عفی عنہ شہر باہجو خودی چوسر خوش ستی - سو گندحق کہ بت پرستی ^۵ اے با شخص مانند خود۔

مشبہ اور مشبہ بہ
مذکور باقی محذوف

مشبہ بہ مع اداۃ
مذکور باقی محذوف

ارکان ترکیب
دو ترکیب و مقدرہ کے
اعتبار و تشبیہ کی تفہیم

جمع ارکان ترکیب

بعض مرکب
اور بعض مفرد

مقدرہ دو مرکب میں
کیا نسبت ہو

تدویر طریق

کبھی ارکان ثلثہ یعنی اطراف دو وجہ تشبیہ کی افراد و ترکیب و تعدد کے اعتبار سے تقسیم کی جاتی ہے
الاول افراد جیسے زید در ولیری چون شیرست۔
الثانی ترکیب اس میں ایک تو یہ ہے کہ جمیع ارکان ثلثہ مرکب ہوں جیسے حکمی غفرلہ شہر بجام بلورین نے
لعل ناب ^۴ بو نار سیال ^۳ دب تہ آب ^۲ فروسی ^۱ شہر نشست از بر سینہ پلین ^۵ پر از خاک چنگال ^۶ درو
دین ^۷ بکر دار شیر ^۸ کہ بر گور نہ ^۹ زند دست ^{۱۰} و گور اندر آید بسر ^{۱۱} دوسر بعض مرکب - اور بعض مفرد نظامی
شہر شود چہرہ نارافروختہ ^{۱۲} چوتاب ^{۱۱} درو علہا دوختہ ^{۱۰} اس مثال میں مشبہ چہرہ نار اور مشبہ بہ تاج
مرکب یعنی مقید باوصاف مذکورہ - یہاں مشبہ مفرد ہے وجہ مشبہ اور مشبہ بہ مرکب ہے اس کے جمیع قسم
اور احد الطرفین کی ترکیب سے وجہ مشبہ کا مرکب ہونا ضروری ہے یا نہین اور اس طرح تعدد کا ہر مرکب
بھی ہو سکتا ہے یا بعض مفرد بعض مرکب اسکی بھی کئی شکلیں نکل آتی ہین (اگرچہ علمائے بیان سے
کسی نے اسکا تعرض نہین کیا) اسکی تفصیل و تحقیق علم بیان کا وظیفہ ہے میں نے اپنے اس مختصر سے
رسالہ میں ان امور سے بحث نہین کی تا بہ الامتیاز متعدد دو مرکب میں یہ ہے کہ متعدد میں الگ الگ ایک
کے ساتھ تشبیہ مقصود ہوتی ہے جیسے زید و عمرو چون شیر و وریا اندر شجاعت و سخاوت بخلاف مرکب کہ اس میں
کئی چیزیں مجتمع ہو کر صورت وحدانی حاصل کرتی ہین پس در صورت تعدد اگر بعض کو ذکر کریں اور بعض کو
چھوڑ دیں معنوں میں بعض باقی کے کوئی خرابی نہ آئیگی افادت معنی باقی میں سجالہ رہیگا اور در صورت
ترکیب اگر اسقاط بعض کیا جائے مقصود تشبیہ مثل ہو جائیگا واللہ اعلم بالصواب آب سئے تہ و ایک
طرفین یعنی مشبہ و مشبہ بہ میں ہوگا جیسے حکمی عفی عنہ ^{۱۲} ع ہسان ^{۱۱} موے ^{۱۰} درویش ^۹ چوکیل ^۸ و نہار ^۷

تعدد و وجہ

دوسرے تعدد و وجہ شبہ بین نظامی در شعر شکر خندہ راست چو اوج نیشکر و لطیف و خوش و سبز و شیرین و تر و
یہاں شکر خندہ یعنی معشوق مشبہ چون حرف تشبیہ نیشکر مشبہ بہ یہ دونو مشبہ و مشبہ بہ واحد ہیں مگر وجہ شبہ
متعدد ہے جن پر لفظ راست و لطیف و خوش و بہتر و شیرین و تر و لذت کرتے ہیں اسے بطرح آئینہ کو
افتاب کے ساتھ تشبیہ بینی باعتبار گولائی اور چمکے تعدد فی الوجہ ہے۔ بندہ حکمی غفر لہ و لوالدیہ شجر جبین
یکشاوہ و تابان چو ماہ ہے و چہ ماہی خاصہ ماہ نیم ماہ ہے و اور کبھی باعتبار طرین فقط تشبیہ کو ملفوف و مفروق
پر تقسیم کرتے ہیں۔ ملفوف وہ ہے کہ چند مشبہ ایک جگہ اور ان کے مشبہ بہ ایک جگہ بیان کیے جائیں پھر اگر یہ
بترتیب لفظ مشبہات ان کے مشبہ بہ کا نشر کیا جائے ملفوف مرتب کہلاتا ہے حکمی غفر لہ ع لب و دندان
اوچو لعل و گوہر و اگر نشر بترتیب لفظ نہ ہو غیر مرتب ہے خواہ معکوس ہو خواہی منتشر حکمی غفر لہ ع لب و دندان
لب و دندان اوچو لعل و گوہر و اگر نشر کیئے دو سے زیادہ تعدد چاہیے اگر صرف مشبہ بین تعدد ہو اس کا
تشبیہ الجمع نام ہے اور یہ تعدد صرف بطریق عطف بھی بیان کیا جاتا ہے اور تعدد کے ہر فرد پر واہ تشبیہ
جدا گانہ بھی لے آتے ہیں جیسے ان اسئلہ بین نظامی در شعر جہاندار چو ابر و چو افتاب و باندا و بخند
ہم آتش ہم آب و سعدی در شعر دو پاکیزہ پیکر چو رود و پری و چو خورشید و وہ از سہ دیگر پری و ان شالون
بین حروف تشبیہ اور عاطفہ ہر دو میں۔ جامی قدس سرہ شعر عارض است این یا قمر بالآلہ حمر است این و یا شعاع
شمس یا آئینہ و لہا است این و اس مثال میں صرف عاطفہ ترویج یہ ہر فرد پر ہے۔ اور تشبیہ مفروق وہ ہے کہ
ہر مشبہ کے ساتھ اس کا مشبہ بہ ذکر کرتے چلے جائیں۔ بندہ حکمی غفر لہ الہ یہ شعر دو چشم آہو و لفس مشکاک ہو
رخش مہر و جبین ماہ و قمر مو و ولہ عفی عنہ لبش ہمو پا قوت و دندان چو در و اور یہ تعدد وجہ شبہ
میں بھی ہوتا ہے طرین میں تعدد ہو یا نہ ہو اور پھر اس کے اجزا کل حسی ہوں یا کل عقلی یا بعض حسی او بعض عقلی
اول جیسے آئینہ کو چاند سے تشبیہ دین وجہ شبہ اخلاص و تدویر یہ دونو جز حسی ہیں۔ نظامی در شعر ضمیر
نزلن بلکہ آتش زن است کہ مریم صفت بکرو البستن انت و یہاں وجہ شبہ بکارت اور البستن یہ دونو
امر حسی ہیں۔ دوسرا مجموع اجزاء عقلی ہو جیسے کیسکو اسکی تیزی نظر اور چو کتنے پن اور اخلاصی جماع کے
اعتبار سے کوئے کے ساتھ تشبیہ دین یہ سب امور عقلی ہیں۔ تیسرا مختلف یعنی بعض حسی بعض عقلی نظامی
شعر گہ خوردن نے چون خون بدخواہ و گہ تکیہ زون بر سہ شاہ و یہاں وجہ شبہ ایک تو سرخی
رنگ جو حسی ہے دوسرا مرغوب طبع ہونا سوئے عقلی ہے۔ اسے بطرح ارکان کے خشی یا عقلی ہونیکے اعتبار سے

تقسیم تشبیہ
باعتبار طرین
ملفوف
مفروق

تشبیہ مفروق

تشبیہ مفروق
کلی اجزاء حسی ہیں
و بعض اجزاء عقلیتقسیم تشبیہ
باعتبار طرین
ملفوف
مفروقتقسیم تشبیہ
باعتبار طرین
ملفوف
مفروق

حسی سے ہماری
یہاں کیا مراد ہے

جدی تقسیم کی جاتی ہے اور حسی سے یہاں ہماری مراد یہ ہے کہ وہ اجزا خود یا ان کا مادہ اگر خارج میں موجود
ہوں یا اسطرح حواس خمسہ ظاہرہ مدرک ہوں یا خیالات یعنی اگر ان کو بحیثیت اجتماع دیکھا جائے معدوم ہیں
اور جو ایک ایک کو الگ الگ جو مادہ اس مجمع کا ہے دیکھا جاتا ہے مدرک باجنس الظاہرہ ہیں جیسے فردوسی
شعر زمینی شد بکر و بار و ریائے قیر و ہمہ موجش از خنجر و گرز و تیر و نظامی ہم شعر بر انگشت رزمے چو بارندہ
بہیخ و تگر گش ز پیکان و باران ز تیغ و کیا معنی کہ دریا جدا اور قیر جدا مدرک بحسب بصر ہے مگر بحیثیت اجتماعی
یعنی دریا قیر کا بہتا ہوا اسی طرح یہ کہ خنجر و گرز و تیر اسکی موجیں ہوں کسی نے نہیں دیکھا البتہ موج و خنجر و گرز
و تیر جدا جدا مدرک باجنس ہیں اسی طرح تگر و پیکان و باران و تیغ الگ الگ محسوس ہیں لیکن ابر سے
افلے کی جگہ پیکان پلنی کی جگہ تیغ برستے ہوں کتم عدم سے وجود میں نہیں آئے پھر اس حیثیت اجتماعی
کے ساتھ محسوس ہی کب ہونگے یہ محض تخیلات ہیں اسی قبیل سے ہے شعر نظامی ہم شعر گیانان
نورستہ از آب پر و چو زرشخ مینا بر آئودہ درہ اور وہمیات جیسے اس شعر میں حکمی خنجر و لوالہ یہ شعر بدل ہول
شب و بھجران چنان بود کہ انجم ہجو چشم غول بنمود و پس اب تشبیہ تخیلی وہی میں فرق بھی معلوم ہو گیا ہوگا
کہ تشبیہ خیالی میں یہ بات ہو کرتی ہے کہ مدرکات حسیہ کی صورتیں جو بواسطہ حواس خزانہ خیال میں جمع تھیں
قوت تخیلہ بقدر ضرورت ان میں سے لیتی ہے صرف ایک ترکیب اپنی جانب سے ان میں اختراع کرتی ہے
پس معلوم ہوا کہ تشبیہ خیالی کے لئے ایک اصل ہے یعنی خارج میں اسکے اجزاء کے لئے وجود متحقق ہے
مگر اس مرکب اختراعی کا وجود خارج میں نہ ہوگا بخلاف تشبیہ وہی کہ وہ محض نے اصل ہوتی ہو کا وجود
لہ و لا تحقق لہ فی الخارج اس پر صادق ہے کیا معنی کہ وہاں سرے سے من جانب تخیلہ ایک اصل
گھڑت ہوتی ہے اسی واسطے الوہم خلوق کہا جاتا ہے۔ لیکن با اینہم مختصرات وہمہ جیسے چشم و
و ندان غول کا ادراک فرض کیا جائے تو وہ ضرور مدرک بحسب بصر ہونگے تو جیسے خیالات داخل نوع
حسی ہیں وہمیات بھی داخل شق حسی رہینگے عقلی وہ ہے جو اس طرح مدرک نہ ہو اگر وہ خارج میں موجود بھی ہو
مدرک جو اس ظاہر نہ ہو چونکہ محسوسات اصل معقولات ہیں یعنی معقولات انہیں محسوسات سے منترج ہوتے
ہیں محسوس از روئے دلالت اقوی سمجھا جاتا ہے اور تشبیہ اگر چہ ادعا ہی کیوں نہ ہو تشبیہ سے اکل اور
اقوی ہونا چاہیئے با این وجہ محسوس کو معقول کے ساتھ تشبیہ نہیں دیتے اگر کہیں اس قسم کی تشبیہ واقع ہوئی بھی
ہے وہاں تشبیہ بمعقل بنظر محسوس بنایا گیا ہے غرض تقسیم باعتبار حسی عقلی کا بیان مجاہد ہے کہ تشبیہ بجمع اجزاء

تشبیہ وہی
تقریب وہی خیالی

تشبیہ خیالی اور وہی
کامیاب لا شیان

خیالات کی طرح
وہمات تشبیہ میں

محسوس بنظر
معقول بنظر
تشبیہ

تشبیہ بجمع اجزاء
میں

تقسیم جمیع اجزاء عقلی
بعض اجزاء حسی
بعض عقلی
بعض حسی
بعض عقلی
بعض حسی

حسی ہوگی جیسے حکمی عقلی عنہ شجرہ و حاض چو خورشید اندر فروغ و یا بجمع اجزاء عقلی جیسے حکمی غفر لہ لوالہ یہ
شجرہ زعم آدم برزہ برافلاک و کہ علم بچو حیات آمد و اوراک و یا بعض حسی بعض عقلی حکمی غفر لہ لوالہ یہ شجرہ لطف
چو در بہار باران و سر سبز چہان انہو چہستان و یہاں ہر شے لطف مدوح ہے وہ کیفیت خاص انفسانیہ یعنی
امر عقلی ہے اور باران بہاری مشابہہ وہ ایک امر محسوس یعنی مبصر شے ہے۔ جانتا چاہیے کہ جس تشبیہ میں
کہ وجہ شبہ چند امور سے منتشر ہو یعنی وہ وصف مرکب ہو مطلقاً حسی ہو یا عقلی جمہور کے نزدیک اس
تشبیہ کا تمثیل و ضرب المثل نام ہے اور امام فن شیخ الہندی شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہر مرکب
تمثیل نہیں بنتا بلکہ ان کے نزدیک مرکب عقلی مطلقاً حقیقی ہو یا غیر حقیقی تمثیل کہلاتا ہے اور سبکی رحمۃ اللہ
نزدیک مرکب کا فقط عقلی ہونا بھی کفایت نہیں کرتا بلکہ اس مرکب کا غیر حقیقی ہونا یعنی وہ وصف درجاً
مستحق ہونہ عقلاً تمثیل کے لئے ان کے مان شرط ہے پس یہ اشعار نظامی و شجرہ مشکین زکال آتش لعل
رنگ و در افتاد چون عکس گوہر رنگ و ولہ شجرہ آتش بران شوشہ مشک سنج و چو مار سیہ بر سر کان گنج
عند الجمہور تمثیل ہیں۔ اور یہ قطعہ سعدی و کا قطعہ عالم اندر میانہ جہاں و شے گفتہ اند صدیقان و شہد
در میان کورانت و مصحفی در کشت زندیقان و سب کے نزدیک تمثیل ہے اسی قبیل سے ہیں یہ اشعار
شجرہ پر تو نیکان نگیر و ہر کہ بنیادش بدست و تربیت نا اہل را چو گردگان برگنبدست و ولہ شجرہ
اگر آب زندگی بار و ہرگز از شاخ بید بر نخوری و با فرومایہ روزگار مبر و کزنے بویا شکر نخوری و
ولہ شجرہ محقق بودنہ دانشمند و چارپاے برو کتابے چند و ولہ شجرہ فائدہ ہر کہ عمر در باخت و
چیزے نخوید و ز بیدناخت و یہاں وجہ شبہ البغ نافع کے انتفاع سے بے نصیب و محروم رہنا باوجود
سخت تکلیف و تعب اٹھانے کے سو یہ وصف مرکب امر عقلی ہے اور چند امور سے منتشر ہے چونکہ
مربح اس وصف کا جانب تو ہم ہے اسکو وصف حقیقی نہیں کہہ سکتے اور اگر وجہ شبہ ایسی نہ ہو
تو وہ تشبیہ غیر تمثیل کہلائیگی یعنی جمہور کے نزدیک تمثیل کے لئے وجہ شبہ کا مطلقاً مرکب نہ ہونا
چاہیے اور شیخ کے نزدیک مرکب عقلی مطلقاً نہ ہو اور سبکی کے نزدیک وجہ شبہ مرکب نہ ہو یا مرکب ہو تو
وہی یا اعتباری نہ ہو بلکہ وصف حقیقی ہو۔

تقسیم اعتباری
تقسیم مجمل

باعتبار وجہ شبہ اور طرح بھی تقسیم تشبیہ کی کیجاتی ہے کیا منصف کہ وجہ شبہ یا تو مجمل ہوگی یا مفصل
تقسیم مجمل وہ ہے کہ جس میں وجہ شبہ مذکور نہ ہو ادا مذکور ہوں یا نہ ہوں جیسے زید چون شیرست

وجہ کمال ظاہر

یہ الیہ امور ہیں بغیر ذکر بحجرتشبیہ سناح کا خیال اسپر پہنچ جاتا ہے۔

یازید شیرست۔ اور یہ اجمال کئی باتوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ وجہ شبہ اس میں ایسی ظاہر ہو کہ ہر کسی کا ذہن اسپر ٹکر کھائے جیسے روے چون آفتاب میں چمک دمک زید چون شیر میں شجاعت یہ الیہ امور ہیں بغیر ذکر بحجرتشبیہ سناح کا خیال اسپر پہنچ جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ وجہ شبہ ایسی پوشیدہ ہو کہ بخبر خواہن بلغا و وسر و ن کی نظر وہاں تک نہ پہنچے جیسے حکمی غفر لہ و لوالدیہ شجر کے بارگاہے مثل آفتاب و دگر بارگی ہجو دریائے آب و یہاں خیمہ بادشاہ کو آفتاب سے تشبیہ دیکھتی اور گھوڑے کو بحر سے اور وجہ تشبیہ اول میں بارگاہ کی وسعت میں مبالغہ کہ آفتاب کی طرح مشرق سے مغرب تک اسکی طنائیں کشیدہ ہیں چنانچہ نظامی نے اس وجہ کا اظہار فرماتے ہیں شجر زہے بارگاہ ہے کہ چون آفتاب و ز مشرق بمغرب کشیدہ طنائے و فردوسی نے بغیر تشبیہ بارگاہ کی توصیف کرتے ہیں شجر کے خیمہ داشت افراسیاب و ز مشرق بمغرب کشیدہ طنائے و دوسرے مصرعہ میں گھوڑے کی سرعت میں مبالغہ کیا جاتا ہے کہ وہ گھوڑا اطراف عالم ہوتا ہے اور ٹھہرا ہوا بھی معلوم ہوتا ہے دریا کی طرح بحیثیت موج زنی روان بھی ہے اور بحیثیت احاطہ ارض ایک جگہ قائم بھی۔ یہی کیفیت شعلہ جوالہ میں موجود ہے یہ کمال سرعت پر وال ہے۔ اسی قبیل سے ہے شیخ علی خزین کا نالہ کو مشکین پرند سے اور طالب آملی کا شبیر سے تشبیہ مینا شجر سے و وجہ شبہ کا خلاصہ

شب ہجران سیاہ در در اشور خزین تو و درفش کاویان از نالہ مشکین پرند آرد و طالب آملی شجر کشش کرد انقدر بایجنہ غم جانب ظلمت و کہ دل در زیر بار نالہ ام غرق سیاہی شد و صائب شجر ہر خسے قیمت نداند نالہ شبخیز را و مردے باید کہ داند قدر این شبیر را و یہ امور ایسے ہیں کہ بخبر خواہن اول کسی کا ذہن نہیں پہنچتا۔ تیسرے یہ کہ طر فین نے کسی کا وصف مذکور نہ ہو جیسے زید چون شیرست چوتھے فقط شبہ کا وصف مذکور ہو نظامی نے شجر براق شباندہ زیرش جو برق و ستامش چو خورشید و ز غرق و پانچویں فقط شبہ کا وصف جیسے حکمی عنی شجر چو خورشید روشن دور و خلکان دو گیسو کند و بر و با کمان و چھٹے یہ کہ وصف طر فین مذکور ہو جیسے نظامی نے شجر بگل چیدن آمد عرو سے بیارغ و فرد زندہ روے چو روشن چراغ و تہ بھی واضح رہے کہ یہاں وصف سے وہ وصف خاص مراد ہے جس میں جانب وجہ شبہ ایسا ملے لطیف ہو نہ وصف مطلق جیسے اشک بالامین مذکور ہوا اب زید عالم چون شیر سیاہ است باوجود وصف طر فین محمل قسم ثالث ہی رہیگا نظامی نے شجر نشد کا رگ تیغ بر در ع شاہ و بغیر زنگی چو ابر سیاہ و اسی قبیل سے ہے اسوا سے کہ یہاں عرش بیان

نالہ کو مشکین پرند
اور شبیر سے
تشبیہ دینا بھی
اسی قبیل سے ہے

طر فین کے لیے
وصف مذکور ہو
صرف شبہ کا
وصف مذکور ہو
صرف شبہ کا
وصف مذکور ہو
صرف شبہ کا
وصف مذکور ہو

یہاں وصف
کو نسا وصف مراد

تشیبہ مفصل

کرنی ہے ابر کا متصیف بسا یہ ہونا وجہ مقصود کا افادہ نہیں کیا تا تشبیہ مفصل وہ ہے کہ جس میں خود وجہ شبہ صراحتاً
مذکور ہو یا بجای خود وجہ شبہ وہ شمسائے ذکر کیا جو جسکو وجہ شبہ لازم ہو یا وجہ شبہ کو یہ شے لازم ہو اول جیسے یہ چون شیرت و شجاعت
وہ جیسے کلام فصیح چون شہدیت و شیرینی یہاں وجہ شبہ پیلان طبع ہر چو شیرینی کو لازم ہے بندہ حکمی عفی عنہ شجر سخن از
دولب و رعلاوت چنانکہ بہ زقت مکرشکر بارہ ولہ صبر مانند صبر باشد تلخ بہ سوم نظامی بہ شجر سبق برودہ از
آہوان و رشتاب بہ بگرمی چو آتش بہ نرمی چو آب بہ یہاں وجہ شبہ سرعت ہے یہ اوصاف حرکت سے ہے
اور حرکت کو گرمی لازم غرض یہاں شمسائے وجہ شبہ گرمی بنیان کی گئی ہے اور حقیقت میں سرعت وجہ
شبہ ہے جو گرمی کا ملزوم ہے اسی طرح نرمی کو قیاس کیجئے ۔

تشیبہ نوع ثالث
تشیبہ باعتبار وجہ

تشیبہ قریب مبتدل

تشیبہ بعید غریب

باعتبار وجہ شبہ اور طرح بھی تشبیہ کو تقسیم کر سکتے ہیں کیا معنی کہ بعض تشبیہ ایسی ہوتی ہے کہ اثر
وجہ مشابہت بوجہ زیادہ ظاہر ہو نیکنے جلد سمجھ میں آ جاتی ہے اسکی وجہ سے مشبہ سے مشبہ کی جانب
انتقال کرنے میں ذہن و نظر کو کوئی وقت اٹھانی نہیں پڑتی اس حالت میں اسکو تشبیہ قریب مبتدل کہتے
ہیں نظامی بہ شجر مرہ روشن از تیرہ شب تافتہ بہ چو آئینہ روشنی یافتہ بہ مشبہ یعنی آئینہ ایسی شے
ہے کہ ذہن میں اکثر اسکی صورت کا حضور رہتا ہے ۔ اور بعض تشبیہ ایسی ہوتی ہے کہ سمین بعد تدقیق
نظر انتقال ذہن ہوتا ہے اور اسکو تشبیہ غریب بعید کہتے ہیں جیسے نظامی بہ شجر چارم علم بڑیا
زون بہ چو خرشید لشکر بہ تنہا زون بہ ممدوح کو خرشید کے ساتھ تشبیہ می اور وجہ اس تشبیہ کی
ایسی کائناتراع کی کہ نظر ذرا وقت سے اس تک پہنچتی ہے یعنی جیسے آفتاب تنہا تمام لشکر ثوابت و سیا
کو ایک دم میں ہلاک یعنی معدوم کر دیتا ہے ممدوح بھی لشکر دشمن کے لئے تنہا کفایت کرتا ہے ۔
اور بعض وقت بوجہ تفصیل کے تشبیہ میں غرابت پیدا ہوتی ہے جیسے نظامی بہ شجر ز جنبش نشد
یکدم آرام گیر بہ چو سیما بہر دست مغلوج پیر بہ یہاں وجہ شبہ ایک تفصیلی امر ہے جو بوجہ کثرت تفصیل
باوی الای میں سمجھ میں نہیں آتا ۔ اور قاعدہ ہے جو شے بعد جد و طلب کے حاصل ہوگی لذیذ تر ہوگی
اور اسکا حسن اور اس کی بلاغت بحسب لذت اور بقدر اسکے لطف خیزی کے ہوگی پس تشبیہ غریب
بعید قریب و مبتدل سے احسن و ابلیغ ہوگی اسی طرح ابتذال و غرابت کے بھی مارج ہیں اسکے
قدر و اندازہ پر تشبیہ کے حسن و قبح میں تفاوت ہو اکر تا ہے ۔ کبھی تشبیہ قریب مبتدل کو صورت سے
تعریفے بعید غریب بنا لیتے ہیں جس سے آئین اور ہی حسن آجاتا ہو اور بلاغت پیدا ہو جاتی ہو چنانچہ حکیم

اوصد الدین انور سی کی تشبیہ مبتدل کہ جو اس شعر میں بیان کی گئی ہے شعر دروے چو ماہ آسمان
 داری ۛ قدر چو سحر و بوستان داری ۛ شیخ شیراز حضرت سعدی علیہ الرحمۃ نے ایک ذرا سے لطیف تصر
 کے ساتھ بلینج و بلند کر دکھایا ہے جہاں کہا ہے شعر دروے و ماہی و لیکن سرور افتار نیست ۛ ماہ را
 مانی و لیکن ماہ را گفتار نیست ۛ مختاری کا شعر ہے شعر ماہی اگر ماہ را از سر و بوز قد ۛ سروے اگر سر
 از ماہ بود بر ۛ کیا معنی کہ تشبیہ معشوق ماہ و سرو کے ساتھ قریب و مبتدل تھی مگر اس شرط نے اسکو اوج
 غایت حد بلاغت پر پہنچا دیا۔ اور کبھی ایک آدھ دور کی مناسبت وجہ شبہ ہوتی ہے اس وقت باوجود
 بعد وہ تشبیہ پایہ بلاغت سے گرجاتی ہے فروسی کہ کا شعر ہے شعر سپاہش بدنیاں ہمہ ہمگروہ ۛ
 ہمہ حکمہ کروند مانند کوہ ۛ وجہ شبہ ہیئت ثباتی لشکر ہے یعنی جیسے کہ اپنی جگہ سے نہیں ٹلتا سپاہ بھی
 نہایت صبر و استقلال کے ساتھ اڑتے ہیں چنانچہ دوسری جگہ رستم کی رجز میں اس امر کو ظاہر کیا ہے
 شعر گو پلین گفت جنگی منم ۛ باد و گاہ بر درنگی منم ۛ

کبھی باعتبار حذف و ذکر ارکان ثلثہ تشبیہ کو قوی و ضعیف پر تقسیم کیا کرتے ہیں جیسے وجہ شبہ اور اداۃ
 اور شبہ تینوں کا حذف یعنی وقت قیام قرینہ مقالیہ فقط شبہ بہ کا ذکر اقویٰ ہے مثلاً شیرست اگر قرینہ
 سوالیہ موقع اخبار نہ ہو اسوقت وہ استعارہ مطلقہ سمجھا جائیگا جیسے فروسی سوداہ کے بال کھسوٹنے
 منہ نوچے کو کس لطف سے بیان کرتے ہیں شعر بشکین کند اندر افگند چنگ ۛ بفندق گلان را
 بخون داورنگ ۛ یا فقط مثلاً شبہ بہ کا ذکر جیسے فروسی کہ رستم و سہراب کی کشتی کی داستان میں
 لکھتے ہیں شعر کیے نعرہ بر زوہر از خشم و کین ۛ بزور ستم شیرا بر زمین ۛ بندہ حکمی غفی عنہ شعر منم
 شیر غرندہ وقت نبرد ۛ بہ پیشم چہ مردی چہ یکرشت مرد ۛ یہ دونو قسمین اقویٰ ہیں کسواسطے کہ اداۃ کے
 حذف سے مثلیہ شبہ بہ میں حل مواطاتی درست ہو جاتا ہے جس سے عینیت ادعائی حاصل ہوجاتی ہے
 اور چاروں رکن کا ذکر کرنا جیسے زید چون شیرست در شجاعت تشبیہ کو بوجہ او ضعیف تر کر دیتا ہے اور
 باقی ثقیں قوت و ضعف میں بین بین میں اس میں وہ شق بھی آگئی جو فقط ایک رکن یعنی اداۃ کے
 حذف سے حاصل ہوئی ہے جیسے زید شیرست در شجاعت یہ منجملہ اقسام قوی ہے اور حذف اداۃ مع الوجہ
 اقویٰ ہے حالانکہ کمالیت تشبیہ جو ادعای عینیت ہے جس کا سبب حل مواطاتی ہے فقط اداۃ کے
 حذف سے حاصل ہونے وجہ کے ذکر و حذف کو اس میں کچھ دخل نہیں پھر ایک کو قوی دوسرے کو قوی تر کہنے کا

وجہ شبہ کی مناسبت
 میں جب کمال ہو
 ہو تا ہے جیسا ہی
 پایہ بلاغت سے
 گرجا جاتی ہے

باعتبار حذف و ذکر ارکان ثلثہ
 تشبیہ قوی و ضعیف ہوجاتی ہے
 حذف شبہ بہ کہ
 باقی ارکان حذف
 شدہ شبہ بہ کہ
 باقی محذوف

یہ دونو قسمین
 اقویٰ ہیں

چاروں رکن کا ذکر کرنا
 تشبیہ کو بوجہ او ضعیف
 باقی بین بین میں
 و میان ضعف و قوت

سبب ظاہر حصول تعیم وجہ شہر مع اختصار لفظ ہے سو یہ امر خدوت وجہ ہی سے حاصل ہوتا ہے اور حقیقت کے اعتبار سے تعیم نہیں ہوا کرتی کس آسٹے کہ تشبیہ جو دیجاتی ہے مشبہ بہ کے خص و اکمل و اشہر اور صفت میں دیجاتی ہے ورنہ شیرین گندہ دہنی چار پانوں اور دم کار کھنا بھی وصف ہے یہ سب نہیں لئے جاتے اسی طرح ہر شے کے بغیر اخصائیں ہیں بلکہ اسکے مشہور اور خاص اور کمالیہ وصف جرات و دلیری میں تشبیہ دیجاتی ہے لیکن فقط اس قاعدہ اور اصل کو (کہ حذف موضع ذکر میں مقتضی تعیم ہے) نظر میں رکھ کر بیان بھی تسامحاً حکم لگا دیا گیا کہ یہ بیانات ترکیب سبب مزید تقویت تشبیہ ہے ان علوم میں اتنا سہارا پس ہے علوم عقلیہ میں ہال کی کمال کھینچی جاتی ہے ایسی مساحتوں کا وہاں دخل نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

اور کبھی انہیں ارکان کے مقید غیر مقید ہونیکے اعتبار سے جدی تقسیم کیجاتی ہے۔ ایک یہ کہ طوفان اور وجہ مطلق ہوں ان میں کوئی قید نہ لگنی ہو جیسے زید چون شیر و رخ چون گل۔ دوسرے یہ کہ دونو مقید ہوں جیسے مصرعہ تربیت نالہل را چون گردگان برگنبد است یا کیا معنی کہ مشبہ مطلق تربیت نہیں بلکہ نالہل کی تربیت ہی طرح مشبہ مطلق گردگان نہیں بلکہ گنبد پر کا گردگان۔ تیسرے یہ کہ فقط مشبہ مقید ہو جیسے حکمی عفی عنہ و چشم اند غضب ہچون دوشعل و یہاں فقط مشبہ مقید ہو یعنی مطلق و چشم نہیں بلکہ چشم غضبناک۔ چوتھے یہ کہ فقط مشبہ مقید ہو جیسے حکمی عفی عنہ مصرعہ رخسار خورشید و خرو فروسی و شععر و در خسار زینباش مثل قمر و دوشمش ستارہ بوقت سحر و یہاں مشبہ مطلق ستارہ اور مطلق خورشید نہیں بلکہ موقت بہ نیمروز و مقید بوقت سحر ہے۔ اگر خور کیجئے وجہ مشبہ بھی مطلق و مقید دونو ہو سکتی ہے اول جیسے بندہ حکمی عفی عنہ و خورشید ریش بر خندگی و دوسری یعنی وجہ مشبہ مقید نظامی و شععر چو بسیدہ چو بے کہ در کنج باغ و فروزندہ باشد شب چون چراغ و یہاں وجہ مشبہ فروزندگی مطلق نہیں بلکہ وہ جو شب کے ساتھ موقت ہے پس اگر وجہ مشبہ کے اطلاق و تفسیر کا لحاظ کیا جائے ان چار اور ان دو کے ضرب سے آٹھ قسمیں حاصل ہوتی ہیں پوشیدہ نہ ہے کہ یہ تفسیر اس توصیف سے عام ہو جو تشبیہ محل میں بیان کی گئی ہے کیا معنی کہ اوصاف والہ علی وجہ مشبہ پر بھی یہ تفسیر صادق آتی ہے اور غیر والہ پر بھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

مشبہ بہ کے
اکمل و اشہر
وصف میں
دیجاتی ہے
وہ مشبہ بہ
مطلق اور
مقید

مشبہ بہ
مطلق اور
مقید
مشبہ بہ
مقید

مشبہ بہ
مقید

مشبہ بہ
مقید

مشبہ بہ
مقید

مشبہ بہ
مقید

چونکہ ہر شے کی غرض علت غائی اس شے کی ہوا کرتی ہے اس کا تحقق اور وجود خارجی اس شے سے مؤخر ہوا کرتا ہے تو ہم نے بیان عرض تشبیہ کو نسبت اور اقسام تشبیہ کے مؤخر کر دیا پس

جاننا چاہیے کہ غرض تشبیہ کی کبھی ہر شبہ کی طرف راجع ہوتی ہے اور کبھی مشبہ بہ کی طرف یعنی اگر مقصود اور غرض تشبیہ سے مشبہ کے کسی حال یا کیفیت کا بیان کرنا ہو اسکو راجع بسوے مشبہ بہین گے اور جو مقصود بیان حال مشبہ بہ ہی راجع بسوے مشبہ بہ کہلاتی ہے اور ہر ایک اپنی کیفیات و حالات کے اعتبار سے کئی قسم پر ہے مثلاً مشبہ ایسا امر غریب ہو کہ اگر اس کے امتناع کا دعویٰ کیا جائے صحیح نہ پہنچ جائے اُس وقت غرض اور مقصود تشبیہ یہ ہو کہ اسکا امکان وقوعی ثابت کر دکھلائیں جیسے حکمی غفر لہ و لوالد یہ کے اس نعتیہ شعر میں شعر مکنے و کمکات افضل چنانکہ مشک نے آہو زخون آہو ست یہ امر متنع معلوم ہوتا ہے کس واسطے دعویٰ یہ ہے کہ مدوح کل کمکات سے برتر ہے اور ممکن بھی ہے کمکات سے برتر ہونے سے معلوم ہو کہ وہ بنفسہ ایک جنس کمکات سے الگ ہے اور براسہ یک اصل جدا گانہ ہے جب مشک سے تشبیہ دی کہ وہ خون ہے مگر وہ اپنی خوبیوں کی وجہ سے ایک جنس بنفسہ اور ایک اصل براسہ بن گیا ہے اب احکام خون کے اس پر جاری نہیں کر سکتے غنی کا شعر ہے شعر و بال گردن خود گشت بال خویش مرا بسان شمع کہ افتد ز پیہ خود بگداز و لہ شعر بخود دوری زہنجسان نشاطی گر طبع دای و چوی مینی جلا ز یکد گر لبہاے خندان را پہلے شعر میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ اپنا تن و توش اپنا و بال جان ہے ظاہر یہ امر متنع معلوم ہوتا ہے جب شمع سے تشبیہ دی اور اُس کا اپنے پیہ کی بدولت گلنا بتلادیا خیال امتناع جانا را اور اسطرح دوسرے شعر میں دعویٰ کیا ہے کہ حصول نشاط دوری یاران ہجنس پر موقوف ہے سو یہ امر بھی ظاہر نظر میں متنع معلوم ہوتا ہے کہ سو واسطے کہ چند دوست احباب خصوصاً یاران ہجنس کا ایک جگہ جمع ہونا موجب نشاط سبب انبساط ہوتا ہے جب لبہاے خندان کی دوری سے تشبیہ دی خیال امتناع اٹھ گیا پس اس نوع تشبیہ میں مشبہ بہ کا عرف و مشہر ہونا اور اسکی امکانیت کا مسلم ہونا شرط ہے۔ دوسرا یہ کہ اسی طرح اور کوئی حال یا کیفیت مشبہ کی یعنی مشبہ کس وصف کے ساتھ متصف ہے اور اسکی کیا کیفیت ہے بیان کرنا اُس تشبیہ سے مقصود ہو مثلاً ایک شے کو دوسری شے کے ساتھ اسکی سرخ یا سیاہ رنگت کی وجہ تشبیہ دین اُس وقت فقط مشبہ بہ کی رنگت پر واقفیت سامع کی شرط ہے۔ بندہ حکمی شعر لبش قوت مرجان یا قوت را چوی کو جوان کر و فروت را اس نوع کی تشبیہ میں چاہیے کہ مشبہ بہ میں وجہ بہرہت ظاہر اور بہرہت مشہر ہو تاکہ حال مشبہ بہ کا اچھی طرح سے واضح ہو جائے۔ تیسرا یہ کہ مثلاً کیفیت

نہایت پر راجح ہے کہ
کی اپنی تہذیبی
عزیمہ علیٰ الوفاق
معلوم ہوتا ہے اسکا
مکان الوقوف ثابت کرنا

این سخن از بعضی مشایخ اهل
 فخر است که میگویند اگر کسی
 شش اسب را در دست بگیرد
 از هر یک علم ناپلیدی کا
 لیگام بکشد و شش کوه
 علم بکشد و در افروزی
 او دست بپا بخیزد و در
 شش روزی که در این راه
 میبرد از هر یک از این
 شش علم ناپلیدی کا
 لیگام بکشد و در افروزی
 او دست بپا بخیزد و در
 شش روزی که در این راه
 میبرد از هر یک از این

تجربہ کی کیا کیفیت ہے
اور میں صرف یہ کہتا
تصفیہ و بیان کرنا
غرض شہید ہو

کتابخانه کتب خطی
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

یا کیت مشبہ کا بیان بقصود نہو آیا وہ مقدار میں کم ہے یا زیادہ قوی ہے یا ضعیف مثلاً بڑا ہونے کے سفید بالوں کو برف اور کافور سے اور چوانی کے موے سیاہ کو پرزراغ و مشک سے تشبیہ دینا نظامی شعر مرابرت بارید بر پرزراغ و نشاید چو بلبل تماشا ہے باغ و حکمی شعر چو مشکین سر و نگاہ کا غور زادہ کفن آید آجینم سیاہ و اسی طرح ہے کم باریک کو موے سے جیسے موے میان اور چہرہ سرخ کو خون سے تشبیہ دینا۔ فردوسی کینان رودابہ کا زلال کی تعریف کرنا بیان کرتے ہیں شعر دو چشمش چو دوز گس آبگون لبانش چو پستہ رخانش چو خون و انوری شعر حدیث سرین میانش چو گویم کہ دیدہ است کو ہے سلق بکاف ہے اس شعر میں سرین و میان اور کوہ و کافہ میں باعتبار شدت فرہی و لاغری تشبیہ ضمنی ہے اس نوع کی تشبیہ میں چاہئے کہ مشبہ کا حال (اگرچہ ادعائی ہی کیوں نہ ہو) مقدار میں بلا کم و کاست مشبہ کے حال کے برابر ہوتا کہ مشبہ کے حال کی مساوات جیسی ہے ویسی ہی معین کیجائے۔ چوتھا یہ کہ تشبیہ سے غرض یہ ہو کہ مشبہ کا حال بخوبی سننے والے کے دل نشین ہو جائے مثلاً ایسے کام میں سعی کرنے کو جس سے کوئی نتیجہ نہ نکلے وہ تمام سعی اور کوشش عبث اور بے فائدہ ہو باد و رشت پیمودن سے تشبیہ دیجاتی ہے سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شعر بر تو نیکان نگیر و ہر کہ بنیادش بدست و تربت نابل را چون گردگان برگنبد است و تربت ایسے شخص کے کرنے کو جس پر اثر اس تربت کا کچھ بھی نہ ہو ایک گولی شے کے گنبد پر پھیرانے سے تشبیہ دی ہے جس سے بخوبی ذہن نشین ہو گیا کہ جیسے اسکا ٹھیرنا متعذر ہے ویسے ہی نابل کا تربت پانا عاۃً محال ہے۔

اس نوع کی تشبیہ میں چاہئے کہ معقول کو محسوس سے تشبیہ دین اگر مشبہ معقول بھی ہو اس کو بمنزلہ محسوس کیا جائے کہ سوا سطر کہ نفس انسانی بہ نسبت معقولات کے محسوسات سے بالطبع زیادہ مالون ہے اور نیز اس قسم میں وجہ مشبہ کا زیادہ کامل اور بہت مشہور ہونا بھی مشروط ہے اور یہ شعر بر تو نیکان نگیر و ہر کہ بنیادش بدست و تربت انہ مثال تشبیہ تمثیل کی بھی ہو سکتی ہے اس میں کوئی تناقض نہیں تمثیل باعتبار ترکیب حال وجہ مشبہ ہے اور یہاں باعتبار غرض تشبیہ فلاہ منافات پانچواں سامع کی نظر میں مشبہ کی خوبیوں کا مزین کر کے دکھلا دینا یا اس کی برائیوں کا مستحکم کر دینا مقصود ہو اور واقع میں مشبہ کے اندر وہ برائیاں اور بھلائیاں ہوں یا نہ ہوں اول جیسے چہرہ خوب زلف مرغوب کو گل و سنبل سے اور چہرہ سیاہ کو چشم آہو و شب قدر کے ساتھ تشبیہ دینا بندہ حکمی غفر لہ و لا الہ

یہ تشبیہ جو حال سے
کے لیے کی جاتی ہے
میں کوئی نتیجہ نہ نکلے
وہ تمام سعی اور کوشش
عبث اور بے فائدہ ہو

نوع کی تشبیہ میں چاہئے کہ
معقول کو محسوس سے تشبیہ دین
اگر مشبہ معقول بھی ہو اس کو
بمنزلہ محسوس کیا جائے کہ
سوا سطر کہ نفس انسانی بہ
نسبت معقولات کے محسوسات سے
بالطبع زیادہ مالون ہے اور
نیز اس قسم میں وجہ مشبہ کا
زیادہ کامل اور بہت مشہور ہونا
بھی مشروط ہے اور یہ شعر
بر تو نیکان نگیر و ہر کہ
بنیادش بدست و تربت انہ
مثال تشبیہ تمثیل کی بھی
ہو سکتی ہے اس میں کوئی
تناقض نہیں

شعر چہ نامہ سوادش ہمہ مشک بود شب قدر باروشنائی فروزہ اور ثانی یعنی سامع کی نظر میں
 مشبہ کی برائی کا نہادینا ہو جیسے بدنیاآت بدکل کو شیطان اور دیو سے تشبیہ دین جیسے سعدی رح شعر
 شخصے چہ چنان کریم نظرہ کز رشتی او خبر توان دادہ گندہ غلبش لغوہ بالشدہ مراد بآفتاب مراد بظن
 زراچہ کی ہیئات کا خاکہ آمارتے ہیں اشعار سیہ طرے افسون گر کے دروہ ستراماسی از سر زری دروہ
 دہان فراخ وسیہ چون نویدہ کز چشم بینندہ گشتی سفیدہ خمے از خم آہن براگینختہ ہنجماسکا ہن بروختہ
 چٹا مشبہ کے طرفہ اور نادر ہونے کا ثبوت مقصود ہو کہ بحب عادت ویسا ہونا ممکن نہ ہو اور پہرہ ندرت
 واستطراف مشبہ بہ کا جسکی وجہ سے مشبہ میں ندرت آجاتی ہے فی نفسہ نادر ہو جیسے شراب کو یا قوت
 مذاب سے تشبیہ دین از روے عادت یا قوت کا کھلکر مائیات میں سے ہو جانا محال ہے اگرچہ عندا لعل
 محال نہ ہو خاقانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت خضر کی تعریف میں لکھتے ہیں شعر آن شببت روی ارغوان فش
 چون برفت تنیدہ گرد آتش ہ از روے عادت آتش کے آس پاس برف کا جتنا نامکن ہے غرضی
 کا شعر ہے شعر صبح را بنگدیس پروین بدان ماند درست ہ کز پس سیمین تدروے بشدین عنقا ست این
 یہ اکثر تشبیہ بھی اور خیالی میں پایا جاتا ہے یہاں اس بات کو جان لینا چاہیے کہ مشبہ میں ندرت اور
 طرفگی دو طرح سے پیدا ہوتی ہے ایک تو مشبہ بہ (جس سے مشبہ تحصیل کمال استفادہ ندرت کرتا ہے)
 یا فی نفسہ نادر اور طرفہ ہو جیسے لعل مذاب اور برف تنیدہ گرد آتش وغیرہ چنانچہ ابھی بیان ہوا۔
 یا فی نفسہ اس میں کوئی ندرت اور اعجوبگی نہیں مگر بوقت موجودگی و حضور شبہ طرفگی و ندرت متحقق
 ہو جاتی ہے مثلاً کوئلے بعضے افروختہ اور بعضے غیر افروختہ کی ہیأت اعجوبہ اور اسکی خوشنائی بیان
 کی جاتی ہے نظامی شعر آتش بران شوشہ مشک سنج ہ چو مار سیہ بر سر کان گنج ہ ولہ شعر دہان
 از بر شعلہ آذری ہ جو بر سر رخ گل برگ نیلوفری ہ کیا معنی کمار سیلہ کا کان زہر پر اور نیلوفر کا گل حرج
 پر ہونا ایسا طرفہ اور نادر نہیں کہ آتش کے آس پاس برف کا جتنا اور پسیدی عنقا کا نہیں تدروہ کا بھیجا
 کرنا نادر اور طرفہ بلکہ ممنوع ہے لیکن مشبہ کے حضور اور موجودگی سے البتہ ایک ندرت اور اعجوبگی پیدا
 ہو گئی ہے غرض ان دونوں حالتوں میں مشبہ مشبہ بہ سے جس طرح اکتساب کمال کرتا ہے تحصیل
 ندرت بھی کر سکا اور ان اخیر شقوں میں مشبہ بہ کا اکل واشہر ہونا شرط نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم
 یہاں تک بیان ان اقسام کا تھا کہ جن میں غرض تشبیہ مشبہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے

نظر میں سامع کی
 چھٹی اور ہفتم کی
 طرفگی اور ندرت
 بالکل غلاف عادت
 ثابت کرنا مقصود ہے

مشبہ میں ندرت
 اور طرفگی کیسے
 حاصل ہوتی ہے

مشبہ خود نادر ہوتا ہے

مشبہ خود نادر نہیں
 مگر بوقت وجود
 حضور شبہ
 معلوم ہوتا ہے

اب ان اقسام کو بیان کرتا ہوں جن میں غرض تشبیہ و تشبیہ کی جانب راجع ہوتی ہے اسکی ذمہ ہی
تسمین ہیں۔ اول یہ کہ ایسی چیز کو تشبیہ پر بناوین کہ جس میں وجہ تشبیہ ناقص ہو اور اُن سے اس امر کا
ادعا مقصود ہو کہ وہ ناقص کمال ہے حکیم ارتقی کا شعر ہے ریاچی آتش بسنان دیو بہدت لہذا پچھل
افعی کمبذت ماندہ اندیشہ برفتن نسمندت ماندہ خوشید بہت بلندت ماندہ اسی طرح سعدی بھی کہ کا شعر ہو
شعر گل سرخش چو عارض خوبان ہ سنبلس ہمزلف محبوبان ہ ادعاے محض ہے کہ رنگ و بو میں خرا
وزلت ایسے کمال ہیں کہ گل و سنبلس کو اس سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ جسکی طرف اہتمام ہو
اسے تشبیہ پر کہیں اور غرض تشبیہ کی یہاں اس اہتمام کا بیان کرنا ہے مثلاً ہلال غید کو پارہ نان سے
ایجازہ کو خوان سے تشبیہ دین سعدی کا شعر ہے راگر کلونے بر سر آید ز شادی بر جہد کاین استخوانیت
اگر غشے دو کس بر دوش دارندہ لیم الطبع پندارد کہ خوانیت ہ نعمت خان عالی شعر سپاہی ہم میدان
قناعت میکند جولان ہ ز شمشیر و سپر وارد دم آبی لب نانے ہ ہنجم رائشد غیر از ظالمت از فلک حاصل ہ
رضعت جمع بیند قرص مہ را گردہ نانے ہ طغرائی مشہدی شعر ہے شعر طغرائی کن این حدیث را نام
دروغ ہ کہ قحطی نان نماندہ درویدہ فروغ ہ کے مردک است انچہ کہ بینی و چشم ہ پران لگے قناد
دکاسہ دروغ ہ اس نوع کا اظہار المطلوب نام ہے اور یہ بھی خیال رکھیں جہاں تشبیہ بہ باعتبار
وجہ تشبیہ حقیقہ ہو یا ادعا تشبیہ سے کمال تر ہو حقیقہ تشبیہ میں مستحق ہوگی۔ اور جہاں طرفین میں
برابری اور مساوات مقصود ہو اور تشبیہ کی کمالیت یعنی ایک کا کمال اور دوسرے کا نقصان مقصود
نہ ہو چاہے وہ کمال اور نقصان حقیقہ پایا جائے یا نہ پایا جائے اس صورت میں تشبیہ کا ترک کرنا بہتر ہوگا کیونکہ
کہ تشبیہ ایک ایسا امر ہے کہ اس میں زیادت اور کمالت وہ ادعائی کیوں نہ ہونی چاہیے پس
جہاں یہ بات نہ ہو صرف مساوات طرفین ہی مقصود ہو اسکا تشابہ نام ہے نہ تشبیہ اور اس میں
اداعہ تشبیہ صرف بقصد تشریک مجازاً استعمال کیے جاتے ہیں ہاں کسی اور غرض سے جیسے زیادہ
اہتمام وغیرہ باوجود قصد مساوات ایک کو دوسرے سے بلارعایت طرفین تشبیہ دے سکتے ہیں واللہ تعالیٰ
اعلم بالصواب۔ اور نیز تشبیہ باعتبار غرض مقبول و مردود پر منقسم ہوتی ہے کیا معنی کہ اگر وہ تشبیہ افلادہ غرض
کا پوری طرح کرتی ہے لینے غرض اس سے اچھی طرح ظاہر ہوتی ہے چنانچہ تشبیہ بہ وجہ تشبیہ کے تشا
اعرف ہو جس سے تشبیہ کے جمال پر بخوبی اطلاع ہو یا تشبیہ بہ اتم و اکمل ہو جس سے الحاق ناقص کا

بیانِ حسین
و کما سر را بچو
سبک بکشی
بس چرخین و شمع
تقص ہوا سکوشتہ
بنامہ اورا و کی گشتہ
کا ادعا کرنا

جس کو بغض بیان
ہو اس کو بغض بیان
ہو اس کو بغض بیان

طرفین میں جب مساوات مقصود
ہوئی جو تساوی کہلاتا ہے، نہ تشبیہ

تشیار و تشیوین

پیمان مقبول دوم

واقفیت نہ ہو لطف اُن کلام کا حاصل نہیں ہوتا اور طلبہ فارسی خوان کل تشبیہات کو ایک لائحہ بناتے ہیں اس لطف سے بے بہرہ رہ جاتے ہیں تو میں نے باوجود الزام خطی یہاں مجملہ کچھ بیان تشبیہ کا کر دیا باقی تفصیل کو علم بیان کے حوالے کر دیا اگر کسی کو زیادہ تحقیق مطلوب ہو علم بیان کو مطالعہ کرے یا دوسرے کہ اداء تشبیہ حروف تشبیہ سے عام ہیں کس واسطے کہ اداء لغت میں آئے کو کہتے ہیں اور یہاں وہ شے مراد ہے جس کے وسیلہ سے ایک شے کو دوسری شے سے تشبیہ دیجاتی ہے خواہ وہ اسم ہو خواہ فعل خواہ حرف اسم جیسے مانا مانند و مانند و کردار و سان و مثال و عینہ شبہ ہور میں مگر اخیر آقا شاپور کا شعر ہے شعر کل بچشم عینہ پیر ابن یوسف نمود و گلستان بیت الحزن گردید یعقوب مراد فعل جیسے مانند وانی و پنداری و گوئی و گویا و غیرہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ شعر اگر نقش کسے بر دوش داند و نیم الطبع پندار کہ خونست و ولہ شعر بزرگ زادہ نادان بشہر و مانند کہ در دیار غریبش پہچان تانند و فردوسی شعر یکے دژ بر آورد و در کوہ سار و تو گفستی سپہنش اندکنار و اور حرف جیسے آسا اور اسکا مخفف آسا و سا و سار و سان و دیس اور اسکا مبدل دیز جیسے شبیز لے شبزنگ یعنی سپ مشکلی ووش اور اسکا مبدل فش و وار و چون اور اسکا مخفف جو۔ ابو الفرج رودنی شعر غم و خوش بجنبش و بسکون و آسمان و زمین اسبابا شد و خاقانی شعر آن روح دوزخ نار بین حور زبانی سارین و بحر ننگ اوبارین آہنگ اعدا داشته و منقل مربع کعبہ سان آشفته دروے رویان و لبیک داران در میان تن محرم آسا داشته و سعدی شعر چہ قدر آورد بندہ حور و یس و کہ زیر قبا وارد اندام پیس و شمس فخری شعر جہان را اگر شہ تو باشی یقین و شود در پناہت جہان غلہ ویش اور لفظ ویش مانا و مانند کی طرح اسم مستقل ہے جیسے کہ زرم مثل و کہ زرم دس و نظامی شعر نیست از بر بارہ کوہ و ش و بدین ہمایون بر رفتار خوش و فردوسی شعر گہبان اوباعز کرد و کیش نشسته بر پیش اندرون شاہ فش و غرانی شعر کلام من کہ متاع ولایت سخت و بروے دست صبا میر و سلیمان وار و اور جیسے لفظ برائے استعلا حرف بھی ہے اور اسم بھی بمعنی فوق چنانچہ اسکا بیان گذر چکا اسی طرح لفظ زبان تشبیہ کا حرف بھی ہو جیسے مثال مذکور میں اور اسم بھی بمعنی مانند و نظامی شعر کہ چون کردہ اندام و صورت گذار و دوار زنگ را بر یکے سان نگار و فردوسی شعر تازین را در صغ و فسانہ ملان و بیکسان روش در زمانہ ملان و لیکن بلا استنباد و استظهار حرف باسی خصوصاً بابت

بیان ارادہ شریعہ

[illegible]

بیانِ احوال

مثال غیمہ کی
جوابہ تشبیہ میں

بیان پیشہ

کاج

بیان آن آواہ
بہ حرف ہین

در اسباب نقص

شیخ
میان آسا بلد

وسارومان

مثال دیں

و من بادر الی عز و جلال
الهیستین کبابان

مثال ویش

مشائل فقه

پہاں وار

لفظ سال کی تکمیل

طرح اسم او در حوض
دو نوا

40

اس میں اتنا استقلال پیدا نہیں ہوتا جس سے اور اسموں کی طرح اس کی انعامت کچھ جامی نہ
 شعر بسان مفرد مک و ردیدہ بنشست و فرزندان و گردیدہ بر بست و فروسی و شعر بر آشت برسان
 شیر زبان و بیکے تیغ تیزش بر وزیر بیان و ولہ زبے ہو وزیر سان گوے سوار و ہمیشہ جنگ اندرون نامدا
 اور یہ زیادتی کچھ اسی کے ساتھ مختص نہیں اسکے اور اخوات یعنی ان اسموں پر جو متضمن معنی تشبیہ میں جائز
 رکھی گئی ہے جیسے ہانڈ و بعینہ و بکر دار و بسان و برسان و بنال و برنثال۔ بلا قاسم شہدی شعر لاف از
 نسب مزان کہ ہانڈ آئینہ و آدم نمی شود کسے از روے دیگران و رضی شیرازی حدائق العشاق میں لکھتے
 ہیں نہ شمر و نگار خانہ تصویر چشمان آہو نگاہ باز روے کہ ظلمہ انثرہ ایشان ترتیب کند بر بنال مژگان
 بتان و در نظرش صیف می کشند مگر چونکہ لفظ سان میں حیثیت حرفی غالب ہو بوقت اضافت یہ استناد
 واجب سمجھا جاتا ہے بخلاف اور اداۃ اسمیہ کے کہ وہاں کوئی واجب نہیں واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 اور ان سب میں کثیر الاستعمال لفظ چون ہے اور اس کا مخفف چواس کا استعمال تشبیہ مفرد میں حقیقی ہو
 جسطح تشبیہ مرکب کے لئے لفظ چنانکہ موضوع ہے جیسے زید چون شیرست و چو شیرست اور کبھی تشبیہ مرکب
 میں مجازاً مستعمل ہوتا ہے نظامی و شعر بکبک دری چون در آید عقاب و چگونہ جہد بر زمین آفتاب و
 ازان تیز تر خسرو پلین و بہ تندی درآمد بران اہرمن سعید اشرف شعر چون نماید یک خیابان
 باغ از آئینہ و ہست ملک و افرت در زیر گردون آچنان و اسے چنانچہ نماید۔ ضائب شعر چون
 لباس غنچہ تنگی میکند بر دوش گل و بر فراز این عمارت پرینان آسمان و چنانچہ لباس غنچہ النہ و ولہ
 شعر ز شیشہ چون گذر و رنگ می بگرم عنانی و ز شیشہ خانہ عشرت بان شتاب گز شتم و اسے چنانچہ
 گزد النہ نظامی و شعر فروگفت لختے سخنہاے سخت و چو گوید خداوند شمشیر و سخت و اسے چنانکہ گوید
 فروسی و توخید میں فرماتے ہیں شعر ستودن نداند کس اورا چو ہست و میان بندگی را بایست و
 ولہ شعر یکے تیر باران بگردار سخت و چو باد خزان بر فزد و بر درخت و یہاں مرکب سے مراد مصطلح علم
 بیان نہیں بلکہ مرکب مصطلح علم نحو ہے۔ اور کبھی یہ حرف چون و چو تشبیہ تفہیم و تعظیم کے لئے بھی
 آتا ہے نظامی و فرماتے ہیں شعر بنا کرد شہری چو شہر ہری و کز انسان کند شہر کم دیگری و
 اس واسطے کہ تشبیہ حقیقی کے لئے منازت طرفین از روے حقیقت و از روے قصد واجبات سے ہے
 جیسے زید چون شیرست شیر سے عین ذات زید مراد نہیں اور یہاں تشبیہ تفہیم میں عین ذات مشبہ

مراد ہے یعنی بنا کر دشہرے چو شہر ہری میں یہ مقصود متکلم نہیں ہے کہ اور کوئی شہر شہر ہریت جیسا بنا کر
کو بتلا دے بلکہ اسے شہر ہریت کا بنا کر ناجسکی خوبیاں اور عظمت
الحاصل جب شبہ جسکی اشتہریت و اعرافیت بنے شبہ ہریت
نہ ہو سکا تو معلوم ہوا کہ یہی مشبہ اعراف و اکمل و اتم
کا شعر ہے شعر مقدرے نہ بہ اکت بقدرت مطلق و کبند شکل بخاری
ارزق۔ لیکن صحت تشبیہ کے لیے (جو معارف طرفین شرط ہے)
اور سوائے موضع تشبیہ کے ایک شے کی کیفیت و سبب کی طلب اخبار کے لیے بھی انا ہے صائب کا
شعر ہے شعر آئینہ کے پھر شبنم نشان رسد چن آب ایشادہ بہ آب روان برسد اے چکو بے ہولوی
معنوی شعر گردش شمشیر مرالشر نمود پی نیارم گفت چون پر ہول بود اے چکو نہ و سبب کیفیت پر ہول
بود۔ میر معری شعر طبعم زبوں بہمت تو تازہ چون شدت و گر بے بہمت تو چو باد بہار نیست و جام
بجاک در گہ تو شاد چون شدت و گر خاک در گہ تو چو زریار نیست و اے تازہ بچہ سبب شدہ است و
شاو بچہ سبب شدہ است۔ اور بجائے چہ استفہامیہ بھی مستعمل ہوتا ہے عرفی کا شعر ہے شعر طے کم این
نامہ را گر کنم چن کم و حوصلہ خامہ نیست تاب رقم داشتن و اے اگر طے کنم چہ کم۔ اور کبھی مضمن معنی
شرط بھی ہوتا ہے سعدی شعر سگ بدریاے ہفت گانہ بشوے و چونکہ ترشد پلید تر باشد و
اے ہر گہ کہ ترشد اور اگر کی طرح حرف شرط بھی ہے چنانچہ آگے آئے گئے

الحروف المشبہة بالفعل

ہمانا اسکا مخفف مانا و بگرو گویا و گویا و رنگ و بلکہ و لیکن اس کا مخفف ایک دو بے و کاش
اس کا مبدل کج اس کا مزید علیہ کاشکے و کاشی و آیا ہے۔ یہ سب حروف مشبہ بالفعل ہیں ان میں
ہمانا تحقیق مضمون جملہ کے لئے آتا ہے جیسے عربی میں ان مشدودہ۔ سعدی شعر ہما کہ درپاں
انشائے سن و چو مشک انت بے قیمت اندر ختن و نظامی شعر برو شاہ اگر یک شبنون کبند و
ز ملکش ہما کہ بیرون کند و بعض مفسرین نے لفظ خود کو بھی حروف مشبہ بالفعل قرار دیا یہ نظامی
شعر سکندر نہ خود گر بود کوہ قاف و کہ باشد کہ بابا شود ہم مصاف و ولہ زبانہ جز این خود

لفظ چون کیفیت
طلب کی طلب
خبر کی خبر

چون بجا ہے چو ایشادہ
مستعمل ہوتا ہے

چون مضمون معنی شرط

چون شرط

حروف مشبہ بالفعل

ہمانا کا بیان

لفظ خود کی تحقیق

نہ بین صواب کہ این را کند شعر خود معمولی توئی سائل من پیش ازین عشوہ شین شد
 شین و مگر میں نہ ہے میں آئی کیا معنی کہ یہ لفظ خود تاکید کے لیے لایا جاتا ہے تا مخاطب کے

ذہن میں اس کے لئے نفس
 نے کہ اس کے بنوانے اور کسی کا وہم نہ جائے جیسے عربی میں
 ساتھ واجب ہے مثلاً غائب کے لئے نفس اور خطا

کے لئے نفس
 سے اور فارسی میں واجب نہیں جو ان کے ذہن میں ہے جیسے خود ش
 نہ لانا دونوں برابر ہے۔ یہ بھی سن لیجئے کہ لفظ خود بحسب اقتضا

مقام و سیاق و سباق میں ہے (تا اپنے متبوع کے ساتھ ربط پیدا کرے) تو یضائر مطع
 اس پر زائد بھیجی جائیگی۔ اور اگر متضمن معنی ضمیر کو نہیں ہے یعنی صرف نفس کے معنی میں ہے تو

الحاق ضمائر کا بھی واجب ہوگا لفظاً ہو یا تقدیراً کیا معنی کہ جہاں ضمیر خود کے ساتھ لفظاً ملتی ہیں
 ملتی ہیں جیسے خود ش خود دم میں اور جہاں ملتی نہیں وہاں تقدیراً ماننا پڑیگا۔ غرض محاورہ

عرب کی طرح یہاں بھی وجوب ثابت ہو گیا مگر وہاں ذکر ضمائر کا لفظاً واجب ہے اور فارسی میں
 عام ہے لفظاً ہو یا تقدیراً۔ الحاصل امثلہ مذکورہ میں لفظ خود شعر اول میں کوہ قاف کی تاکید اور شعر

ثانی میں زمانہ کی تاکید بخلاف ضمیر غائب اسی طرح تیسرے شعر میں منفصل خطاب کی تو کی تاکید کے
 لئے بخلاف ضمیر خطاب لایا گیا ہے۔ اور اس باب میں خصوصیت ضمائر متصلہ کی کچھ نہیں متصلہ و

منفصلہ ہر دو ضمیر میں اُپہر لاق ہو سکتی ہیں جیسے خود ش کہنا درست ہے خود او بھی کہہ سکتے ہیں
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ جانتا چاہیے کہ ہمارا جس طرح موضع یقین و محقق میں مستعمل ہوتا ہے

موقع ظن میں بھی مستعمل ہوتا ہے جامی رح شعر ہمارا پیش چشم او کو نیست و ازان رو خاطر ش را
 میل او نیست و سلطان ابراہیم ز او جا ہی شعر شنیدم کہ چشم تو دار و گز نیست و ہمارا کہ افتاد بر

درومند و اسکا محف مانا ایشالین خسیکشی کا شعر ہے شعر مانا کہ خلد پر وہ ز خسار برگرفت و
 یا سادہ گشت ریشور دہر را عذار و واضح ہو کہ ایک لفظ مانا بمعنی ماندہ اور ہے جو انستن تشبہ سے مشتق ہے

جس طرح دشتن سے مانا چونکہ وہ معنی تشبیہ کو متضمن ہے بجائے اداۃ تشبیہ کے مستعمل ہوتا ہے مگر اسکے
 صلہ میں بائے موصدہ آیا کرتا ہے جیسے رخس مانا بخورشید۔ اور ایک لفظ مانا اور ماندن سے مشتق ہے

جو فارسی قدیم میں منجملہ اسمائے کلئیۃ الہیہ ہے جس کو عربی میں باقی کے ساتھ ترجمہ کر سکتے ہیں مگر

بطریق آرزو و حضرت کسی چیز کا طلب نہ کرنا منظور ہو استعمال کرتے ہیں۔ اور مطلوب خواہ ممکنات
 ہو خواہ مستحبات نہ اور وہ بھی عقلی نہ ہو یا عادی جیسے عربی میں لیت۔ اور اسپر اپنی کمال آرزو و تمام
 خواہش و تمنا کے اظہار کے قصد سے حزن نہ بھی لایا کرتے ہیں جیسے عربی میں یا لیتنے کنت ترابا
 شعر ہے کاش گوش ز غنیمت اول بدی چو چشم بہ نامہر چہ گفتی از تو کہ رشیدی و نظامی در شعر مراے
 کاشکے ماورئی زاد و اگرے زاو پس شیرم نے داو و سعدی در شعر کاج کا بانکہ عیب من گفتند و
 رویت اے دستان بدیدندی و حکیم نزاری فہستانی شعر ز خط گوہر ز افشانی تو باری و مرا کاشی کہ
 بوی یاد گاری و کہ کنون در دست ماند از دوست یادے و کہ کاشے ہرگز از ما در نزاوے و ساتوان
 آیا و آیا بالمدد القصیر یہ لفظ جہان بطریق زجا و امید کسی چیز کا طلب کرنا مقصود ہو استعمال کیا جاتا ہے
 جیسے عربی میں لعل شعر آنا کہ خاک را بنظر کیسیا کنند و آیا بود کہ گوشے چشمے ہا کنند و اس لفظ کا صدم
 جملہ میں لانا کوئی ضرورت نہیں جیسے شعر بود آیا کہ در میکد ہا بکشایند و گرہ از کار فرو بستہ ہا بکشایند
 یہ کلمہ کبھی استعجاب و استفہام کے لیے بھی آتا ہے جیسے شعر آنا کہ بصدر زبان سخن مے گفتند و آیا چہ
 مے شنیدند کہ خاموش شدند و

کاشی ممکنات و
 تمنیات عقلی
 و عادی ان چارو
 حال میں عقل
 بلطف و برکت
 کی طرف سے

آیا و آیا۔

یہ کلمہ کے صدم و
 واقع ہونا تو ہی لازم

آیا استفہام و
 استفہام کیلئے

نہ وئے مشبہ بہ نیست

بیان نہ وئے
 مشبہ بہ نیست

نہ وئے نیست کے مشابہ ہونیکے یہ معنی ہیں کہ جیسے نیست اسم و خبر کو چاہتا ہے یعنی جیسے نیست جملہ
 اسمیہ پر داخل ہوتا ہے یہ نہ وئے بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں جس طرح عربی میں ما و لا
 مشبہ ہتان بلبس سعدی در شعر نہ پائے چو بیندگان راست رو و نہ گوشے چو مردم نصیحت شنوے
 نظامی در شعر غمرہ نسرن نہ زیاد صبا و آن اثر لطف تو شد تو تیا و ولہ ہستی تو صورت و پیوند ہے
 تو کس و کس نہ ہوا مند نے فیضی فیاضی شعر برتر ز بود و بود و بودش نے جوہر نے عرض جوش
 اے اور پائے راست رو نیست و گوش نصیحت شنو نیست۔ غمرہ نسرن از زیاد صبا نیست۔ و جوش
 جوہر نیست و وجودش عرض نیست۔ کبھی اسکا اسم حذف بھی کیا جاتا ہے نظامی در شعر نہ آہو وئے
 نافہ از شک پر و چو ندان آہو برا مودہ در نہ اے نیست آن برات آہو و لیکن الخ

کبھی یہ کلمات
 نفی محذوف الہم
 بھی آتے ہیں

نہ نفی جہنس

بیان نہ نفی جہنس

نہ نفی جہنس وہ ہے کہ اپنے اسم پر دخول کی ممانعت یعنی جہنس کی نفی کو تا ہے حامی در شعر نہ وئے

نفس نفی جنس کا
اسم نفی جنس کا
جب علم ہو جائے
تو نشان ہو جائے

نفس نفی جنس
نفس نفی جنس

سایہ غیر از شب تار چہ نہ دروے بستر ہے جز نشتر خاں بہ نظامی ہم شعر نہ دولت نہ دنیا نہ دارا گزشت
 بہ سان از سر سنگ خار گزشت بہ چونکہ نہ نفی جنس کے اسم کا نکرہ ہونا واجب مانا گیا ہے کیا معنی کہ
 اعلام خبریات ہوا کرتے ہیں جنس کے لیے کلیت ضروری امر ہے تو نہ دارا گزشت متبادل ہوگا یعنی
 مانند دارا یا کوئی پادشاہ جو دارا کے وصف مشہور تکیہ و تمکاری کے ساتھ متصف ہو مراد ہے یعنی سکند
 نے نہ دولت کو بغیر حاصل کیے چھوڑا نہ دنیا کو بلا فتح کیے نہ کسی بادشاہ متکبر کو بدولت مغلوب کیے
 چھوڑا چنانچہ عربی میں صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کا قول مشہور جب کوئی قضیہ جس کا فیصلہ
 دشوار ہو پیش ہوتا فرماتے قضیہ لا ابا حسن لہا ای لا فیصل لہا بحکم ارشاد ہدایت بنیاد
 بنوی صلی اللہ علیہ وسلم افضا کما علی حضرت خاتم الخلفاء علی کرم اللہ وجہہ فیصل فی الحکومات تھے
 اور اس طرح دنیا سے اقالم و ممالک مراد ہیں اور فرق نفی جنس اور مشبہ بنیت میں یہ ہے کہ نفی جنس
 اپنے اسم کی ماہیت یعنی جنس کی نفی کرتا ہے اور مشبہ بنیت اسکے اسم کے وصف و حال مذکور کی
 نفی کرتا ہے پس اگر کسی جگہ جنس اسم یعنی اسکے کسی فرد کا وجود نہ ہو وہاں نفی جنس مستعمل نہ ہوتا ہو
 جیسے مسئلہ مذکور نہ دروے سایہ غیر از شب تار الخ میں مطلقاً جنس سایہ اور بستر کی نفی ہے اسی طرح
 نہ دولت نہ دنیا نہ دارا الخ میں مطلقاً جنس دولت جنس ممالک جنس جبارہ کی نفی ہے اور جس جگہ
 مطلقاً اس اسم کی نفی نہ ہو بلکہ اسکے وصف مذکور کی نفی ہو یعنی اس اسم کے ساتھ اس وصف کے
 انصاف کی نفی کیا ہے تو وہاں مشبہ بنیت استعمال کیا جاتا ہے جیسے مسئلہ مذکور نہ پائے چوبیننگا
 راست رو الخ میں مطلقاً پامی اور گوش کی نفی نہیں بلکہ اس وصف راست روی اور نصیحت مشغولی
 کے ساتھ متصف ہونے کی نفی ہے اسی طرح نے جوہر نے عرض وجود میں مطلقاً وجود کی
 نفی نہیں بلکہ اسکے جوہر و عرض ہونے کی نفی ہے اسی طرح تیسرے شعر میں مطلق براق کی نفی
 نہیں بلکہ اسکے آہو ہونے کی نفی ہے کیا معنی کہ جنب براق کے لیے مختصات آہو یعنی نافہ مشک
 وغیرہ ثابت کیا گیا تو یہ تو ہم پیدا ہوتا تھا کہ شاید وہ آہو ہو تو یہ فرمایا نہ آہو الخ واللہ تعالیٰ اعلم یہ کلید
 خواہ نفی جنس ہو خواہ مشبہ بنیت ہائے مخفی کے ساتھ ہونا چاہیے مگر کبھی باطل ہوتا ہے ہو متصل
 ہو جاتا ہے حضرت امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں شعر رقیب لکشد خسرو خستہ از زبان
 زبان نصبت نہ مدد و ولہ چون خستہ جان ما ہے ماے بران عاشق کہ از بے جان چیزے

نفس نفی جنس کا
اسم نفی جنس کا
جب علم ہو جائے
تو نشان ہو جائے

بروئے تونہ کز وہ + یہ دونوں شعران غزلون بین بین جنکا مدار قافیہ زہ و ابلہ وغیرہ پر ہے واللہ
اعلم بالصواب

ناوے نابیستان

ناکشران اسمون پر داخل ہوتا ہے جن کا محل اپنے موصوفات پر بطریق مواطات ہو سکتا یعنی مدخل اس
ناکا صیغہاے صفات سے ہو جیسے ناہموار و نادرست کیا معنی کہ موصوف ان صیغون کا جنکا ناہموار
و نادرست کے ساتھ وصف کیا گیا ہے اس پر اگر مدخل نا کا محل کیا جائے بلاتا دلیل صحیح ہو مثلاً
کسی راہ کو ناہموارست کہنا بلاتا دلیل بل مواطات ہے اسی راہ کو ہموارست کہنا بلاتا دلیل بل مواطات
محل صحیح ہو سکتا ہے خواہ اس میں اشتقاق کی راہ سے معنی صنفی حاصل کیے گئے ہوں جیسے تراشیدہ
نا تراشیدہ میں اور روان نا روان میں سعدی رح شعر بیک نا تراشیدہ در مجلس + بر بخرد دل ہوشمند
بے + انوری شعر کا نجاسر سبز نے رخ سرخ + چون سیم سپاہ ناروان است + اے نارنج است
خواہ کسی اور ترکیب وغیرہ سے جس طرح صفت مشبہ کے بیان میں عرض کیا گیا معنی صنفی اس میں
حاصل کیے جائیں جیسے توان بین و خدا ترس - ناتوان بین و نا خدا ترس میں اسم اور امر کی ترکیب سے
اے کیکہ خدا ترس شخصے کہے را توانا دیدن نمی تواند یعنی حاسد عبدالغنی قبول شعر چشم اود بہ
دست من بوسید + آن کہ مے گفت ناتوان بین ست + جو انمرونا جو انمرومین دو اسمونکی ترکیب سے
سعدی رح شعر اگر من نا جو انمروم بکروار + تو بر من چون جو انمروان گزرن + توانا ناتوان میں روانا
روا میں صیغہ امر پر الف فاعلی کے لاحق کر بیے جامی رح شعر تعالیٰ اندر ہے قیوم وانا + توانا فی وہ
ہر نا توانا + طاہر وحید شعر آب گہر گرچہ بے با صفاست + سکھ موجب نبود نارواست + بود مند نابو مند
ای مفلس ہوشمند ناہوشمند میں اسم پر کلمہ نسبت مند کے الحاق سے صاحب ہما ہے ہادیون کا شعر ہے شعر
تو کوتاہ دستی و نابو مند + مرز دست و شایخ سر و بلند + اتفی رح شعر فزیران کج بین ناہوشمند +
رساند در شاہ و ملکش گزند + سزوار کلمہ نسب دار کے الحاق سے ناسزوار میں یہ معرخی شعر تراست
ملک و سزوار آن توئی یقین + خداے ملک میخشد بناسزوار بی + بسامان مخفف یا بمعنی با سامان
(حرف با میں جس کا ذکر ہو گیا ہے) نا بسامان میں یعنی کوئی شے جو سامان و اسباب اپنے ساتھ
لے رکھے اسکو نا بسامان کہتے ہیں ضائب شعر برگ کا ہے نیست کشت نا بسامان ترا + خوشہ اند

اشک پشیمانی است و بہتان خرابہ خواہ وہ اسم ضمن معنی صفت ہو جسے بندہ درست نام نہ دے بہت میں
 خودی شہر شد شاہ بہرام و رنج را بہتست کہ زبان اثر دہا بود نامہ بندہ بہتست و اور بعض اسامی غیر صفت
 کو معنی صفت لیکر بنا دہل کیا جاتا ہے جیسے مردم کو مردمی یعنی انسانیت اور اہلیت رکھنے والے کے معنی
 میں لیکر نام مردم کہتے ہیں۔ امیر خسرو شہر بزرگنی بایت در مردمی کوش کہ دولت گرد نام مردم نگردد
 سعدی در شہر جو نام مردم آواز مردم شنیدہ میان خطر جاے بودن ندر کہ اسے نالایق انسی طرح
 ناکس سعدی در شہر شمشیر نیک را جن بد چون کند کسے کہ ناکس تربیت نشوہ اے حکیم کس و یعنی
 نالایق تربیت سے لایق نہیں ہوتا اگر اس سے معنی وضعی نہ لے جائیں اسکی نفی نہ لے کے ساتھ
 کرتے ہیں یعنی بے کس کہتے ہیں محمد قلی سلیم شہر کے کسی چون من نمیداشتہ چہ می کہ ہم سلیم
 چون شراب ہند اگر حاجت بکس می دہستم کہ نظامی در شہر اے کس مانے کسی مابین کہ قافلہ شد
 و ایسی مابین و یہاں ایسی بکس پر یاے مصدری لاحق ہوئی ہے۔ اور ناتوان ناخوان ناوازا ناوان
 یہ مرخم صیغے ہیں بعد ترخم ان پر نا داخل کیا گیا چنانچہ بعض موضع میں ناتوانا بلا ترخم بھی مستعمل ہو جیسے
 مذکور ہوا اور خوانا اور دارا اور دانا حالت افراد میں یعنی غیر منفی مستعمل ہیں۔ ظہوری شہر چنان خط
 معیش خوانا فتاد کہ ہر کوہ فہمست روشن سوادہ مخلص کاشی شہر و ابصرہ قدم نہ کہ در طریق معا
 سکندری خورد و مذاقہ ہر کہ دارا نیست کہ خصوصاً توان غیر منفی مرخم مستعمل ہے فردوسی در شہر اگر
 چند بیشرن توان سبت نو کہ بہر کار دار و درویش رو و محمل ہے کہ از قبیل زید عدل یہاں
 اسناد مجازی ہو مگر اس صورت میں دان اور دار کی طرح بشتن نہوگا بلکہ مستقل اسم معنی قوت ہوگا ان
 ہر و صیغوں ناتوان فاعل ناتوانا پر یاے مصدری کے الحاق سے ناتوانی و ناتوانائی دونوں مستعمل ہیں
 امیر خسرو شہر نگس از گف جام نہد گرچہ از رنج خار کہ سر گندہ ماند و چندان ناتوانی میکشد و درویش
 والہ ہروی شہر بجز ناچہ بینی کار اگر افتد جیت را کہ تلافی توانابی کنی از ناتوانائی و اسی طرح نابریہ
 بنعہ غیر مختون مخفف و مرخم نابریہ اور نالپسند مخفف نالپسندہ چنانچہ پسندہ غیر منفی منفی مستعمل ہے
 مولانا کا ہی شہر ہجر از ہلاک کا ہی ام مژدہ داد و دوش کہ پسند گرچہ این سخن آمد پسندہ ام و اور ناکھا
 مخفف ناخاستہ۔ اور بعض جگہ مقتضائے قیاس کے خلاف مستعمل ہے جیسے تا اسید تاہن ناافشا
 نا پروا تا تراش نا داشت معنی مجلس تارس نا پاس نا شکر نا شکیب نا صواب نا فرمان نامہ بر غیر

اسم مشرقی تفسیر معنی
 صفت بر نامہ
 و اصل ہونا
 بعض صفت
 اسامی غیر صفت
 کو معنی صفت
 لیکر بنا دہل
 کیا جاتا ہے
 جیسے مردم کو
 مردمی یعنی
 انسانیت اور
 اہلیت رکھنے
 والے کے معنی
 میں لیکر نام
 مردم کہتے
 ہیں۔ امیر
 خسرو شہر
 بزرگنی بایت
 در مردمی
 کوش کہ
 دولت گرد
 نام مردم
 نگردد
 سعدی در
 شہر جو نام
 مردم آواز
 مردم شنیدہ
 میان خطر
 جاے بودن
 ندر کہ اسے
 نالایق انسی
 طرح
 ناکس سعدی
 در شہر
 شمشیر نیک
 را جن بد
 چون کند
 کسے کہ
 ناکس تربیت
 نشوہ اے
 حکیم کس و
 یعنی
 نالایق
 تربیت سے
 لایق نہیں
 ہوتا اگر اس
 سے معنی
 وضعی نہ
 لے جائیں
 اسکی نفی
 نہ لے کے
 ساتھ
 کرتے ہیں
 یعنی بے
 کس کہتے
 ہیں محمد
 قلی سلیم
 شہر کے
 کسی چون
 من
 نمیداشتہ
 چہ می کہ
 ہم سلیم
 چون شراب
 ہند اگر
 حاجت بکس
 می دہستم
 کہ نظامی
 در شہر اے
 کس مانے
 کسی مابین
 کہ قافلہ
 شد
 و ایسی
 مابین و
 یہاں ایسی
 بکس پر یاے
 مصدری
 لاحق ہوئی
 ہے۔ اور
 ناتوان
 ناخوان
 ناوازا
 ناوان
 یہ مرخم
 صیغے ہیں
 بعد ترخم
 ان پر نا
 داخل کیا
 گیا چنانچہ
 بعض موضع
 میں
 ناتوانا
 بلا ترخم
 بھی
 مستعمل
 ہو جیسے
 مذکور
 ہوا اور
 خوانا
 اور دارا
 اور دانا
 حالت
 افراد میں
 یعنی
 غیر منفی
 مستعمل
 ہیں۔
 ظہوری
 شہر چنان
 خط
 معیش
 خوانا
 فتاد کہ
 ہر کوہ
 فہمست
 روشن
 سوادہ
 مخلص
 کاشی
 شہر و
 ابصرہ
 قدم نہ
 کہ در
 طریق
 معا
 سکندری
 خورد و
 مذاقہ
 ہر کہ
 دارا
 نیست
 کہ
 خصوصاً
 توان
 غیر
 منفی
 مرخم
 مستعمل
 ہے
 فردوسی
 در شہر
 اگر
 چند
 بیشرن
 توان
 سبت
 نو کہ
 بہر کار
 دار و
 درویش
 رو و
 محمل
 ہے کہ
 از قبیل
 زید
 عدل
 یہاں
 اسناد
 مجازی
 ہو مگر
 اس
 صورت
 میں
 دان
 اور دار
 کی
 طرح
 بشتن
 نہوگا
 بلکہ
 مستقل
 اسم
 معنی
 قوت
 ہوگا ان
 ہر و
 صیغوں
 ناتوان
 فاعل
 ناتوانا
 پر یاے
 مصدری
 کے
 الحاق
 سے
 ناتوانی
 و
 ناتوانائی
 دونوں
 مستعمل
 ہیں
 امیر
 خسرو
 شہر
 نگس
 از گف
 جام
 نہد
 گرچہ
 از رنج
 خار کہ
 سر گندہ
 ماند
 و چندان
 ناتوانی
 میکشد
 و درویش
 والہ
 ہروی
 شہر
 بجز
 ناچہ
 بینی
 کار اگر
 افتد
 جیت
 را کہ
 تلافی
 توانابی
 کنی
 از
 ناتوانائی
 و اسی
 طرح
 نابریہ
 بنعہ
 غیر
 مختون
 مخفف
 و مرخم
 نابریہ
 اور
 نالپسند
 مخفف
 نالپسندہ
 چنانچہ
 پسندہ
 غیر
 منفی
 منفی
 مستعمل
 ہے
 مولانا
 کا ہی
 شہر
 ہجر
 از ہلاک
 کا ہی
 ام مژدہ
 داد و
 دوش کہ
 پسند
 گرچہ
 این
 سخن
 آمد
 پسندہ
 ام و اور
 ناکھا
 مخفف
 ناخاستہ۔
 اور بعض
 جگہ
 مقتضائے
 قیاس کے
 خلاف
 مستعمل
 ہے جیسے
 تا اسید
 تاہن
 ناافشا
 نا پروا
 تا تراش
 نا داشت
 معنی
 مجلس
 تارس
 نا پاس
 نا شکر
 نا شکیب
 نا صواب
 نا فرمان
 نامہ بر
 غیر

سعدی رح شعر ہنگام سختی مشو نہامید کہ ابر سید بار و آب سفید و البوطا لب کلیم شعر و آرام
 مثال نامید ۱۲
 بمرے کہ بچان گزرد کاہوان لارہ ناسن شبتابان گزرد و مرزاجانی خلخال شعر درو یارے کہ
 توئی بودم آنجا کافیت و آرزو مای و گر غایت تلبانصافیت و امیر لاجبی شعر ہر دے کو والہ
 و حیران حسن یاد شد و از غم دنیا و دین آزاد و ناپروا بود و نظامی شعر بہان خور و کان ناتراش در گد
 چنیں چند را خاک خارید سر و ابوالموید شعر دل نداشت پر ز خون باشد و ساغر عیش او نکلون باشد
 مثال نامداشت ۱۲
 اسے دل مفلس یہ لفظ مجاز ہے غیرت اور بچوج کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے جیسے ہندی میں ہنگا کہتے
 ہیں نظامی رح شعر چنیں آمدست از نقیبان پیر کہ با ہیچ نداشت کشتی گیر و ولہ سپاس خدا
 کن کہ بڑا سپاس و نگویدشت مروا ز دشناس و محمد جان قدسی شعر شب دل باشکر من آرام باخجر
 نداشت و سینہ صد پیکان چشید و دست از افغان نداشت و طاہر وحید شعر بسکہ بود از غم او تکیہ
 مثال نامکسب ۱۲
 غنچہ گل گشتہ دل عندلیب و سید حسن اشرفی شعر صواب ست با او شدن سوی گل و اگر چند گوید
 بسے ناصواب و مسیح کاشی شعر فلک ناخفاظ و نافرمان و یک نفس کے اطاعت کر دست و
 مثال ناخفاظ ۱۲
 ناخفاظ بمعنی بچیا و نلے مشرم و نظامی رح شعر و زان خشت زمین شد او عا و چہ آمد بجز مردن نامرا و
 مثال نامرا ۱۲
 بابا افغانی رح شعر صدار تیغ قہر کشیدی و بچمان و می آید از پے تو دل ناہر اس من و اسے دل
 مثال ناہر اس ۱۲
 نے باک من و ناساز و ناقبول بھی اسی قبیل سے معلوم ہوتے ہیں مگر چونکہ خود لفظ ساز یعنی سازگار و
 سازمند اور قبول یعنی مقبول مستعمل ہے والہ ہوی شعر بازی عیش مخور سخت تنک حوصلہ است و
 فکر بہودہ کن غم بطبیعت ساز است و اسی موافق است۔ میر حسن دہلوی رح شعر اے کز کمال حسن تو
 حیران شدہ حقول و در سینہ ما عزیز می و در دید ما قبول و اسے مقبول۔ اور کبھی بضرورت الف باکا
 حذف بھی کیا جاتا ہے جیسے نپاس بجائے ناسپان فردوسی رح شعر برین بخشیت کرو باید پسند و کن
 جانن نپاس و دل رانزند و یہاں خلافت مقتضائے قیاس ہے میر سی زیر او ہے کہ یہاں قیاس
 سے نافیہ کو مقتضی تھا نانا نافیہ کا یہاں استعمال کز نا خلافت قیاس ہے۔

اور نے اس جگہ مستعمل ہوتا ہے جہاں مدخل ہے اپنے موصوف پر بلاتاملین بطریق مواطات محمول
 نہ ہو اشتقاق یا اور کسی تاویل کے ساتھ حل صحیح ہو مثلاً زید بے دانش عمرو بے عقل اب اگر دانش اور
 عقل کا زید اور عمرو پر بلا تصرف اشتقاق عمل کیا جائے درست نہ ہوگا البتہ اشتقاق باکسی تاویل کے ساتھ

(جیسے داندہ یا دیشمند یا دانشور یا صاحب دانش اور عاقل یا عقلمند یا صاحب عقل) گل درست ہوگا
 پیش حساب ہے ادب ہے اصل ہے انجام ہے انتہا ہے پایاں ہے باک ہے برگ ہے سامان
 ہے بصر ہے بہا ہے قیمت یعنی گر لائن بہا ہے بہرہ ہے پایاب ہے پرکار یعنی بے قاعدہ ہے پرواہ ہے
 ہے ترحم ہے تہ ہے جرأت ہے حساب ہے حضور ہے داد ہے رگ یعنی بے حیت ہے شرم ہے رو
 یعنی بے مروت ہے روزگار یعنی بے کسب ہے زہار یعنی امان مذہبہ ہے سپاس یعنی ناشکر
 ہے شکوہ یعنی شکوہ کنندہ ہے شمار ہے طاقت ہے طراوت ہے فرماں ہے نور و غیرہ حسن بیگ
 رفیع شعر از عشق بے مشقت لذت نمی توان یافت ^{مثال ہے حساب} ہے را نکوند انم ہے احتساب خوردان ^{مثال ہے حساب} ہے ابو طالب
 کلیم ^{مثال ہے حساب} ہے شجر با ما کین سپہ رانجم پیدا است ^{مثال ہے حساب} ہے ناسازی بخت ہے ترحم پیدا است ^{مثال ہے حساب} ہے چون خشکی است تیان و گلین سبز
 ہے برگی مایان مردم پیدا است ^{مثال ہے حساب} ہے مولوی معنوی قدس سرہ ^{مثال ہے حساب} ہے شجر گوہر کنی خرمہرہ رازہرہ درسی بندہ را
 سلطان کنی ہے بہرہ و شاہ باس اے سلطان ماہ سیدی ^{مثال ہے حساب} ہے شجر و قفے در آئے تاسیان دستی و پاس
 میزوم ^{مثال ہے حساب} ہے کنون ہمان پنداشتم دریا سے ہے پایاب راہ فونی یزدی ^{مثال ہے حساب} ہے شجر فونی از گردون بر پشت
 خندہ زوارہ مرو ^{مثال ہے حساب} ہے عشرت او چو قول کون و مان ہے تہ بود ^{مثال ہے حساب} ہے اے بے اصل بود ^{مثال ہے حساب} ہے حساب یعنی
 حے شمار مشہور ہے اور چونکہ حساب و شمار بمعنی معاملہ بھی آیا ہے جیسے نظامی ^{مثال ہے حساب} ہے شجر کا شجر ہے شجر
 گرد ہی داؤ من اے شہر یار ^{مثال ہے حساب} ہے با تو روز شمار این شمار ^{مثال ہے حساب} ہے ملا قاسم مشہدی شجر عشق آمد و شدم
 ز ثواب و عقاب پاک ^{مثال ہے حساب} ہے دل از دو کون شستم و کردم حساب پاک ^{مثال ہے حساب} ہے اور حساب و کتاب معاملہ کا حسن اور
 خوبی ہے اور اسکی نفی قبح ہے حساب بمعنی بد معاملہ یعنی بے حساب سے پیدا و ظلم کے معنی بھی
 لیے جاتے ہیں (جیسے ہے رگ و برگ بے غیرت و بد سرشت اور ناخوان و بدخوان ایسے خط کو کہتے ہیں
 جسکا بڑبہا و شوار ہو۔ باقرا و ادا و اشراق کا شجر ہے شجر بود و بد بندم فلک بدرگی ^{مثال ہے حساب} ہے حادثہ نگار شت ازان
 صد کے ^{مثال ہے حساب} ہے محمد رفیع و اعظ شجر جوہر از تیغ زبان شد ریخت تا وندان مرا ^{مثال ہے حساب} ہے گفتگو شد ہچو سطرے نقط
 بدخوان مرا ^{مثال ہے حساب} ہے یا یہ کہ حساب و کتاب داد و انصاف کے لئے لازم ہے جیسے روز حساب روز انصاف کو
 کہتے ہیں ^{مثال ہے حساب} ہے حساب یعنی غے داد یعنی ظلم کے لئے گئے مخلص کاشی شجر شاہ ہے کہ بر عیت خود ہے حساب
 سیلاب گشت و خانہ خود را خراب کر دے ^{مثال ہے حساب} ہے داد جیسے حکیم ناصر خسرو شجر را کن ظلم و عدل دواد بگزین ^{مثال ہے حساب} ہے کہ
 باشد بیگمان ہے داد بیدین ^{مثال ہے حساب} ہے اے ظالم بیدین باشد اس نے داد بمعنی ظالم اور اس پر پامصدی

حساب بمعنی پیدا
 و ظلم بمعنی ظلم

ہے داد بمعنی ظلم
 و بمعنی ظالم ہر
 کی تحقیق

کے الحاق سے بے دادی کہنا موافق قیاس ہے کیا معنی کہ جس ظالم کا وصف یہ ہے داد واقع
 ہوا ہے اسپر بغیر تلویح لفظ داد محمول نہ ہوگا میر مغربی شعر جہاں از داد او پر گشت و خالی شد
 نہ میدادی کہ داد و حقیقت گشت و بے دادی مجاز آید ہاں مہم داد بمعنی ظلم الیہ حسب قیاس
 نہیں کیا بمعنی کہ اسکے موصوف پر یعنی وہ فعل و عمل جس نے بے داد و ظلم کا اطلاق کیا گیا ہے اگر عمل
 داد کا جو دخل بھی ہے کیا جائے تاویل کی ضرورت نہ ہوگی یہ شان کلمہ ناکہ ہے نہ بے کی
 واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب میر مغربی کا شعر ہے شعر بے داد کنی برین داوم نہ ہی ہرگز بے داد
 تو برجام ہر روز حشر آرد ہر فردوسی شعر بغربی مرا گرچہ خون شد جگر ز بیداد آن شاہ بیدادگر ہاں اس
 بے داد بمعنی ظلم پر کلیات نسبت فاعلی لفظ اگر بند کے الحاق سے بے داد و بے داد مند کہتے ہیں
 نظامی ہر مصرعہ تو باداد سے اوہست بیدادگر ہاں میر خسرو شعر جہاں بن زگردون بے داد مند ہاں
 چون خسروی در چنین تختہ بند ہاں ز نہار بمعنی پناہ نہ بندہ صائب شعر زیر ہاں ہرچہ کو فتار چون
 خواب کے ہاں درو این سیل بے نہار چون خواب کے ہاں تشنہ خون ست تیغ آید کہ کشان ہاں زیر این
 شمشیر بے نہار چون خواب کے ہاں بے سپاس نظامی ہاں شعر بجائے شاہریکے بے قیاس ہاں نوارنگ کیا
 رو بے سپاس ہاں بعض موضع میں بے نافیہ خلاف مقتضای قیاس مستعمل ہے جیسے بے ہر شفا
 بے فرزانہ بے کس بے یار بے عدل بے نظیر بے ہمتا کیا معنی کہ آشنا و فرزانہ و کس و عدیل و نظیر
 و یار کا اپنے موصوفات پر بلا تاویل حل بالمواطات ہو سکتا ہے سو یہ شان کلمہ ناکہ ہے ابو الطاہر کلیم
 شعر سنم آن بیکس و بے آشنا کے گنج تنہائی ہاں کہ غیر از پر تو مہر ازورم کس ورنی آید ہاں سعدی ہاں
 شعر خلق میگوند جاہ و منصب از فرزانگی ست ہاں گو مباحث اینہا کہ مارندان بے فرزانہ ایم ہاں نظامی ہاں
 شعر خداوند بے یار و یار ہمہ ہاں بخود زندہ و زندہ دار ہمہ ہاں یہاں ناہو یلے سب میں ایسی تاویل
 کر سکتے ہیں کہ موافق مقتضای قیاس کے ہوں جائیں مگر یہ دروسری اور کلفت فحش ہے جب انہیں
 اسما پر جن پر نافیہ داخل ہوتا ہے بعض موضع میں بے کے ساتھ بھی مستعمل نہیں جیسے ناہو و
 و بے پروا ناہو پاس و بے سپاس نا فرمان و بے فرمان نا کس و بے کس نا مراد و بے مراد چنانچہ انکے
 شواہد اور پر بیان کیے گئے ہیں اگرچہ اخیر میں یعنی نا کس و بے کس اور نا مراد و بے مراد میں فرق
 معنوی بھی کیا جاتا ہے یعنی جس شخص کو کہ باوجود طلب حصول مراد نہ ہونا مراد کے ساتھ متصف

بے داد و پر کلیات
 نسبت فاعلی کے
 الحاق سے بیدادگر
 و بے داد مند
 کہنا جائز ہے

بعض موضع میں
 بے نافیہ خلاف
 مقتضای قیاس
 مستعمل ہے

بعض موضع میں
 بے کے ساتھ بھی
 مستعمل نہیں
 جیسے ناہو و

نا مراد اور بے مراد
 میں فرق معنوی

کرتے ہیں اگر وہ کسی مراد کی طلب کسی بات کی آرزو ہی نہ رکھتا ہو اس کو نہ ہے مراد کہتے ہیں مولوی مغوی ج
شعر عاشقان از بے مراد وہاںے خویش بہ باخبر شند از مولاے خویش پد غرض جبکہ مولودن نے ترک
کر دیا ہو اس کم نصیب کو نامراد کہتے ہیں اور جس نے مرادوں پر لات مار دی ہو اس ولی خدا کو نہ ہے مراد کہتے
ہیں اور ناکس و بے کس کے فرق کی جانب ہم نے اوپر اشارہ کر دیا ہے مگر یہ فرق قاعدہ اصلی چلن مواعظ
و چل اشتقاق میں تفرقہ نہیں پیدا کر سکتا پس مجبوسراج الحقیقین جناب آرزو کا قول اس موقع پر بہت پسند
آتا ہے وہ فرماتے ہیں "پس ہر قدر کہ نہ ثبوت زسد بر بہان اکتفا باید کرد ازین جهت لفظ ناقوت کہ مراد
ناتوان ست تدو یک فقیر بہ ثبوت نرسیدہ" انتہی کلامہ واللہ تعالیٰ اعلمہ بالصواب

نعت نفی کا ہندی
نہایت میں شکر ہے

نہایت میں شکر ہے
نہایت میں شکر ہے

اور حروف نفی میں سے الف بھی ہے یہ ہندی اور فارسی دونوں زبانوں میں مشترک ہے جیسے نفی
بمعنی غیر ارادی اجنبان بمعنی غیر متحرک یعنی ساکن و امیر بمعنی نامیرندہ یعنی سخی ہندی میں جیسے
اب اس بمعنی بے ماہ اب نام شب بے ماہ کا ہو گیا۔ لقص وقت لفظ کم و اندک و نہج نفی مطلق اور معدوم
محض کے موقع میں مستعمل ہوتے ہیں جیسے مصرعہ بحسبندب یار کم یافتند نظامی شعر بخود خلق را
کم شوم رہنماے بہایون نکم دیدن آمد ہماے پد ولہ خانہ بزم ملک ستمگاری است و دولت باقی
بکیم آزاری ست پد ولہ شعر مراد ل کیے بود و ہیماں کیے و درستی فراوان فریب اندکے پد کیانی
کہ ہیماں مراد یہ نہیں ہے کہ ہا کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے اور فے الجملہ میرے اندر فریب بھی ہے بلکہ مطلق
نفی مقصود ہے مگر اس پیرایہ کے اختیار میں نکتہ یہ ہے کہ تا تمثیل متبائن نہ ہو مطابقت بحسب ظاہر
ہی سہی ہاتھ سے نہ جائے اس واسطے کہ اپنی طرف خلق کی رہنمائی کی مطلق نفی منظور نہیں بلکہ مصرعہ
اولے میں کم اپنے معنی حقیقی پر ہے اب اگر دوسرے مصرعہ میں بہایون زنا دیدن آمد ہماے کہا جاتا
مطابقت لفظا ہستی نہ معنی صنعت امتیاز میں ایک ہی لفظ ایک ہی تلفظ سے دو معنی چاہل کرتے
ہیں ہیماں تو دو لفظ ہیں لقص نہیں ایک بلاغت غیر صنعت ہے اسی طرح دوسرے جملہ میں
فے الجملہ اپنے اندر فریب کا ثبوت دینا مقصود نہیں مگر اس پیرایہ میں ادا کرنے میں یک نکتہ ہے کہ آدمی
بمقتضائے بشریت اس قسم کے قبائح سے بالکلیہ پاک نہیں رہ سکتا اگر نفی مطلق اور سلب کلی
کلمہ کھلا کہا جاتا محمول بر صدق خبر نہ ہوتا اسی طرح فردوسی قصہ یوسف زلیخا میں فرماتے ہیں شعر
زین پہچ آزار شان بود پہچ پد گرفتہ کشتہ را پہچ پد آزار جانب من پہچ آزار بود واللہ تعالیٰ اعلمہ بالصواب

کم و اندک و نہج کو
نفی مطلق کہنے کے
استعمال کرنے میں
نکتہ کیا ہے

الخزوفت تو اصیب اللہ

یہاں حروفِ نواصب سے وہ حروفِ مراد ہیں کہ مقابلہ فارسی کے حیبِ عربی میں انکے ہم معنی حروفِ مستعمل ہوتے ہیں اپنے مداخل کو نواصب دیا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک واو ہواہو اسکی دو قسم ہیں ایک تکیہ صحت مجسورہ کے لئے آتا ہے سعدی رح شعر اگر دعوتِ مروت کنی و قبول پذیرم و نسبت و دامن آل رسول و ولہ اگر جسم انصاف این قیصران و من و موش و ویرانہ پیرزن و ولہ شنیدم کہ میگفت و خوش بیگریست و کہ انے نفس خود کہ را چارہ چسیت و بلا جوے باشد کہ تار از پیرن و خانہ بن بعد نان و پیاز و دوسرے یہ کہ معطوف معطوف علیہ میں وہ ملازمت پیدا کرے اگرچہ او غائی ہو جس سے ایک علت و دوسرا معلول بن جائے ظہوری شعر از شخصہ بہتیت نکاہے و زک وہ بکاہ و خریدن و یا فقط ملائمہ بغیر علیست ہواور یہ واد حذف بھی کیا جاتا ہے و دونوں امر اس شعر سے واضح ہیں نظامی رح شعر زین جستن و رہ نمودن نتوہ بجان آمدن جان فزودن ز توہ اے بجان آمدن اژدن و از تو جان فزودن و اللہ تعالیٰ اعلمہ دوسرے حروفِ نواصب میں سے حروفِ استثنا ہیں جیسے مگر اور جزا کے ایراد سے اس امر کا اظہار مطلوب ہے کہ مابعد کے لئے حکمِ ماقبل کا نہیں ہے کیا معنی کہ استثنا اصطلاحِ نحو میں ایک شے ذمی تعدد میں سے بعض جزئیات یا بعض اجزا کے خارج کر دینے کا نام ہے اور وہ متعدد کل ہو یا کلی جسمین سے اجزا یا جزئیات خارج کیے جاتے ہیں مستثنیٰ منہ کہلاتا ہے اور یہ جز یا جزئی جو اس سے خارج ہوئی ہو مستثنیٰ کہلاتی ہے پھر اس مستثنیٰ کی دو قسم ہیں اگر مستثنیٰ استثنا کرنے سے پہلے مستثنیٰ منہ میں (خواہ وہ کلی ہو یا کل اور وہ ملفوظ ہو یا مقدر) داخل تھا تو اسکو مستثنیٰ متصل کہتے ہیں ملفوظ حصے مثلاً منہ میں اور مقدر جیسے گلستان میں ہے نشر قدم برندارم مگر انگہ گد سخن گفتم شود پداوت مالوف و طریق معروف اے قدم برندارم در ایچ گہ و ایچ حال مگر انگہ الخ نظامی رح شعر بکجہ بندے علف جائے خویش و نہ لیسد مگر دست یاپاے خویش و اے نہ لیسد چیزے از بدن خویش گدست یاپاے خویش اس مقدم کا مستثنیٰ مفرغ نام ہے اور مختص غیر موجب میں ہے اور موجب میں بہت ہی نادر ہے محاورہ عرب بھی ایسی طرح ہے چنانچہ علامہ ابتر آبادی نے شرح کافیہ میں تصریح کر دی ہے و المفرغ

حروف فصوص اسم
ابو محمد محمد بن
محمد بن محمد بن

دواؤ و مصطفیٰ و
 مصطفیٰ و
 علامہ غنیٰ پیرا
 کرتا ہے
 دواؤ و مصطفیٰ و
 علامہ غنیٰ پیرا
 کرتا ہے

حروف التثنية
لابيان

بیانِ مقصد

مستثنیٰ مفعول
مستثنیٰ مفعول کلام
موجب میں شاو
و ماوربے

مستند مفسر کلام
موجب میں شاؤ
و نادر ہے

اے وراے سناؤ برگ راہ یعنی مال بھی دیا اور سامان سفر بھی جدا کر دیا یعنی زاد و راہ کے سوا مال بھی بہت سا دیا۔ اس معنی اخیر میں لفظ گوشت بھی مستعمل ہوتا ہے نظامی کا نو شاہ اور اسکی سپہیلیوں کی تعریف میں فرماتے ہیں شہر گزشت از پرستیدن کردگار و بجز خواب و خوردن ندارند کار یعنی عبادت الہی کے بغیر نئے و نوش خواب و خور کے دوسرے کوئی شہوتانی مشغلہ وہ نہیں رکھتی تھیں محقق فرزانہ صاحب بہار عجم نے معنی بعد کے لیے ہیں یہ جمل معنی ہیں تحقیق لفظی نہیں غرض کلمہ استثناء لفظ مگر کو اتباعاً میں نے حروف میں داخل کیا ہے ورنہ میرے نزدیک یہ اسمائے افعال سے ہے معنی ایسکے استثنائی کلمہ کے ہونے چنانچہ میرے اس قول کی تائید بعض نجات کے اس قول سے ہوتی ہے جس کو علامہ رضی نے شرح کافیہ میں نقل فرمایا ہے و قال بعضهم هو منصوب بـ بأستثنائے کما ان المنادی منصوب بـ بأنا دئی خصوصاً فارسی میں چونکہ اعراب کا جھگڑا میرے سے نہیں مٹنے کے رفع و نصب کے اختلاف پر کوئی شبہ بھی وارد نہیں بلکہ تکلیف درست ہو جاتا ہے۔

تیسرے حروف نواصب اسم میں سے کلمات مذاہن جیسے اے بالکسر وغیرہ میں نے اتباعاً نجات عرب کلمات مذکور حروف میں شمار کیا ورنہ کلمہ استثناء کی طرح یہ اسمائے افعال سے ہیں اس کا مفصل بیان بحث اسم میں گزر چکا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

حروف الشرط

ایک مضمون جملہ کے حصول کو دوسرے مضمون جملہ کے حصول کے ساتھ معلق کرنے کا نام شرط ہے میں شرط ہے اور اس تعلیق کے آلات کو حروف شرط کہتے ہیں حروف شرط میں سے ایک اگر ہے اور اس کے مخففات گوار۔ جانتا چاہیے کہ یہ حرف ماضی ناقص ناتمام پر لاحق ہوتا ہے تو افادہ معنی کو کا کرتا ہے یعنی بوجہ انتقال شرط انتفا ہے جز کو مفید ہوتا ہے اور یہ معنی اسکے لازم موضوع کہ ہیں ورنہ دراصل معنی تعلیق حصول جز بشرط حصول شرط کے لیے موضوع ہے پس جبکہ حصول شرط جو معلق علیہ ہے منتفی مانا گیا ہے تو حصول جز کو بھی منتفی مانا ہوگا اگرچہ بحسب نفس الامر منتفی ہو یا نہ ہو نظامی شعر گزشت سخن کار میسر شدی کا کار نظامی ہلک بر شدی و لہ گز خوردش ویر کے نیستی و ہر کہ بے خوردی بے نیستی و ان مثالوں میں انتفا ثبوت کا ہے و لہ گز سخن خوب تر از جان بدی و معجزہ حیے فراق بدی و اس مثال میں انتفائی کا مانا گیا جو مستلزم اثبات ہے اور یہ لفظ اگر معنی اگرچہ بھی مستعمل ہے جیسے

کلمات اسم
اسمائی افعال سے
ہیں بہی مشتمل
ہے کلمہ حروف

حروف نواصب
اسم میں
مذکور ہیں

بیان حروف شرط

حروف شرط میں
کی اگر اور اس
کی تعلیق

اگر انتفا ثبوت کا ہے
و لہ گز سخن خوب تر از جان بدی و معجزہ حیے فراق بدی و

یہ بیان ہے کہ
لفظ اگرچہ بیاہتہ
یا وادعوی لاق
کے ہیں

حرف شرط صیغہ
مضارع
کے ہیں

حرف شرط صیغہ
ماضی کے ساتھ
مستعمل ہوتا ہے
چون شرط

عربی میں ان وصلیہ اور ایسے منوع میں مستعمل ہوتا ہے کہ جہاں یہ بیان کرنا منظور ہو کہ بر تقدیر اتفاق
شرط ثبوت جزا بطریق اولیٰ ہوگا نظامی ^۱ شہر تاند ہندستان گروہست ہنات پیرسند
ملکو گروہست ہنات حافظ ^۲ شہر چورزویت بخمد گل مشہور دامن لے بلبل کہ بر گل اعتمادے نیست
گر حسن جہان داروہ جیسے عربی میں زید اعطی و ان کان فقیرا و صورت انتقائے فقر
و حصول عطا اعطائے زید بطریق اولیٰ ہوگا مگر عربی میں ان وصلیہ پر واد ضرور لایا کرتے ہیں
فارسی میں اکثر لفظ چہ اور کبھی لفظ چند کے الحاق سے معنی حاصل کرتے ہیں نظامی ^۳ شہر ہمہ کوسہ
پیر کوک بہشت ہناتجوبی روند اوچہ باشد زشت ہولہ ندارم طبع برز و سیم کس ہناتچند یا ہم بران و شتر
اسے اگرچہ یا ہم فروزی ^۴ کا مشہور ہجو یہ شعر ہے شہر پرستار زادہ نیاید بکار ہناتچند باشد پیر شہر بارہ
اسے اگرچہ پدش بادشاہ باشد اور کبھی محاورہ عرب کی طرح واد سے یہ معنی حاصل کرتے ہیں نظامی ^۵
شہر بہ پے چارگی تن فرا خاک داد ہناتگر گرد عالم برآمد چہ باد ہنات اگرچہ اطراف عالم الخ اور کبھی
بغیر اس واد وغیرہ کے صرف حرف شرط ہی پرکتفا کرتے ہیں جیسے اوپر حافظہ کے شعر سے واضح
ہے اور صائب کہتے ہیں شہر می نماید گر بظاہر دامن دولت وسیع ہناتگاہش سایہ بال ہماے
بیش نیست ہنات اگرچہ دامن دولت بظاہر وسیع نماید الخ نظامی ^۶ شہر گر سخن راست شود جملہ در تلخ
بود تلخ کہ الحق مرہ اور جب کسی شرط کا وقوع یقینی ہو نہ لا و وقوع یقینی یعنی اس کا تذبذب اور عدم
جزم بیان کرنا منظور ہوتا ہے بجائے ماضی صیغہ مضارع کو استعمال کرتے ہیں نظامی ^۷ شہر گر آئند
حاضریت فوش باد ہناتگر نہ زیادت فراموش باد ہناتکیا معنی کہ حرف فون کے جمع ہونے کا جزم و یقین شکم کو
ہنات کہ وہ جمع ہونگے یا نہیں یا محال عقلی یا عادی کو بشرط والا جاتا ہے جب بھی صیغہ مضارع کو استعمال
کرتے ہیں نظامی ^۸ شہر اگر فروزی چومہ صد چراغ ہناتخورشید باشد بر نام دلغ ہولہ اگر وہ
سر بر آرد ز گور ہناتگیر دہر شہر و بازار شور ہناتخلاف صیغہ ماضی کہ ابن سینا اس امر کا جزم و یقین ہوتا ہے
دوسرا حرف شرط میں سے چون اور اسکا مخفف چون نظامی ^۹ شہر بشرطیکہ چون دین دست گاہ ہنات
سیا نام سرش را خورشید و ماہ ہناتنیز از پائیکاہ رسد ہناتباندازہ سر کلاہ رسد ہناتماضی و مضارع کے
صیغوں سے جزم و عدم جزم کے بارہ میں اسکا بھی اگر کا سا حال ہے نظامی ^{۱۰} شہر چون زین
ولایت کشادہ کرہ تو خواہ از من افشردان خواہ سر ہناتچونکہ دارا نے ایسا کاری نہ کیا تھا کہ جان

مثال محال عادی

مثال محال عقلی

نہ ہونا یقین ہو گیا تھا تو اس امر جزئی و یقینی کو صیغہ ماضی کے پیرایہ میں یعنی بجائے کشائیم کشاؤم بیان کیا اور کبھی ایک دو سے کی جگہ مستعمل ہو جاتے ہیں ولہ شجر یکا یک در قہاے مارین درخت و بزرگ و نفع چو لہ و زو باد و سخت و

تثانیہ شرطیہ
حروف تہجیہ
بجای

تیسرا حروف شرط میں سے تا ہے جس وقت شدت التزام میں الشرط والجزئی بیان کرنا منظور ہو یعنی ترتیب شرط پر ترتیب جزا فوری بلا توقف ہو جائے تو ایسے موقع میں تاللاتے ہیں عرفی شجر تا تیغ بکت یا بی نفس دو دستی زن و تاسک پرست آید بر شیشہ ہستی زن و انکی تفصیل بیان حروف میں گزر چکی ہے۔ اور کبھی حروف شرط بکلم ضرورت حذف کئے جاتے ہیں مولوی معنوی ^{۳۴۷} شجر نیشم بگزینی شجر خود ترا و فر بود اشتر چہ قیمت نیشم را و اے اگر نیشم بگزینی نظامی شجر ز مردم کشی ترس باشد بے و ز مردم غوری چون ترس بکے اے چون از مردم کشی الخ اور کبھی بوجہ ظہور وضاحت جزا کو حذف کر دیتے ہیں نظامی شجر اگر نیک باشد ختم شاہ را و شناسد شب ہر کسے ماہ را و اے اگر شاہ را بخوبی بشناختم عجب نیست و بعض موصولات متضمن معنی شرط بغیر حروف شرط کے مستلزم مقتضی شرط و جزا کے ہوتے ہیں نظامی شجر کر اور خرد ہے باشد بلند و نگوید سخناہے ناسودمند و مصرعہ اول شرط مصرعہ ثانی جزا۔ انوری شجر چہ باشد میسر و مردم فرست و کہ چون گریہ بر سفرہ استادہ ام و چہ باشد میسر شرط و مردم فرست جزا شعر اول میں کہ موصولہ متضمن معنی شرط ہے شعر ثانی میں چہ موصولہ بمعنی ہر کہ و ہر چہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تثانیہ شرطیہ
حروف تہجیہ
بجای
بعض موصولات
متضمن معنی
شرط ہیں
ہو

حروف التعجب

حروف تعجب
کا بیان

زہ و خہ اور ان کا مزید علیہ ز ہے و خ ہے اور ایت اور آت اور واہ اور اسکی تکرار کے ساتھ واہ واہ اور پے پے اور ٹیلی۔ یہ کلمات تعجب میں جو انشاء و ایجاد تعجب کے لئے وضع کئے گئے ہیں مگر عربی میں افعال تعجب کے لئے حین شتقات فعلیہ کے ما افعلا و افعیل یہ کی میزان کے ساتھ مخصوص ہیں بخلاف زبان فارسی کہ ان کے لئے نہ مشتقات فعلیہ ہیں نہ کوئی میزان خاص فردوسی در رسم و اشکبوس کی رزم میں فرماتے ہیں شجر بزد تیر بر سینہ اشکبوس و سپہر آتیرمان دست اودا دوس و قضا گفت گیر و قدرت وہ و فلک گفت آرن ملک گفت زہ و یہاں احسن مخف احسن یہ ہے کسیر فعین فعل تعجب جسکی میزان افعیل یہ ہے نہ کہ احسن و احسنت بفتح سین جیسے شہر و علوم ہے یہاں سے تعجب

شجر شہر و فلک گفت آرن ملک گفت زہ و یہاں احسن مخف احسن یہ ہے کسیر فعین فعل تعجب

متعجب نہ ہوت

مخدوف ہے اور یہ تعجب منہ کا حذف کرنا اگر تعجب منہ معلوم ہو جائے رکھا گیا ہے اور مخدوف عرب
 بھی سیطرہ ہے جیسے اسد جل علاشا فرماتے ہیں السَّمْعُ بِهَمِّهِ وَأَبْصَرُ اے ابصر ہم۔ رضی شح
 کا فیتہ میں ہے وَإِذَا أَعْلَمَ الْمُتَعَجِّبُ جَازِحَةً اور مصرعہ اولیٰ میں لفظ وہ داؤن بمعنی ضرب و
 قتل سے مشتق ہے حکیم اسدی کا شعر ہے شعر ہے شعر پس از ششم فرمود کورا و جید ہ ہمہ دستہ ارا بخون و نہید
 علامہ رضی اسما اصوات کے بیان میں لکھتے ہیں دہ بفتح الدال وسكون الہاء زجرۃ مطلقا بمعنی
 اخرب واصلاہ فارسی مگر عرب کا کسر و ذال کو فتح سے بدل دینا تصرف تعریبی ہے عربی کا
 شعر ہے شعر ہے اطاعت حسن ادب خفے طاعت ہے کہ با اجازت مائی ز وصل ماہجور ہے
 انوری شعر ہے بقائے تو دوران ملک را منفر ہے خیمے لقاے توستان عدل را زیور ہے نظامی
 شعر است فصاحت کہ زبان بستگی است ہ آنت شتابی کہ در آہستگی است ہ میں ان کلمات
 کو اسمای افعال کہتا ہوں معنی انکے چہ خوش است و چہ عجب است و چہ گفت است لیتا ہوں پس معنی
 ان اشعار شالیہ کے یہ ہونگے چہ خوش است اطاعت الخ و چہ خوش است طاعت یعنی کیا خوب اطاعت
 ہے اور کیا اچھی طاعت ہے سیطرہ دوسرے شعر میں چہ عجب است بقائے تو و چہ عجب است لقاے تو
 سیطرہ تیسرے شعر میں چہ عجب است فصاحت الخ و چہ گفت است شتابی الخ اور اسی کو عربی میں میا
 احسن لقاؤکم واحسن فصاحت کے ساتھ تعبیر کر سکتے ہیں اور ترکیب نحوی ان کی یہ ہوگی شعر
 اول میں رہے و خیمے اسم فعل تعجب اور تعجب منہ اطاعت و طاعت اس کا فاعل۔ دوسرے شعر
 میں رہے اسم فعل تعجب۔ بقائے تو تعجب منہ ذوالحال۔ دوران ملک را منفر میں را اضافی مضاف
 مضاف الیہ سے ملکر حال۔ اور حال ذوالحال کے ساتھ ملکر رہے کا فاعل۔ اسی طرح خیمے اسم فعل
 تعجب۔ بقائے تو تعجب منہ ذوالحال۔ بستان عدل را زیور مضاف مضاف الیہ حال۔ حال ذوالحال
 ملکر فاعل خیمے کا۔ اسم حال کی بحث میں بیان ہو گیا ہے کہ اسم غیر شقی جو متضمن معنی صفت کو ہو وہ حال واقع
 ہو سکتا ہے۔ تیسرے شعر میں اینت اسم فعل تعجب فصاحت تعجب منہ موصوف۔ کہ زبان بستگی است موصول
 صلہ ملکر صفت موصوف صفت کے ساتھ ملکر فاعل اینت کا۔ اسی طرح دوسرے مصرعہ میں شتابی تعجب
 منہ موصوف کہ در آہستگی است موصول باصلہ صفت۔ موصوف و صفت ملکر فاعل آنت کا واللہ تعالیٰ
 اعلم بالصواب۔ اب را واہ اور اس کی تکرار کے ساتھ واہ واہ اور یہ اور یللی اصل یہ کلمات اسمای

شال ہے خیمے

شال اینت و انت
کلمات اسمای افعال ہیں
کلمات کے معنیترکیب نحوی
اشعار شالیہواہ واہ واہ
یللی اسمای صفت
میں

اصوات کی قسم ہیں جو موقع تعجب میں مستعمل ہوتے ہیں محسن تاثیر کا شعر ہے شعر خلیل شریف زنجبیل
ہمدان تاثیر کہ واہ واہ نمی خواہست شعر داہنی ماہ کمال سحیل شعر روحانیان چویندا بکار فکر سن پیر پیر
زنند دروے نام خدا بر بند مسیح کا بشی شعر زندہ رود مراد دیدلم شک و چگفت و گفت پیر پیر
تخت بدین شادابی و صائب شعر از لباس خاک بیرون آدم و نقشہا بر آب بستم یلی و این غزل را
صلب از فیض سعید و نے تکلف نقش بستم یلی و تفصیل اس اجال کی یہ ہے کہ جنکو بخوین نے اسمی
اصوات قرار دیا ہے تین قسم کے ہیں ایک تو حکایت اُن آوازوں کی ہے جو غیر ذہنی روح سے صادر ہوں
جیسے پتھر سے پتھر کے ٹکرانے کی آواز کی حکایت عرب طاق و طوق کے ساتھ اور قُب کے ساتھ
تکوار کے مار کی آواز کی حکایت کرتے ہیں علامہ رضی فرماتے ہیں طاق بکسر القاف و طوق بکسر
بحکایہ صوت وقع الحجارة بعضها جلی بعض۔ وقب حکلیہ وقع السیف علی ضربہ
اسی طرح طاق کوڑے کی مار کی آواز کی حکایت ہے نظامی و شعر طرات کہ از مقر غدا بستہ بیرون
رفت ازین طاق آراستہ و اسی نوع میں باجون کی آواز توپ اور بندوق کی آواز کی حکایت
حکایت داخل ہے۔ دوسری قسم حکایت اُن اصوات کی ہے جو جانوروں کے یا نہتے نہتے بچوں کے
منہ سے نکلتے ہیں جیسے ہرن کی آواز کی حکایت عرب ماء کے ساتھ کرتے ہیں رضی میں ہے
ماء میم ممالہ و همزة مکسورة بعد الف صوت الطبیۃ اذا دعیت ولدها اور سیطرح
رسی کو ہندی بکری کی آواز کی حکایت میں استعمال کرتے ہیں اسی طرح جو غونکتے کی آواز کی حکایت
ہے مولوی معنوی شعر ہے سگ طاعن چو غوغو میکنی و طعن قرآن را برو نشو میکنی و جانتا چاہیے
کہ حکایت کے لیے بشرط ہے کہ مطابق اور مثال محلی عنہ کے ہو مگر یہ الفاظ جو درجہ حکایت میں ہیں جن کا
اسامی اصوات نام ہے حروف و حرکات نصیحہ سے مرکب ہیں اور خارج صحیحہ انسانی سے نکلتے ہیں
حالانکہ اصوات جمادات اور حیوانات کے یا وہ آواز ہیں جو انسان کے مستند باحداث طبیعت نکلتی ہیں
اور ان میں علامہ وضع کا نہیں ہوتا جن کے یہ انہامی اصوات حکایت میں اصل وہ اس قابل نہیں
ہیں کہ اس فصاحت و خوبی مزاج کے ساتھ انکا تلفظ کیا جائے مگر طوطی اور مینا شاد و ناہن جو کہ
جانوروں میں الفاظ نصیحہ نکالتے ہیں وہ بھی بعد تعلیم جب اس شرط مطابقت و مماثلت حکایت
و محلی عنہ کا پورا کرنا مستعد ہو اچانچہ کہتے ہیں ہذہ الاصوات من الكلمات کالانسان

پیر پیر کی مثال
یلی کی مثال

اچانچہ اصوات
غیر ذہنی روح کی
جو آواز ہیں

جانوروں اور غنیمات
کے الفاظ جو
آواز ہیں

بکری کی آواز
کی حکایت کہ
سیطرح جو غونکتے
کی حکایت میں
شرط ہے
یہ امر متغیر ہے

من الناس صورتها صورتها وما هيتهما غير ما هيتهما اذ ليست موضوعه
 في الاصل فلعنه كالكلمات پس جہا تک ممکن ہو انسان اپنے الفاظ فصیحہ اور مخارج صحیحہ کو
 تکلف مشابہ ان اصوات غیر فصیحہ کے بنانا ہے تو ان پر احکام کلمات کے جاری کیے جاتے ہیں
 بلکہ وہ خطاب اشرف الکلمات اسمیت سے مشرف ہوتے ہیں اور کلام کا جزو معتد بنائے جاتے ہیں
 جیسے اشلہ سے ظاہر ہے لیکن ایک ہی نوع کی آواز کو بعض قوم کا ایک طرح حکایت کرنا اور بعض کا
 دوسری طرح یہ اُس جگہ کے ارضی و سماوی تاثیرات سے ہے جو ان کے مخارج پر اثر کرتے ہیں اسی
 وجہ سے بعض حروف بعض قوم کے ساتھ مخصوص ہو گئے دوسری قوم تکلف ان کو ادا کر سکتی ہے جیسے
 ضا و معجمہ عرب کے ساتھ اور تراجم کے اورٹ ڈر اور حروف مخلوط بہ ماہند کے ساتھ مخصوص ہیں
 کیا معنی کہ جس طرح تاثیرات ارضی و سماوی سے ان کے امزجہ اور طبائع میں فرق ہوتا ہے جس پر
 ان کا اختلاف لون و بشرہ و سخن و قوت و ضعف دال ہے اسی طرح ان کے مخارج حروف میں اختلاف ہے
 جس سے اوائے حروف خاص ایک کے لئے سہل اور دوسرے کے لئے دشوار ہوتا ہے چنانچہ بچوں کو
 جو مولود علی الفطرہ ہیں ملاحظہ فرمائیے جب وہ اول اول تتلاتے ہیں جس طرح انکو سہل ہوتا ہے
 لفظ کو اُس مخرج سے نکالتے ہیں تو ہند کے بچوں کا تملانا اور الفاظ میں ہوتا ہے اور عرب کے بچوں کا
 اور ولایت کے بچوں کا اور غرض اسی وجہ اور اسی علت کی بدولت ایک شے کی آواز کی حکایت میں
 عرب و عجم و ہند کا اختلاف ہے جیسے عرب کوے کی آواز کو غاق کے ساتھ حکایت کرتے ہیں۔
 عجم قاق کے ساتھ اور ہندی کا کے ساتھ حکایت کرتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلمہ باب صواب۔

تو ہی شے کی
 آواز کو بعض قوم
 ایک طرح سے اور
 بعض قوم ایک طرح
 سے کر دیتے ہیں
 ادا کر سکتے ہیں

تیسری وہ آوازیں جو انسان کے منہ سے صادر ہوتی ہیں اور وہ نفس شکم کے احوال کو بتلاتی
 ہیں آیادہ شلارنج میں ہے یا خوشی میں تعجب میں ہے یا تنفر میں ان میں علاقہ وضع وضع کا کچھ
 نہیں ہوتا یا صرف ارجحیت احداث طبیعت ہوتی ہیں یعنی معنی فی نفسہ پر ان کی دلالت طبعی ہوتی
 ہے نہ وضعی جیسے آہ در درنج میں واہ امر واہ واہ اسی طرح خہ خہ تعجب کے ساتھ
 کسی شے کی تحسین کرنے میں انسان کے منہ سے نکلتی ہیں چنانچہ حکیم انوری کا خہ خہ کو
 پنج پنج کے ساتھ جمع کرنا جیسے اس شعر میں شہر پنج پنج ہے یا رخ خہ اے دلدار ہم وفادار و
 ہم جابر دار اسی راے کا مؤد ہے کہ خہ خہ خہ واہ امر واہ ماہ پنج اور پنج کی طرح نہیں

اسامی اصوات سے ہے جو دالہ علی احوال نفس المتکلم ہیں بلکہ حالت الفراء و تکرار و تلوین میں بخ اور
 بخ و واہ اور واہ واہ کے جیسا ہے چنانچہ علامہ رضی الاضواء دالہ علی احوال نفس المتکلم
 کے تحت میں فرماتے ہیں ومنہ بخ و بھی کلمۃ يقال عند الاعجاب والرفی بالمشئ و
 تکرر للمبالغۃ فیقال بخ بخ اور جس طرح بخ جب منفرد ہوتا ہے مع التلوین والتشدید کسور
 ہوتا ہے یعنی اس کے اخیر میں ایک حرف کی زیادتی ہوتی ہے اسی طرح خہ جب تنہا ہوتا ہے زیادتی
 یا تخی مستعمل ہوتا ہے اسی قسم میں ہے یلی جو اشعاب کے وقت کہا جاتا ہے یا انسان سے اسکی
 کسی حالت غبت یا کراہت میں بالطبع ایسی حرکت صادر ہوتی ہے جن سے یہ صوت پیدا ہوتی ہو
 جیسے کسی شے متکبرہ کے تھوکنے کے وقت منہ سے نف کی آواز نکلتی ہے اسی کو عرب قف کے ساتھ
 اور ہندی تھو کے ساتھ اور اہل فارس تفوا و نف کے ساتھ حکایت کرتے ہیں فردوسی رح کا مشہور شعر
 ہے جو سپہ سالار لشکر نیر و جرد رستم ثانی کے قول کی حکایت ہے شعر کہ ملک کنیان را کنند آرزو پ تفوا و
 بر چرخ گردان تفو پ حسن تاثیر شعر آبر و ننگست بھر بکر دینار تختن و خصم مرو است نف بر کیش این قطا
 کن و اسی طرح نف بالضم چراغ کو منہ سے پھونکنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کی حکایت ہے
 سعید اشرف شعر نے ہمیں راخوان عزیزان شکوہ چون یوسف کنند شد چراغ ہر کہ روشن در نیش
 نف کنند و اسی قسم میں ہے پ پ یعنی جب انسان کسی شے کی خوبی کے ملاحظہ سے حیرت خیر تعجب
 میں پڑ کر اس کی تحسین کرنا چاہتا ہے نے ساختہ اپنے ہاتھ کو منہ پر آہستہ آہستہ مارتا ہے جس سے
 پ پ کی آواز پیدا ہوتی ہے جیسے عرب ب ب کہتے ہیں چنانچہ رضی ابن السکیت سے حکایت کرتے ہیں
 بہ بہ معنی بخ بخ جیسے ہم لوگ بتصدیر ہمزہ مفتوحہ آ ب ب کہتے ہیں اسی وجہ سے یہ الفاظ یعنی خہ
 و پ پ و قہقہہ خلافت ضابطہ فارسی ہے ظاہر مفتوح الماقبل مستعمل ہیں یا جاور و کے اٹھانے بھلنے یا بلانے
 یا دانستن یعنی زجر یا بلانے یعنی تسکین و رام کرنے یا بھڑکانے یعنی تحریص و تحریش میں ان آوازوں کو
 انسان اپنے منہ سے نکالتا ہے جیسے بضم الباء و سکون سین عرب بکری کے بلانے کے لئے
 آواز دیتے ہیں اور اسی آواز کو بہ تبدیل باوجودہ باپاے مثلثہ فارسی تکرار لفظ یعنی پس پس اہل ہند
 ملی کے بلانے میں استعمال کرتے ہیں اور قوس بالضم کتے کے دھکارنے کے لئے عرب استعمال
 کرتے ہیں چنانچہ رضی میں ہے قوس ترجمہ لکظ بلسون السین و قس دعاء لہ جیسے

لفظ آسان یعنی توک
 کے معنی میں بھی آیا ہو
 محمد رفیع و حافظ قزوینی
 شاعر نیست و نکل
 ایک سیران از زمان
 ی اقلندہ و نف بکر
 اقبالین جان ہی افندہ
 ہستم

ہندی دت اور دت دت کہتے کے دتکارنے کے لئے اور چھو چھو باجم فارسی مخلوط بھا اسکی تحریریں اور بھڑکانے کے کیئے اور ننھے ننھے بچوں کو چونکہ کلم پر قادر نہیں انکے زبر و تسکین وغیرہ کے لئے جو آوازیں دیجاتی ہیں وہ بھی اسی قسم میں داخل ہیں جیسے کوئی بچہ گندگی وغیرہ میں آلودہ ہونا چاہے عرب وقتہ بردن شفعہ کہتے ہیں ہندی چھپا اسی طرح اسکے زبر کے لئے عرب کھنے کھنے اور ہندی آخ آخ کے ساتھ آواز کرتے ہیں اسی طرح بچوں کے کھلانے اور بلانے کے لئے اعجام تیت تیت کے ساتھ آواز کرتے ہیں ہووی معنوی شجر بہر طفل نوید تیت تیت گندہ گرچہ عطش ہندہ گیتی گندہ خیر یہ تو اسی قسم کی آوازیں ہیں جو ترکیب حروف کے تحت میں داخل ہو سکتی ہیں مگر بعض الہی ہیں کہ صرف سند سے اول کی جا سکتی ہیں قلمبند ہو نہیں سکتیں یعنی حروف کے ساتھ ترکیب پذیر نہیں جیسے گھوڑے وغیرہ کے تسکین کے تھ پانی پینے کے لئے صغیر یعنی نرم سیٹی دیتے ہیں۔

کلمات تنبیہ بھی
اصوات زجر یہ ہیں

آا و ہلا و ہان و ہا و ہین و ہبی دراصل انہیں اصوات زجر یہ سے ہیں جو وضع تنبیہ میں استعمال کیے جاتے ہیں مگر آا و ہلا و ہبی عربی الاصل ہیں جو اہل فارس نے اور الفاظ عربیہ کی طرح اپنے کلام میں استعمال کر لیا ہے اور یہ دو لفظ مان اور مین نون کے ساتھ البتہ فارسی ہیں علامہ رضی بیان اسماء اصوات میں فرماتے ہیں ہلا لہر جہرا الخیل ای توسعی فی البحر ای منتہی الارب میں ہے ای جواد کلا یقال لہا ہلا اور یہی بھی زجر خیل کے لئے مستعمل ہے جیسے ظہوری گھوڑے کی تعریف میں کہتے ہیں شجر دم دعویٰ از برق باوے زندہ زکندیش تندہ بروہی زندہ طغر شجر بنا تا برخش طرب ہی کتم و سند غم دہر اپے کتم و غرض یہ کلمات زجر یہ جواز قسم اصوات ہیں موقع تنبیہ میں استعمال کیے گئے ہیں دراصل تنبیہ بھی ایک نوع کا زجر ہے مسئلہ اور شواہد ان کے بیان کلمات تنبیہ کے ذیل میں عرض کیے جائینگے ان شاء اللہ تعالیٰ شانہ اس تقریر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ کلمات تنبیہ مطلقاً اسماء اصوات کی قسم ہیں جس کا کچھ جہان ان کلمات تعجب کے ضمن میں کیا گیا مگر کلمات مع دوم چونکہ خاص کلمات تعجب کے ساتھ لفظاً و معنی مناسبت تامہ رکھتے ہیں لفظاً جیسے حالت تنبیہ و جمع و تاثیرت میں جس طرح افعال تعجب میں تصرف نہیں کیا جاتا یعنی احسنوا و احسنوا و احسنوا و احسنوا کہتے افعال مع دوم میں بھی نہیں کیا جاتا رضی میں ہے وہی غیر متصرفۃ لمتشاہتھا بالانشاء للحروف وہی غیر متصرفۃ اور دوسری جگہ فرماتے ہیں

کلمات تعجب کلمات
مع دوم کہیں
لفظاً و معنی
تامہ رکھتے ہیں

لانہا بجمودھا صانت کنعہ وبئس خیر یہ مناسبت لفظی زبان عربی کے ساتھ مخصوص ہر
 اے افعال تعجب ۱۲
 مناسبت معنوی یہ ہے کہ افعال تعجب مدح عام کے لئے موضوع ہیں جیسے احسن بزیل مقصود
 یہ ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ حسن زید کی تعریف جس طرح چاہو کرو کیا معنی کہ زید میں جس طرح کی خوبیاں کہو جو
 ہیں چنانچہ کلمات تعجب کے اس مدح عام اور تحسین مطلق کے لئے ہونے پر محسن تاثیر کا واہ واہ کو تحسین قرار
 دینا ایماے لطیف ہو سکتا ہے شعر نخل شریم ز تحسین ہمدان تاثیر چہ کہ واہ واہ نمی خواست شعر ابھی ماہ
 بوجہ اسی مناسبت کے نحاۃ غیب افعال تعجب کے متعلق افعال مدح و ذم کو بیان کرتے ہیں خیر یہ مناسبت
 زبان فارسی کے ساتھ مخصوص ہوں یا نہ ہوں میں ان کلمات مدح و ذم کو اتباعاً لھاۃ العرب کلمات تعجب کے
 متصل ہی بیان کرتا ہوں پھر بعد اسکے کلمات تنبیہ کو بیان کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ کس واسطے کہ یہ بھی
 اسمی صوات و اسمی افعال کی نوع سے ہے جیسے کلمات تعجب و کلمات مدح و ذم انواع اسمی افعال
 سے ہیں جس طرح اوپر مذکور ہوا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کلمات المدح والذم

یہ کلمات ہیں جو انشاء مدح و ذم کے لئے موضوع ہیں جیسے خوشا و بدآ جس طرح عربی میں نعم
 وبئس خاقانی شعر خوشادرویشیا کو را بود عیش تن آسانی بد اسطانیہ کو را بود رنج دل آشوبی
 یہ دونوں جملے مصدر بکاف انکی صفت ہیں جو قائم مقام اپنے موصوف بتقدائے محذوف کے ہیں
 پس تاویل اس کی یہ ہے کہ مخصوص بالمدح محذوف درویشی کہ آن را یاد روے عیش تن آسانی بود
 مبتدا خوشادرویشیا ہے خوش درویشی ست خبر اسطرح سلطانی کہ آن را یاد روے رنج دل آشوبی
 بود مخصوص بالذم مبتدا محذوف بد اسطانیہ اے بد سلطانے ست خبر ضمیر مفصل او کی ذوالعقول و
 غیر ذوالعقول میں استعمال پانچ تحقیق بیان ضمائر میں گزر چکی اسی طرح عربی میں مبتدا ای مخصوص وقت
 قیام قرینہ حذف کیا جاتا ہے کما قال اللہ عزوجل نعم العبد اے ایوب بقرینہ قصہ حضرت ایوب علیہ
 السلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور فنعیم الماہدون نے غن بقرینہ سابق قولہ تعالیٰ شانہ و الاض
 فرشتاھا بقرینہ میں نعم وبئس فعل قرار دیئے گئے ہیں فارسی میں میرے نزدیک اسمی
 افعال قرار دینا بہت مناسبت چنانچہ خود عربی میں انکی اہمیت پر (چونکہ وہ مبتدا واقع ہوتے ہیں

کلمات مدح و ذم

خوشا و بدآ
 گویا خوشی و بدی
 بلکہ بدیبت انشاء

مخصوص بالمدح
 و ذم بھی ہو سکتا

فارسی میں کلمات مدح و ذم کو
 اسمی افعال کہنا سکتے ہیں

اور لام ابتدا کو قبول کرتے ہیں اور حالت تکمیل و تانیث اور افراد و تشنیہ و جمع میں ایک صورت پر رہتے ہیں تصرف پذیر نہیں ہوتے جیسے شاعر کہتا ہے شعر معینا النعم السیدان وجدتما علی کل حال سخیل و مبرمہ بعض النسخہ کا ظن یہ چنانچہ علامہ بضی نے شرح کافیہ میں اسکی تصریح کی ہے ”وہذا الاشیاء ہی التي غرست الفراء حتى ظن انهما فی الاصل اسمان ولو كان كذلك لرفع ما بعدهما وجه الابتکلف“ عربی میں اسم مابعد کا اعراب اس بات کو نافع موجب تکلفات لا یعنی ہے مگر فارسی میں فسرے سے مجھ گڑا اعراب کا پاک ہے پھر بلا تکلف ان کلمات کو اسمائی افعال قرار دے سکتے ہیں اور معنی خوشا کے نیکو ست و خوش است و نہایت خوب است ہونگے اور بعد کے رشتہ است و بدست کے ہونگے جیسے عربی میں معنی نعم الرجل کے رجل فی غایۃ الجودۃ اور نعم الرجل زید کے زید رجل جید کے لیے جاتے ہیں رضی میں جو فصحا معنی نعمہ جید فکانہ صفة مشبہة و يجوز ذلک لکون جمیع الافعال فی المعنی صفات لفاعلہا“ اور تحبذ اعطى لفظ ہے جو فارسی میں بھی مستعمل ہے طغرا رسالہ فردوسیہ میں بعد حمد کے لکھتے ہیں ”حبذا شہرے کہ اگر شمیم گلستانش بطرف بدخشان و ذو آب لعل بوسے گلاب گیر“

حبذا

کلمات التبیہ

کلمات التبیہ

الاولا واما واما واین وای یہ الفاظ کلمات تبیہ سے ہیں سعدی و شعر الای خروند
فرخندہ خورے و ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوے و فردوسی شعر ہلا تیغ و گو پالہا بز کشید و سپہا
چینی بسر در کشید و بدر چاچ شعر بر شیر خفتہ کہ نہ غافل ز رے نت و ہجو شغال ماذہ صفت
میزنی و انوری شعر لطف تو ہر ساعتم گوید کہ میں الاعتذار و قہر تو ہر لحظہ ام گوید کہ مان الاجتناب
یہاں مان اور میں میں قہر و لطف کا تفرقہ اتفاقی ہے حقیقی نہیں :- امیر الامین شعر گفتم کہ عشق
کنم فاش در جہان و پیر خرد آمد و گفتا کہ ہی خموش و انوری شعر خوشتر در نظرت جلوہ ہی کرد
جہان و آسمان گفت کہ رسوا چہ کنی خود را ہنی و یہ سینے جب میں نے ان کلمات کو اسمائی افعال
قرار دیا چاہیے تھا کہ یہ کلمات بحث اسم میں بیان کیے جاتے مگر چونکہ اکثر فارسی کے قواعد ضبط
کرنے والوں نے ان کلمات کو حروف ہی قرار دیا ہے اور حروف ہی کی بحث میں مندرج کیا ہے

کلمات تعجب و تکرار
چندین اور جو کہ اسمائی
افعال میں چھوٹی
جستجو میں درج
دیکھئے

مثلاً شی ان سباحث کا ان کو اسی بحث میں تلاش کرے گا میں نے طالب کی سہولت اور آسانی کے خیال سے ساتھ ان کلمات کو بحث حروف میں منج کر دیا۔

حروف الایجاب

نعم و بے و آے یہ حروف ایجاب ہیں ان میں سے نعم عربی الاصل ہے جو فارسی میں بھی مستعمل ہے۔ اسی طرح بے بھی عربی الاصل بلی کا امالہ معلوم ہوتا ہے جیسے لاکن عربی کو اہل فارس امالہ کے ساتھ لیکن کہتے ہیں مگر فارسی میں بغیر امالہ الف کے ساتھ مستعمل نہیں بوجہ ان خاص تصرف کے آے کی طرح کلمہ فارسی کا شمار کیا جاتا ہے عرض یہ کلمات منجملہ حروف ایجاب ہیں یعنی یہ وہ حروف ہیں کہ جملہ ماسبق کے اثبات و تصدیق و تقریر و تحقیق کے لئے لائے جاتے ہیں اس کے دو حال ہیں یا تو وہ بلا تصرف اثبات قول ماسبق کرتا ہے یعنی جملہ ماسبق کو محقق و مقرر کر دیتا ہے اور جملہ ماسبق خواہ مثبت ہو خواہ منفی۔ مثبت جیسے جدال سعدی میں محاکمہ قاضی کا بیان کیا گیا ہے شریک کے گفتی تو نگران مشتغل نہ بنا ہی دست ملا ہی نعم طائفہ ہستند برین صفت کہ بیان کردی لفظ جامی نظم نغابے بند ماہر کارش افتادہ خیالے آمد آن بند بکشاوے بے ہر جان شاطے یا مالے ست و بگیتی در زخوانے یا خیالے ست و شمع گویند لعل سنگ شود در مقام صبر و آے شود و لیک بخون جگر شود و یہ امثلہ جملہ ماسبق مثبتہ کی تھیں منفی کو اسی پر قیاس کر لے سکتے ہیں یا یہ اثبات و تحقیق ازالہ نفی ماسبق کو لازم آجائے سعدی نہ نشر گفت تو آن نیستی کہ پدم تر از قید فرنگ بدہ دینا خرید گفتم بے بدہ دینا خرید و بد و دینا ر بدست تو گرفتار کرو۔ یہ بات عربی میں بلی کے ساتھ مخصوص سمجھی گئی ہے کما قال اللہ تعالیٰ و تبارک السمیت بریکمہ قالوا بلی اسی وجہ سے اسکا استعمال تصدیق ایجاب یعنی غیر منفی میں جیسے اقامہ نہایت جواب میں بکے قائم زد کہہ جائے اور جیسے بخاری شریف کی کتاب الایمان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضیف ظہرہ الی قبة من ادم یکن اذ قال لا صحابہ اترضون ان تکونوا ربع اهل الجنة قالوا بلی الحدیث چنانچہ یہی واقعہ کتاب الرقاق باب کیف المحشرین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے عن

اسی طرح بے و آے
ایجاب یعنی اثبات و
تصدیق ہے

حروف الایجاب

بلی بھی عربی الاصل ہے

تصرف حروف ایجاب

حروف ایجاب بلا تصرف

بلی بھی عربی الاصل ہے

نظم نغابے بند ماہر کارش

افتادہ خیالے آمد آن

بند بکشاوے بے ہر جان

شاطے یا مالے ست و

بگیتی در زخوانے یا

خیالے ست و شمع گویند

لعل سنگ شود در مقام

صبر و آے شود و لیک

بے بدہ دینا خرید و بد و دینا ر بدست تو گرفتار کرو۔ یہ بات عربی میں بلی کے ساتھ مخصوص سمجھی گئی ہے

کما قال اللہ تعالیٰ و تبارک السمیت بریکمہ قالوا بلی اسی وجہ سے اسکا استعمال تصدیق ایجاب یعنی غیر منفی میں جیسے اقامہ نہایت جواب میں بکے قائم زد کہہ جائے اور جیسے بخاری شریف کی کتاب الایمان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

عبد اللہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قبة فقال اترضون ان
تکونوا رباع اهل الجنة قلنا نعم الحدیث اور اس مثال میں شعر وقد بعدت بالوصل
بینی و بینھا بلی ان من نزار القبور لیبعدا و شاد و تبار یا جاتا ہے اور بعض ائمہ نے اس
شعر میں بلی کو بل اضرابیہ کا مزید علیہ قرار دیا ہے جس طرح نبض جگہ نغمہ بلی کی طرح اثبات ماسبق
بازالۃ النغمی میں مستعمل ہے شاعر کہتا ہے شعر الیس اللیل یجمع اقدحہ و یا انا فذاک بنا لذلک
نغمہ و تری الصلا لکما اراہ و یعلوھا اللہھا لکنا علانی و اے ان اللیل تجمع ام عمرو
ایا نا نغم۔ فارسی میں یہ سب باریکیاں نہیں ہیں دونوں قسموں میں اسکا استعمال برابر ہے جس طرح
اشبہ سے ہمید ہے اور یہ کلمات جیسے صدر کلام میں آتے ہیں وسط میں بھی استعمال پاتے ہیں شعر
نغم و ندان خوش نما کردان لب پر خندہ را و قیمت افزون می شود آری عقیق کندہ را و بقصد تاکید دکر
بھی لاتے جاتے ہیں امیر خسرو شعر خلق می گوید کہ خسرو بت پرستی میکند آری آری می کنم با خلق و عالم
کا نیست و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

فارسی میں نغم امیر کی کے ان کے نام سے لیا گیا ہے
حروف ایجاب و
کلام میں داخل
ہوتے ہیں
تاکید حروف ایجاب
کی تکرار

الحروف العاطفہ

واو و یا و ہم و یش و یس و باز و کہ و نہ و یا و اگر و خواہ یہ حروف عاطفہ ہیں جو معطوف و معطوف علیہ
کے درمیان واقع ہوتے ہیں اور انکو ایک حکم میں کر دیتے ہیں ان میں سے آٹھ حروف مطلق جمع کے
لیے استعمال کیے جاتے ہیں خواہ با ترتیب ہو خواہ بلا ترتیب یعنی چند اشیاء سے ایک شے کو لاعلیٰ التعمین
بیان کرنے کے لیے نہ ہو۔ اور معطوف و معطوف علیہ کا تعلق اپنے فعل کے ساتھ خواہ ایک ہی زمانہ اور
ایک ہی مکان میں ہو خواہ جدے جدے۔

ان میں سے واو مطلق جمع کے لیے بلا لحاظ ترتیب استعمال کیا جاتا ہے۔ بلکہ جہاں ترتیب محال ہو مستعمل
ہوتا ہے جیسے زید و عمرو و دونوں نے ملکر ایک غلام خریدا تو کہہ سکتے ہیں کہ این غلام زید و عمروست اسی طرح زید
و عمرو و دونوں نے کسی مسئلہ میں بحث کی تو کہہ سکتے ہیں کہ زید و عمرو مباحثہ کردند یہاں ترتیب مستعمل ہے بلکہ
کلام عرب میں اس قسم کی مثالیں بھی موجود ہیں جو کہ باعتبار ترتیب معطوف علیہ سے معطوف کا پہلے ہونا
ضرور ہے جیسے کلام مجید میں سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع میں یہ آیت شریف ہے یا لم یعم فتنی

حرف عاطفہ کا بیان

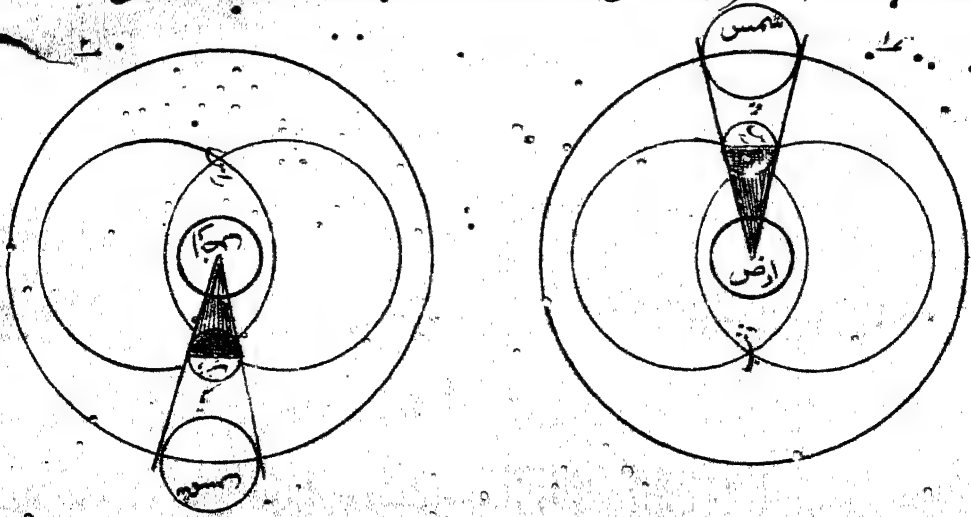
ان میں سے واو و یا و ہم و یش و یس و باز و کہ و نہ و یا و اگر و خواہ یہ حروف عاطفہ ہیں جو معطوف و معطوف علیہ کے درمیان واقع ہوتے ہیں اور انکو ایک حکم میں کر دیتے ہیں ان میں سے آٹھ حروف مطلق جمع کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں خواہ با ترتیب ہو خواہ بلا ترتیب یعنی چند اشیاء سے ایک شے کو لاعلیٰ التعمین بیان کرنے کے لیے نہ ہو۔ اور معطوف و معطوف علیہ کا تعلق اپنے فعل کے ساتھ خواہ ایک ہی زمانہ اور ایک ہی مکان میں ہو خواہ جدے جدے۔

لِرَّيَالِكَ وَاسْتَجِدْنِي وَارْتَعِیْ مَعَ الرَّاِیِّیْنَ۔ اور بخاری میں ہے کہ باب الجنبت وضو
ثم ینام من عبد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ابنہ قال ذکر عبد بن الخطاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتہ یغضب الجنابة من اللیل فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَکْرَکَ ثُمَّ نَمَّ حَالاً لَکَ باعتبار ترتیب رکوع پہلے اور
سجدہ بعد میں اور اس طرح غسل ذکر پہلے اور وضو بعد سے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اس طرح معطوف و معطوف غلیہ کے ساتھ خوانتساب و تعلق فعل کلمتے ایک زمانہ اور ایک مکان میں
ہونا شرط نہیں یعنی انتساب و تعلق فعل کا معطوف علیہ کے ساتھ کسی زمانہ میں اور مکان میں ہوا و معطوف
کے ساتھ کسی اور زمانہ و مکان میں ہو ایسے موقع میں ہوا و عاطفہ اشمال کر سکتے ہیں جیسے شجر ہر دو
چون فرو برد تینین و دست بر جز کہ خیر ناز سے ہیں و اس واسطے کہ ہر دو ایک وقت ایک ساعت میں
نہیں گھنٹے۔ میرے کرم آپ نے اس شعر میں چند امور دریافت فرمائے ہیں۔ اول یہ کہ چاند سورج کے
گھٹنے کو اردور کے گھٹنے کے ساتھ تعبیر کیا۔ دوسرا یہ کہ سوائے کار خیر کے ہر کام سے باز رہنے کو فرمایا حالانکہ کون
وضوف موضع خاص میں شمس و قمر کے اجتماع و تعادل سے پیدا ہوتا ہے پھر اس میں اثر ہے کاجلجلا
کیسا اور خوف کی کیا بات ہے۔ اگرچہ یہ مسئلہ علم ہیات سے تعلق رکھتا ہے اور نظم الفاظ شعر بھی غیر فصیح
ہیں مگر اس شعر کو حسن تقریب سے شاہدہ عابدائے جلنے کو غنیمت سمجھ کر آپ کے شبہات کا جواب مختصر سا
عرض کرتا ہوں تا طلبہ فایسی خوان کو جو ان اعتراضوں کو لا جواب سمجھے ہوئے ہیں نے الجملہ لکھی ہو جا
پہلے اس بات کو آپ جان لین کہ قمر فی نفسہ مظلم ہے رنگ اسکا کدہ اور ارق ہے وہ کشف الجرم بھی
ہے جسکی وجہ سے کوئی شے اس کے اوٹ میں آجائے یعنی کیسے درمیان وہ حائل ہو جائے وہ شے
اسکی کثافت کی وجہ سے ہا ہی نظر سے چھپ جائیگی مگر ساتھ ہی اسکے وہ اس قابل بھی ہے کہ لکڑ کوئی
چیز کشف الجرم اس کے آئین کے درمیان حائل نہ ہو تو وہ ضیائے شمس سے مستفی ہو جائے
اور مقدار اس استضاء کی ہمیشہ نصف سے کچھ کم ہوتی ہوگی اس واسطے کہ یہ بات اپنے محل اوضح
میں دلیل سے ثابت ہے کہ ایک بڑا کرہ روشن اپنے سے خرد کرہ غیر روشن پر بتقدیر مجازات روشنی ڈالے
یہ روشنی اس چھوٹے کرہ پر نصف سے زیادہ میں پھیلے گی باقی حصہ کرہ خرد کا مظلم اور تاریک ہی ہوگا
پس حالت اجتماع شمس و قمر میں قمر کا رخ مظلم ہلکی جانب ہوگا ہی محاق اور اس سے اور جب

جہاں باور بردار
اور خسوف کی صورت

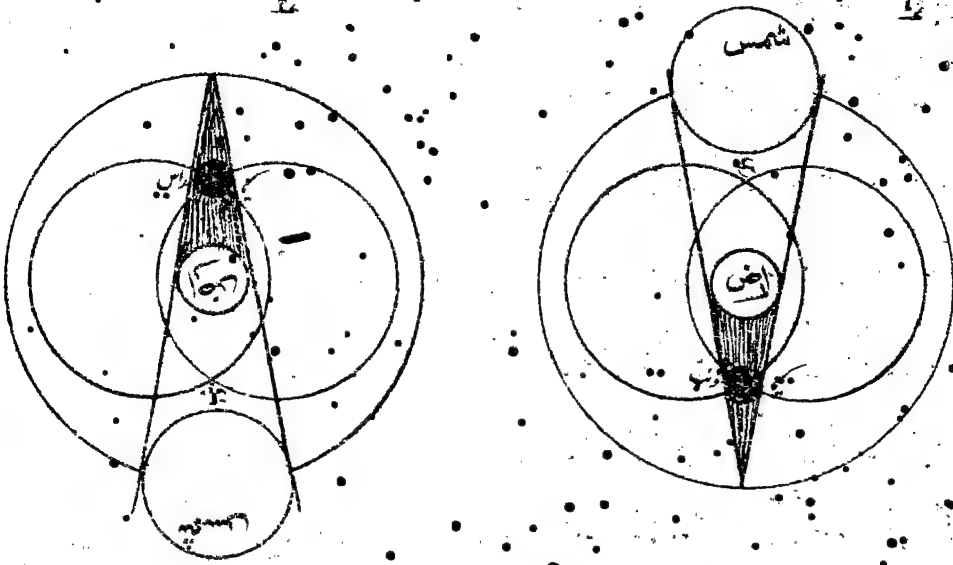
قمر شمس کے ساتھ کی اجتماعی خالبت کو چھوڑتا جا بے یعنی شمس سے ہٹتا جا بے یہاں تک کہ باہر جز
یا کچھ کم زیادہ شمس سے قمر بنگلیا تو اس قمر کا رخ مستیتر جو ہم سے چھپا ہوا تھا ہماری جانب ایک معتد بہ میل
کھائیگا تو اسی قدر کنارہ ہو چکے گا ہوا نظر آئیگا پس یہی ہلال ہنہ اوو جیسے جیسے آفتاب سے ماہ کو دوری
ہوتی جائیگی یہ میل بھی بڑھتا جائیگا اس کا حصہ نورانی بھی بڑھتا جائیگا یعنی انکی تصویر بھی بڑھتی جائیگی.....
یہاں تک کہ جب پورا مقابل یعنی کمال بعید شمس سے ہو جائے یعنی ہم ایک طرف افق شرقی پر قمر کو اور ایک طرف افق
غربی پر شمس کو دیکھیں اسکا کمال تفراید تمام میل انتہا کا بعید یہی ہوگا قمر کی اس حالت کو بدر کہتے ہیں
اور بدر باعتبار اشتقاق لفظی منبادت کو بتلاتا ہے کیا معنی کہ اس دن قمر خلاف اور ونو کے غروب
آفتاب سے چھلے طلوع کرنے میں منبادت کرتا ہے یہاں تک کہ آفتاب ادھر غروب ہوا نہیں کہ یہ نکل
کھڑا ہوتا ہے پھر بعد اس مقابلہ کے جیسے جیسے تدریجی تفراید حاصل کرتا بدر بننا تھا ویسے ہی منحرف اور
آفتاب کے قریب ہونے لگتا ہے تو برعکس صورت اولی اسکا انحاق نور بھی ہوتا جاتا ہے ظلام قناری کی
بھی بڑھتی جاتی ہے یہاں تک کہ پھر اجتماع واقع ہوتا ہے اسی طرح قیامت تک یہ سلسلہ قائم رہیگا
اور ایک اجتماع سے دوسرے اجتماع تک اُنیتس دن بارہ گھنٹے چوالیس منٹ تین سکنڈ کی مدت
صرف ہوتی ہے اور اسی اجتماع اور تقابل میں خسوف اور کسوف ہوتا ہے یعنی چاند اور سورج گھٹتے ہیں جو کہ منطقہ الجرج
اور منطقہ فلک ابل قمر ہم سطح نہیں ہیں ہر مقابلہ میں خسوف اور ہر اجتماع میں کسوف نیز ان کا نہیں ہوتا ورنہ
برہمنے چاند سورج گھٹتے رہتے بلکہ اکثر ان کے درمیان چھ مہینوں کا فرق پڑتا ہے ان بر کسوف کیلئے اجتماع
شرط ہے اور خسوف کیلئے تقابل ضروری ہو گیزہ اجتماع نیز ان کے برہمن یعنی شمس و قمر اس یا ذنب میں
اس وضع پر واقع ہو کہ قمر ضیائے شمس کا بالکل حائل ہو جائے **ہکذا**



ملاحظہ فرمائیے شکل ۱ میں اجتماع عین راس میں واقع ہوا ہے اور شکل ۲ میں عین ذنب میں اور اس کو بھی ملاحظہ فرمائیے کہ سورج گراہن میں زمین پر سے آپکی نظر قرص قمر پر پڑتی ہے اور جو گراہن کی پانی وغیرہ کے وسیلے جو حصہ غیر مستبھی مرئی ہوتا ہے وہ قمر ہے نہ شمس غرض اس صورت میں کہ قمر عین راس یا ذنب میں ہو اسکے ساتھ یہ بھی ہو کہ قمر اپنے کمال حسیض میں ہو تو اس وقت قطر سایہ قمر کا جہاں آفتاب بکل الاجزا مستور اور چھپا ہوا ہے ایک سو اسی میل ہوتا ہے اور قمر بوجہ اپنے کمال سرعت بریدگی کے اس مسافت کو جو ایک سو اسی میل ہے ساڑھے چار منٹ میں طے کر جاتا ہے تو کمال کسوف میں کہ سطح پر کسی جگہ ساڑھے چار منٹ سے زیادہ نہیں رہ سکتا یا بکل الاجزا یعنی تمام کمال جاگ نہیں یعنی پورا پورا نہ ہو کچھ حصہ آفتاب کا کھلا بھی رہ جائے تو اسقدر کھلا ہو اچھہ آفتاب کا رانی کو پھنکھ و مرئی ہو گا۔ کمال ماورق صان اس گراہن کا شمس و قمر کے مرکزوں کے ایک خط ایک سیدہ میں واقع ہونے سے ہوتا یعنی شمس و قمر اس طرح جمع پڑیں کہ خط نظر چشم ناظر سے سیدھا ان دونوں کے درمیان سے نفوذ کرتا چلا جائے اور ان کے قطر بحسب رویت برابر بھی ہوں یعنی قطر قمر کا شمس سے بحسب رویت کم بھی نہ کیا معنی کہ ایک خط مستقیم آفتاب اور ماہتاب کے شرقی کناروں سے مس کرتا زمین تک اور اسی طرح اُنکے غربی کناروں سے ملا ہوا زمین تک پہنچ سکے پس ان دونوں خطوط کے درمیان قمر کا تاریک سایہ لے لے مخروط کی شکل میں زمین پر پڑیگا اس جگہ کے رہنے والوں کے لئے چاند آفتاب کا حجاب بنا دیگا اگر چاند زمین سے بہت دور ہوتا اور آفتاب اسی جگہ تو زمین اس مخروط وار من سایہ کے قاعدہ سے دور تر اس مخروط کے قریب ہوتی تو سایہ تاریک قمر کا زمین پر پہنچنے سے پہلے ختم ہو جاتا پھر تمام روے زمین پر کہیں سے بھی کسوف تمام مرئی نہ ہوتا اور جو لوگ اس راس مخروط کے نیچے ہوتے آفتاب کے کنارہ کو ایک حلقہ نورانی دیکھتے اور اگر زیادہ قریب ہوتا زمین قاعدہ مخروط کے قریب ہوتی تو زمین کا بہت بڑا حصہ قمر کے تاریک مخروطی سایہ میں چھپ جاتا اور جہاں تک یہ تاریک سایہ ہوتا وہاں تک کسوف کامل اس جگہ کے باشندوں کو نمایاں ہوتا۔

ایسے ہی تقابل راس یا ذنب میں تمام ہو کیا معنی کہ جب چاند آفتاب سے کمال بعد ہوگا اس کو آفتاب سے پورا پورا تقابل نہیں ہوگا اور یہ پورا تقابل اگر عین راس یا ذنب میں واقع ہو زمین ان نیز زمین کے درمیان ایسی حالت ہوگی کہ جرم قمر کے سیدھے مخروطی سایہ میں بالکل چھپ جائیگا اسوقت شمس

اس گت کسبی حال میں پہنچ نہ سکیں گی۔۔۔ ہیکذا



شکل اول میں تقابل راس میں ہوا ہے اور شکل ثانی میں تقابل ذنب میں غرض ہر حال میں زمین کے مخروطی سنایہ کے اندر چاند آجانے سے آفتاب کے شعہ اس تک نہیں پہنچیں وہ بے نور کائنات نور مردہ گیا جو اس کی اصلی حالت نہ تھی یا تقابل عین راس و ذنب میں نہ ہو تو صرف قدر حیل و ملت نامرئی رہیگا یعنی اتنا ہی حصہ چاند کائنات نور رہیگا۔ اور ذرا واضح طور پر عرض کرتا ہوں آپ جانتے ہیں قمری گردن اجتماعی میں قدر انفاق صرف بستھی نہیں ہوتا اپنی ذاتی اصلی حالت پر فقط بے نور رہ جاتا ہے یہ نہیں کہ جبنا حصہ عظیم النور رہتا ہو معدوم الذات بھی ہوتا ہے کیا معنی کہ عدم تنویر کو عدم ذات لازم نہیں ورنہ یہ بات لازم آئیگی کہ چاند ہر راہ میں عدم سے وجود میں آتا ہے یعنی ہر راہ ایک نیا قمر خلق ہوتا ہے یہ شامہ اور غائبانہ کے خلاف ہے تو ظاہر البطلان ہے پس معلوم ہوا کہ جب چاند آفتاب کے ساتھ اس طرح مجتمع ہو کہ ہماری نگاہ کے رخ چاند آفتاب کے اشعہ ٹھک کے اقبال سے قاصر ہو تو ہماری آنکھ کے سامنے چاند کی بے نور مطلوب النضیا لگیہ صرف اپنی اصلی کمودت پر رہ جائیگی یہ اجتماع میں یا ذنب میں واقع ہوگا اسی کو کسوف یعنی سورج گزرنے کہتے ہیں اور یہ بات کہ چاند اپنی کمودت و ظلام اصلی کی وجہ سے بے نور ہو کر مرئی نہ ہونا چاہیے تھا اس واسطے کہ اس قدر رویت کیلئے بھی فی الجملہ روشنی کی ضرورت ہے کیا معنی کہ یہ علم مناظرہ میں مبرہن ہے کہ رویت میں نور و داخلی یعنی بینائی اور نور خارجی یعنی روشنی خواہ نوری ہو خواہ ناری واسطہ اور سفیر ہیں تو سطح ناظر و رائی کو بالآخر شہ (یعنی بینائی) منظرہات مد رک نہیں ہوتے اس طرح بغیر روشنی اور اجالے کے بھی

مبصرات دریافت ہونہیں سکتے غرض دونوں نور داخلی و خارجی ملکر سفیر روپت اور واسطۃ النظر فی المنظورات ہوتے ہیں ورنہ اندھا بھی بینا کی طرح ہر چیز کو جو روشن ہو دیکھ لیتا اور بینا ظلمات میں بھی اور اک جمیع مبصرات کرتا یہ خلاف مشاہدہ ہے اس کا بظلال محتاج برہان نہیں پس کسوف شمس میں قمر کو اگرچہ تاریک و مظلم ہے بدولت اُن اشعۃ شمس کے جو قمر کے اس حصہ پر پڑتے ہیں جو شمس کے محاذی ہے اور چہرہ جو کہ قمر کروی شکل صیقلی الجرم ہے وہ پھلتی ہوئی شاعین قمر کے اُس حصہ پر (جو ہمارے محاذات میں ہے) پھیل جاتی ہیں تو فقط اتنے اُجالے کنی بدولت یہ سیاہ ٹکبہ بھی ایک رنگ مری ہوئی ہے جیسے دن میں دھڑو جب مکان کے صحن میں ہوتی ہے مگر اس سے اچھٹی ہوئی روشنی کی بدولت آپ کے کمرے میں بھی اُجالا رہتا ہے شب تاریک کی طرح کمرہ تاریک نہیں رہتا اسی طرح قمر کا اپنے خسوف تام میں مری ہونا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ہرگز زمین کے گرد اگر دسینتالیس میل کے دُل میں زمین کو گھیرے ہوئے ہے جب اشعۃ شمس اس ہوا سی محیط پر پڑتی ہیں زمین سے کج ہو کر جانب بالا اُچھٹے ہوئے سایہ زمین کے ساتھ ملکر قمر مختسف پر پڑتی ہیں اسی سبب اگرچہ خسوف تام ہوا مختسف تا بنی شکل دکھائی دیتا ہے غرض اس سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ اجتماع میں قمر کا ایک حصہ نصف سے کچھ زیادہ روشن رہتا ہے تو کسوف کا کسی جگہ ہونا اور کہیں نہ ہونا ممکن ہے اور زمین کا غرو طی سایہ تمام قمر کو اپنی تاریکی میں گھیر لیتا ہے یعنی نہ نور کر دیتا ہے تو اس زمین کے کسی موضع میں خسوف کا واقع ہونا اور کہیں نہ ہونا ممکن نہیں خیر یہ بات تو بے ہو گئی دوسرے آپ کے شبہات کے جواب باقی رہے ایک تشبہ تو یہ کہ کسوف و خسوف کی حقیقت تھی جو مجملہ مذکور ہوئی پھر اسکو فردن تین یعنی اڑھے کے ٹکٹے کے ساتھ تعبیر کی وجہ یہ ہے کہ منطقہ فلک مائل قمر اور منطقہ فلک مائل کے موضع تقاطع کو جو شمالی ہے اس اور جنوبی کو جنوب کہتے ہیں یعنی سرودم تین کیا معنی کہ دونوں منطبقوں کے دو نصف حصوں کے درمیان قرینہ کے چاہے عند الوہم ایک اڑھے کی شکل تشکیل ہوتی ہے یہ دونوں موضع تقاطع کے اسکے سر اور دم متصور تھے ہیں چنانچہ شارح چغینی فرماتے ہیں لا نصفہ شبہ ہوا الشكل الحادث بین نصفی المائل والمائل من الجانب الاقرب بالتین فیکون احدی العقدین راسا والاخری ذنباً غرض قمر کے عقدہ راس میں آنے کو تین کے ٹکٹے کی اول حالت سمجھنی چاہیے اور عقدہ ذنب میں ہونے کو آخر حالت جیسے غذا اسفل معہ میں منحد ہونے کے ہوتی ہے تصور کرنی چاہیے غرض جب تین کی

۱۵
چونکہ منطقہ فلک مائل
منطقہ البروج کے سطح
منطقہ البروج میں
ان دونوں کے تقاطع
پہلے ایک جگہ ہوتا ہے
پھر ایک جگہ منقطع ہوتا ہے
منطقہ البروج میں
اس جگہ کہہ رہے ہیں
اس سے شبہ ہوتا ہے
مگر حرکت فلک مائل کی
خلاف خلاف حرکت
تین جگہ ملتا ہے

کسوف و خسوف حقیقت
میں یوں ہوتی ہے
اڑھے کے ٹکٹے کے
ساتھ تعبیر کی
تین کے تین

شکل و اسہلے گھڑی ہے اس طرح ان عقود میں سیارہ کے داخل ہونے کو اس کے ٹنگنے کا تصور باندھ
سکتے ہیں وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ

دوسرا وہ شبہ کہ جب کسوف و خسوف کی حقیقت ہے تو خواہ مخواہ ان اوقات سے ڈرانا معطلات اور
مہات سے تصور کرنا چنانچہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نماز و دعا صدقات کے لئے ارشاد فرمانا کس لئے
ہے تو مختصر عرض کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں ہر فاعل کے لئے مفعول ہر شرف دیا گیا ہے سبب شرف و عزت
وہی فاعلیت ہے یعنی ذات فاعل میں شرف و عزت وصف فاعلیت کی بدولت ہو کر تابہ اسی کی کوئی
خصوصیت نہیں ہر موصوف ذی شرف میں وصف ہی سے شرف ہے تو مدار عزت و شرف صفت کو کہنا
چاہیے مثلاً سلطان اور حاکم کا اپنی رعیت اور محکوم پر شرف ہیں ہے وہ اس وجہ سے نہیں کہ وہ ایک شخص
من الاشخاص ہے بلکہ اسکی وصف حکومت اور سلطنت یعنی غلبہ اسکو سب پر شرف دے رکھا ہے اگر
کسی جگہ اسکے خلیفہ میں فتور اسکے احکام کے انفاذ میں قصور پڑ جائے اور اس کی سلطنت کی دست درازتی
حکومت کی قادر اندازی کسی عائق و مانع کی وجہ سے کہیں پر رک جائے جتنی دیر کے لئے اور جن جن قوم
کے لئے مسلوب الوصف ہے مسلوب الشرف والعزۃ بھی ہوگا کس واسطے کہ حاکم کے شرف و عزت کا سبب
حکومت یعنی اسکا انفاذ حکم ہی ہے اگر بادشاہ تخت حکومت پر جلوس فرما ہو حسب دستور اپنے فریض کا اجرا
و انفاذ طلب کرے اسے وقت کوئی امر اسکے حکم کو نفوذ و جریان سے روک دے اور اس حاکم کو مجبور اس
عائق سے الٹا اثر پذیر ہونا بھی پڑے تو اس وقت اس حاکم کو مسلوب الحکم نہ کہنے تو اور کیا کہیے گا معذایہ
اوبار اگر کسی بڑے سے بڑے مقابل پر اٹھنے تو بہت بڑے خوف اور عبرت کا مقام ہوگا بارے ہشت
کے اپنی اپنی خیر منانی پڑ جائیگی اس سے جو کوئی بڑا بادشاہ اعلیٰ حاکم ہوگا اسکی پناہ ڈھونڈھی
جائیگی پس اب آپ خیال فرمائیے مثلاً بادشاہ انتران نیر خاوان عین اجلاس میں یعنی دن کے
وقت جو اس کے اجلاس کا زمانہ ہے اپنے محکوم و رعیت یعنی زمین و زمانوں پر اجرائی حکم و انفاذ
فرمان جیسے تنویر عالم تلوین فلذات تجلیہ معرینات تصویر مافی الارحام سے (جن امور پر حکم الہی
سے اس کو قدرت ملی ہے) کسی وجہ سے ٹھوڑی ہی دیر کے لئے سہی وہ عاجز آئے یعنی اس سے
یہ اقتدارات چھن جائیں العظۃ اللہ کیسے خوف اور دہشت کا وقت ہے اسی وجہ سے اس وقت
حاملہ عورتوں کے خور و نوش میں احتیاط اور حاکم طور پر کھانے پینے کا پرہیز کیا جاتا ہے انسان ہی کی

کسوف و خسوف ایک
مذہبی اعتقاد و خیال
تھی جو کتب و کتاب
میں شائع علیہ السلام
و الصلوٰۃ اس لئے
کیون خوف و دہشت میں
ان اوقات میں کافر
و عبادات کی کس بے
ہدایت فرما رہے ہیں

کوئی خصوصیت نہیں لکڑی پھر اناج پہوہ جس جس پلاسکا علم اور اسکی اصلاح تھی سوہ تدبیر سے بھلا اثر
 پڑتا ہے یہ بات کچھ خلاف توحید نہیں آپ دیکھتے ہیں آگ کی مارست سے گرمی بڑھ سگی اور پانی کی بجاوڑ
 سرومی بخش ہوگی اور جس جگہ مثلاً گرمی کی ضرورت تھی بروقت وہ گرمی وہاں نہ پہونچی مزارع اس شے کا تباہ
 ہوگا اور ان میں صفت گرمی و سردی کی ذاتی نہیں معتار ہے موثر حقیقی حکم یا نادر کو فی برد او سلم مالک
 ۱۰ امر حکم الی اکین ہے ان اگر کسی نے انہیں کو موثر حقیقی بتلایا البتہ خلاف توحید ہوگا۔ اس طرح جب سلطان انجم
 کا تسلط انکی زمین اور زمینوں پر سے اٹھ جاوے بہت سی قبائلیں اور کئی قسم کے فساد اتنی ہی دیر میں
 اسکے لشکر نے سر زمین پیدا ہو جائے کیا بعید ہے اب بجز اسکے کہ ہم اپنی اپنی خیر منائیں اس احکم الی اکین
 الملک المقدر کو (جس نے اسکو بہت قلیل عرصہ کے لئے بھی عزل کر دیا ہے) دعا و صدقات سے
 راضی کریں اور کیا کیا جائے۔ ایک معمولی ضروری بات سمجھ کر نے خوف ہو جانے و قوفی سے شقاوت
 انما خدا اللہ تعالیٰ شانہ یعنی ایسی بڑی مخلوق باری عز اسمہ جس سے ایک عالم فیض یاب ہے
 جب ان پر صورت عتاب ہے تو ان کے پرستش کنندگان وغیرہم کو نہایت عبرت کی جگہ ہے واللہ
 تعالیٰ اعلم بالصواب

واضح ہو کہ یہ اجتماع و اشتراک (جو او و عاطفہ کی وجہ سے ہوتا ہے) کبھی چند اسموں کا کسی ایک فعل میں
 ہوگا جیسے احمد و محمود و حامد آمد یعنی حصول صرف محبت کا ان تین شخصوں سے ہوا۔ کبھی چند فعلوں کا
 ایک اسم میں جیسے زید آمد و نان خورد و برفت یعنی حصول آنے اور روٹی کھانے اور جانے کا صرف
 زید سے ہوا۔ کبھی حصول چند جملوں کا (خواہ اسمیہ ہوں خواہ فعلیہ) جمع کیا جاتا ہے جیسے احمد آمد و
 محمود نشنت و حامد برفت یعنی آمدن احمد و نشستن محمود و رفت حامد کا حصول بذریعہ او و عاطفہ کے جمع
 کیا گیا ہے۔ اور یہ او و زائد بھی ہوتا ہے یہاں زائد سے میری یہ مراد ہے کہ اگر وہ لفظ حذف کر دیا جائے
 معنی ویسے کے ویسے بنے رہیں۔ بلکہ اسکے لئے معطوف علیہ تکلف تاویل حاصل کیا جاتا ہے خواجہ
 جمال الدین سلمان کا شعر ہے شجر مبارک در شاہ است و شد الحمد کہ مرا بخت بدین ملجا و او آوردہ
 اور یہ اکثر دوسری نوز کے حروف عاطفہ اور لیکن اور اس کے مخففات کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے
 فردوسی شجر بہ بنیم تا سپ اسفندیار سوے خانہ آید ہی بے سوارہ دیا بارہ رستم جنگ خجہ
 باخونہد بے خداوند روے نظامی شجر و گردیت شاہ راز خورست مر اہم خداوند و ہم خواہرست
 یہاں او و عاطفہ ترک ہوئے یہاں او و عاطفہ کے ساتھ ہے

کبھی چند اسموں کا کسی ایک فعل میں
 کبھی چند فعلوں کا ایک اسم میں
 کبھی حصول چند جملوں کا ایک اسم میں

کبھی او و عاطفہ زائد

بخلاف شعر مشہور "نہ اندر نہ آمد سہ اندر چہار" میں واو عاطفہ مقدر ہے ابے نہ اندر نہ آمد و سہ اندر چہار
 کیا معنی کہ نہ در نہ و سہ در چہار ان دونوں کے جاصل ضرب کا مجموعہ یعنی نو و سہ مقصود ہے چنانچہ
 بیان دلالت میں مذکور ہوا اصطلاح علم ہنوی میں اس ترک عطف کو فصل اور عطف کرنے کو
 وصل کہتے ہیں اس کی زیادہ تفصیل فن بلاغت کا منصب ہے۔ اور یہ بھی سن لیجئے کہ اس واو
 عاطفہ کو اسی طرح ساکن رکھ کر اس کے حرف ماقبل کو بجاورت و مناسبت واؤ ضمہ دیا جاتا ہے اور
 اس ضمہ کو کبھی اشباع اور پڑی کے ساتھ پڑھتے ہیں وہ حرف ماقبل سوائے ہائے مخفی کے خواہ
 حرف علت ہو یا غیر اول جیسے حافظ شعر غنیمت دان می و خور در گلستان ^{۱۱} کہ گل تباہفتہ دیگر نباشد ^{۱۲}
 ثانی جیسے نظامی شعر چنان آفریدی زمین و زمان ^{۱۳} بہان گردش انجم و آسمان ^{۱۴} مگر ہائی مخفی
 چونکہ مظہر حرکت حرف اخیر کلمہ ہے اور نیز وہ مخفی ہی ظاہر نہیں اس پر ایک ہمزہ مضمومہ مان لیا جاتا
 لیکن اضافت و اتصاف میں جب طرح ملفوظ ہوتا ہے مکتوب بھی ہوتا ہے اور یہاں رسم الخط میں
 سوائے ملفوظ کے مکتوب نہیں ہوتا جیسے اس شعر میں حافظ شعر بنوش جام صنوبری ہالہ و دوف و
 چنگ ^{۱۵} بیوس غنچ ساقی بنغمہ نے و رود نظامی شعر تیغ نہ و زخم نے اندازہ چیست ^{۱۶} کوس
 نہ و این ہمہ آوازہ چیست ^{۱۷} و گرنہ اسی ہائے مخفی کو حرکت دیجاتی تو وہ مظہر علامت نہ رہتی ایک
 مستقل حرف بنجاتی اور نیز وہ مخفی بھی نہ رہتی ہائے ظاہر بنجاتی اسی طرح جب الف کو ا کے
 اصلی سکون پر باقی رکھا جاتا ہے تو ایک ہمزہ مضمومہ اشباع کے ساتھ زیادہ کیا جاتا ہے نظامی ^{۱۸}
 شعر دو وارت شما از دوکان کہن ^{۱۹} و ترادر سخا و مراد سخن ^{۲۰} و اللہ تعالیٰ اعلم ^{۲۱} بالصواب
 اور کبھی بلا اشباع صرف ضمہ کے اظہار پر کفایت کرتے ہیں اس صورت میں یہ واو صرف مکتوب
 ہوتا ہے ملفوظ نہیں ہوتا حرف ماقبل سوائے ہائے مخفی اور حرف واجب السکون کے چاہے
 کوئی ہو۔ حافظ شعر سلطان بنو لشکر و سوداے تاج و گنج ^{۲۲} درویش و امن خاطر و کج قلندری
 نظامی شعر بر آرمشہ بزم از تازی و نوش ^{۲۳} بلطفے کہ بردی زبہندہ ہوش ^{۲۴} و اور در صورت
 ہائے مخفی و حرف واجب السکون وہی ہمزہ مضمومہ واو اشباعی کی طرح زیادہ کیا جائیگا حکیم مصر
 اے خوشا کس کہ بود مرده و نامش زندہ ^{۲۵} نظامی شعر تو انا وانا بہر بودی ^{۲۶} و گنہش و بیا بخشودنی ^{۲۷}
 و نہ بہان بھی وہی خرابی پیش آئیگی جو اشباع میں آئی۔ اور کبھی حرف ماقبل اسکی حالت وقفی پر

فصل وصل
 فصل عطف
 فصل فصل
 واو عاطفہ
 کا بیان

واو عاطفہ
 کا بیان

واو عاطفہ
 کا بیان

مچھوڑ دیا جاتا ہے اور اس واؤ کو اتباعاً للعرب متحرک بحرکت فتح کر دیتے ہیں چاہے حرف ماقبل کوئی
 نہ ہو حافظہ شعر آرزو کی شہم واز تو چہ پہنان دارم پد شیعہ بادہ و کنبے ورخ زیبا لے پد ولہ تکیہ بر
 بقعہ نمی و دانش و طریقت کافرست و راہ روبرو صد ہند وار و توکل بادرش و ولہ رہ خلوت مکہ خاضم ہنما
 تاپس ازین و می خورم باتو و دیگر غم دنیا نخورم پد خواجہ جمال الدین سلمان شعر دہراے عہد شیخ
 حسن آنکہ خدش و چربخ ووتا بچار و ناچار می کند پد بعض مقتنعین کے بازو و کنبے ورخ و لغو
 و دانش اور تو و دیگر اس نوع کو غم شیخ مبصوم و الما قبل میں دسج کیا ہے پس اس صورت میں ایک
 ہمزہ ما و مختفی اور واجب السکون والے کلمہ کی طرح اسکے ماقبل ماننا ہوگا۔ اور چار و ناچار میں سکون کے
 قابل ہوئے چونکہ یہ واؤ عربی و فارسی میں مشترک ہے میرے نزدیک اولیٰ یہی ہے کہ عربی کی طرح
 واؤ مفتوح رکھا جائے۔ چنانچہ کوئی کلمہ ترکیب عربی مذکور ہوتا ہے اسی طرح مفتوح رکھا جاتا ہے
 جیسے اس شعر میں نظامی و شعر نام تو بر حاشیہ دل رقص و حکم تو فرمان دہ لون و القلم و خواجہ
 جمال الدین سلمان شعر لمبا و من در شاہست و لیل الحمد و کہ مرا بخت بدین لمبا و ما و آورد و
 اور وہ واؤ عاطفہ بھی مفتوح پڑھا جاتا ہے جو کسی شعر کے صدر یا مطلع میں واقع ہوتا ہے۔
 اول جیسے فردوسی شعر و دیگر کہ گیتی نثار در رنگ و سراے پہنچی چہ پہن و چہ تنگ و حافظ شعر و انکہ
 پیشش بہند تاج تکبر خورشید و کبریا نیست کہ در حشمت درویشان است و ثانی جیسے حافظ شعر
 سکین چہ بن بعشق گلے گشتہ مبتلا و اندر چمن فگندہ بفریاد غلغلے و یہ بھی یاد رہے کہ جب اس واؤ
 عاطفہ کے بعد کوئی کلمہ مصدر بالف ہو اس الف کی حرکت نقل کر کے واؤ کو دیتے ہیں اور الف کو کبھی کتا
 و تلفظاً حذف کر دیتے ہیں جیسے وگر و وز و وان و وین اور کبھی صرف تلفظ سے گرا دیا
 جاتا ہے کتا یہ باقی رکھا جاتا ہے جیسے اوپر کے شعر میں و اندر چمن فگندہ بفریاد غلغلے
 امر رسم الخط کے ساتھ تعلق رکھتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب موضع اس واؤ عاطفہ کا وہ ہے
 کہ معطوف کے سرے پر بلا فصل معطوف علیہ لایا جائے۔ مگر بعض وقت بحکم ضرورت ان میں فصل
 بھی واقع ہو جاتا ہے۔ امیر خسرو شعر نامہ کفید سوے وی و تابد و رسم و خاکسترم کنید و بران خط پڑا
 اے نامہ نویسید سوئے وے و مرا خاکسترم کنید و بران خط پڑا کنید تابد و رسم شعر میں تا و گراہ
 چون تا ختم و سخن را کجا سر بر افرا ختم و دو سہ حرف با جیسے نظامی شعر لیناس با کار داران روم و

سو بے کید رفتند زبان مرز بوم و لمہ پر پچھہ با آن پری پیکران : شدند از بسے گنج گوهر گران و سوزی
 شعر رئیس و ہے با پس در رہے : گذشتند بر قلب شامشہ : رفتند و شدند و گشتند بصیغہ جمع
 بیان کرنا اسکے عاطفہ ہونے پر دلیل ہے ۔ اگر بمعنی مع لیا جاتا (چونکہ بلیناس اور پچھہ اور رئیس وہ
 مفہومین) رفت اور شد اور گشت کہا جاتا ہے سعدی شعر فرق ست میان آنکہ یارش و ذیر : با آنکہ
 دو چشم انتظارش بر در : ابے فرق میان آن و آن الخ علی خراسانی شعر می دو و چون باد بر شیب و فلز
 این جهان : پیش عاشق و طریقت کوہ با صحرایکے است : تیسرا تا جیسے نظامی شعر و گر باہر است
 راہم بہ تست : ہنمہ روز تا شب پناہم بہ تست : اے ہنمہ روز و ہنمہ شب کیا معنی بندہ خداوند تعالیٰ
 عزائمہ کی پناہ کا ہر دم ہر آن محتاج ہے ۔ ظہوری شعر تفاوت کفر و دین آمد بمعنی : بیان عدل و
 با عدل کسری : اے میان عدل او و عدل کسری ۔ اور یہ تا جسطح عربی میں حتے جارہ کے
 بمعنی مستعمل ہوتا ہے جس کا بیان خروف جارہ میں گزر چکا ۔ حتے عاطفہ کے معنی میں بھی
 مستعمل ہوتا ہے جیسے اکلث السمکۃ حتی لا یسمھا یعنی پھلی بھی کھائی اور اسکا سر بھی ۔ نظامی
 شعر کندر بان شاہ فرخ نژاد : شبانگاہ بگریست تا با دوا د یعنی اسقدر غم کیا کہ رات بھر رو
 گیزی اور صبح بھی تھک کر بیٹھ گیا روتا رہا و لمہ زبے آبیم سینہ سوزد درون : قدم تاسم غرق
 دریا بے خون : چوتھا ہم جیسے امیر خسرو شعر نیست پشیمانیش از ردہد : ہم بود آن لحظہ
 کہ کمتر دہد : اے و بود پشیمانی آن وقت کہ الخ بیدل شعر مردہ ہم فکر قیامت دارد : آرمیدن
 چہ قدر دشوار است : اس لفظ کے خصوصیات سے ہے کہ معطوف و معطوف علیہ ہر دو پر داخل
 ہوتا ہے نظامی شعر ہم اوراہ دان ہم فرس راہوار : زبے شاہ مرکب زبے شہسوار : اور کبھی
 تعین و تاکید معنی عطفی کے لئے اسکا ساتھ و او عاطفہ بھی لے آتے ہیں نظامی شعر و گر خدمت
 شاہ را در خورست : مرا ہم خداوند ہم خواہرست : بعض متقنین نے اسکا معطوف و معطوف علیہ
 کا جملہ ہونا واجب جانا ہے سو یہ کوئی بات نہیں ۔ مفرد اور جملہ ہر دو پر داخل ہوتا ہے مفرد جیسے
 نظامی شعر اے یزین بر خو فلک نازنین : ناز گشت ہم فلک و ہم زین : جملہ جیسے اوپر کا شعر
 ہم اوراہ دان ہم فرس راہوار : اور اسکا معطوف کے اول و آخر ہر دو جملہ لانا جائز ہے اول جیسے اوپر
 کے اشعار میں اور آخر نظامی شعر دان بیکے دانہ زراہ مکرم : حلقہ بر ایداختہ و طلیہ ہم :

عاطفہ کا بیان
 عاطفہ معطوف و معطوف علیہ
 دونوں پر داخل ہوتا ہے
 ہم عاطفہ کے ساتھ
 بنظر تاکید او عاطفہ
 بھی لیا جاتا ہے
 عاطفہ معطوف و معطوف علیہ
 دونوں پر داخل ہوتا ہے
 ہم عاطفہ معطوف کے
 اول و آخر ہر دو جملہ
 لانا جائز ہے

و مرتب کا مہلت و تراخی کے ساتھ زمان طویل میں جو سعدی شعر باش تا و تش نہ بندہ روزگار
پس بکام دوستان بخرش برآید یہ حرف بعینہ عربی کے فنا کی طرح ہے کما قال اللہ عز و جل
فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظًا مَّا فَكَّسْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا اُوْر جیسے عربی
میں نا تفریع کے لئے آتی ہے یہ لفظ بین بھی تفریع کے لئے لایا جاتا ہے اور تفریع اور تعقیب
میں بھی فرق ہے کہ تعقیب میں امر اول کو وجود امر ثانی میں کچھ دخل نہیں ہوتا تفریع میں امر اول کو وجود
امر ثانی میں ضرر دخل ہوتا ہے سعدی شعر گر سنگ ہمہ بعل بخشان بودی پس قیمت لعل و
سنگ یکساں بودی یعنی جو ہرات کا پتھروں کی طرح بے قدر و قیمت ہونا ان کے ہر طرح
کثیر ہونے کی وجہ سے ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ

ساتواں بازہ۔ یہ لفظ جمع مع الترتیب میں پس کی طرح ہے۔ مگر اس میں مہلت اور تراخی کا اعتبار
نہا وہ ہے جیسے عربی میں ثَمَر اور ہندی میں پھر چنانچہ مولوی اوصد الدین بگلرامی نفائس اللغات
میں لفظ پھر کی تحقیق میں فرماتے ہیں۔ پھر بکسر اول مخلوط التلظظ بہا و رای مہملہ در آخر بمعنی
باز بعربی ثَمَر الخ سعدی شعر شکم آید کہ کسے سیرنگہ در تو کند با دو گویم کہ کسے سیر نخواہ بودن
اور اس لفظ کا معطوف کے اخیر بھی لانا جائز ہے نظامی شعر بر آسود روزے دور بودن
نہ مشکوبے دارا خبر جست باز اے اول چند روز در لہو و ناز گزاشت و بعد ازان از مشکوب دارا
خبر جست۔ اور اس کے ساتھ واو عاطفہ کا لانا بھی جائز ہے حافظ شعر دامن روت نکو چشم
بدان دور کہ افروز بہ بر مژدہ طعنه و بر خور زدہ باز اے و بعد ازان بر خور شید طعنه زدہ۔

آٹھواں کاف عاطفہ جو او کی طرح مطلق جمع کے لئے آتا ہے سعدی شعر بے بسا
اسپ تیز رو کہ باندہ کہ خبر لنگ جان بنزل برد۔ اور ما متصلہ مخفی بھی دو جملوں کے بیضوں کے
جمع مع الترتیب کے لئے لایا جاتا ہے اور اسکے دخول کا فعل ماضی صیغہ واحد غائب ہونا واجب
ہے جیسے عالی کہتا ہے شعر چون دایہ تسبیح بدست اے در یکتا بہ آخر بعد آمین و دعا آمدہ فرشتہ
چنانچہ کچھ بیان اسکا مقدم گزر چکا ہے وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَابِ اور حروف عاطفہ میں
نہ ہے جو مفردات پر داخل ہوتا ہے اور اس مفرد سے نفی اس حکم کی کیجاتی ہے جو کہ اس مفرد کے
مبتوع (یعنی معطوف علیہ) میں تعین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے پس اس سے ظاہر ہے کہ اس کے

بہرہ و تفریع
تفریع اور تعقیب
میں فرق

بیان با عاطفہ
اور تراخی
نفس و ہوا
کے اول و آخر و زمان
باز عاطفہ کا
نظام کا بیان
کافی عاطفہ کا بیان

بہرہ و تفریع
تفریع اور تعقیب
میں فرق

باقبل جملہ خبریہ موجبہ یا امر کا ہونا ضرور ہے اور اس کے بعد اسم مفرد (یعنی غیر خبر) کا ہونا واجب جیسے رفت زینہ نعمو۔ سعدی شاعر ترک دنیا و شہوت سنت و ہوس و پارسائی نہ ترک جامہ بس و واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اور حروف غاطفہ میں سے یا و اگر خواہ اور کہ و و او و جنی یا ان کو حروف عناد و تردید بھی کہتے ہیں ان پانچ حرفوں میں سے کوئی حرف جن کلموں یا کلام کے درمیان واقع ہوتا ہے ان میں سے ایک امر غیر معین لا علی التعمین مراد ہوتا ہے۔

جانتا چاہیے کہ یا و اگر لڑین کے مخففات گزرا اور خواہ۔ ان تینوں کلموں کو معطوف و معطوف علیہ ہر دو پر لانا بھی جائز ہے بخلاف کاف و واو و عناد یہ کہ فقط معطوف کے سرے پر یعنی صرف معطوف اور معطوف کے درمیان میں لاتے ہیں امثلہ آتیہ اس دعوت کے شاہد ہیں۔ اور یہ بیان

بھی سن لیجئے کہ صاحب جواہر الحروف یا کے استعمال کو اس جگہ مخصوص رکھتے ہیں کہ جہاں معطوف و معطوف علیہ مختلف الکفیت ہوں یعنی ایک مثبت تو دوسرا منفی ہو اور استعمال مدخل خواہ کو متفق الکفیت میں مختص سمجھتے ہیں یعنی معطوف و معطوف علیہ ہر دو کا مثبت ہونا ضروری سمجھتے ہیں چنانچہ جواہر الحروف میں بیان کلمات عناد کے تحت میں فرماتے ہیں و فرق بینہما

آنست کہ مدخل خواہ در ہر دو جا مثبت می باشد و مدخل یا در یکے منفی و دیگر مثبت بنتھی میرے نزدیک یہ شرط و اختصاص ناصواب ہے اشعار مذیلہ استشہاد مافی الباب ہے نظامی شعر

چنانش و بہم ہانش از تیغ تیز کہ یا مرگ خواہی زمین یا گریز ولہ کہے کو بران اژدہا بگزد و ہمان ساقش یا کشد یا خورد و اسکا استعمال خبر و انشا ہر دو میں برابر جائز ہے خبر جیسے امثلہ مذکورہ میں انشا جیسے نظامی شعر یا علی در صف میدان فرست یا عمرے بر سر شیطان فرست و ولہ

یا چون غریبان پئے رہ تو شد گیر و یا چون نظامی ز جہان گوشہ گیر و یہ امثلہ اتفاق کیفیت کی تھیں اور اختلاف نے الکفیت جیسے طالب آملی شعر ناز و کرشمہ بود و آئین حسن لیک و مہر و وفا نام یا بود یا نبود سعدی شعر یا مکن یا پسلبانان دوستی و یا بنا کن خانہ در خورد و پیل و اور کبھی

اس حرف تردید کو لفظاً حذف کر دیتے ہیں۔ مولوی معنوی رح شعر فتوت ایست اسے بہریدہ دست و کا ندر آئی و نگوی امر ہست و بوحیفہ وادین فتویٰ ترا و شافعی گفتست این امر ناسزا

بیان کلمات غاطفہ تردید

یا و اگر خواہ
ان تینوں کلموں کو
معطوف و معطوف علیہ
ہر دو پر لانا بھی
جائز ہے بخلاف کاف
و واو و عناد یہ کہ
فقط معطوف کے سرے
پر یعنی صرف معطوف
اور معطوف کے درمیان
میں لاتے ہیں۔ اور یہ
بیان بھی سن لیجئے
کہ صاحب جواہر الحروف
یا کے استعمال کو اس
جگہ مخصوص رکھتے
ہیں کہ جہاں معطوف
و معطوف علیہ مختلف
الکفیت ہوں یعنی ایک
مثبت تو دوسرا منفی
ہو اور استعمال مدخل
خواہ کو متفق الکفیت
میں مختص سمجھتے
ہیں یعنی معطوف و
معطوف علیہ ہر دو کا
مثبت ہونا ضروری
سمجھتے ہیں چنانچہ
جواہر الحروف میں
بیان کلمات عناد کے
تحت میں فرماتے ہیں
و فرق بینہما

یا کا استعمال
یا کا استعمال
یا کا استعمال

یا کا استعمال
اور انشا و دونوں
میں جائز ہے

یا کا استعمال
یا کا استعمال
یا کا استعمال

کبھی حرف تردید
لفظاً حذف
کر دیتے ہیں

اے پاشا فحی الخ زین خان کو کلناش شجر بیک شب چہ عشرت توان کرد با تو بہ تماشائیم می خورم
راز گویم اے تماشائیم یاے خورم یا راز گویم اور کبھی اس حرف تر دید کو صرف معطوف علیہ پر
لے آتے ہیں صوفی کا شجر ہے شجر یا صوفی راز لعل خود کام دہیدہ در کام نہیدہ و ششام نہیدہ
اے یا صوفی را کام دہید یا د ششام دہید۔ اور ممکن ہے کہ یہاں یاے تر دید یہ بجائے حرف بشرط اگر
کے مستعمل ہوا ہو جیسے اداۃ بشرط موضع تر دید میں مستعمل ہو جاتے ہیں۔ اب اس شعر میں یہ تاویل ہوگی
اگر صوفی راز لب خود کام دہید و نہید و نہا و اگر نہید و ششام دہید اور ممکن ہے کہ یہاں (در کام نہیدہ)
حرف بشرط ارجح طرح اکثر بوقت تکرار معنی تر دید کا افادہ کرتا ہے اس طرح بوجہ تقابل یاے تر دید
مفید معنی تر دید ہو واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

دوسرے لفظ اگر۔ یہ بھی موضع تر دید میں استعمال کیا جاتا ہے بعض مقنین نے اس استعمال کو اہل
سرخس کے ساتھ مخصوص بتلایا ہے نہویہ کوئی بات نہیں اہل سرخس و خراسان سب کے ہاں اسکا
استعمال برابر ہے خصوصاً قدما کے کلام میں یہ لفظ اکثر مستعمل ہے چنانچہ فرامانی علیہ الرحمۃ نے نوری
کے اس شعر کو اس امر میں شاہد اپنے مدعا کا بنایا ہے اور فرمایا ہے شعر این طرفہ ترکہ بہت براعات
تیز تنگ پس چاہ یوسف است اگر چاہ بیزن است یعنی این جہان چاہ بیزن است بواسطہ آنکہ
بر دشمن تنگ است یا چاہ یوسف است بواسطہ آنکہ از کبر یاے تو بر تو تنگ است۔ فردوسی رح
ستم کار خویش ار داوگر ہنرمند و انیش اربے ہنر اور یہ بھی سن لیجئے کہ باری تر دید کی طرح لفظ اگر بھی
معطوف و معطوف علیہ ہر دو پر لایا جاتا ہے اور اسی طرح مختلف الکلیف و متفق الکلیف دونوں
موقعوں میں استعمال پاتا ہے۔ اول یعنی اتفاق کیفیت مع تکرار حرف تر دید جیسے نظامی رح شعر
اگر آسودہ دریا توان می زیم چنانکہ آفریدی چنان می زیم و دوسرا یعنی اختلاف کیفیت
مع تکرار حرف جیسے نظامی شجر ز تعظیم تو پیش تو بہست و نیست اگر باشد و اگر نباشد کیست
یہ بات بھی ذرا توجہ کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے کہ میں نے یہاں یہ عرض کیا ہے کہ لفظ اگر موضع
تر دید میں استعمال کیا جاتا ہے کیا معنی کہ بجائے اس لفظ اگر کے یاے تر دید لائی جائے
معنی درست رہیں کوئی بگاڑ نہ آئے جیسے ”ستم کار خویش ار داوگر“ میں ”ستم کار خویش“ یاد اوگر
بھی کہہ سکتے ہیں اور اسکے یہ معنی نہیں کہ بجائے یاے تر دید یعنی جہان یاے تر دید استعمال

تر دید معنی
معطوف علیہ
اور جی جانی

جہان اگر تر دید
اور جی جانی
کے ساتھ

اگر یاے تر دید کی طرح
معطوف و معطوف علیہ
ہر دو پر لایا جاتا ہے
اتفاق و اختلاف
کیفیت میں اس کا
استعمال
یا تر دید یہ اور
اگر تر دید میں
فرق

کیا جاتا ہو اس جگہ اس اگر کو استعمال کر سکیں جیسے اشعار مذکورہ میں ”چنانچہ دہم مالش از شیخ تیرہ“
 کہ یا مرگ خواہی بخش یا گزیرہ اور ”یا مکن با پسلبانان دوستی دنیا بنا کن خانہ در خورد پیل“ میں اگر مرگ خواہی
 ٹوٹے اور گزیرہ اور ”یا مکن با پسلبانان دوستی اربنا کن الزہنین کہہ سکتے۔ آئین ہر پہی ہے کہ دراصل یہ
 حرف شرط ہے اور اس کا مدخل جملہ شرطیہ ہے جس کا حاصل معنی مفہوم مردود پر پہنچ جاتا ہے اسی واسطے
 اس کا مدخل سوائے جملہ کے نہیں ہوتا۔ اگرچہ صورت میں مفرد کے ہو اور یہ حرف شرط مکرر یعنی معطوف
 و معطوف علیہ دونوں جملوں کے سرے پر لایا جاتا ہے اور جہاں کہیں حرف معطوف پر ہوتا ہے وہاں
 بھی باعتبار حقیقت ایک حرف شرط جملہ معطوف علیہ کے سر پر جانا ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
 تیسرا اہمکات تردید میں سے لفظ خواہی اور اس کا مرخم خواہ ہے دراصل یہ خواستن سے مضارع حاضر
 کا صیغہ ہے اور خواہی خواہ کے مرخم کرنے میں وہی نکتہ تخفیف مد نظر ہے جو توانید سے توان
 کی ترخیم کرنے میں تھا کیا معنی کہ لفظ توان کی تخفیف لفظی کو تخفیف معنی یعنی عدم ذکر فاعل لازم
 مگر مصرعہ ثانی اس شعر ثانی میں جو توان شمر د کا فاعل پڑا ہوا ہے۔ نظامی شعر پڑو ہندہ دیگر
 آغاز کرد کہ دارانہ چندان سپہ ساز کرد کہ آنرا شمر دن توان در قیاس کہسانیکہ ہستند لشکر ثناس
 الحاقی ہے میاں بخون کی نے تو جہی سے دسج اصل کتاب ہو گیا ورنہ دراصل مصرعہ ثانی یہ ہے یہ
 شمارندہ را در دل آید ہر اس کہ اور یہ مصرعہ ثانی بتقدیر حرف علت مصرعہ اولی کی علت ہے یعنی
 اس وجہ سے شمار نہیں کیا جاسکتا کہ شمارندہ خوف زدہ ہو جاتا تھا۔ خبری طرح خواہ کی تخفیف لفظی کو حذف
 اداہ شرط لازم اسی وجہ سے خواہی خواہی و خواہ خواہ بجائے طوعاً و کرہاً یعنی ناگزیر و ناچار کے معقول
 میں اساتذہ کے کلام میں متعل ہے میر معز فطرت شعر ز کف می داد اگر نازش عنان کم نگاہی راہ
 نمی شد کس حریف غمزه خواہی خواہی راہ بخشی شعر بخشی ذوفنی عجب چیز است کہ خواہ ناخواہ
 زرب دست آید کہ اور اردو میں خواہ خواہ بھی بولتے ہیں کیا معنی کہ دل چاہتا کام طوعاً اور
 جس کام کو دل نچاہے کرنا کیا جاتا ہے اور جو کام اگر دل چاہے اور اگر دل نہ چاہے ہر حال
 کرنا ہو و ناگزیر اور ضروری ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ یہ شرطیہ جملے ہیں اداہ شرط یہاں سے مخدوف
 ہیں جبکہ اصل معنی مفہوم مردود پر چاہتا ہے تو بلا لحاظ شرطیت اداہ تردید یا کی طرح اتفاق
 و اختلاف کیفیت میں اور اسی طرح ہفتا مضمر ہو جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اتفاق کیفیت

لفظ الکی کیفیت

فہم تردید کا بیان

خواہی سے خواہ
بنانے میں نکتہ
کیا ہےخواہ اتفاق و اختلاف
کیفیت اور انشاء میں
ایک طرح برابر نہیں ہے

جیسے سعدی شعر میں انچہ شرط بلاغت باتو میگویم، تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال، نظامی شاعر
چون زین ولایت کشاد مکر، تو خواہ انسر از من ستان خواہ سر، اور اختلاف کیفیت جیسے نظامی شعر
تاج و تخت آلتست شاہی نہ، آلتی خواہ باش خواہی نہ، یہ مسئلہ انشا کے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور
خبر جیسے سعدی شعر راسی ز راسی تست خواہی جنگ خواہی آشتی، ماقلم بر سر کشیدیم اختیار خویش را
ولہ دست کوتاہ باید از دنیا، آستین خود دراز خود کوتاہ، اسے خواہ جنگ باشد خواہ آشتی باشد آستین خواہ
دراز باشد خواہ کوتاہ باشد۔ اور یہاں تاویل انشا کی بھی ہو سکتی ہے۔ اسے خواہ جنگ کن خواہ
آشتی کن۔ آستین خواہ دراز باش خواہ کوتاہ باش وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمَا نَقْصُوا اِسْوَدُ

چوتھا کلمات تردید میں سے کاف ہے یعنی بعض محققین نے کاف کو بھی اداۃ تردید میں شمار کیا ہے
اور شاہد اپنے مدعا کا اس شعر کو بتایا ہے شعر حسن معشوق بہترست کہ آن، آن ازین بہترست
این از آن، اسے حسن معشوق بہترست یا اولے معشوق۔ یہ سوال ہے اسکا جواب مصرعہ ثانیہ
اور کبھی یہ کاف یا اسے تردید کے ساتھ جمع ہو جاتا ہے جیسے شعر بردش می گزرم یکا کہ فراموشم کرد
اسے محبت بسر دوست ترا سو گز دست، اور صاحب جہاں التریب نے یہ مثال گھڑ دی ہے عہست
ترویدے روم یارب کہ باشم در مقام، اور بعض سخن فہمون نے سعدی کے اس شعر میں شعر دل
دوستان جمع بہتر کہ گنج، خزینہ تھی بہ کہ مردم بہ رنج، کاف کو تردید یہ فرمایا ہے اور بعض نے
ناقیہ مانا ہے یعنی دل دوستان جمع بہتر نہ گنج۔ میرے نزدیک یہ فضول کاف کی توزیع بڑا ناہج
در اصل یہ وہی کاف ہے جو بفضل علیہ پر از کی طرح داخل ہوتا ہے جیسے اس شعر میں شعر بہت نا
گوشت مروں بہ کہ تقاضاے رشت قصا بان، وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِمَا نَقْصُوا
پانچواں اداۃ تردید میں سے داو ہے جیسے سعدی م کا شعر ہے شعر گل ہمیں
پنج روز و شش باشد، یون گلستان ہمیشہ خوش باشد، * * * * *

هَذَا خَرُومًا نَسْرُفِي مِنَ الْكَلَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى حَسَنِ الْخَتَامِ

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنَامِ مَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰی وَآلِهِ الْعِظَامِ وَصَحْبِهِ الْكِرَامِ

اٰمِيْنَ يَا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

گنہ جوئے را تیشہ بر مکان رسید	جگر خورون دل بپایان رسید
بساطے کشیدم بتر تینب نو	بر و کر دم افیشہ را پیشرو
و گر بارہ بر بکان کشا دم کمین	بر آند احتجم مغر گنج از زمین
بے سلاہا شد کہ گوہر پرست	نیا و روز پگونہ گوہر پرست
فروشنده جوہر آمد پدید	مستاع از فروشنده باید خرید
پید عوے دروغے نیاید نمود	زر و آتش اینجا توان آرمود
شتابندہ گر نیست شوریدہ مغز	نہ بہرہ شتاسد ز دینار نفیر

ہنر تاجہ از مردم گوہری
چو نور از مہ و تابش از شری

تقریظ چکیدہ کلک گہر سلک قدوۃ العارفین امام السالکین معیت الفضلا
رحلۃ العلما المحقق للحقائق والمعارف طود العلم والفضل بحر تحقیق والتدقیق
المفسر العارف والمحدث الفقیہ سیدی وسندی وسیلتی فی الیوم والعد
مولانا الاساذ المولوی الحافظ ابوالمجود رشید احمد مدظلہم العالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً ومصلياً۔ بندہ کی دانست میں مولوی صاحب مؤلف نے بہت اچھا لکھا ہے قابل تحسین ہے فقط
کتبہ الراجی رحمۃ ربہ رشید احمد گلوہی عفی عنہ

ایضاً از علام علوم فارسیہ فہام فنون عربیہ و قیقہ رس سخن یک فنی درہ فن نقاد
جواہر حقائق صرف نقود و قایق جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول
چہنیز الجہا بڈہ استاذ الاساتذہ مولانا استاذی المجذ المولوی ابو الخیر سید احمد صاحب
دہلوی مدرس اول مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع نہان پور صانہا اللہ عن الفتن والشور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً مثنیاً بالصلوٰۃ والسلام۔ ابا بعد خادم سادات منتقر الی الصمد ابو الخیر سید احمد
ناظرین بہ استعداد و طابین خوش اعتقاد کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ یہ کتاب کچھ نیس

دیکھنے میں کچھ سنے میں آئی اس طرز تحقیق سے مذاق مشتاق نے حلاوت پائی واقعی صاحب تصنیف ادیب نینف سلف حلیف مولوی حسین شریف نے اس تاسیس قواعد و تمہید فوائد میں تحقیق کا بیڑا اٹھایا ہے اور نظا و گیان آفاق و طالعالبان با اشتیاق کو تدقیق کا جلوہ دکھایا ہے کتاب لطیف قابل تحسین ہے اور مصنف شریف لائق آفرین۔ بندی و منتہی اس دستور نامہ کو دستور العمل بناؤں تو امید ہے کہ بیڑہ پا چال سے رہائی پا کر تحقیق و تدقیق کی راہ پر آویں ومن الله التوفیق ونبیدہ از مہ التوفیق
ابو الخیران سید احمد علی عندہ

ایضاً از عمدۃ الفضل ازبۃ العلماء حلال شکلات علوم عربیہ کا شیف بمعضلات فہول ادبیہ مقبول بارگاہ لم یزلی مولانا الاستاذ المولوی محمد ذوالفقار علی صاحب ظلہ العالی محامداً و مثنیاً و مسلماً و مصلیاً۔ کتاب قواعد فارسی تصنیف فاضل نینف مولوی حسین شریف کے اکثر مقامات کمترین کنی نظر سے گذرے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نے فراہمی قواعد میں نہایت سعی فرمائی ہے اور جو کچھ لکھا ہے محققانہ لکھا ہے اور اشعار مثالیہ خوب بہم پہنچائے ہیں میں امید کرتا ہوں کہ یہ رسالہ بتدری اور منتہی دونوں کو نافع ہوگا فجزا اللہ تعالیٰ عن مستفید بہ خیرا ولا یلحقہ بد ضرراً و ضیاعاً
کتبہ العبد المفقہ ذوالفقار علی الدیوبندی

هَذَا مَا كَتَبَ الْبَائِعُ السَّمِيدُ الْأَرَبِيُّ الْفَاضِلُ نَحْرِ الْأَدْبَاءِ الْمُخَاطَبُ
بِأَدْنَى الدَّوْلَةِ سِنَادُ الْمَلِكِ سُلْطَانِ الْعُلَمَاءِ أَمَّا السَّيِّدُ عَلِيُّ بْنُ السَّيِّدِ
أَبُو الْحَسَنِ الشُّوسْتَرِيُّ الْجَزَائِرِيُّ سَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى مَقَرَّ طَاعَتِهِ عَلَى هَذِهِ الرِّسَالَةِ
هُوَ الْمَعْنَى
اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

حمد لمن اعرّب بناء هذه النبق المرفوعة۔ بلا غمك منصوبه موضوعه ولا طنب الى الارض
فجوده۔ ولا اوتادها مبحوره بل جزم علقتهها عما سواها ورفع سماها فسواها۔ فبما من
جلت اسماءه وافعاله۔ وتزهدت عن وصمة الحروف كمامة واقواله۔ والصلاة والسلام على
الاصل الواحد الذي يشتق منه الافعال المجودة في كل باب۔ والمصدر الوحيد الذي صعد
اليه منه احكام السنّة والكتاب۔ نبينا المنعوت في الكتب السماوية من لسان الله الواحد
الوحيد

المحكي عنه بواسطة روح الامين عن روح القدس برسول ياتي من بعدى ابي محمد صلى الله عليه
 وعلى آله الامثلة المختلفة لمعانى مختلفة وهم بعد الحروف النبوانية - والغرض الاصل
 من الحروف البرموزية في اوائل السور القرآنية - فضيلة الله عليهم ما دام الكلام لما في الفواد
 ظرف - ومبادىء الكلمة اسم وفعل وحرف - وبعد فلما رايت قراءة على ما املاه قلم الحبر الما
 بل البحر الكذا خراب الفارسية وبن جلاها وشيخها وطلاع ثناياها الغطريف الطريف المولود
 فيمحل حسين شريف في اصول القواعد الفارسية من نحوها وصرفها وبيانها ومعانيها
 باستنباطات من انسية بتحقيقات عللا بعد الوقوع - وتبديقات ذلالا للجاني عند النيوخ
 قلوبها اذ انهم + تسقى من عين انيرة - واستحسانات عمل فيها فكرة + وفرغ لها راسد واعب
 دماغ وحك لها صدره + حتى وضع كتابا ينفع طالب اللسان + اذا وقف عليه فقد وقف
 بماله نظم من انس قبله ولا جان + ومن استعود كلماته وقلد عاداته يفوق الاقران +
 بشهادة تحصل منه للاذهان وعندى ان هذا اللسان لسان حملة العرش كما ورد عن صاحب
 الادوار والاسن + وجمة قدرت خرفت وفيها ما تشبه الانفس وتلد الاعين + ولما
 كان من بنى سام بن نوح على نبينا وعليه السلام الانبياء جميعا عليهم السلام وكان كل نبى
 بمقتضى يومه - على لسان قومه - وحكى الوحي السماوى ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه
 فما اظن ان احدا منهم تكلم بالفارسية الا كلمات منها شرفها تاج الانبياء وخاتمهم و
 شرف الرسل فاتحهم وخاتمهم + لما تكلم مع سلمان اذ كان يتحمل في المسجد بضعة من شدة
 وجع بطنه فقال صلى الله عليه وسلم يا سلمان استكمت در درد قم فصل وكما قال العجى باكل
 العنب على باب المسجد عذقة عذقة يا خافارس كل العنب دو تا دو تا خوشه خوشه وقال
 ما هو المشهور عند الفقهاء بالشهرة والزيادة انى الكره بيع ده بد وازده قلبي الفارسي مدحانه
 صلى الله عليه واله وسلم تكلم به قاصدا واستبهم به جامدا ولما كان الاغلب في هذه الليلة البيضاء
 المحمدية كثر الله امثالهم في البرية والبحرية ملوكا ودولا ائمان الترك او الفارس من ولد
 يافث بن نوح او الكرد والاكليس لما اقتضت الحكمة الالهية بان تكون هذه الجرم ثومة
 اصحاب سيف وسلطنة وكان كما قال المتنبي اعلى الممالك ما تبني على الاسل وتكا

ع
 عذوق الكسوف
 ودر شهر آلود

كلّ دفا ترهم و اخكامهم بالفارسية و در سائرهم و قوانينهم بها طویل آگازمان حتى
 الهند لما حكم فيها المغولية الى التيمورية لم يتغير احكامهم و دفا ترهم عما كانت عليها من
 لسان دولتهم و قلدها المسلمون في كل قطر فابواخذ و هم حذو النعل بالنعل و البقرة بالقدة
 تقريرا شطرا بشرط و تحريرا سطر سطر فحصل الفارسية كل تركى و همدى و بنوا دفا ترهم
 بهذا اللسان لا سيما من زمن الدولة التيمورية الى هذا الزمان . كانت بالفارسية الى
 الان فتبع المسلمون الهنود و حصلوا هذا اللسان المجهود لانه كان لسان دولتهم ان لم
 يكن لسان ملتهم . و لسان حكومتهم . ان لم يكن لسان طريقتهم . الى المائة الثالثة بعد
 الالف من الهجرة النبوية . صلى عليه و الله رب البرية . فاتبعت الناس لسان الانكليز
 لما اخذت الدنيا بثلاث ارباعها بالافتقار في القياس و المقيس . و مسّت الحاجة الى
 تحصيل لغة الافرنج اسمهم مسين . اللهم اننا نعوذ بك من تهيم الامور . و رغبات الجمهو
 الا لا كمال الدين و انت خير الحاكمين . و بيدك ازمة الامور . و زمام قلوب الجمهور .
 فكما قيل في ذاتهم امر بدا نقصه . و رقب زوالا اذا قيل تم . فقد تصرف الانكليز
 في الربع المبكون و اخذت الثلثين منها على ما هو تخمين المساحين من ارباب الفنون
 و قد قلت في دولتها لا تغرب الشمس بملكها ولا . تحسب كلامي ذاك قولا مهمل .
 فان امر يكانها رها بيا . ليلة وجه الارض سل من وجدا . و ارجوز في هذه طويلة منها
 صلح طار اطار حسن صيتها . و عندنا في هنديها عفرية ما ياتيها لو كنت بوسط
 الصين . من سبأ نبيا يقين . و كل من له الى هذا اللسان شوق . و اذ توفى الى طعم
 خلوة لصادق الذوق . فلا احسن له من هذا الكتاب فان فيه ما قرأ . و بكل ضعف
 قري . من اهل البلد و القرى . فقد جمع ما يحتاج اليه في اللسان و يصدق عليه كل نصيب
 في جوف الفري . و لو لا سوى تشييد الاذهان من نكاته . و تحنيد الافكار من تحقيقات
 كلفني في الرغبة اليه عن غيره . من استطلاب خيرة . و به الكفاية . و من الله
 الوقاية . كتب هذه الاحرف بقلمه و خط يده برقمه سلطان العلماء
 ساد الملك .

نوقال فی الفارسیہ بدیہاً منضمّاً

پزشک فارسی بخوانش درت و بجاست	چو او مزاج شناسی بپای ز کجاست
از قرق تا قدش هر کجا نظر فلکی	کرشمه و اهن دل بنیکشد که جانیجاست

الحق حق تحقیقات پامیر را ادا نموده - و ابواب تدقیق بر روی طالبان این زبان کما یبغی کشوده و محققان کوه
سبقت از محققین ربوده - هر دو قش را هزار دفتر ثنا در خورست - و هر سرطش را هزار شطر آفرین در برید

داوودی بصفش خوش داد	منته بر سر همه بهیاد	مبتدی قلمی به بهره اود	متوسط از وسر و دنیاود
بمصنف ز غیب این شعر است	که ندایا تفسیر چنین در اود	آفرین خدا نسی بر پرک	که تو آورد ما در کس که تو راود

تقریظ نوکب ریز گلک کهر سناک بنظر طراز بل همه اعجاب از سپهر کمال را
مهر بنجلی حاجی مولوی محمد ضیا علی صاحب سلمه الله القوی الولی +

حمد واجب و واجب الوجود را الایق و منراست - و تحائف صلوات و تحیات یران ممکن الوجود که لباس کمال
از قامت و جوب نبوتش قصیر و نازیباً میرزا قانع علیه الرحمة چه خوش گفته بلکه در سفته لباس واجبی از
قامتش بلند تراست و ولیک جامه امکان ز قد اوست قصیر و علی الطاهرین و اصحابه الملاحدین
الواشدین پس بر ضرائر اولی الالباب و البصائر مخفی و محجب مباد که این کتاب نادر البیان به نظر شگرت
و نو بنظم رسیده و دامن خاطر از چستان آن ریاحین تازه بهار چید فی الواقع عجب کتابست که دیده زما
نظیرش ندیده و گوش با سنده سلف همچو نغمه جدیدش شنیده و شنیده که بوماند و دیده و چرخین نبود
که مصنفش فضل بخیر و بر استخراج مضاین دقیقه با هر وقیری و اوان بجدتها و ابواب کلمات الاله و اوصاف فی المقال

دین نامه من هر چه کردم بیان	نیایش و صف پیشینیان	به نقطه از چشم انصاف بین	ستاره بیاورده ام زمین
-----------------------------	---------------------	--------------------------	-----------------------

وهو الشیخ الماهر اللطیف و الادیب البلیغ العطر لایف اعنی جناب مولوی حسین شریف
ادام الله تعالی و ابقاه و من حیاض فیضه القدیمر اسقاه و لا زال کتابه مقبول بین العام
و الخاص و هو هو بامن الله سبحانه شرف الافاده مزید الاختصاص و لا یرحت مصححه
محسودا و قیام بهذه الاستقامه محمودا و السلام حرر فاسابع عشر شهر الله الاکبر المربع

جره الواحی عفو رب و الفقیر الی رحمته سمنه

محمد ضیا

تاریخ طبع کتاب از مجمع الفضائل نفع القواضل نکتة سنج جاو و طراز مضمون آفرین
سخن پرداز ناظم بهشتال ناشر معیدیل مولانا المولوی محمد عیدالله الحسین تحلیل
صدر مدرس مدرسه اسلامیة معسكر بنگلور مد مجد هم تحلیل

یہ لاجواب دفترِ آئینِ فارسی
لکھے ہیں واہ خوب تو آئینِ فارسی

ایضاً از نتائج طبع و قیقه یاب کیاست آنب شاعر نازک خیال فصیح بیان
معنی رس سخندان محمد ابراهیم خان صاحب و اصفت پنگلوری کان الله له

فارسی کی نحو میں نادر کتاب	لکھنؤ میں مولانا نے ہمیشگی و تدبیر
فی البدیہہ لکھ دیا و اصفیٰ ہے یہ	سال طبع اس کا "فیوضات حدید"

یہ بھی اذ طبع وقاد نقاد سخن علامہ حبیل مولانا المولوی خلیل الرحمن صاحب خلیل بریلوی
مؤلف تاریخ بریل پور مقامات الاولیا و احادیث قرسیہ علامات القیامہ سلمہ اللہ تعالیٰ

از جنابِ حکمی علامہ فہام دہر
اوست بقمانِ زمان و بوعلی عصر خود
خوب شد در فارسی و ستور نامہ بعید کل
در ادبِ بیاری با شکرت لیکن کے
با ادبِ پیش مصنف بہتر از پیش خلیل

خاتمه و تاریخ طبع دستورنامه فارسی از مصنف عفا الله عنه

شکر کاین نامه بجنوائے رسید
گوهرے چون چشم روز افروخته
گوهرے آمد ز جان گندن بدست
چون درین ره آب من خون کرده ام
چون بصد دل خورده ام خون جگر
هر گنبر گنجینه ز اسرار زبان

لا
 بعوانه این است
 تمام آن را
 چشیدن را
 ختم کردن را
 پیوستن را
 شکر کردن را
 پیشه و سر را
 فکر کردن را
 عشق و توفیق را
 گوهر را
 عزیز را

۱۲
مسکاترہ سو فرشتے
اسے سداہم ہوئے تھیں
ہر آنکھان کے لئے سداہم
موجود ہوئے تھے
اے ہر مومن کو ہر آنکھ
خیر کہ سب سے بہتر ہے
مقابل فرشتان نامہ
ماہ سداہم ہوئے تھے
میں نے فرستے ہوئے ہیں

فی البدیہہ ہاتھ اندر نہفت
حکمت اندر جملہ اسرار گفت

ولہ

در سانس چہ نعرہ دیگر سفت
در قواعد متین کتابے گفت

ولہ

فلکیم بجفت دیگر کہ نہ شک در نہ ریبہ
کہ بجوئی سال طبعش ز قوائد غریبہ

ولہ فی الہندیۃ

بحمد اللہ چھپا دستور نامہ
لکھا حکمی نے سال طبع طبعوع
از مانہ سے تھے سب طالب سی کے
ہوئے سہل ابضوابط فارسی کے

از نتایج طبع ارجمند آسمان پیوند سحر برداز جادو طراز در فن تاریک کوئی ماسر نر بال
اسلوب آن قادر یکہ تاز مضار نکتہ دانی المولوی الحافظ حفیظ اللہ صافی عظم گڑھی

حکیم حاذق و علامہ حسین شریف
چو سال طبع ہمایونش خواہم فانی
نوشت اصول قواعد ہے پسند طبع
سرش گفت بگوشت متین کتابے طبع

ولہ

چھپی محبتائی میں با صد صفائی
کہ ہو مضرع سال مطبوع فانی
یہ نادر کتاب افاضت مشامہ
چھپا ہے بہت عمدہ دستور نامہ

ولہ

فواہر نامہ چون در طبع آمد
بگوئے فانی دیشا و تاریخ
ندائے ہاتھم گردید مسبوع
بشد دستور نامہ عمدہ مطبوع

ولہ

شدہ دستور نامہ چون مطبوع
گفت تاریخ ہاتھم فانی
کہ افاضات علم راست آب
گشتہ مطبوع لاجواب کتاب

ثبت

عالم جناب مولانا حافظ محمد عبدالاحد صاحب مالک مطبع مجتہدی دہلی

کیسے اور کتاب طبع ہوئی
منکر تاریخ کی تو ہاتھ نے

جسپہ ہر شخص لوٹ ہی۔ غش ہے
کہیں یاد لہند پر دو لکش ہے

صورة ما كتبه الكاتب اليميني مؤلفنا نظام الدين المتخلص بالعشق الكبير انوفى مصحح المطبع المحجبة

رَأَيْتُ الْكِتَابَ الَّذِي يُسْتَطَابُ
لِلتَّحْقِيقِ لَفْظِ عِبَادِ مُحَمَّدٍ
جَرَى مِنْهُ بَحْرُ الْقَوَائِدِ جَدًّا
شَوَاهِدُهُ ثَابِتَاتٌ عُدُولُ
فَلِلَّهِ دَرُّ الشَّرَافِ الظَّاهِرِ
لَهُ فِي الْقَوَاعِدِ رَايَاتُ سَبْقِ
لِوَانٍ شَيْتَ عِلْمًا فَشَيْخٌ وَحِيدٌ
هُوَ الْبَحْرُ مِنْ شَأْنِهِ أَنْ يَرَوَى
فَطُوْنِي لِأَرْبَابِ عِلْمٍ وَفَضْلِ
الْأَيْمَانِ الْفَارِسِيِّونَ قَوْمُوا
أَمَانٍ فِيهِمْ غَرَائِبُ دَهْرِ
تَحْلِيٍّ بِحُلِيِّ انْطِبَاحِ طَيْفِ

بَصْرَةٍ وَنَحْوِ الْيَدِ الْمَتَابُ
لِتُوجِّهَ مَعْنَى بَيَانِ صَوَابِ
وَمِنْ ذَاكَ سَأَلَتْ عُمُونَ عَذَابُ
دَلِيلُهُ مَا لَمْ يَنْ جَوَابُ
أَتَانَا بِمَا لَيْسَ فِيهِ ارْتِيَابُ
لَهُ فِي مِيَادِينٍ فَجَرِحَ حَرَابُ
وَأِنْ خِلْتِ فِي جُودَةِ الطَّبْعِ شَأْبُ
هُوَ الْغَيْثُ مِنْ طَبْعِ الْإِنْسِ كَابُ
وَبُشْرَى لِيكَ زَانَهُ الْإِكْتِسَابُ
خُذْ وَأَمَّا صَفَاوَدُ عَوَامِ يَرَابُ
الْآتِ هَذَا الشَّيْءُ عَجَابُ
تَجَلَّى كَبِيرُهُ وَمَا فِيهِ غَابُ

فَفَكَّرْتُ مِنْ أَوَّلِ الْإِمْرِ فِيهِ
وَأَرْخَتْهُ نَعْمَ هَذَا الْكِتَابُ

از عا جسز محمد بیگ غفنی عبده بنیخ مطبع فحبتائی دهلی

وہ وہ چہ یلغی و مضامین جدیدہ
تاریخ نوشتہ سیر الطناب بریدہ

طرز بے کہ نہاوست نہ دیدہ نہ شنیدہ
نویا و آسحات شریفہ و مفیدہ

تقریظ نوک ریز گک گهر سلک مقدم الکملار خلة الفضل استخر از جادو گک
 معجز بیان جناب محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی سر رشته دار دست
 معتبر پیشی قدر قدرت اعلا حضرت حضور نور و اظم

ازین نامه هوشش بر خویال	الا اے سخن بیخ معنی سگال
باوچه سخن باتل بر ترکش	بدستور نامه نظم برکش
نخیده کنه دستگاہش چنین	سخن را باندازه هوشش بین
نسجیدگی گنج گوهر کشانه	قوانین نگاران سنجیده راب
گهر با حرف ما هم رختند	حرف با گوهر بیا میخند
که چیدم حرف باز در شین	بنوده کس زان میان درفت بین
حرف ماند و بخش زیادنی ز رفت	ز بازار دانش کسادنی ز رفت

بحکم چو دور سخن در رسید
 حرف از میان گهر بر کشید

بایوان گفتار نمود ثبات	زستی اصل بنای لغات
رسانیده پشت قوانین بکوه	بعماری فکر کیوان شکوه
نکرده بابر از آن کوتاهی	ز اسرار هر نکته داد آگاهی
که نگذاشته نکته سر بسته هیچ	ز تحقیق کرده بر انسان پیچ
سخن را بقانون نگه دار جان	چه خوش گفت زبان سنجیده راک
بر آید از و قصه دیوار کج	بنامی که بنهاد معمار کج
ندیدند سوشش دگر ابل فن	کنی ما پس بود اندر سخن
و بر آگاهی بر رخ شان کشود	بچشم خرد آن کجی و انمود

بدانشور راست دستبوز ہوش	باپن و شیرگی باز فرخ بن فروش
بمبا یون گھر حکمی نکتہ مسیح	بچپنیدہ گھر بلبر آمودہ گنج
زبان ذری یا بود پہلوی	ازین نامہ گرفت ساز نوی
زتر دستی او درین کار و کشت	بهر گوشہ بینی بہار بہشت
رسانیدہ بہر سخن پروران	براہین ز گفت باز دانشوران
زدانش سگالان زباید خرد	بناقص خیا لان منزاید خرد
بلب تشنہ آبجہ جوان دروست	بظلمت زدہ بہر تابان دروست
بزار است زلف رسای سخن	بہشت طگی ہاے انداز فن
خود را زور و شنائی بود	سخن را بگیتی روائی بود

Checked
1987

سخن را بود تانسان در تہجان

بود حسد ز جان سخن پروران

تقریظ فاضل جلیل و جبرئیل شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی ناظم علوم و فنون سرکاری
نظام حیدر آباد کن و سابق پروفیسر مدرسہ العلوم علیگڑھ و فیلو یونیورسٹی الہ آباد

مین نے جناب مولوی حسین شریف صاحب کی کتاب دستور نامہ فارسی اکثر جگہ سے بغور دیکھی۔

کوئی شبہ نہیں کہ یہ کتاب ایک معرکہ آرا کتاب ہے مصنف نے مشکل اور اہم مسائل کو

بڑی بسط اور تنقید سے لکھا ہے۔ بہت سے اصول اور قواعد خود بھی ایجاد کئے ہیں جنہیں

سابق سے جا بجا اختلاف بھی کیا ہے اور وہاں بہت طبع دکھلایا ہے اس قدر ہے کہ

یہ کتاب بوجہ دقت مضامین کے منتہیوں کے قابل ہے۔

تشبیہ کی بحث اس میں استطراداً موضوع سے خارج آگئی ہے۔ بہر حال یہ کتاب

ہر طرح قدر دانی کے مستحق ہے۔

شبلی نعمانی

۱۶ فروری ۱۹۰۴ء



[illegible]